الهدی المحمود

ترجمہ سنن ابی داؤد

مطبع صدیقی لاہور

۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۸

اوّل الربع الرابع

الجزءُ الخامسُ والعشر

پچیسوان پارہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اوّل کتاب العتاق

شروع ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بڑی رحمت والا **باب** ما جاء فی المکاتب یؤدی بعض کتابتہ فیعجز او یموت مکاتب اپنی بدل کتابت مین سے کچھہ ادا کرے پھر عاجز ہو جاوے یا مر جاوے تو کیا حکم ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکاتب عبد ما بقی علیہ من مکاتبتہ درہم **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب **ف** مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک اپنے غلام یا لونڈی سے زر ٹہراوی اور اوس کو اقرار اور نوشتہ کر دیوی کہ ہر مہینہ مین اسقدر پہونچایا کرے جب اتنے روپیہ وہ پہونچاویگا تو وہ آزاد ہے جبتک اوس لکہی مین ایک درہم بہی باقی رہے گا وہ آزاد نہ ہوگا **ت** غلام ہے جبتک لکہی مین سے ایک درہم تک بہی باقی رہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد کاتب علی مائۃ اوقیۃ فاداھا الا عشرۃ اواق فھو عبد وایما عبد کاتب علی مائۃ دینار فاداھا الا عشرۃ دنانیر فھو عبد **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے غلام کو سو اوقیہ (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) پر مکاتب کیا پہر اُن سب کو ادا کیا مگر دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہی اور جسنے اپنے غلام کو سو دینار پر مکاتب کیا پہر اوس نے سب ادا کیے مگر دس دینار باقی ہے تو وہ غلام ہی ہی یہ نہوگا کہ جسقدر روپیہ اوس نے ادا کیا ہے اوتنا حصہ اوسکا آزاد ہو جاوے **عن** نبہان مکاتب ام سلمۃ قال سمعت ام سلمۃ تقول قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لاحداکن مکاتب فکان عندہ ما یؤدی فلتحتجب منہ **ترجمہ** نبہان سے روایت ہی جو مکاتب تہا ام سلمہ کا اوس نے سنا ام المؤمنین ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرماتی تہی جب تم مین سے کسی کے پاس مکاتب ہو اور اوس مکاتب کے پاس اسقدر مال ہو جس سے کہ وہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہی تو اوس سے اوس کے مالکہ کو چہپنا چاہیے واسطے کہ وہ مثل آزاد کے ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ ضرور نہین ہی اور یہی مذہب ہی اکثر ائمہ کا لیکن ابو حنیفہ سے پردہ کرنا منقول ہی **باب** فی بیع المکاتب اذا انفسخت الکتابۃ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے تو مکاتب کو بیچنا درست ہی **عن** عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرتہ ان بریرۃ جاءت عائشۃ تستعینھا

فی کتابتہا ولم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت لہا عائشۃ ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اقضی
عنک کتابتک ویکون ولاؤک لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاہلہا فابوا وقالوا ان شاءت ان
تحتسب علیک فلتفعل ویکون لنا ولاؤک فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فان الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال
اناس یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فلیس لہ وان شرط مائۃ
شرط شرط اللہ احق واوثق **ترجمہ** عروہ نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ بریرہ اون کے پاس آئی مدد مانگنے کو اپنی
بدل کتابت کو اور ابھی نہیں ادا کیا تھا اوس نے اپنی بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا تو حضرت عائشہ نے بریرہ سے کہا تو اپنے لوگوں سے
جاکر دریافت کر اگر تیرے لوگوں کو یہہ منظور ہو کہ تیری مکاتبت کو ادا کر کے تیری ولا ر ولا اوس ترکہ کا نام ہے جو غلام آزاد کیا
ہوا چھوڑ کر مر جاوے) میں لیلون تو میں کرتی ہون پھر بریرہ نے اپنے لوگون سے جاکر یہہ بیان کیا انہون نے ولا دینے سے انکار
کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو تجھسے ثواب لینا منظور ہو تو دیوین (ولا لینے کی توقع نہ رکہین) تیری ولا ہم لیوین گے حضرت عائشہ
نے یہہ سب حال رسول اللہ صلعم سے عرض کیا رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا کہ تم بریرہ کو لیکر آزاد کر دو اسلیے کہ جو آزاد کریگا اوسی
کو ولا ملیگی **ف** یعنی شرع کے رو سے ولا کا مستحق وہی ہے جو آزاد کرے پھر جو شرط اسکے خلاف کیجاوے وہ لغو ہے تم یہہ شرط منظور
کر لو ولا تمہین کو ملے گی **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگون کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ لوگون کا
کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطین لگاتے ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین پھر جو کوئی ایسی شرط کرے کہ وہ اللہ کی کتاب مین نہ
ہو تو اوس کے لیے وہ شرط صحیح نہ ہوگی اگرچہ ایسی سو بار شرط لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اوسی کی شرط مضبوط ہے یعنے
جو شرط اوس نے درست کی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاءت بریرۃ لتستعین فی کتابتہا فقالت انی
کاتبت اہلی علی تسع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی فقالت ان احب اہلک ان اعدہا عدۃ
واحدۃ واعتقک ویکون ولاؤک لی فعلت فذہبت الی اہلہا وساق الحدیث نحو الزہری
زاد فی کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آخرہ ما بال رجال یقول احدہم اعتق یا فلان والولاء لی انما
الولاء لمن اعتق **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس بریرہ آئی اپنی ادائی مین مدد لینے کو اور کہا کہ مجھکو میری لوگون نے
مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال مین ایک اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے **ف** تو میری مدد کر حضرت عائشہ نے
کہا اگر تیرے لوگون کو منظور ہو تو مین ایک ہی دفعہ سب گنے دیتی ہون اور تجھکو آزاد کر دیتی ہون اور تیری ولا مین لونگی تو پھر بریرہ اپنے
لوگون پاس گئے اور ذکر کیا پھر بیان کیا حدیث کو جیسا زہری سے گذر چکی اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پھر بھی فرمایا لوگونکا کیا حال ہے دوسرے سے کہتے ہین تو آزاد کر دے ولا ہم لین گے یہ کیسی لغو بات ہے ولا تو اوسی کو ملتی ہے جو آزاد
کرے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے مثلا مکاتب آپ کو اپنے عاجزی بیان کر دے تو پھر غلام ہو جاتا ہے

پس اوسکا بیچنا درست ہوگا **عن** عائشة رضی الله عنها قالت وقعت جویرية بنت الحرث بن المصطلق
فی سهم ثابت بن قیس بن شماس او ابن عم له فکاتبت علی نفسها وکانت امراة ملاحة تاخذها العین قالت
عائشة رضی الله عنها فجاءت تسال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کتابتها فلما قامت علی الباب
فرایتها کرهت مکانها وعرفت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سیری منها مثل الذی رایت فقالت
یا رسول الله انا جویرية بنت الحرث وانما کان من امری ما لا یخفی علیك وانی وقعت فی سهم ثابت
بن قیس بن شماس وانی کاتبت علی نفسی فجئت اسالك فی کتابتی فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم فهل لك الی ما هو خیر منه قالت وما هو یا رسول الله قال اؤدی عنك کتابتك واتزوجك
قالت قد فعلت قالت فتسامع تعنی الناس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد تزوج جویرية فارسلوا
ما فی ایدیهم من السبی فاعتقوهم وقالوا اصهار رسول الله صلی الله علیه وسلم فما راینا امراة کانت اعظم
برکة علی قومها منها اعتق فی سببها مائة اهل بیت من بنی مصطلق **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ جویریہ حارث بن مصطلق کی بیٹی ثابت بن قیس بن شماس یا اون کے چچازاد بہائی کے حصے مین آئین (یعنے
لڑائی مین پکڑی گئین جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو یہہ بھی ثابت کے حصے مین آگئین) اوس نے بدل کتابت دینا قبول کیا کیونکہ
جویریہ ایک خوبصورت نمکین عورت تہین ہر شخص کی آنکہہ اون پر پڑتی تہی۔ حضرت عائشہ نے کہا جویریہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئین اپنی بدل کتابت مانگنے کو (یعنے کچہ آپ اعانت کرین تو وہ روپیہ کتابت کا ادا کرکے آزادی حاصل
کرین) جب وہ دروازے پر کہڑی ہوئین تو مینے اونکو دیکہہ کر اونکا آنا برا سمجہا (ایسا نہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو
دیکہین اور آپ رغبت کرین اونسے نکاح کرین) مین نے اپنے دلمین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وہی چیزین
دیکہینگے جو مین نے دیکہی ہین (یعنے صورت اور تناسب اعضا) اتنے مین وہ بولین یارسول اللہ مین جویریہ ہون حارث کی بیٹی
اور جو میرا حال پہلے تہا اوسکو آپ جانتے ہین (یعنے مین ایک رئیس کی بیٹی ہون قسمت کیوجہ سے ایک بلا مین پڑ گئی) اب مین
ثابت بن قیس کے حصے مین آئی ہون تو مین نے اپنے تئین مکاتب کیا ہے اور آپ پاس آئی ہون اپنا بدل کتابت مانگنے کو رسول
اللہ صلعم نے فرمایا مین تجہ سے ایک بہتر بات کہتا ہون جویریہ بولین وہ کیا ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا مین تیرا زر کتابت ادا کرکے تجہ سے
نکاح کر لیتا ہون جویریہ نے کہا مین کر چکی (یعنے مجہے منظور ہے آپسے بخوشی نکاح کر چکی) حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے جب سنا
کہ رسول اللہ صلعم نے جویریہ سے نکاح کیا تو جتنے قیدی بنی مصطلق کے تہے اون کے ہاتہون مین اون سب کو آزاد کر دیا اس خیال کر
کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال والے ہوگئے تو ہم نے کوئی عورت اتنی برکت والی نہین دیکہی جسکی وجہ سے اپنی قوم
کو اتنا فائدہ پہونچا ہو جیسے جویریہ تہین اونکے ساتہہ سو قیدی اون کی قوم کے تہے بنی مصطلق مین سے **ف** غزوہ بنی مصطلق
جسکو غزوہ مریسیع بہی کہتے ہین چہٹے سال مین ہجرت کے ہوا اس غزوے مین بہت سے بندی پکڑ کر آئے تہے جویریہ بنت حارث

بھی انہیں میں تھیں آپ نے اونکو آزاد کر کے اونسے نکاح کر لیا انتقال ہوا اونکا سنہ ۵۶ ہجری میں اور تفصیل اسکی کتب سیر
اور تاریخ میں موجود ہے **باب** فی العتق علی الشرط ایک شرط لگا کر کسیکو آزاد کرنا کیسا ہے **عن** سفینة قال
کنت مملوکا لام سلمة فقالت اعتقک واشترط علیک ان تخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عشت
فقلت ان لم تشترطی علی ما فارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عشت فاعتقتنی واشترطت علی **ترجمہ**
سفینہ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کا غلام تھا سو وہ مجھ سے بولیں کہ میں تجھے آزاد کر دیتی ہوں اس شرط پر کہ تو اپنی زندگی بھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ام سلمہ کو جواب دیا کہ اگر تم مجھ سے یہ شرط نہ کرتی تو بھی میں اپنے جیتے جی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے جدا نہ ہوتا **ف** یعنی تمہاری شرط کرنیکی کیا حاجت ہے میں خود آنحضرت کی خدمت کو سعادت
جانتا ہوں **ف** پھر ام سلمہ نے یہی شرط لیکر آزاد کر دیا مجھے **باب** فیمن اعتق نصیبا له من مملوك جو شخص
غلام میں سے کچھ حصہ آزاد کر دیوے **عن** ابی الولید عن ابیه ان رجلا اعتق شقصا له من غلام فذکر
ذلك للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لیس للہ شریك زاد ابن کثیر فی حدیثه فاجاز النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عتقه **ترجمہ** ابو الولید نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک حصہ کو آزاد کر دیا کسی غلام میں سے
پھر اوسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے **ف** یعنی جو کام اللہ کی رضامندی
کے لیے عبادت کے قسم سے ہو اوس میں دوسری کی شراکت نہ چاہیے **ف** ابن کثیر نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے آزاد کر دینے کی رخصت دی یعنی اوس غلام کے بالکل آزادی کا حکم فرمایا **عن**
ابی هریرة ان رجلا اعتق شقصا له من غلام فاجاز النبی صلی اللہ علیہ وسلم عتقه وغرمه بقیة
ثمنه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا جو کسی غلام میں تھا (یعنی وہ غلام مشترک تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رخصت دی اوس کے آزاد کرنے کی اور تاوان دلایا اوس سے باقی قیمت کا اوس شریک کو جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا
عن قتادة باسناده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق مملوکا بینه وبین آخر فعلیه
خلاصه **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے بردے کو آزاد کرے جس میں دوسرا
شخص بھی شریک ہو تو اوسی پر چھوڑانا اوس کا دوسرے کا لازم ہوگا یعنے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت ادا کرنا ہوگی اگر آزاد
کرنیوالا مالدار ہو جیسا آتا ہے **عن** قتادة باسناده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا له
فی مملوك عتق من ماله ان کان له مال **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اپنا حصہ مشترک غلام میں سے آزاد کر دیا تو وہ غلام پورا آزاد ہو گیا اوسکے مال میں سے اگر وہ مالدار ہے **ف** پھر وہ اپنے
شریک کے حصے کے دام بھر دیگا اور جو وہ آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوسی قدر حصہ اوسکا آزاد رہے گا ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور ابو حنیفہ
کے نزدیک غلام سے محنت مشقت کراکے دام ادا کراوینگے **باب** من ذکر السعایة فی هذا الحدیث جس شخص نے کہ روایت

آزاد کر نیوالا مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اوسکی دلیل عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اعتق شقیصا فی مملوکہ فعلیہ ان یعتقہ کلہ ان کان لہ مال والا استسعی العبد غیر مشقوق
علیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنے حصہ کو آزاد کردیا جو مشترک غلام میں تو
تو لازم ہے اوسپر پورا آزاد کرنا اوسکو پھر اگر اوسکے پاس مال نہیں ہے تو بغیر مشقت ڈالنے کے اوسپر اوس سے سعی طلب
کیجاویگی ف یعنی اس غلام سے دوسرے شریک کیپنچنگے کہ ہماری حصہ کی قیمت دیکر تو بالکل آزاد ہوجا نہیں تو جسقدر
ہمارا حق تجہپر ہے اوتنی خدمت کر عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا
لہ او شقیصا لہ فی مملوک فخلاصہ علیہ فی مالہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال قوم العبد قیمۃ
عدل ثم استسعی لصاحبہ فی قیمتہ غیر مشقوق علیہ قال ابو داؤد فی حدیثہما جمیعا فاستسعی
غیر مشقوق علیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروا دینا یعنی اور شریکون کے حصے اپنے مال سے ادا کرے
اگر آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوس غلام کی اچھی قیمت ٹھہرائی جاوے پھر بقدر حصے اور شریکون کے غلام نوکری یا
مزدوری کرے مگر اوسپر جبر نہ ڈالا جاوے ف یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اون میں سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کردے پھر اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی وقت آزاد ہوگیا اور شریکون کے حصے بھی اپنے مال سے ادا کردے۔ اور یہ
مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہیں اپنے
موافق اوس غلام سے محنت کروالیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کردیں اور
آزاد کرنیوالا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اوس کے بقدر حصہ آزاد ہو باقی حصون کے قدر غلام
اور شریکون کو کچھ نہیں پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کریں لیکن یہ مذہب ظاہر
حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا یہ مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصون کے غلام سے محنت و
کرا کے اپنی قیمت بھر لویں چنانچہ یہ حدیث اون کے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نہ کریں یعنی سختی
نہ کریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں شافعی اور احمد کی دلیل ابن عمر کی حدیث ہے جسمیں عتق ما عتق کا لفظ موجود ہے
مگر یہ زیادت ثابت نہیں ہے ابن حزم نے کہا کہ سعایت یعنی محنت مشقت کرانی تو تیس صحابہ نے روایت کیا ہے باب
فیمن روی انہ لا یستسعی جن لوگون کے نزدیک محنت مشقت نہ کرائی جاوے اون کی دلیل عن عبد اللہ
بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی مملوک اقیم علیہ قیمۃ العدل فاعطی
شرکاءہ حصصہم و اعتق علیہ العبد والا فقد عتق منہ ما عتق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اوس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو اوسکا

حصہ کی ادا کریگا اور غلام اوس کیطرف سے آزاد ہو جاویگا اور اگر اوس کے پاس مال نہین ہے تو جسقدر اُس غلام مین سے آزاد ہوا
ہے اوتنا ہی حصہ آزاد رہیگا **ف** مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک
اگر آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کروا کر اپنے حصوں کے دام وصول کر لیوین تو پورا آزاد ہو جاویگا **عن** ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال وکان نافع ربما قال فقد عتق منہ ما عتق وربما لم یقلہ ترجمہ ابن عمر
سے ایسی ہی روایت ہے ایوب نے کہا کبھی نافع نے اسکو بیان کیا ہے فقد عتق منہ ما عتق اور کبھی نہین بیان کیا یعنے صرف حدیث
کو یہین تک بیان کیا واعتق علیہ العبد **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فلا ادری
ہو فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شیء قالہ نافع والا عتق منہ ما عتق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے یہی
روایت ہے ایوب نے کہا مین نہین جانتا کہ فقد عتق منہ ما عتق حدیث مین داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا نافع
کا قول ہے پس مشتبہ ہو گیا یہ فقرہ جو حجت تھا مالک اور شافعی اور احمد کا اور قوی ہی دلیل ابو حنیفہ اور اوزاعی کی **عن** ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا من مملوک لہ فعلیہ عتقہ کلہ ان کان لہ ما یبلغ
ثمنہ وان لم یکن لہ مال عتق نصیبہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک
غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اوسپر ضرور ہے کہ اپنے مال سے اوسکو بالکل آزاد کرے اگر اوس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام
کی قیمت دیسکے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو جسقدر اوس غلام مین سے آزاد ہوا ہے اوتنا ہی حصہ آزاد ہوگا اور باقی شرکا کے
حصوں کو واسطے اختیار رکھتے ہین چاہین آزاد کر دین چاہین غلام رہنے دین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی مالک ولم یذکر والا فقد عتق منہ ما عتق انتہی حدیثہ الی واعتق علیہ العبد علی معناہ
ترجمہ ابن عمر سے یہ حدیث اوسی طرح مروی ہے جیسے اوپر گزری مگر اس روایت مین یہ فقرہ نہین ہے والا فقد عتق منہ ما عتق
بلکہ حدیث مین یہ ختم ہو گئی ہے واعتق علیہ العبد ان روایتون سے معلوم ہوا کہ زیادت فقد عتق منہ ما عتق کے مختلف فیہ
ہونیسے قابل اطمینان نہین ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی عبد عتق
منہ ما بقی فی مالہ اذا کان لہ ما یبلغ ثمن العبد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو جتنا حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہوگا اگر اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت
دیسکے تو اوسکا مال مین سے آزاد ہوگا **عن** سالم عن ابیہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان العبد بین
اثنین فاعتق احدہما نصیبہ فان کان موسرا یقوم علیہ قیمۃ لا وکس ولا شطط ثم یعتق ترجمہ سالم نے
اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ساجھی کا غلام ہو اور اون مین سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کر دے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار ہو تو اوس غلام کی اچھی قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر پھر وہ غلام اوسی کیطرف
سے آزاد ہوگا اور وہ وہی قیمت دوسرے شریک کی ادا کردیگا **عن** التلب ان رجلا اعتق نصیبا لہ من مملوک فلم

يضمنه النبي صلى الله عليه وسلم قال احمد انما هو بالتاء يعني التلب وكان شعبة الثغ لم يبين التاء
من التاء ترجمہ تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ عنبری سے روایت ہے ایک شخص نے اپنا حصہ غلام میں سے آزاد کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ضمان نہ دلایا باقی قیمت کا احمد نے کہا اس صحابی کا نام تلب ہے تای فوقانیہ سے نہ ثلب یا ثلثہ سے
اور شعبہ راوی اس حدیث کے الثغ تھے یعنی اون کی زبان سے تے نہین نکلتی تھی وہ تے کو ثے کہتے تھے (اس صحابی سے ایک
یہی حدیث مروی ہے) **باب** فيمن ملك ذا رحم محرم جو شخص اپنے ناتے والی کا مالک ہو جس سے نکاح حرام ہے
تو وہ آزاد ہو جاویگا **عن** سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال موسى في موضع اخر عن سمرة بن جندب فيما يحسب
حماد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے
(جو ایک صحابی مشہور ہین اونکا انتقال بصرہ مین ہوا ۵۸ ہجری مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرابت
والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے **ف** ذو رحم جیسے باپ بیٹا بہائی چچا اور محرم وہ جس سے نکاح درست نہین **عن**
عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ عمر بن خطاب رض سے روایت ہے جو کوئی اپنے
قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے (یعنی مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جاویگا) **عن** الحسن قال من ملك ذا رحم محرم
فهو حر ترجمہ حسن سے روایت ہے جو کوئی قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے **عن** جابر بن زيد والحسن
مثله ترجمہ جابر بن زید اور حسن بصری سے ایسا ہی مروی ہے **باب** في عتق امهات الاولاد ام ولد مولی کے مرنے کے
بعد آزاد ہو جاویگی **عن** سلامة بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان قالت قدم بي عمي في الجاهلية
فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر بن عمرو فولدت له عبد الرحمن بن الحباب ثم هلك فقالت
امرأته الان والله تباعين في دينه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني
امرأة من خارجة قيس عيلان قدم بي عمي المدينة في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر
بن عمرو فولدت له عبد الرحمن فقالت امرأته الان والله تباعين في دينه فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من ولي الحباب قيل اخوه ابو اليسر بن عمرو فبعث اليه فقال اعتقوها فاذا سمعتم
برقيق قدم علي فاتوني اعوضكم منها قالت فاعتقوني وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
رقيق فعوضهم مني غلاما ترجمہ سلامہ بنت معقل سے روایت ہے جو ایک عورت تھی بنی خارجہ قیس عیلان مین سے مجھکو
جاہلیت کے زمانے مین میرا چچا لیکر آیا اور حباب بن عمرو جو ابو الیسر بن عمرو کا بہائی تہا اوسکے ہاتھ بیچا میرے پیٹ سے حباب
کا ایک لڑکا عبد الرحمن بن حباب پیدا ہوا بعد اوس کے حباب گیا اوسکی عورت بولی قسم خدا کی تو حباب کے قرضہ مین بیچی
جاویگی یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین فلان عورت ہون میرا چچا مجھکو
جاہلیت کے زمانے مین مدینے مین لیکر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھ بیچا جو ابو الیسر کا بہائی تہا میرے پیٹ سے حباب کا ایک

لڑکا بہی پیدا ہوا عبدالرحمن بن الحباب ابوحباب کی عورت کہتی ہی کہ تو بیچی جاویگی اوسکی قرضے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچہا حباب کا وارث کون ہی لوگون نے کہا اوسکا بہائی ابوالیسر بن عمرو آپ نے اوس سے کہا بہیجا کہ سلامہ کو آزاد کردو جب تم
سنو کہ میری پاس غلام لونڈے آئی ہین تو آنا مین اسکا بدلہ تم کو دونگا سلامہ نے کہا یہ سنکر اون لوگون نے مجہو آزاد کردیا پہر
رسول اللہ صلعم پاس غلام لونڈی آئے تو آپ نے میری عوض مین ایک غلام اونکو دیا **ف** امام مالک نے حضرت عمر سے روایت
کیا انہون نے کہا جب کوئی لونڈی اپنی مولی کا بچہ جنی تو پہر مولی اوسکو نہ بیچی نہ ہبہ کرے نہ ترکے مین وارثون کو دلاوے
بلکہ اوس سے فائدہ اٹہایا کرے جب مولی مرجاویگا تو وہ آزاد ہوجاوی گی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا۔ ام ولد
اوسی لونڈی کو کہتے ہین جس کے پیٹ سے مولی کی اولاد ہو۔ بعضون کے نزدیک ام ولد کی بیع درست ہی حضرت علی سے
بہی ایسا ہی مروی ہے یہ حدیث اون کی دلیل ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعنا امہات الاولاد علی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر فلما کان عمر نہانا فانتہینا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہی ہم ام ولد یعنے اوس لونڈی کو جسکے اولاد ہوجاتی ہمارے نطفہ مین سے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین بیچا کرتے تہے پہر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت ہوا تو انہون نے ہم کو اوس سے منع فرمایا
سو ہم باز رہے (حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا) **باب فی بیع المدبر** مدبر وہ غلام جسکو مولی نے
اپنی موت کے بعد آزاد کردیا ہو کی بیع کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ ان رجلا اعتق غلاما لہ عن دبر منہ ولم یکن
لہ مال غیرہ فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبیع بسبع مائۃ او بتسع مائۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی
ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرجانے کے بعد آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اوس غلام کے سوا اور کچہ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کے بیچنے کا حکم دیا تو وہ سات سو یا نو سو کو بکا یہی قول ہے شافعی کا مدبر کے بیع درست ہی اور مالک
کے نزدیک جب اور کچہ مال نہ ہو اور مولی مدیون ہے تو مجبوری مدبر کی بیع درست ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مدبر کی بیع کسی حال مین
درست نہین وہ کہتے ہین کہ حدیث مین مدبر سے مقید مراد ہے یعنے جس نے یون کہا ہو اگر مین اسی بیماری سے یا اسی مہینے
مین مرجاؤن تو تو آزاد ہے نہ مدبر مطلق جسکی آزادی کو موت پر کہا ہو وہ مولی کے مرتے ہی آزاد ہوجاویگا **عن** جابر بن
عبد اللہ بہذا زاد وقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بثمنہ واللہ اغنی عنہ **ترجمہ** جابر بن
عبد اللہ سے یہی حدیث مروی ہی اتنا زیادہ ہے اسمین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اوس غلام کی قیمت لینے
کا تو زیادہ ترحقدار ہے اور اللہ اوس سے بے پرواہ ہی (یعنی اگر آزاد ہوتا تو اللہ زیادہ خوش ہوتا پر اوسکو پرواہ نہین بندہ
محتاج ہے) **عن** جابر ان رجلا من الانصار یقال لہ ابو مذکور اعتق غلاما لہ یقال لہ یعقوب عن دبر
لم یکن لہ مال غیرہ فدعا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ
بن النحام بثمان مائۃ درہم فدفعہا الیہ قال اذا کان احدکم فقیرا فلیبدا بنفسہ فان کان فیہا

فضل فعلی عیاله فان کان فیہا فضل فعلی ذی قرابته او قال علی ذی رحمه فان کان فضل فہاهنا و
هاهنا ترجمہ جابر سے روایت ہی انصار مین ایک شخص تہا اوسکو ابو مذکور کہتے تہے اوس نے اپنے مدبر غلام کو جسکو یعقوب
کہتے تہے آزاد کیا اور اس شخص کے پاس سوا اوس کے کچہ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو
بلا بہیجا۔ اور آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خرید تا ہے تو اوس غلام کو خرید کیا نعیم بن عبد اللہ بن نحام نے
آٹہ سو درہم کو پہر وہ درہم آپ نے اوسی انصاری کو دیے اور اوس سے فرمایا جب تم مین کوئی محتاج ہو (یعنے آزاد
کرنیوالا شخص) تو اپنی ذات سے شروع کرنا چاہیے پہر جو اپنی ذات سے بچ رہے تو اپنے لڑکے بالون مین خرچ کرے اور جب گہر
والون سے بہی بچ رہے تو اپنے اورسکے سو دور کے کنبے کے لوگون مین خرچ کرے یا آپ نے ذی رحم فرمایا (یہ شک راوی
ہی) اور جو ناتے والون سے بہی بچ رہے تو ایسا کرا وسیا کرے یعنے پہر دوست آشنا اون پر خرچ کر اگر ان سے
بہی بچ رہے تو اللہ کی راہ مین صرف کرے یہ نہیں ہوسکتا کہ عزیز بہوکے بیٹہے والے فاقون مرین اور تو اپنے مال کو خیرات
کیا کرے **باب** فیمن اعتق عبیدا له لم یبلغہم الثلث کہ ایک شخص اپنے غلامون کو آزاد کردے جو ثلث مال
سے زیادہ ہون تو کیا حکم ہے **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد عند موته ولم یکن
له مال غیرهم فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فقال له قولا شدیدا ثم دعاهم فجزاهم ثلاثة
اجزاء فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے مرتے
وقت اپنے چہہ غلامون کو آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس ان غلامون کے سوا اور کچہ مال نہ تہا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو آپ نے اوس آزاد کرنیوالے کو سخت سست کہا اور اون غلامونکو بلایا اور آپ نے اونکے تین حصے لگائے اور
اونکے بیچ مین قرعہ ڈالا پہر اون مین سے دو غلامون کو آزاد کردیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا (یعنی ایک ثلث کو آزاد کردیا
اسی قدر اوسکو اختیار تہا۔ **عن** ابی قلابة باسناده ومعناه ولم یقل فقال له قولا شدیدا ترجمہ ابو قلابہ کی
ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہ نہین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سخت سست کہا **عن** ابی زید ان
رجلا من الانصار بمعناه وقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم لو شهدته قبل ان یدفن لم یدفن فی
مقابر المسلمین ترجمہ ابو زید سے روایت ہی ایک شخص انصاری نے اپنے چہہ غلامونکو آزاد کردیا یہی حدیث بیان کی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے جنازہ پر پہلے دفنانے کے مین موجود ہوتا تو یہ مسلمانون کی قبرون مین
نہ دفنایا جاتا (یہی سخت لفظ تہا جو پہلی حدیث مین ہی) **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد
عند موته ولم یکن له مال غیرهم فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق
اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے مرتے وقت چہہ غلامون کو اپنے آزاد کیا اور اوس شخص کے
پاس اون غلامونکے سوای اور کچہ مال نہ تہا پہر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے اون غلامون مین قرعہ ڈالا

اعبدو کو اون مین سے آزاد کردیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا اور قرعہ اسواسطی ڈالا کہ وہ غلام جھگڑا نہ کرین اور لڑین نہین

باب فیمن اعتق عبدا له مال جو شخص اپنے مال دار غلام کو آزاد کرے تو مال مالک کا ہوگا **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اعتق عبدا وله مال فمال العبد له الا ان یشترط السید ترجمہ عبد الله بن عمر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس نے مالدار غلام کو آزاد کیا سو وہ مال اسیان کا حق ہی مگر کہ یہ مالک شرط کرلیوے **ف** یعنی مالک آزاد کرنے کے وقت کہے کہ یہ مال بھی تیرا ہے تجھی ہی دیدونگا اس صورت مین اوس مال کو غلام لی سکتا ہے

باب فی عتق ولد الزنا جو غلام یا لونڈی ولد الزنا ہو اوسکا آزاد کرنا کیسا ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولد الزنا شر الثلاثة وقال ابو هریرة لان امتع بسوط فی سبیل الله عز وجل احب الی من ان اعتق ولد زنیة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرما زنا کا بچہ تینون مین برا ہے یعنی ان اور باپ کی نسبت کیونکہ وہ دونو تو حلال زادے تھے اور زنا کی حد بھی انپر لگگئی مگر اسکر اصل ہی خبیث ہی ابو ہریرہ نے کہا اگر مین الله کے راہ مین ایک کوڑا دون تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مین ولد الزنا کو آزاد کرون

باب فی ثواب العتق بردہ آزاد کرنیکا ثواب کتنا ہی **عن** الغریف بن الدیلمی قال اتینا واثلة بن الاسقع فقلنا له حدثنا لیس فیه زیادة ولا نقصان فغضب وقال ان احدکم لیقرأ ومصحفه معلق فی بیته فیزید وینقص قلنا انما اردنا حدیثا سمعته من النبی صلی الله علیه وسلم قال اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صاحب لنا وجب یعنی النار بالقتل فقال اعتقوا عنه یعتق الله بکل عضو منه عضوا منه من النار ترجمہ غریف بن دیلمی سے روایت ہی ہم لوگ واثلہ بن الاسقع کے پاس گئے اور کہا ہم سے حدیث بیان کرو جس مین کچھ کمی یا زیادتی نہ ہو یہ سنکر واثلہ غصے مین آئے اور کہا کہ تم مین سے ہر کوئی قرآن پڑھتا ہی اور اوس کے گھر مین مصحف لٹکتا ہی پھر کم زیادہ کرتا ہی **ف** یعنی تمہاری گھر مین قرآن رہنے کے ساتھ بھی کبھی سہو سے غلطی کرتے ہو اور مین حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم کے سنانے مین اگر بعضی جا سہو سے نشیب فراز کرون تو کیا تعجب کہ بشر خطا سے کبھی خالی نہین وہان اعتقاد کے بدلنے سے البتہ مواخذہ ہی اور جو بھول چوک سے یا تغیر ہی بان کے سبب یا درست الفاظ نکالنی کی طاقت نہ ہونیکی سبب غلطی واقع ہوتی ہی اوسپر کچھ مواخذہ نہین **ف** سو ہم نے کہا کہ ہم نے تو اوس حدیث کے سننی کا تم سے ارادہ کیا تھا جو رسول الله صلی الله علیه وسلم سے تم نے سنی ہی تب واثلہ نے ہم سے کہا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کی خدمت مین آئی اپنے ایک رفیق کے لیے کہ اوس نے اپنے اوپر دوزخ کو واجب ٹھہرا لیا تھا مار ڈالنے کے سبب **ف** یعنی ایک شخص کے مار ڈالنے کے سبب **ت** آنحضرت صلعم نے فرمایا اوسکی طرف سے آزاد کرو یعنے غلام تو حق تعالے بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنیوالے کا دوزخ سے آزاد کردیگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور بڑا ثواب ہے کہ آزاد کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام لنڈا یا لنگڑا اچھا نہیں صحیح سالم ہونا

کہ ہر ہر جوڑ آزاد کرنیوالیکا آزاد ہوجاوے اسی واسطے خصی غلام کے آزاد کرنیسی غیر خصی کا آزاد کرنا بہتر ہے **باب** عن

ابی نجیح السلمی قال حاصرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصر الطائف ــــــ قال معاذ

سمعت ابی یقول بقصر الطائف بحصن الطائف کل ذلک فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

من بلغ بسہم فی سبیل اللہ عز وجل فلہ درجۃ وساق الحدیث وسمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول ایما رجل مسلم اعتق رجلا مسلما فان اللہ عز وجل جاعل وقاء کل عظم من عظامہ

عظما من عظام محررہ من النار وایما امرأۃ اعتقت امرأۃ مسلمۃ فان اللہ جاعل وقاء کل

عظم من عظامہا عظما من عظام محررہا من النار یوم القیامۃ ترجمہ ابو نجیح سلمی سے روایت ہے ہم نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے قلعہ کا محاصرہ کیا یا طائف کے محل کا تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک تیر مارا کسی کافر کو اللہ کی راہ مین اوسکو ایک درجہ ملیگا پھر بیان کیا اخیر

حدیث تک (اب تیر کے قائم مقام گولی ہے یا توپ کا گولہ ہے ہر ایک مسلمان کو گولی کا نشانہ مارنے اور گولہ لگانے کی مشق

کرنا بہتر ہے تاکہ خدا کی راہ مین کام آوے) مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان

مرد کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچاویگا اور جو عورت کسی مسلمان

عورت کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو قیامت کے دن انگار سے بچاویگا

ف جو لوگ کہتے ہیں اسلام مین غلامی کی اصل نہین ہے اون سے یہ کہنا چاہیے کہ اگر غلامی نہ ہوتی تو آزادی کیسے ہوتی

آزاد کرنا جب ہی پایا جاویگا کہ کوئی غلام ہو اور بھی بہت آیات اور احادیث ہین جنمین قیمت اور غلامی کا ذکر ہے پھر یہ

تو اور ہی بات ہے کہ غور نہ کرو اور انکار کر بیٹھو البتہ یہ غلام لونڈی کا حتی المقدور آزاد کردینا دین اسلام مین بڑا ثواب ہے

عن عمرو بن عبسۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبۃ مؤمنۃ

کانت فداءہ من النار ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کیا تو اوس کے لیے وہ دوزخ سے آزادی کا سبب ہو جاویگا (یعنے اللہ اوس کے بدلے مین اوسکو

دوزخ سے نجات دیگا) **عن** شرحبیل بن السمط انہ قال لکعب بن مرۃ او مرۃ بن کعب حدثنا حدیثا

سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی معاذ الی قولہ وایما امرئ اعتق مسلما وایما امرأۃ زاد وایما رجل

اعتق امرأتین مسلمتین الا کانتا فکاکہ من النار یجزی مکان کل عظمین منہما عظم

من عظامہ ترجمہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہون نے بیان کیا مثل روایت معاذ کی یہانتک یہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے یا جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو قیامت کے دن اوسکی ہر ایک

ہڈی اسکی ہر ایک ہڈی کی بچاؤ ہو جاوے گی جہنم سے اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ جو مرد دو مسلمان عورتین آزاد کرے تو وہ اوسکو چہڑاوینگے جہنم سے اون دو نو عورتون کی دو دو ہڈیان اسکی ایک ایک ہڈی کے قائم مقام ہوینگی اسلیئے کہ دو عورتین بہت امور مین ایک مرد کے برابر ہوتی ہین)

باب فضل العتق فی الصحۃ

اگر بردہ آزاد کرے تو تندرستی کی حالت مین آزاد کرے

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یھدی اذا شبع ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرتے وقت بردہ آزاد کرتا ہے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پیٹ بہر جانیکے بعد دوسرے کو دیوے (یعنی جب اپنے تئین حاجت نرہی اوسوقت خدا کی راہ مین دیا کچھ ایسا ثواب نہین ثواب تو یہ ہے کہ ضرورت اور حاجت ہوتے ہوئے اللہ کی راہ مین خوشی سے کوئی چیز دیوے

اخر کتاب العتق

اللہ کا فضل اور شکر کہانتک بیان کروں تمام ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحروف والقراءۃ

شروع ہوئی کتاب حروف اور اختلاف قراءت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین

عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون پڑہا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (یعنی امر کے صیغے سے بکسر خا یہی قراءت مشہور ہے اکثر قرا کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک بفتح خا صیغہ ماضی ہے یہ نافع اور ابن عامر کی ہے)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوتہ بالقرآن فلما اصبح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ فلانا کائن من ایۃ اذکرنیہا اللیلۃ کنت قد اسقطتہا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک شخص رات کو اوٹہا نماز پڑہنے کو اور پکار پکار کر قرآن پڑہنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اوسپر رحم کرے کتنی آیتین ایسی تہین جو اوس نے مجھے رات کو یاد دلادین مین اوسکو بہول چلا تہا ف یعنی میرے ذہن سے نکل چلین تہین مگر اللہ تعالی کو اون آیتون کا بالکل بہلا دینا منظور نہ تہا اسواسطے یاد دلادین)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما نزلت ھذہ الآیۃ وما کان لنبی ان یغل فی قطیفۃ حمراء فقدت یوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا فانزل اللہ عزوجل وما کان لنبی ان یغل الی اخر الآیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ آیت وما کان لنبی ان یغل یعنے نبی کو یہ لائق نہین ہے کہ وہ غنیمت کے مال مین سے خیانت کرے ایک سرخ چادر کے باب مین اوتری جو جنگ بدر کے روز گم ہوگئی تہی تو بعض لوگون نے کہا شاید رسول اللہ صلعم نے اوسکو لے لیا تب یہ آیت اوتری ف یعنی نبی کی طرف ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کیونکہ نبی کو دنیا کی طمع نہین ہوتی نہ وہ کوئی کام خلاف خدا کے حکم کے کرتا ہے وہ تو خیانت سے معصوم ہے

عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من البخل والھرم ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور بڑھاپے سے کہ ایسی ضعیفی ہو جس میں نہ
ہوش حواس درست رہے نہ عبادت کی طاقت رہے عن لقیط بن صبرۃ قال کنت وافد بنی المنتفق الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا تحسبن ولم یقل تحسبن ترجمہ
لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں بنی المنتفق کیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا پھر اونہوں نے حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحسِبن سین کی زیر سے اور لا تحسَبن سین کو زبر دیکر نہیں کہا اور یہ حدیث
اوپر پورے قصے کے ساتھ بیان ہو چکی ہے عن ابن عباس قال لحق المسلمون رجلا فی غنیمۃ لہ فقال السلام
علیکم فقتلوہ واخذوا تلک الغنیمۃ فنزلت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا تلک الغنیمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنی تھوڑی سی بکریاں لیے تھا
کہ مسلمان وہاں جا پہنچے اوس نے کہا السلام علیکم مسلمانوں نے اوسکو قتل کیا اور بکریاں لے لیں جب یہ آیت اوتری ولا
تقولوا لمن القی الیکم السلام الآیہ یعنے جو تم سے سلام کرے تو تم یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے تم چاہتے ہو دنیا کا اسباب اور
اللہ جل جلالہ کے پاس بہت مال ہیں تم پہلے ایسے ہی تھے پر اللہ نے تم پر احسان کیا اب ہوشیار رہو عن زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ غیر اولی الضرر ولم یقل سعید کان یقرأ ترجمہ
زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر پڑھتے تھے یعنے بعد لا یستوی القاعدون من المؤمنین
کے پہلے صرف لا یستوی القاعدون من المؤمنین اوترا تھا جب لوگوں پر یہ شاق گزرا تو غیر اولی الضرر اوترا فقط غیر یا برفع
غیر عن انس بن مالک قال قرأھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعینُ بالعینِ ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے والعینُ بالعینِ ساتھ رفع کے پڑھا جیسی کسائی کی قرأت ہے اور اکثر کے نزدیک نصب کے
ساتھ ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وکتبنا علیھم فیھا
ان النفس بالنفس والعینُ بالعین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑھا وکتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس و
العینُ بالعین یعنی برفع عین یہ قرأت ہے کسائی کی ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو جعفر اور ابو عمرو کے نزدیک صرف
والجروحُ کو پیش ہے باقی سب کو زبر پڑھنا چاہیے اور باقی قاریوں کے نزدیک سب لفظوں کو زبر پڑھنا چاہیے عن عطیۃ بن سعد
العوفی قال قرأت علی عبد اللہ بن عمر اللہ الذی خلقکم من ضعف فقال من ضعف قرأتھا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما قرأتھا علی فاخذ علی کما اخذت علیک ترجمہ عطیہ بن سعد عوفی سے
روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کے سامنے یوں پڑھا اللہ الذی خلقکم من ضَعف ضاد کی زبر سے اونہوں نے کہا من
ضُعف ضاد کے پیش سے میں نے بھی اسیطرح پڑھا تھا رسول اللہ صلعم کے سامنے جیسا تو نے میرے سامنے پڑھا آپ نے

گرنت کی بہیر جیسے یمن نے تعبیر کی (ضعف بضم ضاد قراءت ہے قریش کی اور بفتح ضاد بنی تمیم کی) عن ابی سعید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضُعفٍ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من ضُعفٍ پڑھا
پیش سے عن ابی بن کعب بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ترجمہ ابی بن کعب نے یوں پڑھا بفضل اللہ
وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا جیسے یعقوب کی قراءت ہے عن ابی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ بفضل اللہ و
برحمتہ فبذلک فلتفرحوا هو خیر مما تجمعون ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑھا
بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ہو خیر مما تجمعون (دونو جگہہ تے سے اور ابو جعفر اور ابن عامر نے فلیفرحوا ہو خیر مما تجمعون
اور باقی قراء نے دونو جگہہ یے سے پڑھا ہے عن اسماء بنت یزید انها سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ انه
عمل غیر صالح ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں پڑھا کرتے انه عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ یعنے نوح کے بیٹے نے
برا کام کیا جیسے کسائی اور یعقوب کی قراءت ہے اوروں کے نزدیک عَمَلٌ غَیْرُ ہے عن شہر بن حوشب قال سالت ام سلمة
کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ هذه الآیة انه عمل غیر صالح فقالت قرأها عَمِلَ غَیْرَ
صالحٍ ترجمہ شہر بن حوشب سے روایت ہے میں نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو کیونکر پڑھتے تھے
انہ عمل غیر صالح انہوں نے کہا آپ یوں پڑھتے تھے انه عمل غیر صالح یعنے تم اوس بیٹے کی نجات کیسی چاہتے ہو اوس نے
تو برا کام کیا تھا تب میں مبتلا تھا یا مشرکوں کا ساتھ دیا تھا + پسر نوح با بدان بنشست + خاندان نبوتش گم شد عن
ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا بدأ بنفسه وقال رحمة اللہ علینا وعلی
موسی لو صبر لرأی من صاحبه العجب ولکنه قال ان سالتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت
من لدنی طولها حمزة ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب دعا کرتے تو پہلے اپنی لیے کرتے فرماتے رحمت ہو
اللہ کی ہم پر اور موسی پر اگر وہ صبر کرتے (اور بات بات پر اپنے ساتھی خضر کو نہ ٹوکتے) البتہ نہایت عجیب عجیب باتیں دیکھتے لیکن
انہوں نے تو کہہ دیا - ان سالتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی لبنا - کیا نون کو حمزہ نے یعنے بہ تشدید نون
من لدنّی پڑھا جیسے اکثر قراء کی قراءت ہے اور ابو جعفر اور نافع اور ابوبکر کے نزدیک من لدُنِی بہ تخفیف نون پڑھنا چاہیے
عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قرأها قد بلغت من لدنی وثقلها ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من لدنّی نون کی تشدید سے پڑھا جیسی مشہور قراءت ہے عن ابن عباس
یقول اقرأنی ابی بن کعب کما اقرأه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عین حمئة مخففة ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ابی بن کعب نے مجھ کو پڑھایا جسطرح رسول اللہ صلعم نے اون کو پڑھایا فی عین حمئة تخفیف سے جیسی
مشہور قراءت ہے اور ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر حامیة پڑھتے ہیں عن ابی سعید الخدری
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل من اهل علیین لیشرف علی اهل الجنة فتضیء الجنة لو

كانها كوكب درّي قال وهكذا جاء الحديث درّي مرفوعة الدال لا تهمز وان ابابكر وعمر لمنهم
وانعما ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا البتہ علیون والوں میں سے ایک شخص جنت والوں کو جھانکے
گا تو جنت اوسکے منہ سے ایسے روشن ہوگی جیسے کوکب درّی (دُرّ کہتے ہیں موتی کو درّی بالتشدید منسوب ہے موتی کیطرف
یعنی تارا موتی سا چمکتا ہوا) راوی نے کہا حدیث میں یوں ہی ہے درّی دال کے پیش سے نہ درّی بے ہمزہ یعنی درّی یا درّی
(پس کلام اللہ میں بھی یونہی پڑھنا چاہیے دُرّی جیسا مشہور قرأت ہے) آپ نے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر بھی اونھیں لوگوں میں
سے ہیں بلکہ اون سے بھی بہتر ہیں **عن** فروة بن مسیك الغطیفی قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر
الحدیث فقال رجل من القوم یا رسول الله اخبرنا عن سبا ما هو ارض ام امراة فقال لیس بارض
ولا امراة ولکنه رجل ولد عشرة من العرب فتیامن ستة وتشائم اربعة قال عثمان الغطفانی مکان
الغطیفی ترجمہ فروہ بن مسیک غطیفی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پھر حدیث بیان کی بعد اسکے
کہا ہم میں سے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ سبا کیا چیز ہے جو اس آیت میں مذکور ہے جئتک من سبا بنبأ یقین کسی
عورت کا نام ہے یا کسی ملک کا آپ نے کہا نہ عورت ہے نہ کوئی ملک ہے سبا ایک شخص کا نام تھا جسکے دس لڑکے ہوئے عرب
میں چھ لڑکوں نے یمن کا رہنا اختیار کیا اور چار نے شام کا پھر رفتہ رفتہ اون کی اولاد بڑھ گئی اور سبا کی ایک
قوم ہو گئی ایسا جس ملک میں وہ رہتے تھے اوسکو بھی لوگوں نے سبا کہنا شروع کیا بادشاہ اونکی بلقیس بنت شرحیل تھی **عن**
ابی هریرة روایة فذکر حدیث الوحی قال فذلك قوله حتی اذا فزّع عن قلوبهم ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے انہوں نے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو یہ آیت پڑھی حتی اذا فرّغ عن قلوبهم یعنی راء مہملہ اور غین معجمہ سے اور مشہور
قراء کے نزدیک زاء معجمہ اور عین مہملہ سے ہے) **عن** ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت قرأ النبی
صلی الله علیه وسلم بلی قد جاءتكِ آیاتی فکذبتِ بها واستکبرتِ وکنتِ من الکافرین ترجمہ ام سلمہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد جاءتكِ آیاتی فکذبتِ بها واستکبرتِ وکنتِ من الکافرین پڑھتے تھے صیغہ
مؤنث حاضر کے ضمیر اور صیغے سے نفس کیطرف خطاب کر کے (یعنی سورۂ زمر میں اور جمہور قرا کے نزدیک صیغہ واحد مذکر حاضر
سے ہے جیسے مشہور قرأت ہے) **عن** عائشة رضی الله عنها قالت سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرؤها
فروح وریحان ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پڑھتے تھے فَرُوحٌ وریحان
(سورۂ واقعہ میں) رے کے پیش سے یعقوب کی بھی قرأت ہے اور باقی قراء کے نزدیک رے کے زبر سے ہے **عن** صفوان
بن یعلی عن ابیه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم علی المنبر یقرأ ونادوا یا مالك ترجمہ صفوان بن یعلی
نے اپنے باپ سے روایت کیا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ پڑھتے تھے ونادوا یا مالک یعنی بغیر ترخیم کے سورہ زخرف میں
اور حسن نے ترخیم کی وہ یوں پڑھتا ہے ونادوا یا مال **عن** عبد الله قال اقرأنی رسول الله صلی الله علیه وسلم

انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھایا انی انا الرزاق
ذو القوۃ المتین یعنے سورہ والذاریات میں مشہور قراءت یوں ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین) عن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فھل من مدکر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فہل من مدکر پڑھا (سورہ قمر میں یعنے دال سے تشدید کے ساتھ اور بعضوں نے ذال سے پڑھا ہے) عن جابر قال رأیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یحسب ان مالہ اخلدہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے
دیکھا آپ پڑھتے تھے یحسب ان مالہ اخلدہ (اور قراءت مشہورہ یحسب ہے) عن ابی قلابۃ عمن اقرأہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد ترجمہ ابو قلابہ نے اس سے سنا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھایا تھا فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد یعنے بصیغہ مجہول بفتح ذال اور ثاء مثلثہ جیسے یعقوب اور
کسائی کی قراءت ہے اور مشہور صیغہ معروف سے بکسر ہے) عن ابی قلابۃ قال انبأنی من اقرأہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیومئذ لا یعذب ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھایا تھا فیومئذ لا یعذب (سورہ فجر میں بصیغہ مضارع مجہول) عن ابی سعید الخدری قال حدث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ذکر فیہ جبریل ومیکال فقرأ جبرائیل ومیکائیل ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کی اوس میں جبریل و میکال کا ذکر تھا تو آپ نے فرمایا
جبرئیل اور میکائیل (ان میں کئی قراءتیں ہیں جبریل و میکال جبرئیل و میکال جبرائیل و میکائیل جبرائیل و میکائیل
وغیر ذلک جنکا بیان تفسیر کی کتابوں میں ہے) عن محمد بن خازم قال ذکر کیف قراءۃ جبرائیل و
میکائیل عند الاعمش فحدثنا الاعمش عن سعد الطائی عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید الخدری
قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینہ جبرائیل وعن یسارہ میکائیل ترجمہ
محمد بن خازم سے روایت ہے اعمش کے سامنے ذکر ہوا کہ جبرئیل اور میکائیل کی قراءت کیونکر ہے (اس آیت میں من کان
عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبرئیل ومیکال) انہوں نے حدیث بیان کی سعد طائی سے انہوں نے سنا عطیہ عوفی سے
انہوں نے سنا ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اوس فرشتے کا جو صور لیے کھڑا ہے تو فرمایا
اوسکے داہنے جبرائیل ہے اور بائیں میکائیل ہے (جبر کے معنے لغت سریانی میں بندہ بھی ہیں میک کے معنے اور ایل یا ال اللہ کو
کہتے ہیں یعنے بندہ اللہ کا) عن الزھری قال معمر وربما ذکر ابن المسیب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابو بکر وعمر وعثمان یقرؤون مالک یوم الدین واول من قرأھا ملک یوم الدین مروان ترجمہ زہری
سے روایت ہے کبھی انہوں نے ابن مسیب کو ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان مالک یوم الدین
پڑھتے تھے اور ملک یوم الدین سب سے پہلے مروان نے پڑھا (عاصم اور کسائی اور یعقوب کی قراءت مالک ہے اور باقی

قرأتی مالک ہی اور اور طرحسے بہی **عن** ام سلمة ذکرت او کلمة غيرها قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم + الحمد لله رب العالمين + الرحمن الرحيم + ملك يوم الدين + يقطع قراءته

آية آية ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سورہ فاتحہ اسطرح پڑہتے تہے + بسم اسد الرحمن الرحیم + ایک آیت

الحمد لله رب العالمین دوسری + تیسری آیت مالک یوم الدین + چوتہی آیت ہر ہر آیت کو الگ الگ پڑہتے تہے ملا تے نہ تہے ایاک نعبد

وایاک نستعین پانچوین آیت اہدنا الصراط المستقیم چہٹی آیت صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

ساتوین آیت (اس سے معلوم ہوا کہ بسم اسد بہی ایک جز ہی سورہ فاتحہ کا **عن** ابی ذر قال کنت ردیف

رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على حمار والشمس عند غروبها فقال هل تدري اين تغرب

هذه قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تغرب في عين حامية ترجمہ ابوذر سے روایت ہی مین رسول اسد

صلی اسد علیہ وسلم کے ساتہ ایک گدہی پر سوار تہا اتنے مین آفتاب ڈوبنے لگا آپنے فرمایا تو جانتا ہے یہ کہان ڈوبتا ہی

مین نے کہا اسد اور اسکا رسول خوب جانتا ہی آپنے فرمایا یہ ڈوبتا ہے ایک گرم چشمے مین یعنے عین حامية مین حسبیر

ابوجعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر کی قرأت ہی اور بعضون نے عين حمئة پڑہا ہے یعنے کالی مٹی کے چشمے

مین ڈوبتا ہے) **عن** ابن الاسقع انه سمعه يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم جاءهم في صفة

المهاجرين فسأله انسان اي آية في القرآن اعظم قال النبي صلى الله عليه وسلم الله لا اله الا هو

الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم

صحابہ پاس مسجد کے سائبان مین آئے ایک آدمی نے آپسے پوچہا یا رسول اسد قرآن مین کون سی آیت سبسے بڑی ہے

(یعنے درجے مین اور رتبے مین اور قوت تاثیر مین) رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا اسد لا اله الا هو الحي القيوم آخر تک

(جسکو آیتہ الکرسی کہتے ہین جو اس آیت کو پڑہ کر سو دیگا اوس کی ایک فرشتہ محافظت کریگا اور شیطان اوسکے پاس نہ جا سکے

گا) **عن** ابن مسعود انه قرا هيت لك فقال شقيق انا نقرؤها هئت لك يعني فقال ابن مسعود

اقرؤها كما علمت احب الي ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی انہونے سورہ یوسف مین پڑہا هَيتَ لَكَ شقیق نے

کہا ہم تو یون پڑہتے ہین هِيتُ لَكَ ابن مسعود نے کہا جیسا مجہکو سکہایا گیا مین ویسا پڑہنا بہتر جانتا ہون هَيتَ لَكَ

اور هِيتُ لَكَ بہی آیا ہے) **عن** شقيق قال قيل لعبد الله ان ناسا يقرؤن هذه الاية وقالت

هيت لك فقال اني اقرأ كما علمت احب الي وقالت هيت لك ترجمہ شقیق سے روایت ہی لوگون نے

عبد اسد بن مسعود سے کہا لوگ اسطرح پڑہتے ہین وقالت هِيتُ لَكَ انہون نے کہا مین اسی طرح پڑہتا ہون جسطرح

مجہی سکہایا گیا اور یہی مجہکو پسند ہے وقالت هَيتَ لَكَ یعنے عزیز مصر کی جورو نے حضرت یوسف سے کہا آ چلا آ

عن شقيق قال قيل لعبد الله ان ناسا يقرؤن هذه الاية وقالت هيت لك ترجمہ شقیق سے

روایت ہی کسی نے عبداللہ بن مسعود سے یون کہا لوگ پڑھتی ہین وقالت ہیت لک انہون نے یہی جواب دیا عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة تغفر لکم خطایاکم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بنی اسرائیل سے فرمایا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة تغفر لکم خطایاکم تغفر تے سے بصیغہ واحد مونث غائب مضارع مجہول جیسے ابن عامر کی قرأت ہے اور مشہور نغفر ہے نون سی عن عروة ان عائشة رضی اللہ عنہا قالت نزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ علینا سورة انزلناها وفرضناها قال ابو داود یعنی مخففة حتی اتی علی ہذہ الآیات ترجمہ عروہ سے روایت ہی حضرت عائشہ نی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری آپ نے پڑھ کر سنایا ہم کو سورة انزلناها وفرضناها تخفیف را سے یہی قرأت ہی اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے فرضناها تشدید سے پڑھا ہے جب تشدید سے ہوگا تو معنے یون ہون گے ہم نے اوسکو مفصل بیان کیا +

اخر کتاب الحروف والقرأت

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب اختلاف حروف اور اختلاف قرأت کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحمام

شروع ہوئی کتاب حمام کے احکام کی یعنی اونمین جانے اور نہانیکے حکمونکا بیان

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال ان یدخلوها فی المیازر ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمام مین داخل ہونیسے منع فرمایا پہر مردون کے لیے حمام مین داخل ہونیکی اجازت دی تہبند باندہی ہوئے جانیکی تاکہ کشف ستر نہو عن ابی الملیح قال دخل نسوة من اہل الشام علی عائشة رضی اللہ عنہا فقالت ممن انتن قلن من اہل الشام قالت لعلکن من الکورة التی تدخل نساؤہا الحمامات قلن نعم قالت اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأة تخلع ثیابہا فی غیر بیتہا الا ہتکت ما بینہا وبین اللہ تعالی ہذا حدیث جریر وہو اتم ولم یذکر جریر ابا الملیح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس شام کے ملک کی عورتین آئین تو حضرت عائشہ نے اون سے پوچہا تم کہان کی ہو انہون نے کہا ملک شام کی حضرت عائشہ نے کہا کہ شاید تم وہان کی رہنے والی ہو جہان کی عورتین بہی حمام مین داخل ہوا کرتی ہین انہون نے کہا ہان پہر حضرت عائشہ نے کہا خبردار ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتی تہی جو کوئی عورت اپنے شوہر کے سوا غیر کے گہر مین کپڑے اتارتی ہی تو وہ پردے کو پہاڑتی ہی جو اوسکے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان مین ہی ف [illegible] تمام پردہ حیا کا ہی اور ادہر کہلے بدن ہونا ... [illegible]

سے ہی جہاں دہی نہاتے تھے جن پانی بہتر ہی ہے ۱ عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
انہا ستفتح لکم ارض العجم وستجدون فیہا بیوتا یقال لہا الحمامات فلا یدخلنہا الرجال الا بالازر
وامنعوہا النساء الا مریضۃ او نفساء ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے لیے عجم کی زمین بہت جلد فتح ہوگی اور اوس میں تم کو وہ گھر ملیں گے جنکو حمام کہتے ہیں تو اوس میں مرد بغیر
تہبند کے داخل ہووین اور عورتوں کو بھی اون میں داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا زچہ (جنکو علاج کے لیے حمام میں جانے
کی ضرورت واقع ہو) عن یعلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یغتسل بالبراز بلا ازار فصعد
المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل حیی ستیر یحب الحیاء والستر
فاذا اغتسل احدکم فلیستتر ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بغیر تہبند کے
میدان میں نہاتے دیکھا تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا کے بعد فرمایا بیشک اللہ بہت حیا
دار ہے پردہ پوشی کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے حیا اور پردہ پوشی کو تو جب تم میں سے کوئی نہاوے تو ستر کو چھپالیوے
(اگر نہانے کی جگہہ میں پردہ نہ ہو اور جو پردہ ہو تو ننگا ہونا درست ہے) عن یعلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا
الحدیث قال ابوداود الاول اتم ترجمہ یعلی سے ایسی ہی (دوسری) روایت ہے جیسی گذری لیکن ابوداود نے کہا کہ
پہلی روایت بہت پوری ہے ۱ عن جرہد قال کان جرہد ہذا من اصحاب الصفۃ انہ قال جلس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندنا وفخذی منکشفۃ فقال اما علمت ان الفخذ عورۃ ترجمہ
جرہد سے روایت ہے جو اصحاب صفہ میں سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹھے اور میری ران کہلی ہوئی تہی
آپنے فرمایا تو نہیں جانتا کہ ران عورت ہے (اوسکو چھپانا چاہیے یہی قول ہے اکثر علما اور مجتہدین کا اور امام مالک نے
کہا کہ ران ستر نہیں ہے) عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکشف
فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
کہول ران اپنی اور نہ دیکھ ران کسی زندے کی یا مردے کی (ابوداود نے کہا یہ حدیث منکر ہے) باب ما جاء فی التعری
ننگے چلنے کا بیان اور ننگے ہونے کا عن المسور بن مخرمۃ قال حملت حجرا ثقیلا فبینا امشی فسقط عنی
ثوبی فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک ثوبک ولا تمشوا عراۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے
روایت ہے میں نے ایک بہاری پتھر اوٹہایا اور میں اوسکو اوٹہائے ہوئے جا رہا تہا کہ میری تہبند گر پڑی آپ نے فرمایا
اپنا کپڑا اوٹہا کر باندہ اور ننگے مت چلا کرو عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول
اللہ عوراتنا ما نأتی منہا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک
قال قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضہم فی بعض قال ان استطعت ان لا یرینہا

خلا بنيها قال قلت يا رسول الله اذا كان احدنا خاليًا قال الله احق ان يستحيي منه من الناس ترجمہ بہز بن
حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا معاویہ قشیری سے سنا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورات کو کس کی چھپاوین اور کس سے نہ چھپاوین
آپ نے فرمایا چھپا اپنی عورت کو سب سے سوائے اپنی بی بی یا لونڈی کے مین نے کہا یا رسول اللہ جب لوگ ملے جلے ہون آپ نے
فرمایا اگر تجھ سے ہو سکے کہ تیرا ستر کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کر کہ کوئی نہ دیکھ سکے مین نے کہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی اکیلا مکان
مین ہو آپ نے فرمایا اللہ سے بہ نسبت لوگون کے زیادہ شرم کرنا چاہیے (وہ تو ہر چیز کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے کیونکہ اوسکا
علم اور سمع اور بصر محیط ہے ساری اشیا کو ساری جہان کے) **عن** ابی سعید الخدری عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر الرجل الی عریة الرجل ولا المرأة الی عریة المرأة ولا یفضی الرجل الی الرجل
فی ثوب واحد ولا تفضی المرأة الی المرأة فی ثوب ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد دوسری مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے
مرد کے ساتھ ایک کپڑے مین لیٹین (ننگے ہو کر کہ ایک کا ستر دوسرے سے لگے) اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ
(ننگی ہو کر) لیٹے ایک کپڑے مین (کہ ایک کا بدن دوسری سے لگے) **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یفضین رجل الی رجل ولا امرأة الی امرأة الا ولد او والد قال وذکر الثالثة فنسیتها
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیٹے ایک دوسرے مرد سے ملکر ایک کپڑے مین ننگے
ہو کر) نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ مگر بچہ اپنے باپ یا مان کے ساتھ یا باپ یا مان اپنے بچے کے ساتھ (جبتک کم سن ہو) لیٹ سکتی ہین

اخر کتاب للحمام

تمام ہوئی کتاب حمام کے احکام کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اور احسان اوسکا

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب اللباس

شروع ہوئی کتاب لباس کے احکام مین یعنی کپڑون کے پہننے کے احکام **عن** ابی سعید
الخدری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه اما قمیصا او عمامة ثم
یقول اللهم لك الحمد انت کسوتنیه اسالك من خیره وخیر ما صنع له واعوذ بك من شره و
شر ما صنع له قال ابو نضرة فکان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اذا لبس احدهم ثوبا جدیدا قیل له
تبلی ویخلف الله تعالی ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو آپ اوس
کپڑے کا نام لیتے جو اوس کپڑے کا نام ہوتا خواہ کرتا ہوتا یا عمامہ پھر آپ فرماتے اے اللہ سب تعریف تیری ہی ہے تو نے پہنایا
مجھکو یہہ کپڑا **ف** یعنی جیسے بلا شرکت غیر خاص اپنے فضل و کرم سے تو نے مجھے یہہ کپڑا پہنایا اسی طرح بلا شرکت غیر سب حمد
و شکر بھی خاص تیرے ہی واسطے ہے **ت** مانگتا ہون مین تجھ سے بہتری اس کپڑے کی اور بھلائی اوس چیز کی جسکے

لیے ویسا کپڑا بنایا گیا اور پناہ مانگتا ہون تجہہ سے اوسکی بدی سے اور بدی سے اوسکے جسکے لیے یہہ بنایا گیا۔ ابونضر نے کہا صحابی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو لوگ اوس سے کہتے خدا کرے تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور دوسرا پہننا نصیب ہو

عن معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا
ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ
الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ترجمہ
معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہانا کہا کر کہے ۔ سب خوبیان اللہ ہی کو ہین جسنے
مجہے یہہ کہانا کہلایا۔ اور بغیر میری حرکت اور قوت کے یہہ کہانا مجہی پہونچایا تو اس کے اگلے پچہلے سب گناہ بخشے جاتے ہین
اور جسنے نیا کپڑا پہنکر کہا کہ سب خوبی اللہ ہی کو ہے جسنے مجہی یہہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور قوت بغیر یہہ کپڑا مجہی دیا تو
اوسکے اگلے پچہلے سب گناہ بخشے جاتے ہین **باب** ما یدعی لمن لبس ثوبا جدیدا جو شخص نیا کپڑا پہنے اسکے واسطے
کیا دعا کرنا چاہیے عن ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی بکسوۃ فیہا خمیصۃ صغیرۃ فقال من ترون احق بہذہ فسکت القوم فقال ائتونی بام
خالد فاتی بہا فالبسہا ایاہا ثم قال ابلی واخلقی مرتین وجعل ینظر الی علم فی الخمیصۃ احمر او
اصفر ویقول سناہ سناہ یا ام خالد وسناہ فی کلام الحبشۃ الحسن ترجمہ ام خالد بنت خالد بن سعید
بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کئی قسم کے کپڑے آئے تو اون مین ایک اونی کی چہوٹی چادر سیاہ
دہاریدار تہی تو آپ نے فرمایا اسکا حقدار زیادہ تم کسکو سمجہتے ہو لوگ یہہ سنکر چپ ہو رہے آپنے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ
وہ لائی گئین آپ نے وہ چادر ان کو پہنائی پہر فرمایا پہاڑو اور پرانی کرو دوبار اور آپ دیکہتے جاتے تہے چادر کے نقشون کو
جو سرخ تہے یا زرد اور فرماتے جاتی تہی سناہ سناہ ای ام خالد سناہ زبان حبش مین اچہی کو کہتے ہین **ف** بعضون نے
اس حدیث سے دلیل کی ہے خرقہ پہنانے پر جو مشائخ مین مروج ہے حالانکہ یہہ مطلب اس حدیث سے نہین نکلتا اور خرقہ پہنانیکی اصل
کتاب وسنت سے پائی نہین جاتی نہ عہد نبوی مین تہا **باب** ما جاء فی القمیص قمیص کا بیان یعنی کرتے کا بیان
عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص ترجمہ ام سلمہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑون مین کرتا بہت پسند تہا عن اسماء بنت یزید قالت کانت ید کم
قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کرتے کی آستین پہونچی تک تہین عن المسور بن مخرمۃ انہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا قال مخرمۃ یا بنی انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ
قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منہا فقال خبأت ہذا لک قال فنظر الیہ

زاد ابن موهب مخرمة ثم اتفقا قال بطن مخرمة قال قتيبة عن ابن ابی مليكة لم يسمه ترجمہ مسور بن
مخرمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین تقسیم کین لوگونکو اور مخرمہ کو کچھہ نہ دیا تو مخرمہ نے مجھسے کہا ای بیٹے
میری چلو میری ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اونکے ساتھہ گیا مخرمہ نے مجھسے کہا تم اندر جاؤ اور کہو کہ مسور مجھے تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ میری نام سے مسور نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو بلایا آپ باہر نکلے اونہی قباؤن مین
سے ایک قبا پہنی ہوئے آپ نے فرمایا یہہ قبا مین نے تیرو اسطے چھپا رکھی تھی (یعنے اوٹھا رکھی تھی) مخرمہ نے رسول اللہ صلعم
کو دیکھا آپ نے فرمایا خوش ہوگیا مخرمہ **ف** قبا ایک قسم کا لباس ہی جو مشہور ہے مخرمہ کے دل مین اونکو قبا نہ ملنے سے
ایک طرح کی ناراضی ہوئی تہی جب وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے آپ فوراً سمجھہ گئے آپ نے جو قبا باقی تہی وہ اونہی کو دیدی تا کہ
وہ خوش ہوجاوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور عادات کریمہ ایسے تہے جو دل پر نقش کرنے کے قابل ہین **عن**

ابن عمر قال في حديث شريك يرفعه قال من لبس ثوب شهرة البسه الله يوم القيامة ثوبا مثله زاد

عن ابی عوانة ثم تلهب فيه النار ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
مشہور ہونیکے لیے کپڑا پہنا قیامت کے دن اللہ اوسکو پہنا دیگا ویسا ہی کپڑا پہر اوسمین آگ لگا دیگا (کپڑا یا جوتا کوئی چیز عجیب کہ پہنے
پہننے نہ دکہلانے اور فخر کے لیے) **عن** ابی عوانة قال ثوب مذلة ترجمہ ابی عوانہ کی روایت مین ہی کہ اللہ قیامت کے دن
اوسکو ذلت کا کپڑا پہنا دیگا **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی شباہت کی وہ اون مین سے ہی یعنی
ایسی شباہت جسکی وجہ سے تمیز نہ ہوسکے کہ یہہ مسلمان ہی یا کافر جو کوئی ایسی مشابہت کرے پہر اوسکو کوئی مسلمان کافر سمجھہ کر مار
ڈالے تو مسلمان سے کچھہ مواخذہ نہ ہوگا۔ اس حدیث کا اسناد حسن ہی بعضون نے کہا اس کے اسناد مین عبدالرحمن بن ثابت
ضعیف ہے واللہ اعلم **باب** فی لبس الصوف والشعر کمل اور بالون کا پہنا کیسا ہے **عن** عائشة رضي الله

عنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه مرط مرحل من شعر اسود وقال حسين ثنا يحيى

ابن زكريا ثنا ابراهيم بن العلاء الزبيدي ثنا اسماعيل بن عياش عن عقيل بن مدرك عن لقمان بن عامر

عن عتبة بن عبد السلمي قال استكسيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكساني خيشتين فلقد رأيتني
وانا اكسى اصحابي ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کیوقت باہر نکلے
تو آپ پر چادر تہی سیاہ بالون کی جسمین پالان کی صورتین بنی ہوئی تہین رحل جب ہی کہ مرحل حاء حطی سے ہو جیسا کہ اکثر نسخون
مین ہی اور جیم سے ہو تو معنی یہہ ہون گے کہ مردون کی صورتین بنی ہوئی تہین شاید یہہ قبل تحریم تصاویر کے ہو حسین
نے دوسری حدیث اسناد سے روایت کی عتبہ بن عبد سلمی سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا مانگا پہننے کو آپ نے مجھ
کو دو کپڑے کتان کے پہنا دیے مین جو پہنے تہا اون کو دیکھتا تو اور ساتہیون سے اچھا دیکھتا لباس مین امام مالک نے صوف کا پہننا

بدون ضرورت کے مکروہ ہا ہے کیونکہ یہہ زاہدون کا لباس تہا اور لوگ اوسکو پہننے لگے ہین یا کیونکہ اگر ریا مقصود نہ ہو تو صوف اور بالونکا پہنا درست ہے **عن** ابی بردۃ قال قال لی ابی یا بنی لو رایتنا ونحن مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وقد اصابتنا السماء حسبت ان ریحنا ریح الضان **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہی مجھہ سے میرے باپ نے کہا بیٹا اگر تم ہم کو دیکھتے جب ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے اور پانی برستا تو تم سمجھتے کہ ہم مین سے بکریون اور بھیڑون کی بو آتی ہے اسکی کیونکہ ہمارا لباس کہالون اور بالون کا ہوتا بھیگنے سے اوس مین بکری بھیڑ کی بو آنے لگتی **عن** انس بن مالک ان ملک ذی یزن اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ اخذھا بثلاثۃ وثلاثین بعیرا او ثلاث وثلاثین ناقۃ فقبلھا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ذی یزن بادشاہ نے رسول اللہ صلعم کے لیئے ایک جوڑا کپڑیکا تحفہ بہیجا جو تینتیس اونٹ یا اونٹنیان دیکر اوس نے خرید ا تہا آپ نے قبول کیا (ذو یزن ایک بادشاہ تہا حمیر کے بادشاہون مین سے یزن ایک نہر ہی وہ منسوب ہی اوسکی طرف) **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشتری حلۃ ببضعۃ وعشرین قلوصا فاھداھا الی ذی یزن **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن حارث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوڑا کپڑیکا خریدا بیس پر کئی اونٹنیان دیکر پھر وہ تحفہ بہیجدیا ذی یزن کو (تا کہ عوض ہوجاوے اوس کے تحفے کا آپ ہدیہ قبول کرتے اور اوسکا عوض اُس سے بہتر دیتے) **عن** ابی بردۃ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا فاخرجت الینا ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونھا الملبدۃ فاقسمت باللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فی ھذین الثوبین **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہی مین حضرت عائشہ پاس گیا انہون نے ایک تہبند موٹے کپڑے کا نکالا جو یمن مین بنتا تہا اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے تہے (اوسکی غلظ اور سختی کیوجہ سے یا اوس مین پیوند لگے تہے) پھر حضرت عائشہ نے قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال انہی دو کپڑون مین ہوا (رسول اللہ صلعم کے ذخیرہ مین تکلف اور عزور نہ تہا جیسا کپڑا ملجاتا آپ پہن لیتے کبہی اچہے کپڑے پہنتے کبہی پھٹے ہوئے جیسے ملجاتے) **عن** عبد اللہ بن عباس قال لما خرجت الحروریۃ اتیت علیا رضی اللہ عنہ فقال ائت ھؤلاء القوم فلبست احسن ما یکون من حلل الیمن قال ابو زمیل وکان ابن عباس رجلا جمیلا جھیرا قال ابن عباس فاتیتھم فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما ھذہ الحلۃ قال ما تعیبون علی لقد رایت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن ما یکون من الحلل **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب حروری (ایک قوم تہی خوارج مین سے جو حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے برگشتہ ہوگئی تہی) لوگون نے مقابلہ کیا حضرت علی تو مین اون کے پاس گیا انہون نے کہا جاؤ تم اس قوم پاس مین نے عمدہ سے عمدہ جوڑا یمن کا پہنکر اون کے پاس گیا ابو زمیل راوی نے کہا ابن عباس ایک خوبصورت وجیہ آدمی تہے انہون نے کہا مین خوارج پاس جب پہونچا انہون نے کہا مرحبا اے ابن عباس یہہ تم کیا پہنی ہو ابن عباس نے کہا تم میری اوپر کیا طعنہ کرتے ہو مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے سے اچھا جوڑہ پہنے دیکھا **ف** حاصل یہ ہے کہ اچھا اور عمدہ کپڑے پہننا اور ظاہری تجمل اور
آراستگی کرنا بشرطیکہ شرع کے مخالف نہ ہو ممنوع نہیں ہے بلکہ نبی کریم کے اخلاق میں سے ہے جب مقصود ظاہر کرنا نعمای الٰہیہ کا ہو
نہ تفاخر اور کبر اور غرور معاذ اللہ **باب ما جاء فی الخز** خز ایک اونی کپڑا ہے بالوں کا یا اون اور ریشم دونوں کا
پہننا **عن** عبد اللہ بن سعد عن ابیہ قال رأیت رجلا ببخاری علی بغلة بیضاء علیه عمامة خز سوداء
فقال کسانیها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هذا لفظ عثمان والاخبار فی حدیثه ترجمہ سعد بن عثمان سے
روایت ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں جو سفید رنگ کے خچر پر سوار تھا اور سیاہ خز کا عمامہ باندھے ہوئے تھا وہ بولا یہ عمامہ
مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے **ف** مراد خز سے وہی کپڑا ہے جسمیں اون اور ریشم دونوں ہوں کیونکہ حریر
یعنی نرے ریشم کا کپڑا مردوں کو پہننا ممنوع ہے **عن** ابی عامر او ابی مالک انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
یقول یکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر وذکر کلاما قال یمسخ منهم آخرون قردة وخنازیر
الی یوم القیامة ترجمہ ابی عامر یا ابی مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں ایسے
لوگ پیدا ہونگے جو خز اور حریر کو درست کر لینگے پھر اور کچھ بیان کیا بعد اوس کے فرمایا اون میں سے بعضے بندر ہو جاوینگے اور بعضے
سور قیامت تک **ف** یا تو درحقیقت مسخ مراد ہے تو وہ زمانہ ابھی نہیں آیا یا مراد مسخ سے یہ ہے کہ اون کی خو میں صفات اور
اخلاق ذمیمہ بندروں اور سوروں کے ایسے راسخ ہو گئے گویا وہ انسان سے بندر یا سور ہو جاوینگے **عن** عبد اللہ بن
عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلة سیراء عند باب المسجد تباع فقال یا رسول اللہ لو اشتریت هذه فلبستها
یوم الجمعة وللوفد اذا قدموا علیك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انما یلبس هذه من لا خلاق
له فی الآخرة ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم منها حلل فاعطی عمر بن الخطاب منها حلة فقال عمر یا رسول
اللہ کسوتنیها وقد قلت فی حلة عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی لم اکسکها
لتلبسها فکساها عمر اخا له مشرکا بمکة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا بکتا
ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پر اور ہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کاش اسکو آپ خرید کر لیتے اور جمعہ کے روز اور جس روز
آپ پاس لوگ آیا کرتے میں پہنا کرتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے پھر اوسی
قسم کے چند جوڑے آپ کے پاس آئے آپ نے اوسمیں سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے عطارد
بن حاجب نام ہے ایک شخص کا اوس کے جوڑے میں فرمایا تھا اسکو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے آپ نے فرمایا
میں نے تجھے یہہ جوڑا پہننے کو تھوڑی دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک کافر بھائی کو جو بیٹے عثمان بن حکیم کو دیدیا **عن**
عبد اللہ بهذه القصة قال حلة استبرق وقال فیه ثم ارسل الیه بجبة دیباج وقال تبیعها وتصیب
بها حاجتك ترجمہ یہی حدیث عبد اللہ بن عمر سے بھی ہے اس روایت میں بجای حلہ سیراء کے یہ ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا

(استبرق ایک قسم کی ہے جو ہوتا ہے) پہر آنحضرت نے حضرت عمر کو جوڑا بہیجا وہ دیبا کا تہا آپنے فرمایا اسکو بیچکر اپنا کام چلاؤ عن
ابی عثمان النہدی قال کتب عمر الی عتبۃ بن فرقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الحریر الا ما کان
ہکذا وہکذا اصبعین وثلاثۃ واربعۃ ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے حضرت عمر نے عتبہ بن فرقد کو لکہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اسقدر اور اسقدر دو انگل یا تین یا چار انگل (یعنی اسقدر حریر کی
مثل سنجاف کی جبہ وغیرہ مین درست ہے) عن علی رضی اللہ عنہ قال اہدیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حلۃ سیراء فارسل بہا الی فلبستہا فاتیتہ فرأیت الغضب فی وجہہ وقال انی لم ارسل بہا الیک
لتلبسہا وامرنی فاطرتہا بین نسائی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
کسی نے ایک ریشمی جوڑا دھاریدار بہیجا تو آپنے وہ جوڑا میری پاس بہیجدیا مین اُس کو پہنکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو
مین نے حضرت کے چہرہ مبارک کو غضبناک دیکہا اور آپنے مجہسے فرمایا کہ اس جوڑیکو مین نے تیری پہننے کے لیے نہین بہیجا
تہا پہر آپنے مجہے حکم کیا مینے اپنے عورتون کو تقسیم کردیا باب من کرہ الحریر یعنی ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت
کا بیان عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس القسی و
عن لبس المعصفر وعن تختم الذہب وعن القراءۃ فی الرکوع ترجمہ حضرت علی بن ابی طالب روایت ہے منع
فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ریشمی ہے) اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی
انگوٹھی پہننے سے اور رکوع مین قرآن پڑہنے سے اس لیے کہ قرآن پڑہنے کا مقام قیام ہے اور رکوع تسبیح کی جا ہے
عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا قال عن القراءۃ فی الرکوع والسجود
ترجمہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اس مین یہہ ہے کہ منع کیا آپنے قرآن
پڑہنے سے رکوع اور سجدے مین (کیونکہ دونو تسبیح کے محل ہین) عن انس بن مالک ان ملک الروم اہدی الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقۃ من سندس فلبسہا فکانی انظر الی یدیہ تذبذبان ثم بعث بہا
الی جعفر فلبسہا ثم جاءہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اعطکہا لتلبسہا قال فما اصنع
بہا قال ارسل بہا الی اخیک النجاشی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے روم کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک جبہ سندس کا بہیجا (سندس ایک کپڑا ریشمی جو نہایت لطیف اور باریک ہوتا ہے دیبا کی قسم سے) آپنے
اوسکو پہنا انس نے کہا مین گویا آپ کے ہاتہونکو اسوقت دیکہہ رہا ہون ہل رہے تہے پہر آپنے وہ کپڑا جعفر بن ابی طالب کو
بہیجدیا جعفر وہ کپڑا پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے فرمایا مینے تجہے پہننے کو نہین دیا تہا انہون
نے کہا پہر کیا کرون آپنے فرمایا اپنے بہائی نجاشی (بادشاہ حبش) کو بہیجدو (وہ عورتون کو پہنا دیگا) عن عمران بن
حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص

المكفف بالحرير قال فاومأ الحسن الى جيب قميصه قال وقال الا وطيب الرجال ريح لا لون له الا و
طيب النساء لون لا ريح له قال سعيد اراه قال انما حملوا قوله في طيب النساء على انها اذا خرجت فاما
اذا كانت عند زوجها فلتطيب بما شاءت ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین سرخ رنگ بالش پر سوار نہین ہوتا ہون ف بالش سرخ رنگ جو زین پر باندھتی ہین اوسپر مین سوار نہین ہوتا
ہون ت اور نہ مین کسم کے رنگ کا کپڑا پہنتا ہون اور نہ مین وہ قمیص پہنتا ہون جو ریشم سے ٹکا ہوا اور فرمایا مردونکی
خوشبو وہ ہے جو رنگدار نہین فقط بودار ہے ف جیسے گلاب اور مشک وغیرہ جسمین زینت نہین ہے اونکا استعمال مردونکے لیے
درست ہے ت اور عورتونکی خوشبو رنگدار ہے بودار نہین ف جیسے مہندی و زعفران وغیرہ کہ ان مین اسقدر خوشبو نہین ہے کہ
وہ فتنے کا باعث ہو ت سعید بن ابی عروبہ نے کہا کہ یہ حکم اوس صورت مین ہے جب عورتین باہر نکلین لیکن اپنے گھر مین
خاوند کے پاس تو جو خوشبو چاہے لگاوے اور جب باہر جاوے تو ایسی خوشبو لگا کر نہ جاوے جو غیر مردون کے ناک تک پہونچے اور فتنے
کا باعث ہو عن ابی الحصین یعنی الهیثم بن شفی قال خرجت انا وصاحب لی یکنی ابا عامر رجل من المعافر
لنصلی بایلیاء وکان قاصهم رجل من الازد یقال له ابو ریحانة من الصحابة قال ابو الحصین فسبقنی
صاحبی الی المسجد ثم ردفته فجلست الی جنبه فسألنی هل ادركت قصص ابی ریحانة قلت لا قال
سمعته یقول نهى رسول الله صلى الله علیه وسلم عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مكامعة
الرجل الرجل بغیر شعار وعن مكامعة المرأة المرأة بغیر شعار وان یجعل الرجل فی اسفل ثیابه حریرا
مثل الاعاجم او یجعل على منكبیه حریرا مثل الاعاجم وعن النهبى وركوب النمور ولبوس الخاتم
الا لذی سلطان ترجمہ ابو الحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے مین اپنے ایک ساتھی کے ساتھ نکلا جسکی کنیت ابو عامر تھی اور وہ
قبیلہ معافر مین سے تھا بیت المقدس مین نماز پڑھنے کو اوس زمانے مین بیت المقدس کے لوگون کے واعظ ابوریحانہ تھے جو ایک شخص
تھے صحابہ مین سے ابو الحصین نے کہا میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد مین گیا پھر مین آیا اونکے پاس بیٹھا اوس نے مجھ سے پوچھا
تم نے کچھ وعظ سنی ابوریحانہ کی مین نے کہا نہین اوس نے کہا مین نے سنا ابوریحانہ سے کہتے تھے (ابوریحانہ کا نام شمعون
بن زید ہے جو حلیف تھے انصار کے یا مولی تھے رسول اللہ صلعم کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپنے
منع فرمایا ہے دس باتون سے دانت باریک کرنیسے اور نیلا گودنے سے اور بال اوکھاڑنے سے ف یعنی زینت کے لیے سر یا
داڑھی کے بال اوکھاڑنے سے ت اور دو مرد کے ایک ساتھ بغیر لباس کے سونیسے اور دو عورت کے ایک ساتھ بغیر لباس
کے سونیسے اور یہ کہ لگاوے مرد اپنے کپڑون کے نیچے حریر عجمیون کے مثل یا ریشمی کپڑا اپنے مونڈھون پر مثل عجمیون کے لگاوے اور
منع فرمایا لوٹنے سے (یعنی پرایا مال اچک لیجانیسے یا غارت کرنیسے راہ لوٹنے سے) اور درندون کے چمڑے پر سوار ہونے سے اور
بادشاہ کے سوا غیر کو انگوٹھی پہننے سے ف بادشاہ کے حکم مین ہین قاضی اور مفتی اور حکام جنکو مہر کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ

بغیر ضرورت کے انگوٹھی پہننا محض زینت ہے عن علی رضی الله عنه انه قال نهی عن میاثر الارجوان ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے کہ سرخ زین پوشوں سے منع فرمایا ہے (جب ریشمی ہو) عن علی رضی الله عنه قال نهی
رسول الله صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسی والمیثرة الحمراء ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے منع فرمایا ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی (مصر کے ملک میں ایک قسم کا کپڑا
ہوتا ہے) کے پہننے سے اور سرخ زین پوشوں سے (کیونکہ یہہ طریقہ ہے متکبرین عجم کا) عن عائشة رضی الله عنها
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی فی خمیصة لها اعلام فلما سلم قال اذهبوا بخمیصتی
هذه الی ابی جهم فانها الهتنی فی صلاتی واتونی بانبجانیته ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جس میں نقش نگار تھے (اور ابو جہم نے انکو دی تھی) پھر سلام پھیر کے
آپ نے فرمایا یہہ چادر ابو جہم کو دے آؤ کیونکہ اوس نے غفلت میں ڈالدیا مجھکو نماز کے اندر (مجھے اوسکے بیل بوٹوں کا
خیال رہا) اور ایک سادی چادر (جس میں بیل بوٹے نہ ہوں) اوس کے پاس سے مجھے لادو باب الرخصة فی
العلم وخیط الحریر اگر ریشم کے نقش و نگار کپڑے پر ہوں یا ریشم سے سیا ہوا ہو تو منع نہیں ہے عن عبد الله ابو عمر
مولی اسماء بنت ابی بکر قال رایت ابن عمر فی السوق اشتری ثوبا شامیا فرای فیه خیطا احمر
فرده فاتیت اسماء فذکرت ذلک لها فقالت یا جاریة ناولینی جبة رسول الله صلی الله علیه وسلم
فاخرجت جبة طیالسة مکفوفة الجیب والکمین والفرجین بالدیباج ترجمہ عبد الله ابو عمر جو مولے
ہیں اسماء بنت ابی بکر کے روایت ہے مینے عبد الله بن عمر کو دیکھا انہوں نے بازار میں شام کا بنا ہوا ایک کپڑا خریدا اور اوس
میں ایک تاگا سرخ (ریشمی) دیکھا تو پھیر دیا اوسکو میں اسماء بنت ابی بکر پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے اپنی
لونڈی سے کہا ذرا رسول الله صلعم کا جبہ مجھے لادے وہ نکال لائی تو وہ جبہ طیالسہ کا تھا (طیالسہ ایک اونی منقش
کپڑا ہوتا ہے) جسکی گریبان اور آستینوں اور دونوں آگے پیچھے میں ریشم ٹکا ہوا تھا (مقصود یہہ ہے کہ اسقدر ریشم حرام
نہیں ہے جب چار انگل کے مقدار ہو) عن ابن عباس قال انما نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الثوب
المصمت من الحریر فاما العلم من الحریر وسدی الثوب فلا باس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے منع فرمایا ہے اوس کپڑے سے جو نرا ریشمی ہو لیکن بوٹے دار اور جسکا فقط ریشمی تانا ہو اوس کا
منع نہیں کیونکہ وہ ریشمی نہیں ہے) باب فی لبس الحریر لعذر (عذر کیوجہ سے ریشمی کپڑا پہننا درست ہے) عن
انس قال رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم لعبد الرحمن بن عوف وللزبیر بن العوام فی قمص الحریر فی
السفر من حکة کانت بهما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر
بن العوام کو اجازت دی ریشمی کرتے پہننے کی سفر میں انکو کھجلی ہو جانیکے سبب سے (ریشم نرم ہے ریشمی کپڑا کھجلی کو مفید ہے) باب

فی الحریر للنساء (عورتون کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہی) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول ان نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعله فی یمینه واخذ ذهبا فجعله فی شماله ثم قال ان هذین حرام
علی ذکور امتی ترجمہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا
لیکر داہنے ہاتھ مین رکہا اور بائین ہاتھ مین سونا لیا اور فرمایا یہہ دونون چیزین میری امت کے مردون پر حرام ہین (اور عورتون
پر انکو سونا اور حریر دونو پہننا درست ہی) عن انس بن مالک انه رای علی ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم برد سیراء قال والسیراء المضلع بالقز ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی صاحبزادی ام کلثوم کو چادر ریشمی دہاریدار پہنے دیکہا (کیونکہ عورتون کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہی) عن جابر
قال کنا ننزعه عن الغلمان ونترکه علی الجواری قال مسعر فسالت عمرو بن دینار عنه فلم یعرفه ترجمہ جابر رض
روایت ہی ہم ریشمی کپڑا لڑکون سے چہین لیتے اور لڑکیون کو پہننے دیتے اس حدیث کو مسعر نے عبد الملک سے سنا انہون نے عمرو بن
دینار سے پہر مسعر نے کہا مین نے عمرو بن دینار سے پوچہا تو انہون نے نہ پہچانا اس حدیث کو (پس یہہ ضعیف ہوئی) باب
فی لبس الحبرة (حبرہ ایک یمنی کپڑا ہی دہاریدار) کے پہننے کا بیان عن قتادة قال قلنا لانس ای اللباس کان احب الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او اعجب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحبرة ترجمہ قتادہ سے روایت ہے
ہم نے انس سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا لباس بہت پیارا تہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند
کونسا لباس تہا تو انس نے کہا یمنی چادر ف حبرہ یمن کے اچہی کپڑون کو کہتے ہین اور یہان حبرہ سے مراد یمن
کی چادر سبز رنگ سرخ خط دار جو سوت یا کتان کی ہوتی ہے اور وہ عرب کے بہتر کپڑون مین سے ہے باب فی البیاض
سفید کپڑونکی فضیلت کا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض
فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ تمہارے کپڑون مین وہ بہتر لباس
ہی اور اپنے مردونکو بہی اوسمین کفنایا کرو اور تمہارے لیے بہتر سرمہ اثمد ہی کیونکہ وہ نظر کو روشنی دیتا ہے اور پلکون کے بالون کو
بڑہاتا ہے (اثمد سنگ سرمہ کو کہتے ہین) باب فی غسل الثوب وفی الخلقان کپڑونکا دہونا میل کچیل سے اور صاف ستہرے
رہنا بہتر ہے عن جابر بن عبد اللہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای رجلا شعثا قد تفرق
شعره فقال اما کان یجد هذا ما یسکن به شعره ورای رجلا آخر علیه ثیاب وسخة فقال اما کان هذا
یجد ماء یغسل به ثوبه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک شخص کو
بکہرے دیکہا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہو گئے ہین تو آپ نے فرمایا کیا یہہ شخص کوئی چیز سر صاف کرنیکی نہین پاتا جس سے اپنا سر آراستہ
کرے اور ایک میلے کپڑے والے کو دیکہکر فرمایا کہ اسے پانی نہین ملتا جس سے اپنا کپڑا دہوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میلے کچیلے

رہنا چاہئے پرانے کپڑے پہننا مقدور ہوتے ہوئے کچھ ثابت نہیں ہے نہ یہہ ایمان کی ضروریات میں سے ہے ہان اگر نہ ملے یا عذر ہو

تو خیر قباحت نہیں ہے **عن** ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوب دون فقال

الک مال قال نعم قال من ای المال قال قد اتانی اللہ من الابل والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک اللہ

مالا فلیر اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ ترجمہ ابو الاحوص نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم پاس آیا اور میرے کپڑے میلے تھے تو آپ نے مجھہ سے فرمایا کیا تو مالدار ہے مین نے عرض کیا جی ہان (یعنے مالدار ہون) تو پھر

آپ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے تو مین نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ اور بکریان اور گھوڑے اور لونڈی غلام دیے ہین آپ نے

مجھہ سے فرمایا پھر جب تجھے اللہ نے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اللہ کی نعمت کی نشانی اور اوس کے بزرگی تجھہ پر ظاہر ہووے روا ابنعمۃ ربک فحدث

کا بھی مضمون ہے اللہ جل جلالہ نے دنیا کی سب نعمتین اپنی پیاری مخلوق انسان کے لیے دنیا مین بھر دیے تھے اوسکی نعمتوں کا

استعمال نکرنا برے حال سے رہنا درحقیقت ناشکری ہے کہاوے اور کہلاوے سووے اور ملاوے پہنے اور پہناوے نہ یہہ کہ اکٹھا کرے اور

چھوڑ کر مر جاوے **باب فی الصبوغ بالصفرۃ** زرد رنگ کا بیان **عن** ابن عمر کان یصبغ لحیتہ بالصفرۃ

حتی تمتلی ثیابہ من الصفرۃ فقیل لہ لم تصبغ بالصفرۃ فقال انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ

بہا ولم یکن شیء احب الیہ منہا وقد کان یصبغ بہا ثیابہ کلہا حتی عمامتہ ترجمہ ابن عمر اپنی داڑہی

زرد کرتے تھے صفرہ سے (صفرہ ایک قسم کی زرد خوشبو کا نام ہے) یہان تک کہ اون کے کپڑے سب زردی سے بھر جاتے تھے ابن عمر سے

کسی نے کہا کہ تم صفرہ سے کیون رنگ کرتے ہو اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ علیہ وسلم کو اوس مین رنگتے ہوئے دیکہا اور

کوئی چیز آپ کو اوس سے زیادہ پیاری نہ تھی اور بیشک آپ اوس سے تمام اپنے کپڑے رنگتے یہان تک کہ اپنے عمامہ کو بھی اوسی سے رنگتے **باب**

فی الخضرۃ سبز رنگ کا بیان **عن** ابی رمثۃ قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت علیہ

بردین اخضرین ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا تو مین نے

آپکو دیکہا آپ پر دو چادرین سبز رنگ کی تھین **باب فی الحمرۃ** سرخ رنگ کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن

ابیہ عن جدہ قال ہبطنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنیۃ فالتفت الی وعلی ریطۃ مضرجۃ

بالعصفر فقال ما ہذہ الریطۃ علیک فعرفت ما کرہ فاتیت اہلی وہم یسجرون تنورا لہم فقذفتہا

فیہ ثم اتیتہ من الغد فقال یا عبد اللہ ما فعلت الریطۃ فاخبرتہ فقال الا کسوتہا بعض اہلک فانہ

لا باس بہ للنساء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتہہ اوترتے ایک ٹیکری سے آپ نے مجھکو دیکہا مین اوسوقت ایک فرد اوڑہے ہوئی تہا جو کسم مین رنگی گئی تہی آپ نے فرمایا یہہ فرد

کیسی اوڑہی ہے مین سمجھ گیا کہ آپ نے اسکو برا جانا جب مین گہر مین گیا تو تنور جل رہا تہا مین نے وہ فرد اوس تنور مین ڈالدی پھر

دوسرے دن رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے پوچہا اے عبد اللہ وہ فرد کیا ہوئی مین نے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنی گہروالی کو

کو نہ دیدی ہو ر تو تمکو یہ رنگ پہنا کچہہ برا نہین **ف** مردون پر کسم کا رنگ پہنا حرام ہی لیکن مطلق سرخ رنگ مین اختلاف ہی صحیح
یہہ ہی کہ سوا کسم کے اور سرخ رنگ کی حرمت کیواسطے کوئی دلیل نہین ہی **عن** ہشام یعنی ابن الغاز المضرجة التی لیست
بمشبعة ولا الموردة **تہ** ترجمہ عبد اللہ جو چادر اوڑہی ہوئی تہے کسم مین رنگی ہوئی وہ مضرجہ تھی یعنے درمیان رنگ تہا نہ بہت
ڈہ ہا سرخ تہا نہ بالکل گلابی رنگ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابو علی اللؤلؤی اراہ وعلی ثوب مصبوغ بعصفر مورد قال ما ھذا فانطلقت فاحرقته فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک فقلت احرقته قال افلا کسوته بعض اھلک **تہ** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکہا ابو علی نے کہا اوس حال مین کہ مجھپر گلابی کسم کے رنگ کا کپڑا تہا
تو آپ نے فرمایا یہہ کیا ہے رنگیکیسا ناشایستہ کام ہی تو مین وہان سے چلا گیا اور اوس کپڑے کو جلا دیا پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مجھسے تو نے اپنے کپڑے کو کیا کیا مین نے عرض کیا کہ جلا دیا اوسکو تو آپ نے فرمایا کہ اوسی اپنے کسی گھر والے کو کیون نہ پہنا دیا **ف**
یعنی ضایع کر دینا ضرور نہ تہا جسکو یہہ رنگ حلال ہی اوسکو پہنا دینا تہا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رجل علیہ ثوبان احمران فسلم فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ **تہ** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور اوس کے اوپر دو سرخ کپڑے تہے (پہنے ہوئے تہا) اور اوسنے رسول اللہ صلعم کو سلام کیا تو آپ نے اوسکو
جواب نہ دیا سلام کا بعضون نے کہا یہہ حدیث دلیل ہی مطلق سرخ رنگ کے حرام ہونے پر مردون کے لیے خواہ کسم کا رنگ ہو یا اور کسی کا جواب
یہہ بہی کہ یہہ حکایت واقعہ ہی شاید وہ رنگ کسم ہی کا ہو کوئی امر ایسا بہی نہین ہی جس مین عموم کا اعتبار کیا جاوے دوسری یہہ کہان سے
معلوم ہوا کہ جواب سلام کا نہ دینا اسی سرخ رنگ کیوجہ سے تہا **عن** رافع بن خدیج قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی سفر فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رواحلنا وعلی ابلنا اکسیة فیہا خیوط
عہن حمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذہ الحمرة قد علتکم فقمنا سراعا لقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نفر بعض ابلنا فاخذنا الاکسیة فنزعناھا عنہا **تہ** ترجمہ رافع بن خدیج سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہم سفر مین نکلی تو رسول اللہ صلعم نے ہماری اونٹون کے پالانون کے زین پوشون
کو دیکھا اور نہین سرخ اون کی دہاریان تہین آپ نے فرمایا کیا مین نہین دیکھتا ہون کہ سرخی تمپر غالب ہونے لگی (یعنے یا زین پوشون پر
سرخی مین رفتہ رفتہ اور لباس بہی سرخ پہنوگے) یہہ سنکر ہم جلدی سے اوٹہے کیونکہ آپنے فرمایا تہا یہانتک کہ ہماری جلدی اوٹہنے
کیوجہ سے بعضے اونٹ بدکر بہاگے پہر ہمنے اون زین پوشونکو اوتار ڈالا **ف** ہر چند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زین
پوشون کو حرام نہین کہا تہا کیونکہ وہ بالکل سرخ نہ تہی بلکہ دہاریدار تہی لیکن صحابہ آپ کے اتنے فرمانے سے اون زین پوشون کو اوتار
کر پہینک دیا **عن** حریث بن الابج السلیحی ان امراة من بنی اسد قالت کنت یوما عند زینب امراة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصبغ ثیابا لہا بمغرة فبینا نحن کذلک اذ طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فلما رأى المغرة رجع فلما رأت ذلك زينب علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كره ما فعلت فأخذت
فغسلت ثيابها ووارت كل حمرة ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجع فاطلع فلما لم ير شيئا دخل ترجمہ حریث
بن ابی سلیمی سے روایت ہے کہ بنی اسد کے ایک عورت نے کہا میں ایک روز زینب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی بی بی پاس بیٹھی تہی
اور اونکی کپڑے گیرو مین رنگ رہی تہی ہم اسی حال مین تہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے جہانکا اور گیرو دیکہکر آپ
لوٹ گئی جب زینب نے یہ دیکہا تو وہ سمجہ گئین کہ رسول اسد صلعم نے اس کام کو برا جانا وہ اوٹہین اور اپنی کپڑے دہو ڈالی اور حمرہ
کو چہپا دیا بعد اوس کے پہر رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم تشریف لائی آپ نے جہانک کر دیکہا جب کچہ نہ پایا تو اندر آئے ف
یہ حدیث مطلق حرمت حمرت کی دلیل نہین ہوسکتی اس لیے کہ آپکا نہ آنا معلوم نہین کسوجہ سے تہا اگر حرمت کیوجہ سے تہا
تو عورتونکو حرمت سرخ رنگ کی کہان ہے علاوہ برین اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہے ضمضم بن زرعہ مین بعضون نے کلام
کیا ہی آپ شاید اسوجہ سے نہ آئے ہون گے کہ زینب کام مین مشغول تہین اور عورتین جمع تہین) **باب في الرخصة**
سرخ رنگ کی رخصت کا بیان **عن** البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يبلغ شحمة اذنيه
ورأيته في حلة حمراء لم ار شيئا قط احسن منه ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی بال
کان کے لوتک رہتی اور مینی آپکو سرخ رنگ جوڑا پہنے دیکہا کسی کو مین نے اتنا خوبصورت کبہی نہین دیکہا (ابن قیم نے کہا سرخ
دہاری دار تہا نہ بالکل سرخ) **عن** هلال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى يخطب على بغلة وعليه
برد احمر وعلي امامه يعبر عنه ترجمہ ہلال سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو مین نے منے مین خچر پر خطبہ
سناتے ہوئے دیکہا تو آپکے اوپر سرخ چادر پڑی ہتی اور حضرت علی آپکے روبرو کہڑی ہوکر لوگون کو آگاہ ہو جاتے تہے
(یعنی جو آپ فرماتی تہے اوسکو پکار کر کہہ دیتے تہے) **باب في السواد** سیاہ رنگ کا بیان **عن** عائشة رضي الله عنها
قالت صنعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم بردة سوداء فلبسها فلما عرق فيها وجد ريح الصوف
فقذفها قال واحسبه قال فكان تعجبه الريح الطيبة ترجمہ عائشہ رضی اسد عنہا سے روایت ہے رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم کے لیے چادر سیاہ بنائی گئی (یعنے سیاہ پشم سے) تو آپ نے اوسکو پہنا پہر جب اوسمین پسینا آیا اور پشم کی بو آپ
کو آنے لگی تو آپ نے اوسکو ڈالدیا راوی نے کہا آپکو خوشبو مرغوب تہی (اور بدبو بہت ناپسند تہی) **باب في الهدب**
کپڑے کے کنارے کا بیان **عن** جابر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو محتب بشملة وقد وقع هدبها
على قدميه ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس مین حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے حبوہ مارے
بیٹہی تہے ف حبوہ یہ ہے کہ دونون پنڈلیون کو اوٹہا کر جوڑ کر بیچ بل بیٹہنا اور دونون ہاتہونسے بہی حبوہ ہوتا ہے اور یہ
آنحضرت کا حبوہ جسکا مذکور ہوا سو چادر سے ہی تہا جو چہان مارے ہے ت اور کنارہ اوسکا آپکے دونو پیرون پر گرا ہوا
تہا **باب في العمامة** عمامہ باندہنے کا بیان **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عام الفتح مكة

وعلیہ عمامۃ سوداء ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح کر کے مکہ مین گئے تو آپ پر سیاہ
عمامہ تہا (یعنی سر مبارک پر باندہی تہے) **عن** حریث قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامۃ سوداء
قد ارخی طرفها بین کتفیه ترجمہ حریث سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے منبر پر چڑہی ہوئی دیکہا تو
آپ پر سیاہ عمامہ تہا اور اوسکا کنارہ آپ کے دونو مونڈہون کے بیچ مین لٹکتا تہا **عن** محمد بن علی بن رکانۃ ان رکانۃ
صارع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصرعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکانۃ وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول فرق بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ترجمہ رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی آپنے
اونکو زیر کیا رکانہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تہے ہمارے اور مشرکون مین فرق ٹوپیون پر
پگڑی ہونا ہی **ف** مکہ کے مشرکین پگڑیان باندہتے تہے مگر اوس کے نیچے ٹوپیان نہ رکہتے تہے اور مسلمان لوگ ٹوپی پر پگڑی باندہتے
تہے سو آپنے فرمایا ہماری و مشرکین کے درمیان یہہ فرق ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کو کافرون سے ادنی امر مین بہی فرق کرنا بہتر ہی
عن عبد الرحمن بن عوف یقول عممنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسدلها بین یدی ومن خلفی ترجمہ عبد الرحمن
بن عوف سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پگڑی باندہی تو آپنے اوسکا شملہ میرے آگے اور پیچہے (یعنی دونون
طرف) لٹکا دیا

باب فی لبسۃ الصماء صماء کے طور پر کپڑا لپیٹنے کی ممانعت

عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین ان یحتبی الرجل مفضیا بفرجہ الی السماء وان یلبس ثوبہ واحد جانبیہ
خارج ویلقی ثوبہ علی عاتقہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو طرح پر کپڑا پہننے سے
ایک تو حبوا کے طور پر جس سے اوسکی شرمگاہ آسمان تک کہلجاوی دوسری اسطرح پر کہ ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لے لیکن
ایک جانب کہلا ہو پہر اوس کپڑے کو مونڈہے پر ڈالے (کیونکہ ستر کہل جاویگا) **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الصماء والاحتباء فی ثوب واحد ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
صماء سے **ف** صماء یہہ کہ چادر اوڑہی اور ہاتہہ اندر ہی لپٹے ہون تو اوسکو اسلیے منع کیا کہ شاید اگر نہ پڑے **ت** اور ایک
کپڑے میں احتباء سے **ف** احتباء اوسکو بولتے ہین کہ ایک کپڑے مین گوٹ مار کر بیٹہے اسکو اسلیے منع کیا کہ ستر نہ کہل جاوے

باب فی حل الازرار کہنڈی کا گریبان کہلا رہنا

عن قرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رہط من مزینۃ
فبایعناہ وان قمیصہ لمطلق قال فبایعتہ ثم ادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم قال عروۃ
فما رایت معاویۃ ولا ابنہ الا مطلقی ازرارهما فی شتاء ولا حر ولا یزران ازرارهما ابدا ترجمہ قرہ سے روایت
ہی کہ قوم مزینہ کی جماعت کے ساتہہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا پہر ہم نے آپ سے بیعت کی (یعنی بیعت
اسلام کی) اور آپ کے کرتی کا گریبان کہلا ہوا تہا تو مین نے اپنا ہاتہہ آپ کے پیراہن کے گریبان مین ڈالا اور مہر نبوت کو آپکے بیچ
چہو لیا (جو آپ کے دوش مبارک پر تہی) عروہ نے کہا مین نے معاویہ قرہ کے بیٹے کو اور قرہ کو جب دیکہا تو گریبان کہلا دیکہا

جاڑا ہو یا گرمی کبھی گھنڈی نہ لگاتے تھے (اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے گریبان کھلا دیکھا تھا) **باب** فی التقنع

کپڑے سے سر ڈھانپنا **عن** عائشة رضی اللہ عنہا بینا نحن جلوس فی بیتنا فی نحر الظهیرة قال قائل لابی بکر رضی اللہ

عنه هذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا فی ساعة لم یکن یاتینا فیها فجاء رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن فاذن له فدخل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک وقت ہم

دوپہر دن کیوقت گرمی میں گھر کے اندر بیٹھے تھے (یعنی ابی بکر رض کے گھر میں) اتنے میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر رض سے کہا

کہ یہ اللہ کے رسول ہیں جو سامنے آتے ہیں چادر کے کنارے سے اپنا سر ڈھانپ کر **ف** تقنع یعنی چادر سے سر چھپانا اور اسکو کنارہ کو

مونھ سے پر ڈال دینا کبھی گرمی سے بچانے کی وجہ سے کبھی شرم سے آپ سر پر چادر کا ٹکڑا ڈالتے تھے جب عورتوں میں جاتے تھے) پھر آپ تشریف

لائے اور اذن مانگا اندر آنے کے لیے ابوبکر رض نے اذن دیا آپ اندر آئے **باب** ما جاء فی اسبال الازار تہبند یا ازار کو

ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے **عن** جابر بن سلیم قال رأیت رجلا یصدر الناس عن رایه لا یقول شیئا الا صدروا عنه

قلت من هذا قالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت علیک السلام یا رسول اللہ مرتین قال لا تقل علیک

السلام فان علیک السلام تحیة المیت قل السلام علیک قال قلت انت رسول اللہ قال انا رسول اللہ

الذی اذا اصابک ضر فدعوته کشفه عنک وان اصابک عام سنة فدعوته انبتها لک واذا کنت

بارض قفراء او فلاة فضلت راحلتک فدعوته ردها علیک قلت اعهد الی قال لا تسبن احدا قال فما

سببت بعده حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاة قال ولا تحقرن شیئا من المعروف وارفع ازارک الی

نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانها من المخیلة وان اللہ لا یحب

المخیلة وان امرؤ شتمک وعیرک بما یعلم فیک فلا تعیره بما تعلم فیه فانما وبال ذلک علیه **ترجمہ**

جابر بن سلیم سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا جو بات فرماتے تھے لوگ اوسکو قبول کر لیتے تھے (یعنے اوس میں حجت اور تقریر

نہ کرتے تھے) میں نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کون ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (جب تو میں اون کے

پاس گیا اور) میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ دوبار آپنے فرمایا علیک السلام مت کہا کرو کیونکہ مردوں کو اسطرح سلام کرتے ہیں

ف یعنی عرب کے لوگوں کی یہہ عادت ہے کہ جب کبھی مردے سے خطاب کرتے ہیں تو علیک کو پہلے کہتے ہیں۔ ایک شاعر

کہتا ہے علیک سلام اللہ قیس بن عاصم + ورحمته ما شاء ان یترحما + ورنہ آنحضرت صلعم سے اموات کے

لیے بھی السلام علیکم منقول ہے **ت** بلکہ یوں کہہ السلام علیک میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں

میں اوس اللہ کا بھیجا ہوں کہ جب کبھی تجھکو نقصان پہونچے پھر تو اوسکو یاد کرے (دعا کرے) تو وہ نقصان تجھ سے جاتا رہے

اور جس سال تجھپر قحط آوے پھر تو اوس سے دعا کرے تو وہ غلہ اور گھاس اوگا دے اور جب تو کسی خالی زمین میں ہو جہاں نہ

ہو گھاس پھر تیری اونٹنی گم ہو جاوے اور تو اوس سے دعا کرے تو وہ تیری اونٹنی لا دے میں نے کہا مجھے نصیحت

[illegible]

بھیجی آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دینا جابر نے کہا اُس روز سے مینے کسی کو گالی نہین دی نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو
نہ بکری کو پھر آپ نے فرمایا جو کوئی تجھے حصہ بھیجے تو اوسکو حقیر مت کر اور اپنے بھائی سے بات کر کشادہ پیشانی سے (یعنے بہ
خوشی) کیونکہ یہہ معروف مین داخل ہے (یعنے اون چیزون مین جنکا بجالانا چاہیے) اور اپنی تہہ بند یا ازار کو اونچا رکھ
نصف ساق تک اگر یہہ نہ ہوسکے تو ٹخنون تک (ٹخنون سے نیچی نہ کر) اور نہ بچارہ تو ازار کے لٹکانے سے کیونکہ یہہ کبر اور غرور کی بات
ہے اور اللہ نہین پسند کرتا ہے غرور اور تکبر کو اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تیرے عیب کو جو وہ جانتا ہے بیان کرے تو تو اوس
کے عیب کو جو جانتا ہے بیان نہ کر کیونکہ اوس کے کہنے کا وبال اور بوجھ اوسی پر ہے **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة قال ابوبكر ان احد جانبي ازاري يسترخي
الا ان اتعاهد ذلك منه قال لست ممن يفعله خيلاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے (**ف** تہہ بند یا چادر یا کرتا یا پاجامہ یعنے ضرورت سے زیادہ اوسکو نیچا
کرے اور کپڑا اوسکا صرف کرے **ت**) غرور اور تکبر کی راہ سے تو قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اوسکی طرف نظر نہ کریگا
ف ابن عبد البر نے کہا اگر کوئی غرور کی وجہ سے یہہ کام نہ کرے تو وہ اس وعید مین داخل نہین ہے مگر جب بھی یہہ امر مذموم ہے
ت حضرت ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میری تہہ بند کا ایک کنارہ لٹکا رہتا ہے عادت ہوگئی ہے تو رسول اللہ صلعم
نے اونسے فرمایا تو اون مین سے نہین ہے جو غرور سے یہہ کام کیا کرتے ہین **عن** ابي هريرة قال بينما رجل يصلي مسبلا
ازاره فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب
فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله ما لك امرته ان يتوضأ ثم سكت عنه قال انه كان يصلي
وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص اپنے ازار لٹکا کر
ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ گیا اور اوس نے وضو کیا پھر آیا
آپ نے فرمایا جا وضو کر کے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکو بھی حکم کرتے ہین کہ وضو کر آ پھر چپ ہو رہتے ہین (آخر
اسکا مطلب کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی جو ازار لٹکا کر پڑھے
(غرور اور تکبر کے راہ سے) **عن** ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ثلاثة لا يكلمهم الله
ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قلت من هم يا رسول الله قد خابوا
وخسروا فاعادها ثلاثا قلت من هم خابوا وخسروا فقال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف
الكاذب او الفاجر **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالی تین
شخصون سے کلام بھی نہ کریگا اور نہ اونکی طرف نظر رحمت سے دیکھیگا اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور اون کو لیے عذاب ہے
سخت مین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین خرابی ہے اونکو اور ٹوٹے مین پڑگئے آپ نے پھر بھی فرمایا تین بار مین نے

کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں خراب ہو گئے اور ٹوٹے میں پڑے آپ نے ایک اترانیوالا دوسرا احسان جتانیوالا
تیسرا اپنا اسباب جھوٹی قسم کھا کر بیچنیوالا **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا والاول اتم
قال المنان الذی لا یعطی شیئا الا منہ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
لیکن پہلی روایت اس سے پوری ہے احسان جتانیوالا وہ ہے کہ جب کچھ دیوے تو اپنا احسان بیان کیا کرے **عن** قیس
بن بشر التغلبی قال اخبرنی ابی وکان جلیسا لابی الدرداء قال کان بدمشق رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابن الحنظلیۃ وکان رجلا متوحدا قلما یجالس الناس انما ھو صلوۃ
فاذا فرغ فانما ھو تسبیح وتکبیر حتی یاتی اھلہ فمر بنا ونحن عند ابی الدرداء فقال لہ ابو
الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فقدمت
فجاء رجل منہم فجلس فی المجلس الذی یجلس فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل الی جنبہ
لو رأیتنا حین التقینا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذھا منی وانا الغلام الغفاری
کیف تری فی قولہ قال ما اراہ الا قد بطل اجرہ فسمع بذلک آخر فقال ما اری بذلک باسا
فتنازعا حتی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سبحان اللہ لا باس ان یوجر ویحمد
فرأیت ابا الدرداء سر بذلک وجعل یرفع راسہ الیہ ویقول انت سمعت ذلک من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول نعم فما زال یعید علیہ حتی انی لاقول لیبرکن علی رکبتیہ
قال فمر بنا یوما آخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضھا ثم مر بنا یوما آخر
فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فعجل فاخذ شفرۃ فقطع
بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ ثم مر بنا یوما آخر فقال لہ ابو الدرداء
کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی
اخوانکم فاصلحوا رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب
الفحش ولا التفحش قال ابو داؤد وکذا قال ابو نعیم عن ھشام قال حتی تکونوا کالشامۃ فی الناس
ترجمہ قیس بن بشر تغلبی سے روایت ہے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ مصاحب تھے ابو الدرداء صحابی کے انہوں نے کہا
دمشق میں ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس کو ابن الحنظلیہ کہتے تھے وہ تنہائی پسند تھا۔
بہت کم لوگوں میں بیٹھتا تھا ہمیشہ نماز پڑھا کرتا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح اور تکبیر میں مصروف رہتا یہاں تک

کہ اپنے گھر جاتا ایک روز وہ شخص ہمپر سے گزرا ہم ابو الدرداء کے پاس بیٹھے تھے تو ابو الدرداء نے کہا کوئی بات ہم سے ایسی
کہو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ کرے اُس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو جہاد کے لیے بھیجا
جب وہ لوٹ کر آئی تو اوس میں کا ایک شخص آیا اور جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہاں آکر
بیٹھ گیا وہ شخص اپنے پاس والے سے کہنے لگا کاش تم نے ہمکو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے بھڑے تھے ہم میں سے فلان شخص
نے نیزہ اوٹھا کر دشمن کو مارا اور کہا لے یہ چوٹ میری طرف سے میں لڑکا ہون قبیلہ غفار کا تم اوس کے اس کہنے کو کیا
سمجھتے ہو وہ شخص بولا میری نزدیک تو اوسکا ثواب جاتا رہا پھر ایک اور شخص نے سنا وہ بولا اس میں کچھ قباحت نہیں
ہوئی پھر دونون میں جھگڑا ہوا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا کیا قباحت ہے اگر اوسکو
ثواب بھی ملے اور لوگ اوسکی تعریف بھی کرین بشر تغلبی نے کہا میں نے ابو الدرداء کو دیکھا وہ یہ سنکر خوش ہو گئے اور اپنا
سر اوس شخص کی طرف اوٹھا کر پوچھنے لگے تو نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہنے لگا ہان پھر ابو الدرداء
بار بار یہی پوچھنے لگے یہانتک کہ میں سمجھا شاید وہ اوس کے گھٹنون پر بیٹھ جاوین گے (یعنے اتنا ابو الدرداء نے اصرار کیا
اور قریب ہونا شروع کیا کہ میں سمجھا اوس کے گھٹنون پہ بیٹھ جاوین گے) ایک دن اور وہ شخص ہمپر گزرا تو ابو الدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سناؤ جس میں ہمارا نفع ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑون کی پرورش میں صرف کرے (جہاد کی نیت سے) تو اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
برابر ہاتھ پھیلائے ہوئے اللہ صدقہ دیے جاوے کبھی ہاتھ بند نہ کرے پھر اور ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابو الدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سناؤ جس میں ہماری بھلائی ہو اور تمہاری برائی نہ ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم سے فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اوس کی پٹھے (بال نہ رکھے) بڑے بڑے نہ ہوتے (یعنے مونڈھون سے نیچے
یا گردن سے نیچے یا کان کے لو سے نیچے) اور اوس کے ازار نیچی نہ ہوتے یہ خبر خریم کو پہونچی اوس نے جلدی سے ایک چھری لیکر بالون
کو کاٹ کر کان کے برابر کر دیا اور ازار کو نصف ساق تک اونچا کر دیا پھر ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابو الدرداء نے اوس سے کہا
کوئی بات ایسی سناؤ جس میں ہمارا فائدہ ہو تمہارا نقصان نہ ہو اوس نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے
(سفر سے لوٹتے وقت) اب تم ملنے والے ہو اپنے بھائیون سے تو درست کرو اپنی سواریون کو اور صاف کرو اپنے کپڑون کو تاکہ تم
خال کی طرح لوگون میں ہو جاؤ (یعنے ہر شخص تم کو دیکھکر پہچان لیوے) اسلیے کہ اللہ تعالی فحش کو اور تفحش کو نہیں چاہتا (یعنے واہی
تباہی بکنے کو اور باوجود قدرت کے بری اور پھٹے پرانے کپڑون کو)

باب ما جاء فی الکبر تکبر اور غرور کی برائی کا بیان

عن هناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل الکبریاء ردائی و
العظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار ترجمہ ہناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کبر میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو کوئی ان دونون میں میرا شریک ہونا

چاہیں تو مین اوسکو دوزخ مین داخل کرونگا عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة من کان
فی قلبه مثقال حبة من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبه مثقال خردلة من ایمان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک دانہ رائی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین جسکے
دل مین ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا (یعنی ہمیشہ کے لیے دوزخ مین نہ رہیگا) عن ابی هريرة ان رجلا اتی النبی صلی الله
علیه وسلم وکان رجلا جمیلا فقال یا رسول الله انی رجل حبب الی الجمال واعطیت منه ما تری حتی ما احب
ان یفوقنی احد اما قال بشراك نعلی واما قال بشسع نعلی افمن الکبر ذلك قال لا ولکن الکبر من بطر الحق وغمط
الناس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خوبصورت شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اللہ نے مجھے خوبصورتی دی ہے جو آپ دیکھتے ہین مین یہ چاہتا ہون کہ مجھ سے زیادہ خوبصورتی مین کوئی نہ بڑھے
زیادہ میری جوتی کے تسمے برابر بھی کیا یہ تکبر ہے آپ نے فرمایا نہین تکبر یہ ہے کہ حق بات کو غلط کرے اور لوگون کو ذلیل سمجھے باب
فی قدر موضع الازار ازار کہان تک پہنے عن عبد الرحمن قال سالت ابا سعید الخدری عن الازار فقال علی الخبیر
سقطت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ازرة المسلم الی نصف الساق ولا حرج ولا جناح فیما بینه وبین
الکعبین ما کان اسفل من الکعبین فهو فی النار من جر ازاره بطرا لم ینظر الله الیه ترجمہ عبد الرحمن سے روایت
ہے ابا سعید خدری سے مین نے ازار کا حال پوچھا اونہون نے کہا تم نے اچھے خبردار شخص سے پوچھا فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کی ازار آدھی
پنڈلی تک ہوتی ہے پھر ٹخنون تک بھی رکھے تو کچھ مضایقہ نہین ہے اور اس سے نیچے تو جہنم مین جانے کی بات ہے اللہ قیامت کے روز اوس شخص
کیطرف نظر نہ کریگا جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکاوے عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الاسبال فی الازار
والقمیص والعمامة من جر منها شیئا خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا اسبال ازار اور کرتی اور پگڑی مین ہے ف اسبال کے معنی نیچے لٹکانا ازار وغیرہ کو تکبر سے یعنی اسبال کچھ ازار ہی مین نہین بلکہ
کرتے اور پگڑی مین بھی آتی ہے ازار کی حد ساق کے نیچے سے ٹخنے تک اور آستین کی حد گٹے سے انگلیون کی گرہ تک اور پگڑی کا شملہ ایک بالشت
تک درست ہے اور باقی سب تکبر کی شان ہے ف جس نے ان مین سے کچھ دراز کیا تکبر سے تو اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف دیکھیگا بھی
نہین عن ابن عمر یقول ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الازار فهو فی القمیص ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے مین فرمایا ہے وہی قمیص لٹکانے مین بھی ہے عن عکرمة انه رای ابن عباس یاتزر فیضع
حاشیة ازاره من مقدمه علی ظهر قدمیه ویرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الازرة قال رایت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یاتزرها ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ اوس نے ابن عباس کو دیکھا تہبند باندھتے ہوئی تو سامنے سے وہ تہبند لٹکاتے
کہ کپڑے کا کنارہ پاؤن پر آتا اور پیچھے سے اوٹھا رہتا مین نے ابن عباس سے کہا کہ تم تہبند کو ایسا کیون باندھتے ہو اونہون نے جواب
دیا مین نے رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی تہبند باندھتے ہوئی دیکھا ہے (پاؤن پر کنارہ آتا یعنی جھکتے وقت رکوع مین نہ کھڑے ہوتے

وقت بلکہ گھڑی ہو تو وقت ٹخنوں تک تھا شکر خدا کا تمام ہوا پارہ پچیسواں سنن ابی داؤد کی تعلیق یعنی میں سے ابھی شروع ہوتا ہے پارہ چھبیسواں اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے یا اللہ تمام کتاب کے پورا کرنیکی اسیطرح توفیق عنایت فرما۔ تعالی

تم الجزء الخامس والعشرون ويتلوه الجزء السادس والعشرون ان شاء الله

فہرست پارہ بست و پنجم سنن ابی داؤد

الجزء السادس والعشرون

پارہ چھبیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی لباس النساء۔ عورتون کے لباس کا بیان **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن
المتشبہات من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا ہی مردون کی ساتھہ مشابہت کرنیوالی عورتون پر اور عورتون کے ساتھہ مشابہت کرنیوالی مردونپر
ف یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑکر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چھوڑکر عورتون
کی وضع زنانی اختیار کرے ان دونون پر حضرت نے پھٹکار کیا ہی کیونکہ خدا کی فطرت کو مٹاتے ہین اور اوسکو بدلنا چاہتے
ہین اس حدیث سے بڑی سنت ثابت ہوئی اون مردون کی جو عورت بنتے ہین اور زنانہ بھیس کرتے ہین اسی طرح اون
عورتون کی جو مردانہ بھیس کرتی ہین **عن** ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس
لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد
پر لعنت کی ہی جو عورتون کا لباس پہنے اور اوس عورت پر بھی لعنت کی ہی جو مردون کا لباس پہنے (یعنی ایسا بالکل مرد
معلوم ہو) **عن** ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ رضی اللہ عنہا ان المرأۃ تلبس النعل فقالت لعن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی حضرت عائشہ سی کسی نے پوچھا کہ ایک
عورت جوتا پہنتی ہے (یعنی وہ جوتا جو مردون کے پہننے کے لیے مخصوص تھا) تو حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مردبننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہی **باب** فی قولہ تعالی یدنین علیہن من جلابیبہن
پھر جو اللہ تعالی نے فرمایا ای نبی کہدے اپنی عورتون اور بیٹیون سے اور مسلمانون کی عورتون سی نیچے لٹکالین اپنے اوپر تھوڑی
سے چادرین اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا ذکرت نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت
لہن معروفا وقالت لما نزلت سورۃ النور عمدن الی حجور او حجوز شک ابو کامل فشققنہن
فاتخذنہ خمرا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سی روایت ہی اونہون نی انصار کی عورتون کا ذکر کیا تو اون کی
تعریف کی اور کہا جب سورہ نور اوتری (یعنی یہ آیت وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین
زینتہن الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن الآیۃ یعنی کہدی ای پیغمبر ایمان والیون کو نیچی رکھین اپنی آنکھین اور تھامتے
رہین اپنے ستر اور نہ دکھاوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اوسمین سے اور ڈال لین اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر اخیر تک)
تو انہون نے پردونکو یا تہبندون کو پھاڑکر اوڑھنیان بنائین **ف** یعنی تہبندہین جن سے سراور گریبان کرتے کا ڈھپیا
رہی یہہ جو اللہ نے فرمایا مگر جو کھلی چیز ہے مراد اوس سے چہرہ اور ہاتھ کے پہنچے اور پانون ہین جنکا چھپانا ضرورت کیوجہ سی جب باہر جاتے

عن ام سلمة قالت لما نزلت يدنين عليهن من جلابيبهن خرج نساء الانصار كان على رؤسهن
الغربان من الاكسية ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی جب یہہ آیت اتری یدنین علیہن من جلابیبہن یعنی عورتیں
لٹکالیں اپنے اوپر تہوڑی سی چادرین اپنی تو انصار کی عورتین اسطرح نکلتی تہین جیسے اون کے سرون پر کوے بیٹہے ہین یعنے
سیاہ کپڑے سرونپر ڈالتین) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت يرحم الله نساء المهاجرات الاول
لما انزل الله وليضربن بخمرهن على جيوبهن شققن اكثف قال ابن صالح اكثف مروطهن فاختمرن
بها ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی انہون نے کہا اللہ رحم کرے اون عورتون پر جنہون نے سب سے
پہلے ہجرت کی تہی جب اللہ نے یہہ آیت اتاری ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن یعنے اپنی اوڑہنیان اپنے گریبانون
پر لٹکادین تو انہون نے اپنے پردون کو پہاڑ کر اپنی اوڑہنیان بنائین (اور اوسی وقت حکم کی تعمیل کی) باب
فيما تبدي المرأة من زينتها عورت اپنی سنگار مین سے کیا کہلا رکہنا درست ہی عن عائشة رضي الله
عنها ان اسماء بنت ابي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض
عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لم تصلح ان يرى
منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ بی بی
اسما حضرت ابوبکر رض کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور اون کے بدن پر باریک کپڑے تہے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکیطرف سے موہنہہ پہیر لیا اور فرمایا کہ ای اسما عورت جب جوانی کو پہونچی تو مناسب نہین کہ
اوسکا بدن دکہائی دے سوا اس کے اور اس کے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرے اور دونون ہتہیلیون کیطرف ف
یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا درست نہین اور عورت کا کوئی عضو کہلنا نہ چاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے
تک ہاتہہ کا کہلا رہنا مضایقہ نہین کیونکہ ان کے کہولنے کی ضرورت ہوا کرتی ہی بعضون نے اس زمانے مین بسبب فساد کے چہرہ
کہولنا بہی مکروہ رکہا ہی باب في العبد ينظر الى شعر مولاته غلام اپنی مالکہ کا سر کہلا ہوا دیکہہ سکتا ہے
عن ام سلمة استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحجامة فامر ابا طيبة ان يحجمها قال حسبت
انه قال كان اخاها من الرضاعة او غلاما لم يحتلم ترجمہ جابر سے روایت ہی ام سلمہ نے اجازت چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پچہنی لگانے کی تو آپ نے ابوطیبہ کو حکم کیا کہ پچہنی لگا دے ام سلمہ کے راوی نے کہا مین خیال کرتا ہون
کہ ابوطیبہ ام سلمہ کا رضاعی بہائی دودہ بہائی تہا یا لڑکا تہا نابالغ ابہی جوان نہین ہوا تہا عن انس ان النبي صلى الله
عليه وسلم اتى فاطمة بعبد قد وهبه لها قال وعلى فاطمة رضي الله عنها ثوب اذا قنعت به رأسها
لم يبلغ رجليها واذا غطت به رجليها لم يبلغ رأسها فلما رأى النبي صلى الله عليه وسلم ما تلقى قال
انه ليس عليك بأس انما هو ابوك وغلامك ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

فاطمہ زہرا پاس ایک غلام لیکر آئے جو اونکو ہبہ کیا تھا اوسوقت فاطمہ ایک کپڑا پہنی تھین جب اوس سے سر کو ڈہانکتین
تو پاؤن تک نہ ہوتا اور جب پاؤن ڈہانکتین تو سر تک نہ پہونچتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو اس تردد
مین دیکہا تو فرمایا اگر تمہارا سر یا پاؤن کہلا رہی تو کچہ قباحت نہین کیونکہ یہان یا تمہارے باپ ہین یا تمہارا غلام
ہی **ف** اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور جو لوگ اپنی غلام سی عورت کو پردہ کرنیکے لیے کہتے ہین وہ تاویل کرتے ہین
کہ یہ غلام نابالغ ہوگا **باب** فی قولہ تعالی غیر اولی الاربۃ یعنی جو اللہ نے فرمایا کہ عورتون کو اپنا سنگار کہولنا
رات دن گہر مین آنے جانیوالے کمیرون کے سامنے درست ہی اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یدخل
علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ فدخل علینا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یوما وھو عند بعض نسائہ وھو ینعت امراۃ فقال انھا اذا اقبلت اقبلت باربع واذا
ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذا یعلم ما ھھنا لا یدخلن علیکن ھذا فحجبوہ
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے پاس ایک ہیجڑا آیا کرتا تہا
وہ اوسکو غیر اولی الاربۃ (یعنی اون لوگون مین سے جنکو عورتون کی حاجت نہین جیسے کمیری محنت مزدوری والے
یا بوڑہی ضعیف) مین سے خیال کرتین ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس تشریف لائی اور وہ ہیجڑا بیٹہا
تہا ایک عورت کی تعریف کر رہا تہا کہ جب وہ سامنے آتی ہی تو چار بٹین اوس کی پیٹ پر (موٹاپے سے) نمایان ہوتی ہین
اور جب پیٹہہ موڑ کر جاتی ہی تو آٹہہ بٹین دونو طرف سی دکہلائی دیتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ بہی تو ادہر
کی باتین جانتا ہی (یعنے اون کے حسن اور قبح کی تمیز کرتا ہے اچہی عورت کو پہچانتا ہی گو جماع پر قادر نہین ہی) اب یہہ تمہارے
پاس نہ آیا کری اوسوقت سی آپکے بی بیون نے اوس سی پردہ شروع کیا **عن** عائشۃ بھذا ازاد واخرجہ فکان
بالبیداء یدخل کل جمعۃ یستطعم ترجمہ حضرت عائشہؓ سے بہی حدیث مروی ہی اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلعم نے
اوس ہیجڑے کو نکلوا دیا بیدا مین (جو ایک میدان ہی مدینہ سے باہر) پہر جمعہ کو وہ کہانا مانگنے شہر مین آتا) **عن** الاوزاعی
فی ھذہ القصۃ فقیل یا رسول اللہ انہ اذن یموت من الجوع فاذن لہ ان یدخل فی کل جمعۃ مرتین
فیسال ثم یرجع ترجمہ اوزاعی سے بہی حدیث مروی ہی اوس مین یہ ہے (کہ جب آپ نی اوس ہیجڑی کو شہر سے نکلوا دیا)
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بہوک کے مارے مرجاویگا آپ نے اجازت دی ہفتہ مین دو بار شہر مین آنیکی تاکہ مانگ تانگ
کر چلا جایا کری (یعنے کہانا وغیرہ لیکر چلا جائے اور وہین رہی) **باب** فی قولہ عز وجل وقل للمؤمنات یغضضن
من ابصارھن الآیۃ (یعنی جل جلالہ نے فرمایا مومنہ عورتون سے کہو اپنی نگاہ نیچی رکہین اوسکا بیان) **عن** ابن عباس وقل للمؤمنات
یغضضن من ابصارھن الآیۃ فنسخ واستثنی من ذلک والقواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا
الآیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہہ جو آیت ہی وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن

الا ما ظهر منها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن) جسکا ترجمہ اوپر گزرا) اسمین سے مستثنے ہوگئین وہ عورتین جو گھر مین بیٹھی رہنی کے لائق
ہین بوڑہی ہوگئین اونکو مردون کے سامنے اپنی چادر وغیرہ اوتارنا درست ہے والقواعد من النساء کی آیت سے **عن** ام سلمۃ
قالت کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ میمونۃ فاقبل ابن ام مکتوم وذلک بعد ان امر بالحجاب فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلنا یا رسول اللہ الیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور آپکے
پاس میمونہ بھی بیٹھی تھین اتنے مین عبد اللہ بن ام مکتوم آئی اور یہہ بعد آیت حجاب اوترنی کے تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پردہ کرو تم دونون اوس سے ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ تو اندہا ہے نہ ہمکو دیکھتا ہے نہ پہچانتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم بہی
اندہی ہو تم اوسکو نہین دیکھتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بہی غیر محرم مردونکا دیکھنا درست نہین ہے مگر اوس پر
عمل مشکل ہے اوس حال مین جب عورت کو اپنی ضروریات کیلیے نکلنا اور باہر جانا درست ہے شاید یہہ حدیث ورع اور تقوی پر
محمول ہو **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ
فلا ینظر الی عورتہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی
غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دے تو پہر لونڈی کے ستر کو نہ دیکھے (یعنے ناف کے نیچے سے گھٹنے تک اس سے اوپر دیکھنا درست ہے)
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم خادمہ عبدہ
او اجیرہ فلا ینظر الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی لونڈی کا نکاح کر دے اپنی غلام سے یا نوکر سے پہر اوس کے ستر کو نہ دیکھے ناف کے نیچے اور
گھٹنون سے اوپر (اس لیے کہ جب لونڈی کا نکاح ہوگیا پہر اوس سے مولی کو جماع درست نہین ہے) **باب فی الاختمار** سر پر
اوڑہنی لپیٹنے کا بیان **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وہی تختمر فقال لیۃ لا لیتین قال ابو داود
معنی لیۃ لا لیتین یقول تعتم مثل الرجل لا تکررہ طاقا او طاقین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائی اور وہ اوڑہنی لپیٹتی تہین (یعنی اپنی سر پر اوڑہنی لپیٹتی تہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بس ایک ہی پیچ رکہو دو پیچ نہ کرو زیادہ ہو مردون سے مشابہت ہو جاوی عمامہ جیسے ہوتا ہے) **باب فی لبس
القباطی للنساء** باریک کپڑا عورتونکو پہننا درست ہے **عن** دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی انہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بقباطی فاعطانی منہا قبطیۃ فقال اصدعہا صدعین فاقطع احدہما قمیصا واعط الآخر
امرأتک تختمر بہ فلما ادبر قال وامر امرأتک ان تجعل تحتہ ثوبا لا یصفہا ترجمہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ کپڑے ملک مصر کے آئے (یعنے مصری کپڑی سفید اور باریک) سو آپ نے اون مین سے مجھے
ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پہاڑ کر دو ٹکڑی کر اور ایک کا کرتہ بنا لے (یعنی اپنے پہننے لیے) اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دیدے

تاکہ وہ اپنی اوڑھنی بناوی راوی نے کہا کہ جب حیہ نے پیٹھ پھیری تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ اپنی عورت کو حکم کر کہ اوس کے نیچے
کے تلے ایک ... اور کپڑا بھی پہنے تاکہ اوسکو ظاہر نکرے یعنی اوسکا بدن معلوم نہو) **باب فی الذیل** عورت ازار کو کتنا لٹکاوے

عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأة یا رسول اللہ
قال ترخی شبرا قالت ام سلمة اذا ینکشف عنها قال فذراعا لا تزید علیہ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنی
اگر عورت ازار دراز نکرے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر ام سلمہ نے عرض کیا
کہ ستر تو اتنے پر کھلیگا آپنے فرمایا کہ ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑھاوے **ف** یعنی ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت زیادہ
نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت زیادہ نیچے کرے دونوں صورتیں صحیح ہیں **عن** ابن عمر قال رخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لامهات المؤمنین فی الذیل شبرا ثم استزدنه فزادهن شبرا فکن یرسلن الینا فنذرع لهن
ذراعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری بیبیوں کو ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت
دی تھی انہوں نے زیادہ چاہا آپنے دو بالشت کی اجازت دی پس آپکی بی بیاں کپڑا ہمارے پاس بھیجتیں ہم اپنی ہاتھوں سے ناپ دیتے

باب فی اهب المیتة مردہ جانور کی کھال کا بیان **عن** میمونة قالت اهدی لمولاة لنا شاة من الصدقة
فماتت فمر بها النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا دبغتم اهابها واستنفعتم بہ قالوا یا رسول اللہ انها
میتة قال انما حرم اکلها ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ہماری آزاد کی ہوئی لونڈی کو صدقے کی ایک بکری ملی وہ مرگئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے فرمایا کہ تم اوسکی کھال کو دباغت سے پاک کرکے اپنے کام میں کیوں نہ لائے انہوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ تو مردار ہے آپنے فرمایا صرف اوسکا کھانا حرام ہے (نہ اوسکی کھال سے نفع اوٹھانا) **عن** الزهری
بهذا الحدیث لم یذکر میمونة قال فقال الا انتفعتم باهابها ثم ذکر معناه لم یذکر الدباغ ترجمہ زہری سے یہی حدیث
مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ تم نے اوسکی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اوٹھایا اور دباغت کا ذکر نہیں کیا (اسی واسطے بعضوں کے نزدیک
دباغت کرنا ضرور نہیں بلکہ سکھا کر کام میں لانا درست ہے) **عن** معمر قال کان الزهری ینکر الدباغ ویقول یستمتع بہ
علی کل حال قال ابوداود لم یذکر الاوزاعی ویونس وعقیل فی حدیث الزهری الدباغ وذکره الزبیدی
وسعید بن عبد العزیز وحفص بن الولید ذکروا الدباغ ترجمہ معمر نے کہا کہ ابن شہاب زہری انکار کرتے تہے دباغت
کا ابوداؤد نے کہا کہ اوزاعی اور یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی اور سعید بن عبد
العزیز اور حفص بن ولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے (دباغت کہتے ہیں چمڑا صاف کرنیکو مٹی اور نمک یا ... کہ جس سے اوسکی بو اور
رطوبت دور ہو جاوے) **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاهاب فقد
طهر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب چمڑا صاف ہو گیا

وغیرہ سے تو پاک ہو گیا **ف** یہی مذہب امام اعظم کا ہے کہ سب چمڑے دباغت ادر صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہین سوا آدمی اور خوک کے آدمی تعظیم
اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی کسیطرح پاک نہین ہوتا **عن** عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امران یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے مردون کی کہالون سے نفع اوٹہانیکو جب دباغت کیجاوین **عن**
سلمۃ بن المحبق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک اتی علی بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسال الماء
فقالوا یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طہورہا **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم غزوہ تبوک مین ایک گہر مین آئے وہان ایک مشک ٹنگ رہی تہی (پانی بہری ہوئی) آپنے پانی مانگا اوسمین سے لوگون نے
عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار کی کہال ہے آپ نے فرمایا دباغت سے پاک ہو گئی **عن** العالیۃ بنت سبیع انہا قالت
کان لی غنم باحد فوقع فیہا الموت فدخلت علی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک
لہا فقالت لی میمونۃ لو اخذت جلودہا فانتفعت بہا فقالت او یحل ذلک قالت نعم مر علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لہم مثل الحمار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو
اخذتم اہابہا قالوا انہا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہا الماء والقرظ **ترجمہ** عالیہ بنت
سبیع سے روایت ہے میری پاس بکریان تہین احد کے پہاڑ پر وہ مرنا شروع ہوئین تو مین ام المومنین میمونہ پاس گئی اور ان
سے بیان کیا انہون نے کہا خیر تم اون کی کہالون کو لیکر اون سے فائدہ اوٹہا ؤ مین نے کہا کیا مری کی کہال سے نفع اوٹہانا درست
ہے میمونہ نے کہا ہان درست ہے ایکبار قریش کے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک بکری کو جو گدہی
کیطرح تہی گہسیٹتے نکلے آپ نے فرمایا کاش تم اوس کی کہال لے لی ہوتی اون لوگون نے کہا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا کیا ہوا پاک
کر دیتا اوسکو پانی اور قرظ (قرظ ایک درخت کی پتی ہے جس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے) ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار جانور
کی کہال دباغت سے پاک ہوتا ہے یہی قول ہے اکثر ائمہ کا اور امام مالک کے نزدیک جو جانور مرجاوے اوس کی کہال دباغت
سے پاک نہین ہوتی) **باب** من روی ان لا ینتفع باہاب المیتۃ جن لوگون کے نزدیک مردے کی کہال دباغت سے پاک
نہین ہوتی اونکی دلیل **عن** عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارض
جہینۃ وانا غلام شاب ان لا تستمتعوا من المیتۃ باہاب ولا عصب **ترجمہ** عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب جہینہ کے ملک مین ہمارے سامنے پڑہی گئی اوس مین لکہا تہا کہ مردار جانور سے نفع نہ اوٹہاؤ نہ اوسکی کہال سے
نہ پٹہے سے (شاید اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ بغیر دباغت کے نفع نہ اوٹہاؤ تو پہلی احادیث کی خلاف نہ ہوگی) **عن** الحکم بن
عتیبۃ انہ انطلق ہو وناس معہ الی عبد اللہ بن عکیم رجل من جہینۃ قال الحکم فدخلوا وقعدت علی الباب
فخرجوا الی فاخبرونی ان عبد اللہ بن عکیم اخبرہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی جہینۃ قبل

موتہ ان لا ینتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب قال ابو داؤد فاذا دبغ لا یقال لہ اھاب انما یسمی
شنا و قربۃ قال النضر بن شمیل یسمی اھابا ما لم یدبغ ترجمہ حکم بن عتیبہ سے روایت ہی وہ کئی لوگون کو ساتھ
عبد اللہ بن عکیم کے پاس گئی جو ایک شخص تہے قبیلہ جہینہ سے تو حکم نے کہا مین دروازہ پر بیٹہا رہا اور وہ لوگ اندر
گئے جب باہر نکلے تو انہون نے مجہسے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عکیم نے اون سے کہا رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات
سے پیشتر جہینہ کے لوگون کو لکہا کہ مردار جانور کی کہال اور پٹہون سے نفع نہ اٹہاو ابو داؤد نے کہا اس حدیث مین
اہاب کا لفظ آیا ہی یعنی مردار کے اہاب سے نفع نہ اٹہاؤ اہاب کہتے ہین کہال کو دباغت سے پہلے جب اوسکی دباغت
ہوجاتی ہی تو اوسکو اہاب نہین کہتے بلکہ شن یا قربہ بولتے ہین۔ نضر بن شمیل نے کہا اہاب وسیوقت تک کہتے ہین جبتک
اوسکی دباغت نہ ہو **باب** فی جلود النمور چیتون کی کہال کا بیان **عن** معاویۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکبوا الخز ولا النمار قال وکان معاویۃ لا یتھم فی الحدیث عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت سوار ہو خالص ریشمی زینون پہ
اور نہ چیتون کی کہال پر ابن سیرین نے کہا معاویہ حدیث کی روایت مین متہم نہ تہے (یعنی کذب کی تہمت اون پر نہین
لگی گئی حدیث مین) مراد یہ ہے کہ دباغت سے پہلے چیتے کی کہال پر سوار نہ ہو یا بعد دباغت کے بہی کیونکہ مغرورون
کا طریقہ ہی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جلد نمر
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ اون لوگون کے پاس نہین جاتے جن کے
پاس چیتے کی کہال ہوتی ہی (غرور کی باعث سے وہ اوسکو رکہتے ہین) **عن** خالد قال وفد المقدام بن معدیکرب
و عمرو بن الاسود ورجل من بنی اسد من اھل قنسرین الی معاویۃ بن ابی سفیان فقال
معاویۃ للمقدام اعلمت ان الحسن بن علی توفی فرجع المقدام فقال لہ رجل اتراھا مصیبۃ قال لہ ولم
لا اراھا مصیبۃ وقد وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فقال ھذا منی وحسین من علی فقال
الاسدی جمرۃ اطفاھا اللہ عز وجل قال فقال المقدام اما انا فلا ابرح الیوم حتی اغیظک واسمعک
ما تکرہ ثم قال یا معاویۃ ان انا صدقت فصدقنی وان انا کذبت فکذبنی قال افعل قال فانشدک باللہ
ھل تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر قال نعم قال فانشدک باللہ ھل سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لبس الذھب قال نعم قال فانشدک باللہ ھل تعلم ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس جلود السباع والرکوب علیھا قال نعم قال فواللہ لقد رأیت ھذا
کلہ فی بیتک یا معاویۃ فقال معاویۃ قد علمت انی لن انجو منک یا مقدام قال خالد فامر لہ
معاویۃ بما لم یامر لصاحبیہ وفرض لابنہ فی المائتین ففرقھا المقدام قال ولم یعط الاسدی احدا

شیئا مما اخذ فبلغ ذلک معاویة فقال اما المقدام فرجل کریم بسط یده واما الاسدی فرجل حسن الامساک لشیئه ترجمہ خالد سے روایت ہی کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن الاسود اور ایک شخص او بنی اسد مین سے جو قنسرین کا رہنیوالا تہا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا مقدام سے کیا تم کو خبر ہوئی حسن بن علی (یعنے حضرت امام حسن رض کا) انتقال ہوگیا مقدام نے یہ سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اسمین وہ شخص .... بولا کیا یہ بہی تم کوئی مصیبت سمجہی (یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون تو مصیبت کے مقام پر پڑہا جاتا ہی) مقدام نے کہا مین کیونکر اوسکو مصیبت نہ سمجہون حالانکہ رسول اللہ صلعم نے امام حسن کو اپنی گود مین بٹہایا اور فرمایا یہ میرا بچہ ہے (یعنی مجہسے ہی کیونکہ امام حسن رض انحضرت صلعم کے بہت مشابہ تہے) اور حسین رض علی کے بچے ہین یہ سنکر وہ اسدی شخص (معاویہ کے خوش کرنیکو لیے) بولا (معاذ اللہ) ایک انگارہ تہا جسکو اللہ نے بجہادیا (یعنی امام حسن رض جبتک زندہ تہے تو معاویہ کو خوف تہا کہین خلافت اون کے ہاتہہ سے جاتی نرہے اس واسطے اوس اسدی نے معاذ اللہ امام حسن رض کو باعث فتنہ اور فساد خیال کیا) مقدام نے کہا لیکن مین تو آج کے دن بغیر تمکو غصہ دلائے ہوئے اور برا بہلا سنائے ہوئے نرہونگا (یعنی جیسے اسدی نے دنیا کی ظاہرداری کے لیے خوشامد سے تم کو خوش کرنے کے لیے ایک ناحق بات کہدی ویسی ہی مین حق بات تم سے کہونگا اگرچہ تم ناراض اور ناخوش ہو یا برا مانو) پہر کہا اے معاویہ اگر مین سچ کہون تو مجہے سچا کہنا اور جو جہوٹ بولون تو جہوٹا کہنا معاویہ نے کہا اچہا مین ایسا ہی کرونگا مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہی آپ منع کرتے تہے سونا پہننے سے معاویہ نے کہا ہان سنا ہی پہر مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے زرا ریشمی کپڑا پہننے سے معاویہ نے کہا ہان مقدام نے کہا بہلا قسم اللہ کی تم جانتے ہو کہ منع کیا رسول اللہ نے درندون کی کہالین پہننے سے اور اون پر سوار ہونے سے معاویہ نے کہا ہان پہر قسم خدا کی مین تو تمہارے گہر مین یہہ سب دیکہتا ہون معاویہ نے کہا مین جانتا ہون کہ تمہارے ہاتہہ سے مین نجات نہ پاؤنگا خالد نے کہا پہر معاویہ نے حکم کیا مقدام کو اتنے مال دینے کا جتنا اور اون کے دو ساتہیونکو نہ دیا اور اون کی بیٹی کا حصہ مقرر کیا دوسو والون مین مقدام نے وہ مال اپنے ساتہیون کو بانٹ دیا اور اسدی نے اپنے مال مین سے کسیکو کچہہ نہ دیا یہہ خبر معاویہ کو پہونچی انہون نے کہا مقدام تو ایک سخی شخص ہے جسکا ہاتہہ کہلا ہوا ہے اور اسدی اپنی چیز کو اچہی طرح روکتا ہے ف امام حسن علیہ السلام کے انتقال پر معاویہ کو یہہ کہنا کہ یہ مصیبت نہین ہی .... تہا اور تعصب علی اور اولاد علی رض سے راضی ہو اللہ اپنے رسول کی اہل بیت سے اور ہمارا حشر اون کے ساتہہ ہو آمین) عن ابی الملیح بن اسامة عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ترجمہ ابو الملیح نے اسامہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہی درندون کے چمڑون سے ف یعنے اون کے استعمال سے اگرچہ دباغت کیے ہوئے ہون کیونکہ پہننا اونکا باعث نخوت وتکبر ہوتا ہی دنیادارون مین

باب فی الانتعال جوتا پہننے کا بیان

عن جابر قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فقال اکثروا من النعال فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہم سفر مین تہے تو آپنے فرمایا کہ بہت

بہت پہنو اسلیے کہ آدمی جبتک جوتا پہنے رہتا ہی توگویا ہمیشہ سوار رہتا ہے رہا نون یہ اسی تجربا ہی **عن** انس ان نعل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان لہما قبالان ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاپوش مین دو تسمی لگی تہی
ف یعنی ایک تسمہ انگوٹھی اور اوسکی پاس والی اونگلی مین رہتی تہی دوسرا تسمہ بیچ کی اونگلی اور اوس کے پاس والی اونگلی مین رہتے
تہے **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہڑی ہوکر جوتا پہننے سے آدمی کو منع فرمایا ہے **ف** یہ اوس حالت مین ہی کہ کہڑی ہوکر پہننے مین مشقت پڑتی ہو اور
باندہنے مین تسمی کے ہاتہ کا محتاج ہو تو جہکنا پڑے لیکن چڑہوان جوتا تو اوس کے کہڑی ہوکر پہننے مین کچہہ تکلیف نہین ہے **عن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی النعل الواحدۃ لینتعلہما جمیعا او
لیخلعہما جمیعا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سی کوئی ایک جوتا پہنکر نہ چلا
کری چاہیے کہ دونو جوتیان پہنے یا دونون اوتار رکہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع
شسع احدکم فلا یمشی فی نعل واحدۃ حتی یصلح شسعہ ولا یمشی فی خف واحد ولا یاکل بشمالہ ترجمہ
جابر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوی تو ایک ہی جوتا پہنکر نہ چلے جبتک
اوسکا تسمہ درست نکر لیوی اور نہ ایک موزہ پہنکر چلے اور نہ اپنی بائین ہاتہ سے کہانا کہاوے البتہ اگر داہنا ہاتہ کٹا ہو یا کوئی عذر ہو تو
بائین ہاتہ سے کہاوی **عن** ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعہما بجنبہ ترجمہ
ابن عباس سی روایت ہی کہ سنت یہہ ہی کہ جب آدمی بیٹہی تو اپنے جوتیون کو اوتار کر اپنی بازو رکہہ لیوے یعنی جوتیون سمیت نہ بیٹہی بلکہ
جوتیونکو اوتار کر بازو سے رکہہ لی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدأ
بالیمین واذا نزع فلیبدأ بالشمال لتکن الیمین اولہما ینتعل واخرہما ینزع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جوتا پہنے کوئی تم مین سے تو چاہیے کہ داہنے پیر مین اول پہنے اور جب اوتارے تو پہلی بائین
پیر کا اوتارے تو داہنا پیر پہنتے وقت شروع مین ہی اور اوتارتے وقت اخیر مین ہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ فی طہورہ وترجلہ ونعلہ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی المقدور اپنی سب کام کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پیارا تہا وضو کرنے مین
اور کنگہی کرنے مین اور اپنی جوتا پہننے مین مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہی " اور مسواک کرنے مین " اور یہہ نہین ہی کہ سب کامون
مین داہنی طرف سی شروع کرنا پسند کرتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم
واذا توضاتم فابدءوا بایامنکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کپڑی پہنو
یا وضو کرو تو تم اپنی داہنی طرف سی شروع کرو **باب** فی الفرش بچہونیکا بیان یعنی سونے کی توشک کا **عن** جابر بن
عبد اللہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرش قال فراش للرجل وفراش للمراۃ وفراش للضیف والرابع

للشیطان ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچھونوں کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا
کہ ایک بچھونا تو آدمی کو اپنی ذات کے لیے چاہیے اور دوسرا بچھونا اپنی عورت کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے چاہیے
اور چوتھا بچھونا شیطان کے لیے ہے **ف** یعنے ہر شخص کے لیے تین بچھونے چاہیے اگر میسر ہوں ایک تو اپنی ذات کے واسطے دوسرا
اپنی گھر کی عورت کے لیے کہ شاید کوئی وقت اپنی مرضی سے یا کسی عذر کے سبب سے تنہا سونے کا اتفاق ہو اگرچہ ایک بستر پر سونا
عورت کے ساتھ سنت کے بہت موافق ہے۔ اور تیسرا بستر مہمان کے واسطے پھر جبکہ بیان ہو کثرت مہمان آیا کرتے ہیں تو اسقدر ہو سکے تو
مضایقہ نہیں مگر اس قسم سے جو بستر زیادہ ہو تو وہ بستر شیطان کے لیے ہے یعنے وہ فضول اور اسراف اور تکبر کے سبب سے داخل
ہے جیسا اکثر دنیا داروں کے بیان ہوتا ہے کہ محض بیکار مسند و مسندیں اور توشکیں بچھے رہتے ہیں **عن** جابر بن سمرة
قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ فرأیتہ متکئا علی وسادة علی یسارہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں میں گیا تو آپ کو تکیہ پر ٹیکا لگائے ہوئے دیکھا بائیں جانب کو آپ ٹیکا لگائے ہوئے
تھے معلوم ہوا یہ عادت نبوی کے خلاف نہیں ہے **عن** ابن عمر انہ رأی رفقة من اہل الیمن رحالہم الادم
فقال من احب ان ینظر الی اشبہ رفقة کانوا باصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی ہؤلاء ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے انہوں نے چند رفیقوں کو دیکھا سفر کے ساتھیوں کو جو یمن سے آئے تھے ان کے بچھونے چمڑے کے تھے تو کہا جس کو صحابہ سے
بہت مشابہ رفیقوں کو دیکھنا منظور ہووے تو ان کو دیکھے یعنے صحابہ بھی سفر میں ایسے ہی حال میں رہتے تھے جیسے یہ لوگ ہیں **عن**
جابر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذتم انماطا قلت وانی لنا الانماط قال اما انہا ستکون لکم
انماط ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم نے توشکیں بنالیں میں نے کہا یا رسول اللہ بھلا
ہم کو توشکیں کہاں سے میسر ہیں آپ نے فرمایا عنقریب تم کو توشکیں ملینگی **عن** عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان وسادة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن منیع التی ینام علیہا باللیل من ادم حشوہا لیف ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ ابن منیع نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جس پر تکیہ
لگا کر سوتے تھے وہ دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا خرما کے پوست سے بھرا ہوا تھا چمڑے کا تکیہ ٹھنڈا رہتا ہے جلدی گرم نہیں ہوتا
عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کانت ضجعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادم حشوہ لیف ترجمہ ام
المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدہ دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا اور بھرا اوسکا خرما کے پوست
کا تھا اوسی پر آپ استراحت فرماتے تھے **عن** ام سلمة قالت کان فراشہا حیال مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے اونکا بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی کے مقابل تھا جہاں آپ نماز پڑھتے تھے

باب فی لحاف السقف رنگین اور نقشے پردہ لٹکانیکا بیان **عن** عبید اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی فاطمة رضی اللہ عنہا فوجد علی بابہا سترا فلم یدخل قال وقلما کان یدخل الا بدأ بہا فجاء علی رضی اللہ عنہ

فرآها مهتمة فقال مالك قالت جاء النبي صلى الله عليه وسلم الي فلم يدخل فاتاه علي رضي الله عنه فقال يا رسول
الله ان فاطمة اشتد عليها انك جئتها فلم تدخل عليها قال وما انا والدنيا وما انا والرقم فذهب الى فاطمة
فاخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت قل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأمرني به قال قل
لها فلترسل به الى بني فلان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے مکان پر تشریف لائے اونکے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا دیکھا آپ اندر نہ گئے اور باہر ہی سے لوٹ گئے آپ بہت کم ایسا کرتے
کہ گھر میں جاویں اور پہلے فاطمہ کو نہ پوچھیں جب حضرت علی رض آئے تو فاطمہ کو دیکھا رنجیدہ بیٹھی ہیں انہوں نے پوچھا کیا
ہوا فاطمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آئے تھے لیکن اندر تشریف نہ لائے علی یہہ سنکر رسول اللہ صلعم پاس
آئے اور عرض کیا کہ فاطمہ کو آپکا آنا اور اون کے پاس جانا نہایت گران گزرا ہے آپنے فرمایا مجھ سے اور نقش و نگار سے کیا
علاقہ اور مجھ سے اور دنیا سے کیا علاقہ یہہ سنکر علی فاطمہ کے پاس گئے اور جو آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا بیان کیا فاطمہ نے کہا
اچھا پوچھو آپ سے میں اس پردے کو کیا کروں آپنے فرمایا فلان لوگوں کو بھیجدو (ہر چند نقشی پردہ لٹکانا کچھ منع نہیں
مگر آپنے اپنی آل کیواسطے اسقدر آرام اور عیش بھی دنیا کا گوارا نہ کیا یہہ جیسا آپکو منظور رہتا ویسا ہی حضرت فاطمہ کا وفات
تک حال رہا) **عن** فضيل بهذا قال وكان سترا موشى **ترجمہ** فضیل سے یہی حدیث مروی ہے اتنا اس میں ہے کہ وہ پردہ
نقشی تھا

باب في التصليب في الثوب جس کپڑے میں ترسول کی صورت بنی ہو

عن عائشة رضي الله عنها
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يترك في بيته شيئا فيه تصليب الا قضبه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں کسی تصویر والی چیز کو جسمیں ترسول کی صورت بنی ہو (یا اور کوئی صورت بغیر
کاٹے یا توڑے کے نہ چھوڑتے تھے **ف** خواہ برتن یا کپڑا یا مثل اسکی کوئی چیز ہوتی)

باب في الصور تصویروں کا بیان

عن
علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں جاندار کی
تصویر یا کتا یا ناپاک شخص ہو (یعنی جسکو نہانیکی حاجت ہو مراد وہ فرشتے ہیں جو سوا میں کاتبین اور حافظین کے وہ تو
ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں) **عن** ابي طلحة الانصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة
بيتا فيه كلب ولا تمثال وقال انطلقوا بنا الى ام المؤمنين عائشة نسألها عن ذلك فانطلقنا فقلنا يا ام المؤمنين
ان ابا طلحة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا فهل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر ذلك
قالت لا ولكن ساحدثكم بما رايته فعل خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه وكنت اتحين قفوله
فاخذت نمطا كان لنا فسترته على العرض فلما جاء استقبلته فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله
وبركاته ... الحمد لله الذي اعزك واكرمك فنظر الى البيت فرأى النمط فلم يرد علي شيئا ورأيت الكراهية

فلم يدخلها النبي صلى الله عليه وسلم حتى محيت كل صورة فيها ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب مکہ فتح ہوا اور آپ بطحا میں تھے تو حضرت عمر کو حکم کیا کہ کعبہ میں جاویں اور جتنی مورتیں وہاں ہوں سب کو میٹ دیں پھر
رسول اللہ صلعم کعبہ میں تشریف نہ لیگئے یہاں تک کہ سب مورتیں وہاں کی میٹ دی گئیں (یعنے محو کر دی گئیں) **عن ميمونة**
زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان جبرئيل عليه السلام كان وعدني ان يلقاني
الليلة فلم يلقني ثم وقع في نفسه جرو كلب تحت بساط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح به مكانه
فلما لقيه جبرئيل عليه السلام قال انا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة فاصبح النبي صلى الله عليه وسلم فامر بقتل
الكلاب حتى انه ليامر بقتل كلب الحائط الصغير ويترك كلب الحائط الكبير ترجمہ ام المومنین حضرت میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھ سے ملاقات کا آج کی رات وعدہ کیا تھا سو مجھ سے
ملاقات نہیں کی پھر حضرت کے جی میں آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے آپ نے اسکی نکالنے کا حکم فرمایا تو وہ نکالا گیا پھر
تھوڑا سا پانی لیکر وہاں چھڑکا پھر جبرئیل علیہ السلام آپ کے ملاقات ہوئی تو جبرئیل نے کہا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے جہاں
میں کتا یا مورت ہو پھر حضرت نے صبح کو کتوں کے مارڈالنے کا حکم دیا یہاں تک کہ حکم دیا چھوٹے باغچے کے محافظ کتوں کو مارڈالنے
کا اور چھوڑ دیا بڑے باغ کے کتوں کو کیونکہ بڑے باغ کی محافظت بغیر کتے کے دشوار ہے **عن ابي هريرة** قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبرئيل عليه السلام فقال اتيتك البارحة فلم يمنعني ان اكون دخلت الا انه كان على
الباب تماثيل وكان في البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان في البيت كلب فمر برأس التمثال الذي في البيت
يقطع فيصير كهيئة الشجرة ومر بالستر فليقطع فليجعل منه وسادتين منبوذتين توطآن ومر بالكلب
فليخرج ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا الكلب لحسن وحسين كان تحت نضد لهم فامر به فاخرج
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے تو وہ بولے میں آیا تھا
کل کی رات کو بھی میں حاضر ہوا تھا کوئی چیز میرے لیے مانع نہ ہوئی سوائے تصویروں کے جو دروازے پر تھیں اور گھر میں ایک پردہ
تصویروں سے نقش کیا ہوا تھا اور مکان میں کتا بھی تھا سو تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم کیجیے جو مکان میں ہیں تاکہ
پھر وہ درخت کی شکل ہو جاویں گے اور پردہ کے پھاڑنے کا حکم کیجیے اوس میں بیٹھنے کے لیے دو غالیچے بنا لیے جاویں کہ وہ
پیروں سے روندے جاویں اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا معلوم ہوا کہ کتا
حسن یا حسین کا پالا ہوا ہے وہ اونکی تخت کے نیچے بیٹھا تھا آپ نے حکم دیا وہ نکالا گیا **ف** معلوم ہوا کہ جو تصویر کامل نہ ہو یا خراب کی ہو

اخر كتاب اللباس

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب لباس کی

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب الترجل

شروع ہوئی کتاب بالوں میں کنگھی کرنے کی ...

عبد اللہ بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کے کنگھی کرنیسے منع فرمایا ہے سوائے ایک دن آڑ کے **ف** یعنی ہر روز تیل کنگھی نہ کیا کرے بلکہ ایک روز ناغہ کرکے پھر کیا کرے اس لیے کہ ہر روز کے کرنے مین سنگار ہوتا ہی اور سنگار عورتون کے لیے زیبا ہی اور نہی مواظبت کرنیسے ہی اور بہت زیادہ کرنیسے واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن بریدۃ ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحل الی فضالۃ بن عبید وھو بمصر فقدم علیہ فقال اما انی لم اٰتک زائرا ولکن سمعت انا وانت حدیثا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجوت ان یکون عندک منہ علم قال وما ھو قال کذا وکذا قال فمالی اراک شعثا وانت امیر الارض قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینہانا عن کثیر من الارفاہ قال فمالی لا ارے علیک حذاء قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا

ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کیطرف کوچ کیا اور وہ مصر مین تھے جب وہان پہونچے تو کہا مین کچھ تمہاری ملاقات کو نہین آیا لیکن مینے اور تم نے ملکر ایک حدیث رسول اللہ صلعم سے سنی تہی شاید وہ تم کو مجھ سے زیادہ یاد ہو فضالہ نے کہا وہ کونسی حدیث ہی مین تمہین بکھرے بال دیکھتا ہون حالانکہ تم ملک کے حاکم ہو (فضالہ بن عبید اوس زمانے مین حاکم تہے مصر کے) اوس نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرماتے تھے بہت رفاہ (یعنی بہت عیش کرنیسے) پھر فضالہ سے اوس نے کہا کہ تمہارے پاس جوتیان کیون نہین نظر آتین فضالہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم ہمین کبھی کبھی ننگے پیر رہنیکا بھی حکم فرماتے تھے **ف** تاکہ جوتی کی عادت نہ ہوجاوے مگر یہ امر اور نہی تنزیہا تہا کمال اتقا اور زہد پر مبنی تہا نہ وجوبا اور تاکیدا مقصود اس سے یہہ تہا کہ مسلمان شبل اور لوگون کے عیش و عشرت مین نہ پڑجاوین اور ترقی دینی اور ملکی سے محروم نہ ہوجاوین جیسا اب ہوگیا **عن** ابی امامۃ قال ذکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما عندہ الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان یعنی التقحل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہی ایک روز صحابی آنحضرت سے دنیا کا ذکر کیا آپنے فرمایا کیا تم نہین سنتے کیا تم نہین سنتے کہ سادگی وضع مین رہنا (اور زرین اور زرتشین کو ترک کرنا) ایمان کی دلیل ہے سادگی وضع مین رہنا ایمان کی دلیل ہے (یعنی قوت ایمان اسی کو متقضی ہی کہ دنیا کے زیب و زینت کا بہت خیال نہ کرے)

باب ماجاء فی استحباب الطیب خوشبو لگانا سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** انس بن مالک قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سکۃ یتطیب منہا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سکہ (خوشبو مرکب) تہی آپ وہی خوشبو لگایا کرتے تھے **باب** فی اصلاح الشعر بالونکو درست رکہنا اور نہ پریشان رکہنا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرمہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے بال ہون اوس کو چاہئیے کہ بالونکو اچھی طرح رکھے **ف**

یعنی بالون کو دہویا کرے سر مین تیل ڈالکر کنگہی کیا کرے یہہ نہین کہ سر جہاڑ منہ پہاڑ ہو جاوے اور نہ ہمیشہ کنگہی کرے نہ تیل ڈالے

باب فی الخضاب للنساء عورتونکو مہندی لگانا کیسا ہے **عن** کریمۃ بنت ہمام ان امرأۃ اتت عائشۃ رضی الله عنہا فسألتہا عن خضاب الحناء فقالت لا بأس بہ ولکنی اکرہہ کان حبیبی صلی الله علیہ وسلم یکرہ ریحہ **ترجمہ** کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے ایکعورت نے حضرت عائشہ سے مہندی کی خضاب کا حال پوچھا تو اونہون نے اوس سے کہا کہ اوسکا کچھ مضایقہ نہین **ف** عورتون کے لیے ہاتھہ پیر مہندی مین لگانیکا حال پوچھا جیسے سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے **ف** مگر مین اوسکو اس لیے برا جانتی ہون کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم میرے پیارے اوسکی بو کو برا جانتے تھے

عن عائشۃ رضی الله عنہا ان ہند ابنت عتبۃ قالت یا نبی الله بایعنی قال لا ابایعک حتی تغیری کفیک کانہما کفا سبع **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا کہ اے نبی الله کے مجہہ سے بیعت لیجیے تو آپنے فرمایا جبتک تو اپنی ہاتہونکا رنگ نہ بدلیگی تو مین تیرے سے بیعت نہ لونگا تیری دونو ہتہیلیان تو گویا درندہ کی سی ہین (اگرچہ آنحضرت صلعم عورتونکا ہاتہہ بیعت مین نہین چہوتے تھے مگر ہند سے یہ اسلیے کہہ دیا کہ وہ مہندی لگاکر مثل مردون کی اپنے ہاتہہ صاف نرکہے) **عن** عائشۃ رضی الله عنہا قالت اومت امرأۃ من وراء ستر بیدہا کتاب الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقبض النبی صلی الله علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری اید رجل ام ید امرأۃ قالت بل امرأۃ قال لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایکعورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اوسکے ہاتہہ مین وہ کتاب تھی جو رسول الله صلعم کے نام پر تہی تو رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ سمیٹ لیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ مرد کا ہاتہہ ہے یا عورت کا ہاتہہ ہے تو اوس عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتہہ ہے آپ نے اوس سے فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخونون کو مہندی سے رنگتی (یعنے اگر ہاتہہ نہ رنگے تو ناخون ہی سہی کچہہ تو عورت اور مرد مین فرق نمایان رہے)

باب فی صلۃ الشعر دوسری سر کے بال اپنے سر مین جوڑنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ بن ابی سفیان عام حج وہو علی المنبر وتناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی یقول یا اہل المدینۃ این علماؤکم سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ینہی عن مثل ہذہ ویقول انما ہلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ہذہ نساؤہم **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے اونہون نے معاویہ بن ابی سفیان سے حج کے دن منبر پر سنا (یعنی جس سال اونہون نے حج کیا) اور وہ منبر پر تھے اونہون نے ایک بالونکا چہلا اپنی خادم کے ہاتہہ سے لیا اور کہتے تھے اے مدینہ والو کہان ہین علماء تمہارے رسول الله صلی الله علیہ وسلم کو مین نے سنا ہے آپ اس سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ تباہ ہوئی بنی اسرائیل جب اونکی عورتون نے یہہ کام شروع کیا **عن** عبد الله قال لعن رسول الله صلی الله علیہ وسلم الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ **ترجمہ** عبد الله سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے لعنت کی اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بال کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جڑواوے

اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے یعنی نیل بھرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدوادے ف اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں میں اور بال ملا کر لینی گرہنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور جسکی بال جوڑی جاوین وہ بھی لعنت پڑتی ہے
اور جو عورت جوڑا وہ بھی اوسپر ہے اور جو عورت نیلا گدوادے اور جو عورت اپنے ہاتھ سے گودے عن عبد الله قال لعن

الله الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات
للحسن المغيرات خلق الله عز وجل فبلغ ذلك امرأة من بني أسد يقال لها أم يعقوب زاد عثمان كانت
تقرأ القرآن ثم اتفقا فأتته فقالت بلغني عنك أنك لعنت الواشمات والمستوشمات قال محمد
والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات قال عثمان للحسن المغيرات خلق الله
تعالى فقال وما لي لا ألعن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله تعالى قال لقد
قرأت ما بين لوحي المصحف فما وجدته فقال والله لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه ثم قرأ وما آتاكم
الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت إني أرى بعض هذا على امرأتك قال فادخلي فانظري
فدخلت ثم خرجت فقال ما رأيت وقال عثمان فقالت ما رأيت فقال لو كان ذلك ما كانت معنا

ترجمہ عبد الله بن مسعود سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے لعنت کری الله اون عورتوں پر جو نیلا گودیں اوروں کا
گدواویں اور لعنت کری الله اُن عورتوں پر جو بال چُنتی ہیں یعنی چہیلا لگاویں یا اپنے بال اکہیڑیں یعنی اپنی منہ کے رونگٹے
نکالیں زیب و زینت کیواسطے جیسے ایران کی عورتیں کیا کرتی ہیں اور لعنت کری الله اون عورتوں پر جو اپنے دانتوں میں
کشادگی کریں (ریتوا کر تاکہ جوان معلوم ہوں عرب کے لوگوں کو دانتوں کا جدا جدا رہنا پسند تہا کیونکہ یہ کم سنی کی علامت
ہی بوڑہی عورتیں بہو کا دینے کیلیے ایسا کرتیں) خوبصورتی کے لیے اور الله کے بنائی ہوئی صورت بدلنے کیلیے یہ خبر ایک
عورت کو پہونچی جو بنی اسد میں سے تہی جسکا نام ام یعقوب تہا اور قرآن پڑہا کرتی تہی وہ عبد الله بن مسعود پاس آئی اور
بولی مجھکو خبر پہونچی کہ تمنے لعنت کی گودنا لگانے والی پر اور جسکی گودنا لگایا جاوے اوسپر اور چہیلا لگانیوالی پر اور دانتوں کو گہسانے
والی پر اور دانتوں میں کشادگی کرنیوالی پر جو خوبصورتی کے لیے الله کی بنائی ہوئی صورت کو بدلے عبد الله نے کہا بیشک
کیا وجہ ہے جو میں لعنت نہ کروں اوسپر جسپر رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے لعنت کی اور وہ ملعون ہے قرآن کے روسے وہ
عورت بولی میں نے تو قرآن میں یہ مسئلہ نہیں دیکہا (کہ لعنت کی ہو اس قسم کی عورتوں پر) عبد الله نے کہا اگر تو
تو اوسکو سمجھکر تامل کیساتھ) پڑہتی تو ضرور اس مسئلہ کو پاتی پہر انہوں نے یہ آیت پڑہی ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم
عنہ فانتہوا یعنے جسبات کا رسول تم کو حکم کری اوسکو مضبوط پکڑ لو اور جس سے منع کری اوس سے باز رہو) وہ بولی میں نے
تو سمجھی ہے بعضی چیز تمہاری عورت کو کرتے دیکہا ہے انہوں نے کہا اچہا اندر جا اور دیکہہ وہ اندر گئی پہر باہر نکلی اور بولی نہیں
اگر چیز نہیں دیکھی (یعنی ان باتوں میں سے جنپر تمنی لعنت کی تمہاری عورت میں کوئی بات نہیں ہے) عبد الله نے کہا اگر وہ ایسی

باتین کرتی ہوئی تو سامنے ہو یا پیچھے رہتی۔ عن ابن عباس قال لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنمصة
والواشمة والمستوشمة من غير داء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لعنت کی گئی بالوں کے جوڑنے والی اور جڑوانے والی
اور بال اکھاڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر بلا عذر کے یعنی اگر عذر سے
کام ہوں تو لعنت نہیں ابو داود نے کہا واصلہ وہ ہے جو عورتوں کے بال میں بال ملاوے اور مستوصلہ جو ملواوے اور نامصہ
وہ ہے جو ابرو کے بال اکھاڑے ابرو کو باریک کرنے کو اور متنمصہ وہ ہے جسکے ساتھ یہ فعل کیا جاوے اور واشمہ
وہ ہے جو منہ میں خال بناوے سرمہ سے یا سیاہی سے اور مستوشمہ وہ ہے جسکا ایسا کیا جاوے احمد نے کہا بالوں کو کسی چیز سے باندھنے میں
نہیں ہے باب فی رد الطیب خوشبو کی تحفہ دیں تو پھیرنا کیسا ہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من عرض عليه طيب فلا يرده فانه طيب الريح خفيف المحمل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو دی جاوے تو نہ پھیرے کیونکہ بو اسکی اچھی ہے اور بوجھ اسکا
کم ہے اور خوشبودار چیزیں) ف یعنی خوشبو اور پھول وغیرہ کا پھیرنا اچھا نہیں ہے جسکو [illegible] احسان
نہیں ہے کہ اوسکا عوض دینا کچھ مشکل ہو [illegible] لینے سے کوئی تکلیف [illegible] ایسی چیز کو کیوں رد کرے باب
فی المرأة تتطيب للخروج [illegible] خوشبو کا استعمال کرے [illegible] عن ابی موسی عن النبی صلی
الله عليه وسلم قال اذا استعطرت المرأة فمرت على القوم ليجدوا ريحها فهي كذا وكذا قال قولا شديدا
ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت عطر لگا کر مردوں میں جاوے تاکہ وہ اسکی
خوشبو سونگھیں تو وہ ایسی ہے ایسی ہے آپ نے اسکو بہت سخت فرمایا عن ابی هريرة قال لقيته امرأة
وجد منها ريح الطيب ينفح ولذيلها اعصار فقال يا امة الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال انی سمعت
حبي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول لا تقبل صلاة لامرأة تطيبت لهذا المسجد حتى ترجع فتغتسل
غسلها من الجنابة ترجمہ ابو ہریرہ کو ایک عورت ملی جس سے خوشبو پھیل رہی تھی اور اوسکے بدن سے خوشبو آرہی تھی اور
اوسکے کپڑے سے ہوا اڑ رہی تھی اونہوں نے کہا اے جبار (یعنی خدا عز وجل جسکا قہر بہت سخت ہے) کی لونڈی تو مسجد سے آئی وہ
بولی ہاں اونہوں نے کہا تو نے خوشبو لگائی بولی ہاں ابو ہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے جو میرے محبوب تھے
آپ فرماتے تھے جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں آوے اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی جبتک اپنے گھر کو نہ لوٹے اور وہاں جا کر غسل کرے
(خوشبو دور کرنے کے لیے) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما امرأة اصابت بخورا
فلا تشهدن معنا العشاء قال ابن نفيل الآخرة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو عورت خوشبو کی دھونی لیوے (یعنے عود لوبان وغیرہ کی) تو وہ ہمارے ساتھ عشا کی نماز مسجد میں آکر نہ پڑھے
(بلکہ گھر میں پڑھ لیوے) باب فی الخلوق للرجال زعفران مردوں کو لگانا کیسا ہے عن عمار بن یاسر

قال قدمت علی اهلی لیلا وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی ولم یرحب بی فقال اذہب فاغسل ہذا عنک فذہبت فغسلتہ ثم جئت فسلمت علیہ فرد علی ورحب بی وقال ان الملائکۃ لاتحضر جنازۃ الکافر بخیر ولا المتضمخ بالزعفران ولا الجنب قال ورخص للجنب اذا نام اواکل اوشرب ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ مین اپنے گھر مین رات کو آیا اور میری دونون ہاتھ پھٹ گئی تھے تو میری گھر والونے اون مین زعفران کا خلوق (ایک خوشبو مرکب ہے) لگایا پھر صبح کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا کچھ جواب نہ دیا نہ مرحبا کہا اور فرمایا کہ جاکر اسکو دہو ڈال پھر مین گیا اور اوسکو دہو کر پھر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپنے مجھے سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا بعد اوسکی فرمایا فرشتے کافر کے جنازے پر نہین آتے بہتری لیکر اور نہ اوس شخص کے جو زعفران لتہیڑی ہو نہ جنب کے لیکن رخصت دی آپنے جنب کو سوتے یا کہاتے پیتے وقت وضو کی (اگر غسل مین دشواری ہو) عن عمار قال تخلقت بہذہ القصۃ والاول اتم بکثیر فیہ ذکر الغسل قال قلت لعمر وہم حرم قال لا القوم مقیمون ترجمہ عمار سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن پہلی روایت پوری ہے۔ ابن جریج نے کہا مین نے عمر بن عطیہ سے کہا کیا اوس وقت لوگ احرام باندہی تھی۔ انہون نے کہا نہین سب اپنے گھر مین تھے (یعنی زعفران کی ممانعت کچھ احرام کیوجہ سے نہ تھی) عن ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایقبل اللہ تعالی صلوۃ رجل فی جسدہ شئ من خلوق سمعت اباداود یقول جداہ زیدہ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اوس شخص کی نماز نہین قبول کرتا جسکے بدن مین کچھ بھی خلوق (زعفران سے مرکب ایک خوشبو ہے) لگی ہو ف مردون کو زعفران بدن اور کپڑون مین لگانا منع ہے اکثر علمانے ان حدیثون کے روسے عن انس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التزعفر للرجال وقال عن اسماعیل ان یتزعفر الرجل ترجمہ انس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردونکو زعفران لگانیسے ف مگر جو شخص نکاح کرے اوسکو زعفران لگانا مباح ہے بعضونکے نزدیک عن عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لاتقربہم الملائکۃ جیفۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکے پاس فرشتے نہین جاتے ایک تو کافر کی میت پاس دوسری جو زعفران لتہیڑی ہو تیسری جسکو نہانے کی حاجت ہو جبتک غسل نہ کری اگر ہوسکے ورنہ وضو کرے (اگر غسل میں دقت دشوار ہو) عن الولید بن عقبۃ قال لما فتح نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ جعل اہل مکۃ یاتونہ بصبیانہم فیدعو لہم بالبرکۃ ویمسح رؤسہم قال فجئ بی الیہ وانا مخلوق فلم یمسنی من اجل الخلوق ترجمہ ولید بن عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو مکہ والے اپنی لڑکونکو لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہونے لگے سو آپ اون کے لیے برکت کی دعا کرتے تھے اور اونکے سرون پر ہاتھ پھیرتے تھے پھر مین بھی آپکی خدمت مین لیا گیا

وقد تشقق فغسل عنہ فخرج فسلمت علیہ فلم یرد علی ولم یرحب بی وقال اذہب فاغسل ہذا عنک قال فذہبت فغسلتہ ثم جئت

...سے تنہا اسواسطی آپ نے مجھے نہین پہچانا اگر تو آپ کو خیال گیا کہ اس مین مین بیشک شرع ذلت ہے
...بیا قصد کیا کہ حرف کا بات نہین ہے) **عن** انس بن مالك ان رجلا دخل على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وعليه اثر صفرة وكان النبي صلى الله عليه وسلم قلما يواجه رجلا في وجهه بشيء يكرهه
فلما خرج قال للقوم لو قلتم لهذا ان يغسل ذا عنه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا اوس پہ (زعفران کی) زردی کا نشان تھا اور آپ بہت کم کسی شخص کے سامنے اوسکی اوس چیز کو بیان
کرتے جسکو آپ برا جانتے تاکہ سامنے کسی کے وہ رنجیدہ نہو جب وہ نکلا تو آپ نے فرمایا کاش تم کہو اوس سے کہ دہو ڈالے
زردی کو **باب** ما جاء في الشعر بال کہانتک رکہنا چاہیے **عن** البراء قال ما رأيت من ذي لمة
احسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم زاد محمد له شعر يضرب منكبيه قال ابو داود
كذا رواه اسرائيل عن ابي اسحاق قال يضرب منكبيه وقال شعبة يبلغ شحمة اذنيه **ترجمہ** براء
بن عازب سے روایت ہے مین نے کسی شخص کو جو کان سے نیچے بال رکہتا ہو سرخ جوڑا پہنے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
زیادہ خوبصورت نہین دیکہا آپکے بال مونڈہون کو لگتے تہے ابو داود نے کہا اسرئیل نے ابو اسحاق سے ایسا ہی روایت کیا
کہ آپکے بال مونڈہون سے لگتے تہے اور شعبہ نے کہا کانونکی لو تک تہے **ف** کانون کی لو تک بالونکا رکہنا بہتر ہی اور جو
مونڈہون تک اوس سے نیچے رکہنا اچہا نہین ہے) **عن** البراء قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم شعر يبلغ
شحمة اذنيه **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانونکی لوکیون تک پہونچتی تہے **ف** اس حدیث
سے پہلی روایت کو قوت ہے **عن** انس بن مالك كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى شحمة اذنيه **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دونو کان کی لو تک تہے **عن** انس بن مالك قال
كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى انصاف اذنيه **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال کانون کے نصف تک تہے **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی اور مصر دونون مین اسی مقام پر ہے لیکن براء کی روایت کے بعد
حضرت عائشۃ کی حدیث کے بعد نسخہ دہلی مین ہے **عن** عائشة قالت كان شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم فوق الوفرة
ودون الجمة **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال وفرہ سے زیادہ اور جمہ
سے کم تہے **ف** وفرہ کان تک اور جمہ مونڈہون تک **باب** ما جاء في الفرق مانگ نکالنیکا بیان (یعنی سر کے بال دونو طرف
نکالنا) **عن** ابن عباس قال كان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤسهم
وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر به فسدل رسول الله
صلى الله عليه وسلم ناصيته ثم فرق بعد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اہل کتاب اپنے سر کے بال بغیر مانگ نکالے چہوڑ دیتے
تہے اور مشرکین ... سر ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

جس باب مین اونکو کوئی حکم نہوتا اس لیے آپنے اپنی پیشانی کے بال لٹکا دیے پہر اپنے سر مین مانگ نکالنے لگے **ف** یعنی جس کام
کے کرنے نکرنے کا حکم اللہ کیطرف سے کچہہ نہ پاتے اوس مین اہل کتاب کی آپ موافقت کرتی کیونکہ اس مین بہی کچہہ سند
ہی اور مشرکین کی سند انکی پاس اللہ کی کوئی کتاب نہین وہ فقط دیکہا دیکہی کام کرتے مین بعد اسکی حضرت کی نزدیک وحی
کے سبب سے یا اپنی اجتہاد سے کہ وہ بہی ایک قسم کی وحی ہی اپنے سر مین مانگ نکالی تاکی ہماری لیے اب قرآن وحدیث
موجود ہے ہمکو موافقت ضرور نہین بلکہ منع ہے مگر جو کام کہ انگلی کتاب مین اوسکا حکم ہی اور ہماری دین مین بہی اوسکا حکم
ہی جیسا کہ ختنہ وغیرہ تو وہ کام ہم کرینگے گو اونکی موافقت ہو جاوی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اذا
اردت ان فرق راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدعت الفرق من یافوخہ وارسل ناصیتہ
بین عینیہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سی روایت ہی جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون کی مانگ
نکالنا چاہتی تو آپ کے سر مبارک کے بیچون بیچ سے مانگ چیرتی اور آپ کی پیشانی کے بالون کو دونو طرف مین لٹکا دیتی
دونون آنکہونکے بیچ کی سیدہ سے یعنی آدہی ادہر اور آدہی اودہر **باب** فی تطویل الجمۃ سر کے بالونکو لنبا رکہنا
نحوست ہی **عن** وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولی شعر طویل فلما رانی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ذباب ذباب فرجعت فجززتہ ثم اتیتہ من الغد فقال انی لم اعنک وھذا
احسن **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میری سر کے بال لنبی تہے جب آپ نے
مجہی دیکہا تو فرمایا (بالونکو اتنا لنبا رکہنا) نحوست ہی مین یہہ سنکر لوٹ گیا اور بالون کو کتر کر دوسری روز
آیا آپ نے فرمایا مینے تیرے ساتہہ برائی نہین کی یہ اچہا ہی (یعنی اب بال اچہی ہوئے جتنے چاہیین) اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہت نیچے بال رکہنا ممنوع اور منحوس ہی اچہا یہہ ہے کہ مونڈہون تک ہون **باب** فی الرجل یعقص شعرہ
مرد اپنے سر کے بال گوندہ لیوی تو کیسا ہی **عن** مجاھد قال قالت ام ھانی قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ
ولہ اربع غدائر تعنی عقائص **ترجمہ** مجاہد نے ام ہانی سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہماری پاس
مکہ مین تشریف لائی (یعنی فتح مکے کے دن) تو آپ کے چار لٹین گوندہی ہوئی تہین (یعنی ساری سر کے بال کو چار حصے کرکے
گوندہ لیا تہا تاکہ سفر مین پریشان نہو جاوین) **باب** فی حلق الراس لڑکونکا سر منڈانا کیسا ہی **عن** عبد اللہ بن
جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امھل آل جعفر ثلاثا ان یاتیھم ثم اتاھم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم
ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیٔ بنا کانا افرخ فقال ادعوا لی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا **ترجمہ** عبد اللہ بن
جعفر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی گہر والون کو مہلت دی تین کی (یعنی تین رات کی) پہر آپ اون
پاس تشریف لائی اور فرمایا آج کے بعد ہماری بہائی پر تم مت روؤ اور پہر فرمایا کہ ہماری پاس ہماری بہتیجون کو بلاؤ تو ہم آپ کے
خدمت مین حاضر ہوئے چڑیا کے بچہ [illegible] ہوئے آپ نے فرمایا کہ نائی کو میری پاس بلاؤ پہر آپنے اوسی حکم دیا

تو اوس نے ہماری سر کو مونڈا اور آپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اسواسطے کہ بچوں کی ماں مصیبت میں تھی اوسکو سر دھونے اور کنگھی کرنے
کی طرف توجہ نہ ہوتی) **باب** في الذوائب لڑکوں کی زلفیں رکھنا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن القزع والقزع ان يحلق راس الصبي فيترك بعض شعره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع اوسکو کہتے ہیں جو لڑکے کا کچھ سر مونڈا وے اور کچھ باقی
رکھے (یعنی زلفیں رہنے دے) **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن القزع وهو ان يحلق راس
الصبي فتترك له ذوابة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ لڑکے
کا سر مونڈا جاوے اور چوٹی یعنی زلف چھوڑ دی جاوے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم راى صبيا قد حلق
بعض شعره وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوه كله او اتركوه كله **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اوسکا تھوڑا سا سر مونڈا تھا اور تھوڑے سر پر بال تھے آپ نے اس حرکت سے
منع فرمایا (یعنی اوس لڑکے کے وارثوں سے) اور فرمایا کہ اسکا سب سر مونڈو یا سب چھوڑو) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے سر
میں چوٹی یا ببریں یا کاکلیں یا چوٹیاں رکھنا اچھا نہیں باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہیں مگر وارثوں کو چاہیے کہ بچوں کا اپنے منع کیا کریں تو اب
سر کے بال منڈا دیں یا سب سر پر رکھیں اور جب لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا نہ چاہیے تو پھر بڑوں کو بدرجہ اولی نہ چاہیے بلکہ
ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اسطرح بال رکھتے دیکھے تو سنت کی پیروی کر کے اوسکو منع کر دے) **باب**
في الرخصة لڑکوں کی زلفوں کی رخصت کا بیان **عن** انس بن مالك قال كانت لي ذؤابة فقالت لي امي لا اجزها
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمدها ويأخذ بها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ میری سر پر چوٹی تھی
میری ماں نے مجھ سے کہا کہ میں اوسکو نہ کاٹوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسے کھینچتے تھے اور لٹکایا کرتے مجھکو چوٹی
پکڑ کر شفقت سے) **عن** حجاج بن حسان قال دخلنا على انس بن مالك فحدثتني اختي المغيرة قالت وانت
يومئذ غلام ولك قرنان او قصتان فمسح راسك وبرك عليك وقال احلقوا هذين او قصوهما
فان هذا زي اليهود **ترجمہ** حجاج بن حسان سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے تو میری بہن نے مجھ سے بیان کیا
کہ تو اوس وقت لڑکا تھا اور تیرے سر پر دو زلفیں تھیں یا دو لٹیں تھیں انس نے تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور یہ
کہا مونڈ ڈالو یا کتر ڈالو ان زلفوں کو اسلیے کہ یہ طریقہ ہے یہود کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ اہل کتاب کی مشابہت
کو بضرورت کے برا جانتے تھے **باب** في اخذ الشارب مونچھیں کترنے کا بیان **عن** ابي هريرة يبلغ به
النبي صلى الله عليه وسلم الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والاستحداد ونتف الابط وتقليم
الاظفار وقص الشارب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے پیدایش پانچ چیزیں
سنت ہیں (یعنی فطرت میں داخل ہو گئے ہیں) اول ختنہ کرنا دوسری ناف کے نیچے مونڈنا تیسری بغل کے بال اکھاڑنا

چوتھی ناخون کترنا پانچوین موچھین کترنا ف یعنی ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزونکو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین سو اسطرح کہ اول تو اس مین پاکی اور ستہرائی ہی دوسری فائدہ بہی ہی ختنہ مین یہہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہہ فائدہ ہی کہ میل دور رہتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہہ فائدہ ہے کہ میل نہی اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہی اور ناخون کاٹنے مین یہ فائدہ ہی کہ مجوسی اور ہندؤون کی مشابہت نہو اور کہانے پینے مین کچھ اٹک نہو۔ ہر چند سنت یہ ہی کہ ناف کے نیچے کے بال اوسترہ سی مونڈی لیکن نورہ لگانا بہی درست ہی اور جسکو بال اوکہیڑنے کی عادت ہو تو بہی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بہی درست ہی اور دوسری حدیث مین یہہ دسون چیزین ذکر فرمائین۔ پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہہ۔ اول سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسری کلی کرنا۔ تیسری ناک صاف کرنا۔ چوتھی مسواک کرنا۔ پانچوین۔ پانی سی استنجا کرنا۔ کبہی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبہی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا **عن** عبد اللّٰہ بن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی ترجمہ عبد اللّٰہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے موچھون کے خوب کترانیکا یا مونڈ نیکا حکم کیا **ف** یعنی اُن بالونکو جو ہونٹھ سے لگے مین یا ساری موچھ کا علما کا اسمین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک کترنا افضل ہی بعضون کے نزدیک مونڈنا آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کترواتی تھی اور بعض مونڈتے تھی **ت** اور داڑھیونکو چھوڑ دینے کا **ف** ابن عمر اور ابو ہریرہ سے مروی ہی وہ اپنی داڑھیان ایک مٹھی کے برابر رکھتی تھی اس سے زیادہ کترواڈالتی تھی امام مالک سی سوال ہوا کہ اگر داڑھی لنبی ہو جاوے اونہون نے کہا کہ کترنا چاہیے ترمذی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک مین سی لیا کرتے تھے طول اور عرض مین سی تا کہ گول ہو جاوے **عن** انس بن مالک قال وقت لنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حلق العانة وتقليم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط اربعين يوما قال ابو داود رواه جعفر بن سليمان عن ابي عمران عن انس لم يذكر النبي صلى الله عليه وسلم قال وقت لنا ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ہماری لیے حد مقرر کر دی ناف کے نیچے کے بال مونڈوانے کے اور ناخن ترشنے کے اور موچھون کے کترانے کی اور بغل کے بال دور کرنے کی چالیس دن تک **ف** یعنے اس سی زیادہ تاخیر درست نہین ہی گویا یہ اکثر مدت ہی بعضے روایتون مین ہی کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ناخون اور موچھین ہر ہفتہ مین کتراتے تھے اور زیر ناف کے بال بیس دن مین ایکبار لیتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن مین ایک بار۔ اکثر علمانے ہر ہفتہ یہہ کام ادا کرنا مندوب سمجہا ہے **عن** جابر قال كنا نعفي السبال الا في حج او عمرة ترجمہ جابر سے روایت ہی کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ اپنی داڑھیون کو لٹکا رہنے دیتی

باب فی نتف الشیب

سفید بال داڑھی یا سر سے اوکہاڑنا چاہا نہین ہی **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفوا الشيب ما من مسلم يشيب شيبة في الاسلام قال عن

سفیان الا کانت له نورا یوم القیامة وقال فی حدیث یحیی الا کتب له بها حسنة وحط عنه بها
خطیئة ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید
بال کو مت اوکھاڑو اسلیے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام مین جسکا بال سفید ہوا ہو مگر وہ بال قیامت کے دن اوسکے
لیے نور نہ ہو ف معلوم ہوا کہ سفید بال ہونیسے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے بضرورت اوسکا اوکھاڑنا یا اوسکو سیاہ کرنا
منع ہے ف یحیی کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ ہر سفید بال کے بدلے مین ایک نیکی لکھی جاویگی اور ایک برائی معاف ہوگی باب
فی الخضاب خضاب کا بیان کس رنگ کا درست ہے اور کونسا نادرست عن ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان الیهود والنصارٰی لا یصبغون فخالفوهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہود اور نصاری اپنی داڑھیاں نہیں رنگتے تو تم اونکی مخالفت کرو (یعنی رنگو) ف بہتر یہہ ہے کہ زرد رنگ جیسے ورس یا مہندی کے
کہ مہندی لیسی رنگے پھر یہہ ہے کہ دوسری رنگے عن جابر بن عبد الله قال اتی بابی قحافة یوم فتح مكة وراسه
ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے فتح مکہ کے روز ابو قحافہ جو آئی تو اونکی ڈاڑھی مثل ثغامہ (ایک قسم کے نہایت سفید گھاس کی) کے سفید
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ڈاڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو ف
معلوم ہوا کہ کالے رنگ کا خضاب کرنا نچاہیے عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احسن ما غیر به
هذا الشیب الحناء والكتم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لیے
حنا اور کتم بہت کیا اچھی چیز ہے ف کتم کہتے ہین وسمہ کو اور بعضون نے کہا وہ ایک گھانس ہے جو وسمے کے ساتھہ ملائی جاتی ہے
عن ابی رمثة انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هو ذو وفرة بها ردع حناء وعلیه بردان
اخضران ترجمہ ابی رمثہ سے روایت ہے مین اپنے باپ کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا دیکھا تو آپکے سر کے بال
مین کانون کی لو تک اور ان پر مہندی کا رنگ لگا ہوا ہے اور دو چادرین سبز رنگ کی پہنے ہین عن ابی رمثة فی
هذا الخبر قال فقال له ابی ارنی هذا الذی بظهرك فانی رجل طبیب قال الله تعالى الطبیب بل انت
رجل رفیق طبیبها الذی خلقها ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث مین مروی ہے کہ میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا آپ مجھے اپنی پشت دکھلائیے کیونکہ مین طبیب ہون۔ آپ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالی ہے بلکہ تو رفیق ہے یعنی نرمی
کرنیوالا ہے مریض کو اور تسکین دینے والا ہے اوسکو اتی طبیب وہی ہے جسنے اوسے پیدا کیا عن ابی رمثة قال اتیت
النبی صلی الله علیه وسلم انا وابی فقال لرجل او لابیه من هذا قال ابنی قال لا تجنی علیه وكان قد لطخ لحیته
بالحناء ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث مین مروی ہے مین اپنے باپ کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے کسی شخص
سے پوچھا یا میرے باپ سے یہہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپنے فرمایا یہہ تیرا بوجھہ نہ اوٹھاویگا (قیامت کے روز جو گناہ تو کریگا

اوسکی بابت پس گنجی ہو ہوگی) آپ نے اپنی ماڑہی مین مہندی لگائی تہی **عن** انس سئل عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر

انہ لم یخضب و لکن قد خضب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے خضاب کا حال پوچہا تو اونہون نے کہا کہ آنحضرت نے تو خضاب نہین کیا مگر ہان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تو البتہ خضاب

کیا ہی **باب ما جاء فی خضاب الصفرۃ** زرد رنگ کے ساتہہ خضاب کرنیکا بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ و

سلم کان یلبس السبتیۃ ویصفر لحیتہ بالورس والزعفران وکان ابن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیان بے بال کے پہنا کرتی اور اپنی ڈاڑہی مبارک کو ورس ایک قسم کی گہانس زرد رنگ ہے اور

زعفران سے زرد کرتے اور ابن عمر بہی اوسیطرح کیا کرتے تہے **عن** ابن عباس قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل

قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ھذا احسن من ھذا قال

ثم مر آخر قد خضب بالصفرۃ فقال ھذا احسن من ھذا کلہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوس نے مہندی سے خضاب کیا تہا تو آپ نے فرمایا یہہ کیا اچہا ہے ابن عباس نے کہا پہر اور ایک

شخص مہندی اور کتم (ایک گہاس ہی) دونون سے خضاب کرکر آیا تو آپنے فرمایا یہہ اوس سے بہی اچہا ہے راوی کہتا ہی کہ تہوڑی دیر

مین پہر اور ایک تیسرا شخص زرد خضاب کرکے آیا تو آپنے اوسے فرمایا یہہ تو سب سے اچہا ہے **باب ما جاء فی خضاب السواد**

سیاہ رنگ سے خضاب کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم یخضبون فی

آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ مین ایک قوم ہوگی وہ کبوتر کے سینہ کا سا سیاہ خضاب کرینگی تو وہ جنت کی خوشبو بہی نہ سونگہین گے

ف یعنی جنت کے پاس بہی پہٹکنی نہ پاوینگے جانا کیسا **باب ما جاء فی الانتفاع بالعاج** ہاتہی دانت کو استعمال

مین لانا درست ہے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

سافر کان آخر عہدہ بانسان من اھلہ فاطمۃ واول من یدخل علیھا اذا قدم فاطمۃ فقدم من غزاۃ

لہ وقد علقت مسحا او سترا علی بابھا وحلت الحسن والحسین قلبین من فضۃ فقدم فلم یدخل فظننت

ان ما منعہ ان یدخل ما رای فھتکت الستر وفککت القلبین عن الصبیین وقطعتہ بینھما فانطلقا

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھما یبکیان فاخذہ منھما وقال یا ثوبان اذھب بھذا الی فلان

اھل بیت فی المدینۃ ان ھؤلاء اھل بیتی اکرہ ان یاکلوا طیباتھم فی حیاتھم الدنیا یا ثوبان اشتر

لفاطمۃ قلادۃ من عصب وسوارین من عاج **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی جو مولی (غلام آزاد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہین سفر کا ارادہ فرماتے تو گہر کے سب آدمیون مین حضرت فاطمہ سے آپ کی خیر

بات چیت ہوتی **ف** یعنی سب گہر والون مین سے آپ رخصت ہوکر فاطمہ پاس تشریف لاتے اور اون ہی سے باتین کرکر رخصت ہوکر

سب سے آخر مین حضرت فاطمہ سے رخصت ہوتے **ف** اور جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو پہلے فاطمہ رضہ سے ملاقات کرتے تو آپ ایک جہاد سے
تشریف لائے اور حضرت فاطمہ نے اپنے دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ لٹکایا تہا اور حضرت حسن و حسین رض دونون کو چاندی کے دو کنگن پہنائے تہے
آنحضرت صلعم نے جو تشریف لاکر دیکھا تو گھر مین آپ نہ آئے (یعنی جیسے آپ کی عادت تھی) تو حضرت فاطمہ نے گمان کیا کہ آپ گھر مین
تشریف لانے سے ان چیزون نے روکا دریافت کیا تو یہی معلوم ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ سے پردہ نکالا پھر
دونون بچون سے اوس زیور کو بھی اوتار لیا اور کاٹ کر اون کے سامنے ڈالدیا وہ دونون کے دونون آنحضرت صلعم پاس روتے ہوے
چلیگئے آپ نے اون سے وہ کٹے ہوے ٹکڑے لیکر فرمایا اے ثوبان یہ جاکر فلان گھر والون کو دے آ کوئی تھی مدینہ مین پھر فرمایا
یہ لوگ میرے اہل بیت ہین (یعنے فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم) مین برا جانتا ہون کہ یہ اپنے مزے دنیا ہی مین لوٹ
لین اے ثوبان فاطمہ کے لیے ایک ہار منکون کا خرید لے اور دو کنگن ہاتھی دانت کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھی
دانت پاک ہے اور اوسکا استعمال درست ہے بخاری مین ہے کہ علمای سلف اوس سے کنگہی کرتے تہے اور اوس مین تیل رکہتے تہے

آخر کتاب الترجل

تمام ہوئی کتاب کنگہی کرنیکی اور اوسکی متعلقات کی اللہ کے فضل اور احسان سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الخاتم

ابتدا شروع ہوتی ہے کتاب انگوٹھی پہننے کی اللہ کے نام سے جو بہت رحمت والا ہے مہربان **عن**
انس بن مالک قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی بعض الاعاجم فقیل لہ انہم لا یقرؤن
کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ صلعم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بادشاہون ملک عجم کو فرمان لکہنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ وہ تو بغیر مہر
کے خط پڑہتے بھی نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی مہر دار بنوائی اور اوس مین محمد رسول اللہ صلعم
آپ نے کہدوایا **عن** انس بمعنے حدیث عیسی بن یونس زاد فکان فی یدہ حتی قبض وفی ید ابی بکر
حتی قبض وفی ید عمر حتی قبض، وفی ید عثمان فبینما ہو عند بئر اذ سقط فی البئر فامر بہا
فنزحت فلم یقدر علیہ ترجمہ دوسری روایت مین ہے کہ پھر وہ انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین رہی یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی بعد اوسکے ابوبکر صدیق رض کے ہاتھ مین رہی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروق رض کے ہاتھ مین رہی
یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پھر عثمان ذی النورین رض کے ہاتھ مین رہی وہ ایک کنوے پر بیٹھے تہے انگوٹھی اونگلی سے نکلکر کنوے مین
گر پڑی اونہون نے حکم کیا اوسکا سارا پانی نکلوایا گیا مگر وہ انگوٹھی نہ ملی **عن** انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من ورق فصہ حبشی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تہی اور نگینہ
اوسکا عقیق حبشی کا تہا اس صورت میں دوسری حدیث سے مخالفت ہوگی کہ نگینہ بھی اوسکا چاندی ہی کا تہا شاید مراد یہہ ہو کہ

عن انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ کلہ فصہ منہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کل چاندی کی تھی اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب وجعل فصہ مما یلی بطن کفہ ونقش فیہ محمد رسول اللہ فاتخذ الناس خواتیم الذھب فلما راٰھم قد اتخذوھا رمی بہ وقال لا البسہ ابدا ثم اتخذ خاتما من فضۃ نقش فیہ محمد رسول اللہ ثم لبس الخاتم بعدہ ابو بکر ثم لبسہ بعد ابی بکر عمر ثم لبسہ بعد عمر عثمان حتی وقع فی بئر اریس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اوس کے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے پیٹ کی طرف کیا اور اوس نگینہ میں محمد رسول اللہ کھدوایا تو لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر جب آپ نے لوگوں کو سونے کی انگوٹھیاں پہنے دیکھا۔ تو آپ نے اوسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب کبھی اسکو نہ پہنونگا پھر اسکے بعد آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اوسمین محمد رسول اللہ کھدوایا اور بعد آپ کے وفات کے حضرت ابوبکر نے اوسکو پہنا پھر اون کے بعد عمر نے پھر اون کے بعد عثمان نے یہانتک کہ اون کے ہاتھ سے بیر اریس مین گر پڑے عن ابن عمر فی ھذا الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنقش فیہ محمد رسول اللہ وقال لا ینقش احد علی خاتمی ھذا ثم ساق الحدیث ترجمہ ابن عمر سے یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمین محمد رسول اللہ کھدوایا اور فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری اس انگوٹھی پر نقش ہے **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہوں کو نامہ لکھیں اور انکو اسلام کے دین پر بلاویں لوگوں نے عرض کیا کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہیں کرتے تب حضرت نے مہر کھدوائی چاندی کی انگشتری تین سطریں اوسمیں تھیں ایک سطر میں محمد دوسری میں رسول تیسری میں اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابوبکر صدیق پاس رہی اون کے بعد عمر فاروق پاس رہی اون کے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اون کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر پڑی اور منع سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر میں محمد رسول اللہ نہ کھدواوے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ حضرت کی مہر ہے یا کسی اور کی عن ابن عمر بھذا الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فالتمسوہ فلم یجدوہ فاتخذ عثمان خاتما ونقش فیہ محمد رسول اللہ ۔۔۔ قال فکان یختم بہ او یتختم بہ ترجمہ ابن عمر سے بھی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عثمان کے وقت میں اوس انگوٹھی کو ہر چند تلاش کیا مگر اوسکا پتہ نہ لگا تب حضرت عثمان نے ایک اور انگوٹھی بنوائی اور اوسمین محمد رسول اللہ کھدوایا حضرت عثمان اوسکو پہنا کرتے

باب ماجاء فی ترک الخاتم انگوٹھی نہ پہننا بہتر ہے

عن انس انہ راٰی فی ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق یوما واحدا فصنع الناس فلبسوا وطرح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی دیکھی چاندی کی صرف ایکدن لوگوں نے یہہ دیکھکر انگوٹھیاں بنوا کر پہنیں بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی نکال ڈالی لوگوں نے بھی نکالدی معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت کے انگشتری پہننا خوب نہیں ہے کہ ہان جب حاجت ہو تو

پہنے جیسے بادشاہ یا قاضی کو) **باب فی خاتم الذهب** سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو درست نہیں ہے **عن** ابن مسعود

كان يقول كان نبي الله صلى الله عليه وسلم يكره عشر خلال الصفرة يعني الخلوق وتغيير الشيب وجر

الازار والتختم بالذهب والتبرج بالزينة لغير محلها والضرب بالكعاب والرقى الا بالمعوذات وعقد

التمائم وعزل الماء لغير او غير محله وفساد الصبي غير محرمه **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کو دس خصلتیں بری معلوم ہوتی تہیں زردی یعنی خلوق (ف) عرب میں دستور تہا کہ لوگ زعفران وغیرہ

خوشبو جمع کرکے زرد سا لگہ بناتی تہی سو اگر کوئی مرد وہ سا لگہ لگاتا تو حضرت کو ناپسند تہا **ت** اور سفید بالوں کو تغیر

دینا **ف** یعنی سفید بالوں کو اوکہاڑنا یا سیاہ کرنا **ت** اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹھی پہننا اور حرام جگہہ پر

عورتوں کا سنگار کرنا دکہلانا یعنی اور گوٹیوں سے کہیلنا اور معوذات کے سوا اور کوئی منتر پہونکنا **ف** معوذات سے

مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے **ت** اور گنڈوں منکوں کا باندہنا **ف** جیسا کہ لڑکوں کے گلیمیں

نظر بد کے لیے تعویذ و گنڈہ وغیرہ لٹکاتے ہیں یہ افعال جاہلیت سے ہیں **ت** اور غیر حلال میں منی کا ڈالنا اور فساد کرکے

کا یعنے بگاڑ دینا لڑکے کو اور ضعیف کر دینا اوسکا بطور پر کہ ایام رضاعت میں اوس کی ماں سے صحبت کرنا مگر یہ حرام نہیں ہے

باب فی خاتم الحدید لوہے کی انگوٹھی پہننا درست نہیں **عن** بریدة ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه

وسلم وعليه خاتم من شبه قال مالي اجد منك ريح الاصنام فطرحه ثم جاء وعليه خاتم من حديد

فقال مالي ارى عليك حلية اهل النار فطرحه فقال يا رسول الله من اي شيء اتخذه قال اتخذه من

ورق ولا تتمه مثقالا ولم يقل محمد عبد الله بن مسلم ولم يقل الحسن السلمي المروزي **ترجمہ** بریدہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجہکو کیا ہوا ہے

جو تجہہ سے بتوں کی بدبو مجہکو معلوم ہوتی ہے سو اوس نے اپنے انگوٹھی کو پہینک دیا اور پہر لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو

پہر آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجہکو کیا ہوا ہے جو میں تجہپر دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکہتا ہوں تو اوس نے اپنی انگوٹھی پہینک

دی اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں تو آپ نے فرمایا چاندی کی اور مثقال سے کم ہو **ف** مثقال

ساڑہے چار ماشے کی ہوتی ہے یعنی اس سے زیادہ میں انگوٹھی بہاری اور بد وضع ہوجاویگی یا اس سے زیادہ مردوں کو چاندی

کا استعمال درست نہیں ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے **عن** ایاس بن الحارث بن المعيقيب وجده من قبل امه

ابو ذباب عن جده قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من حديد ملوي عليه فضة قال فربما

كان في يدي قال وكان المعيقيب على خاتم النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابو ذباب سے روایت ہے حربانا تہا ایاس

بن حارث کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تہی لیکن اوسپر چاندی کا ملمع تہا بعضے وقت وہ انگوٹھی میرے

ہاتہہ میں رہتی اور معیقیب کی وہ انگوٹھی سپرد رہتی **ف** بعضوں نے کہا اس حدیث کا اسناد بریدہ کی حدیث سے بہتر کی اور یہ

گئی ہی کیونکہ اوسکی اسناد مین عبد اللہ بن مسلم مروزی ہی اور اوس کی حدیث قابل حجت لینی کی نہین ہی۔ بعضون نے کہا
اگر چاندی کا ملمع ہو گیا تو اوسکی کراہت جاتی رہتی ہے ا عن علی رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدایۃ ھدایۃ الطریق واذکر بالسداد تسدیدک
السھم قال ونھانی ان اضع الخاتم فی ھذہ او فی ھذہ السبابۃ والوسطی شک عاصم ونھانی
عن القسیۃ والمیثرۃ قال ابو بردۃ فقلنا لعلی ما القسیۃ قال ثیاب تاتینا من الشام او من مصر مضلعۃ
فیھا امثال الاترج قال والمیثرۃ شیء کانت تصنعہ النساء لبعولتھن ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا یہ دعا مانگا کر اللھم اھدنی وسددنی یا اللہ مجھکو ہدایت کر
اور مضبوط کر ہدایت سے یہہ نیت کر اکر کہ سیدہی راہ پر چلنا نصیب ہو اور مضبوط کر سے یہہ غرض کہہ کہ تیر خوب مضبوط بنایا کرتی ہین
یا مضبوطی سے مارا کرتی ہین اور منع کیا مجھکو انگوٹھی پہننے سے اس اونگلی مین یا اس اونگلی مین اور اشارہ کیا کلمہ کی یا بیچ کی انگلی
کی طرف شک کیا عاصم نے جو راوی ہی اس حدیث کا اور منع کیا مجھکو قسیہ سے اور میثرہ سے ابو بردہ نے کہا مین نے علی سے پوچھا
قسیہ کیا ہے اونہون نے کہا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہین جو شام سے یا مصر سے آتے ہین دہاری دار اون مین ترنج بنے
ہوتے ہین اور میثرہ وہ چیز ہی جو عورتین اپنے خاوندون کے لیے بنایا کرتی تہین

باب فی التختم فی الیمین او الیسار انگشتری داہنے ہاتہہ مین پہننے

یا بائین ہاتہہ مین عن عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ ترجمہ عبد الرحمن سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتہہ مین انگوٹھی پہنا کرتے تہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یتختم فی یسارہ کان فصہ فی باطن کفہ قال ابو داود قال ابن اسحاق واسامۃ یعنی ابن
زید عن نافع فی یمینہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتہہ مین انگوٹھی پہنا کرتے
تہے اور نگینہ اوسکا ہتھیلی کی طرف ہوتا ف آنحضرت صلعم سے داہنے اور بائین دونون ہاتہہ مین انگوٹھی کا پہننا ثابت
ہی بعضون نے داہنے کو فضل کہا ہے بعضون نے بائین ہاتہہ مین پہننے کو اختیار کیا ہی عن ابن عمر کان یلبس خاتمہ
فی یدہ الیسری ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی وہ اپنی انگوٹھی بائین ہاتہہ مین پہنا کرتے تہے عن محمد بن اسحاق قال
رایت علی الصلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب خاتما فی خنصرہ الیمنی فقلت ما ھذا قال رایت
ابن عباس یلبس خاتمہ ھکذا وجعل فصہ علی ظھرھا قال ولا یخال ابن عباس الا قد کان یذکر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ کذلک ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہی مین نے صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب
کے ہاتہہ مین ایک انگوٹھی دیکھی وہ پہنے ہوئی تہے داہنے ہاتہہ کی چھنگلیا مین مین نے کہا یہ کیا ہے اونہون نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عباس کو دیکھا اسطرح انگوٹھی پہنتے ہوئے اور نگینہ کو اوپر رکھتے تہے ہتھیلی کی پشت پر اور مین سمجھتا ہون کہ ابن عباس نقل کرتے تہے

کلمہ بیان کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کیا کرتے تہے یعنی اسی طرح انگوٹہی پہنتے تہے داہنے
ہاتہہ کی چہنگلیا مین لیکن نگینہ اندر کو رکہنا بہتر ہے اور صحیح روایت سے منقول ہی **باب فی الجلاجل** پانون مین
گہونگرو پہننا جو آواز دین کیسا ہی **عن** علی بن سہل بن الزبیر ان مولاۃ لہم ذہبت بابنۃ الزبیر الی عمر
بن الخطاب وفی رجلہا اجراس فقطعہا عمر ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع
کل جرس شیطانا ترجمہ علی بن سہل بن زبیر سے روایت ہی ایک مولاۃ (آزاد لونڈی کو بولتے ہین) اون کے زبیر کے بیٹی کو لیکر
حضرت عمر کے پاس گئی اور اوس لڑکی کے پیر مین گہونگرو تہے سو حضرت عمر نے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی فرماتے تہے کہ ہر گہنٹی کے ساتہہ شیطان ہی **ف** گہونگرو بہی ایک قسم کا گہنٹہ ہی اسلیے کہ اوس سے
بہی ایک آواز نکلتی ہی **عن** عائشۃ قالت بینما ہی عندہا اذ دخل علیہا جاریۃ وعلیہا جلاجل یصوتن
فقالت لا تدخلنہا علی الا ان تقطعوا جلاجلہا وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس ترجمہ بنانہ سے روایت ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ کے آئی اور اوس کے
پانون مین گہونگرو تہے آواز دار سو حضرت عائشہ نے کہا کہ بغیر گہونگرو کاٹے اسکو میری پاس مت لاؤ اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہی جس گہر مین گہنٹا ہوتا ہی اوس گہر مین فرشتے نہین آتے **باب فی ربط الاسنان**
بالذہب سونے سے دانت بند ہونا یا ناک بنوانا درست ہی **عن** عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد
قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذ انفا
من ذہب ترجمہ عبد الرحمن بن طرفہ سے روایت ہی کہ عرفجہ بن اسعد کی ناک کاٹی گئی کلاب کے دن **ف** کلاب
ایک موضع کا نام ہی **ف** تو اوس نے اپنے ناک چاندی کی بنائی پہر اوسکی بدبو معلوم ہوئی اوسی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو سونیکی ناک بنانے کا حکم فرمایا **ف** اسلیے کہ سونے مین بدبو نہین ہوتی **عن** عرفجۃ بن اسعد
بمعناہ قال یزید قلت لابی الاشہب ادرک عبد الرحمن بن طرفۃ جدہ عرفجۃ قال نعم ترجمہ دوسری
روایت مین بہی ایسا ہی ہی **ف** اگرچہ حدیث مین دانت بند ہونے کا ذکر نہین ہی مگر مصنف نے دانت کو ناک پر قیاس
کیا کہ جب ناک جو ایک عضو ہی سونیکی بنانا درست ہوئی تو دانتونکا بند ہونا سونے سے ضرور درست ہوگا اسی واسطے باب مین دانتون
کا بند ہونا درج کیا) **باب فی الذہب للنساء** عورتون کو سونا پہننا کیسا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلیۃ من عند النجاشی اہداہا لہ فیہا خاتم من ذہب فیہ فص
حبشی قالت فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعود معرضا عنہ او ببعض اصابعہ ثم دعا امامۃ
ابنۃ ابی العاص ابنۃ ابنتہ زینب فقال تحلی بہذا یا بنیۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس زیور آیا جو نجاشی بادشاہ حبش نے آپ کو تحفہ اوس مین ایک انگوٹہی تہی سونے کی حبشی نگ جڑا ہوا تہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک لکڑی سے چھوا یا اونگلی سے چھوا لیکن اودہر توجہ نہ کی بعد اوس کے امامہ بنت ابی العاص
حضرت زینب کی صاحبزادی کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تہین بلایا اور فرمایا تو پہن اسکو بیٹیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ عورتونکو سونا پہننا درست ہی اور جن حدیثون سے سونا پہننا عورتون کے لیے منع معلوم ہوتا ہے وہ اکثر علما کے نزدیک
منسوخ ہین اگر سونا اور حریر عورت مردون کے لیے درست نہ ہو تو اون کے پیدا کرنیسے ایک غرض عظیم فوت ہوتی ہی **عن** ابی
ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبہ بحلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من
ذہب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذہب ومن احب ان یسور
حبیبہ سوارا من نار فلیطوقہ طوقا من ذہب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بہا **ترجمہ** ابوہریرہ کی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا بالا پہنایا چاہی تو اوسکو سونیکا بالا پہنا دے اور جو شخص اپنے
محبوب کو آگ کی ہنسلی پہنانا چاہے تو اوسکو سونے کی ہنسلی پہنا دے اور جو کوئی اپنے محبوب کو کنگن آگ کا پہنایا چاہی تو اوسکو
کنگن سونے کا پہنا دے ولیکن تمپر چاندی جائز ہے اوس سے کہیلو **ف** مراد محبوب سے لڑکا ہی کیونکہ اگر جورو مراد ہوتی تو سونا
پہننے سے منع کیون ہوتا الا اوس صورت مین جب یہہ کہین کہ عورتون کو سونا پہننا درست نہین ہی جیسا بہت اقل قلیل
علما کا قول ہی - اب رہی چاندی تو اوسکا استعمال کہانے و پینے مین اکثر علما کے نزدیک منع ہی لیکن چاندی کا پہننا درست ہی مردون
اور لڑکون کے لیے طبرانی نے روایت کیا من احب ان یسور ولدہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذہب ولکن الفضۃ العبوا بہا کیف شئتم
اس روایت مین ولد کی تصریح ہی اور یہہ موید ہی اوس بات کو کہ ابوہریرہ کی حدیث مین حبیب سے بھی ولد مراد ہو فقط **عن** اخت
لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس منکن
امرأۃ تحلی ذہبا تظہرہ الا عذبت بہ **ترجمہ** حذیفہ کی بہن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
عورتون کی جماعت کیا زیور بنانے کے لیے تمہین چاندی بس نہین کرتی ہوشیار ہو جاؤ تم مین سے کوئی عورت ایسی نہین جو وہ
سونے کا زیور بنا وے اور زینت کرے اوس سے مگر وہی زیور سے اوسپر مار پڑیگی **عن** اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ تقلدت قلادۃ من ذہب قلدت فی عنقہا مثلہ من النار یوم القیامۃ
وایما امرأۃ جعلت فی اذنہا خرصا من ذہب جعل فی اذنہا مثلہ من النار یوم القیامۃ **ترجمہ** اسماء بنت
یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے سونیکا کنگن گردن مین پہنا تو ویسا ہی کنگن آگ کا قیامت کے
دن اوسکی گردن مین پہنایا جاویگا اور جس عورت نے سونے کی بالی اپنے کان مین پہنی اللہ تعالے ویسی ہی آگ کی بالی اوسکے کان مین قیامت کے
دن ڈالیگا **عن** معاویۃ بن ابی سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن رکوب النمار وعن لبس الذہب
الا مقطعا **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چیتون کے چمڑون پر سوار ہونے
سے اور سونے کے پہننے سے مگر تہوڑا سا ریزہ ریزہ جیسی نتھ یا انگوٹھی سونیکی یا ایسے چاندی مین ہوا کرتی ہی اور سونے کی تھین وہ آتے اسکو طلا کرتی ہین یا

اخر كتاب الخاتم

تمام ہوئی کتاب انگشتری پہننی اور اوسکی متعلقات کی اللہ جل جلالہ کی فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الفتن

اللہ جل جلالہ کے نام سے شروع ہوئی کتاب بیان میں فتنون کے جنکی رسول اللہ صلعم نے پیشینگوئی کی

عن حذیفة قال قام فینا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فما ترك شيئا يكون في مقامه ذلك الى قيام الساعة الا حدثه حفظه من حفظه ونسيه من نسيه قد علمه اصحابه هؤلاء وانه ليكون منه الشيء فاذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا رآه عرفه ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور نہچھوڑے کوئی چیز اوس مقام میں جو قیامت تک ہونیوالی ہے مگر بیان فرمایا اوسکو ف یعنے قیامت تک کے حالات آپ نے بیان فرمائی ت پھر جسنے اوسکو یاد رکھا اوسنے تو یاد رکھا اور جسنے اوسے بھلا دیا اوسنے اوسکو بھولا دیا اور تحقیق میری ان اصحاب رض نے جانا اور پہچانا ہے اوسکو اور جب اون باتون میں سے جو آپ نے بیان فرمائی کوئی بات ظہور میں آتی ہے تو مجھے یاد آجاتی ہے کہ آپنے اوسکو فرمایا تہا جیسے کوئی شخص کسیکے چہرے کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو پھر جب آوے تو دیکھکر اوسی وقت اوسکو پہچان لیوے عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون في هذه الامة اربع فتن في آخرها الفناء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں چار فتنے ہونگے (یعنی بڑے بڑے) اونکے بعد پھر فنا ہے (یعنے پھر قیامت آویگی اور تمام مخلوقات فنا ہوجاوینگے) عن عبد الله بن عمر يقول كنا قعودا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فاكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الاحلاس فقال قائل يا رسول الله وما فتنة الاحلاس قال هي حرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من اهل بيتي يزعم انه مني وليس مني وانما اوليائي المتقون ثم يصطلح الناس على رجل كورك على ضلع ثم فتنة الدهيماء لا تدع احدا من هذه الامة الا لطمته لطمة فاذا قيل انقضت تمادت يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا حتى يصير الناس الى فسطاطين فسطاط ايمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا ايمان فيه فاذا كان ذاكم فانتظروا الدجال من يومه او غده ترجمہ عبد اللہ بن عمر کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم بیٹھے تھے اور آپنے فتنوں کا بیان فرمایا تو بقدر ہمین ڈرا دی کی یہ کہ احلاس کے فتنے کا بھی ذکر فرمایا ہمین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احلاس کے فتنے کی کیا حقیقت ہے پھر آپ نے فرمایا وہ تو بہاگنا اور غارت کرنا ہے پھر فتنہ سراء کا ہے ایسے شخص کے پیرون کے نیچے سے اوسکا فساد پیدا ہوگا جو میرے گھر والون سے ہونیکا گمان کریگا حالانکہ وہ میرے گھر والون سے نہ ہوگا اہلیہ کہ میری دوست وہی ہین جو متقی لوگ ہین پھر لوگ ایسے شخص پہ اتفاق کرینگے جیسے سرین ایک پسلی پر جو کسی طرح نہین جمتا ف یعنے ایسے شخص پہ اتفاق کرین گے کہ جسمین استقامت نہو گی جیسے چوتڑ پہلو کی ہڈی پہ سیدہا

ہمیں ہوگی **ف** پہر اوسپر بڑا فساد ہوگا وہ اس بات مین خبر لیگا پہر ہاتھ مارے کسی شخص کو نہ چہوڑیگا پہر جب لوگ کہینگے اب مٹ گیا فساد جاتا رہا تو پہر دو صبح کو اور زیادہ ہوگا جسمین آدمی فجر کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا یہانتک کہ لوگ خیمون کی طرف جمع ہونگے ایک خیمہ ایمان والونکا ہوگا جسمین کوئی منافق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ منافقونکا ہوگا جسمین کوئی ایماندار نہ ہوگا تو جب ایسا فتنہ ہو تو دجال کا انتظار کرو اوسی روز سے یا دوسرے روز سے **عن** حذیفۃ بن الیمان واللہ ما ادری

انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے خدا کی قسم ہی مین نہین جانتا کہ میرے صحابی بھول گئی یا جان بوجہہ کر گئی ہین ہم بہول گئی خدا کی قسم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ برپا کرنے والیکو نہ چہوڑا دنیا کے گذر نے تک جس فتنہ کے ساتہہ تین سو لوگ یا اس سے بھی زیادہ ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے روبرو اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام اور اوسکے قوم کا نام سب بیان فرمادیا

عن سبیع بن خالد قال اتیت الکوفۃ فی زمن فتحت تستر اجلب منہا بغالا فدخلت المسجد فاذا صدع من الرجال واذا رجل جالس تعرف اذا رأیتہ انہ من رجال اہل الحجاز قال قلت من ہذا فتجہمنی القوم وقالوا ما تعرف ہذا ہذا حذیفۃ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حذیفۃ ان الناس کانوا یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسالہ عن الشر فاحدقہ القوم بابصارہم فقال انی قد اری الذی تنکرون انی قلت یا رسول اللہ ارایت ہذا الخیر الذی اعطانا اللہ ایکون بعدہ شر کما کان قبلہ قال نعم قال قلت فما العصمۃ من ذلک قال السیف قلت یا رسول اللہ ثم ماذا قال ان کان للہ خلیفۃ فی الارض فضرب ظہرک واخذ مالک فاطعہ والا فمت وانت عاض بجذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال معہ نہر ونار فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع فی نہرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت ثم ماذا قال ثم ہی قیام الساعۃ ترجمہ سبیع بن خالد سے روایت ہی مین کوفے مین آیا جب تستر (ایک موضع کا نام ہی) فتح ہوا تہا وہان سی خچر لایا تہا تو مین مسجد مین گیا دیکہا تو چند آدمی متوسط قد اور قامت اوجہتی کے بیٹہے ہین اور ایک شخص بیٹہا ہوا ہے جسکو دیکہنے سے تو پہچان لیوی کہ یہہ حجاز کا رہنیوالا ہے مین نے لوگون سی پوچہا یہہ کون ہی تو وہ لوگ اس پوچہنے سی خفگی اور کہنے لگے کیا تو نہین پہچانتا ان کو یہہ حذیفہ بن یمان ہین صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حذیفہ نے کہا لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اچہی باتون کو پوچہا کرتے تہے (یعنی طاعت اور عبادت اور خیر کو) اور مین بری باتین پوچہا کرتا تہا بخاری کی روایت مین ہی اس ڈر سے کہ کہین مین برائی مین مبتلا نہ ہو جاؤن) تو لوگون نے میری طرف گہور کے دیکہا مین جانتا ہون جسکو تم برا جانتے ہو پہر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ جو اللہ جل جلالہ نے ہم کو خیر دی یہہ بہتری عنایت کی

کیا اسکے بعد برائی بہی ہوگی جیسے اسکے پہلے تہی آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا پہر اوس برائی سے بچنے کی کیا صورت
ہے آپنے فرمایا تلوار (یعنی مرتد اور ملحد لوگون کو تلوار سے مارنا اور اونکو قتل کرنا جب تک کہ پیچہا اور عمدہ دلیل سے قائم نہ
ہون اونکے شر سے بچنے کی تدبیر ہے) مین نے عرض کیا یارسول اللہ پہر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اوس وقت کوئی خلیفہ ہو اور
تیری پیٹہ پہوڑے اور تیرا مال لوٹ لے جب بہی تو اوسکی اطاعت کر اور جو کوئی خلیفہ نہ ہو تو مرجا جنگل مین ایک درخت کی جڑ چبا
چبا کے (یعنی فقر و فاقہ قبول کر اور جنگل مین رہنا منظور کر مگر بد دینو کی صحبت چہوڑ دے) مین نے عرض کیا پہر کیا ہوگا
آپنے فرمایا پہر دجال نکلیگا اوسکے ساتہ نہر بہی ہوگی اور انگار بہی ہوگی جو شخص اوسکے انگار مین جا پڑیگا اوسکا اجر ثابت ہوگیا
اور گناہ اوسکے معاف ہوگئے اور جو شخص اوسکی نہر مین گیا اوسکی اطاعت کر کے تو گناہ اوسکا جم گیا اور اجر اوسکا ساقط ہوگیا
مین نے کہا پہر بعد اسکے کیا ہوگا آپنے فرمایا پہر قیامت ہوگی (یعنی دجال بالکل قریب قیامت کے نکلیگا) **عن** خالد

بن خالد الیشکری بهذا الحدیث قال قلت بعد السیف قال بقیة علی اقذاء وهدنة علی دخن
ثم ساق الحدیث قال کان قتادة یضعه علی الردة التی فی زمن ابی بکر علی اقذاء یقول قذی
وهدنة یقول صلح علی دخن علی ضغائن ترجمہ خالد بن خالد الیشکری سے یہی حدیث مروی ہے اوسمین یہ ہے
کہ حذیفہ نے عرض کیا یارسول اللہ پہر تلوار کے بعد کیا ہوگا (یعنی جب مرتد قتل کیے جاوینگے اوس وقت کیا ہوگا) آپ
نے فرمایا لوگ رہینگے گروہون مین اون کے فساد ہوگا اور ظاہر مین صلح ہوگی مگر دل مین خیانت ہوگی بعد اوسکی خیر
تک حدیث کو بیان کیا۔ قتادہ اس تلوار کو حمل کرتے تہے اوس فتنہ پر جو ابوبکر صدیق کے زمانے مین ہوا جب بعضے
قبائل عرب مرتد ہو گئے اونہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کیا پہر وہ تلوار سے سیدہے ہوگئے **عن** نصر بن عاصم اللیثی

قال اتینا الیشکری فی رهط من بنی لیث فقال من القوم فقلنا اتیناك نسالك عن حدیث حذیفة
فذکر الحدیث قال قلت یا رسول الله هل بعد هذا الخیر شر قال فتنة وشر قال قلت یا رسول
الله بعد هذا الشر خیر قال یا حذیفة تعلم کتاب الله واتبع ما فیه ثلاث مرار قال قلت یا رسول
الله بعد هذا الشر خیر قال هدنة علی دخن وجماعة علی اقذاء فیها او فیهم قلت یا رسول الله
الهدنة علی الدخن ما هی قال لا ترجع قلوب اقوام علی الذی کانت علیه قال قلت یا رسول
الله ابعد هذا الخیر شر قال فتنة عمیاء صماء علیها دعاة علی ابواب النار فان تمت یا حذیفة
وانت عاض علی جذل خیر لك من ان تتبع احدا منهم ترجمہ نصر بن عاصم اللیثی سے روایت ہے ہم یشکری
پاس آئے چند لوگون کے ساتہ بنی لیث مین سے انہون نے پوچہا کون لوگ ہو ہم نے کہا ہم تمسے حذیفہ کی حدیث پوچہنے
کو آئے ہین انہون نے بیان کرنا شروع کیا حدیث کو یعنی یہانتک کہ کہا حذیفہ بن الیمان نے کہا مین نے عرض کیا
یارسول اللہ کیا اس بھلائی کے بعد برائی بہی ہوگی **ف** یعنی بعد اس زمانہ اسلام کے زمانہ کفر کا بہی آویگا **ت**

آپ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا پہر مینے عرض کیا یا رسول اللہ اس برائی کے بعد پہر زمانہ بھلائی کا بھی ہوگا آپ
نے فرمایا ای حذیفہ اللہ کی کتاب کو سیکھہ اور جو کچھہ اوسمین ہی اوسکی پیروی کر تین بار آپ نے یہہ ارشاد فرمایا بعد اوس کے
مینے عرض کیا کیا اس شر کے بعد پہر بھلائی اور خیر ہے آپ نے فرمایا ہدنہ ہی علے الدخن اور جماعت ہی جنکی دلون
کدورت ہی مینے عرض کیا یا رسول اللہ ہدنہ علی الدخن کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا قوم کے دل اوس حالت سے نہ
پہرینگے جسپر کہ وہ تہے **ف** گو ظاہر مین صلح ہوجاوے یعنی سابق مین زمانہ اسلام کے جیسے دل تہے ویسے نہ ہونگے **ت**
راوی نے کہا پہر مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ایسی نیک زمانہ کے بعد پہر بھی برائی ہوگی تو آپنے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اندہا
اور بہرہ کہ اوسمین بلانیوالے ہونگے آگ کے دروازہ پر سو اگر مرے تو ای حذیفہ جس حال مین کہ تو ایک درخت کی جڑ کو
جنگل مین چبا چبا کر کہاوے بہتر ہی اس سے کہ تو پیروی کری اون مین سے کیسکی (کیونکہ وہ ایمان سے پہیر دینگے اور کفر
کی طرف بلاوینگے) **عن** حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فان لم تجد یومئذ خلیفة فاهرب
حتی تموت فان تمت وانت عاض وقال فی اخره قال قلت فما یکون بعد ذلک قال لو ان رجلا
نتج فرسا لم تنتج حتی تقوم الساعة ترجمہ حذیفہ سی دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر اون دنون مین (مسلمانونکا) کوئی حاکم یا خلیفہ تجہے نہ ملے تو بہاگ یہانتک کہ مری تو اگر تو درخت کو
کاٹ کاٹ کر کہاوے اور اس حالت مین مرے (تو یہہ بہتر ہی ایسے بدینون مین رہنے سے) آخر مین اس روایت کے یہہ ہے
مینے کہا پہر اس کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اپنی گہوڑی کا بچہ جننا چاہے گا تو وہ نہ جنیگی یہانتک کہ قیامت
ہوجاوی گی (یعنی پہر اس کے بعد قیامت بہت قریب ہی) **عن** عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال من بایع اماما فاعطاه صفقة یده وثمرة قلبه فلیطعه ما استطاع فان جاء اخر ینازعه
فاضربوا رقبة الاخر قلت انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سمعته اذنای
ووعاه قلبی قلت هذا ابن عمک معاویة یأمرنا ان نفعل ونفعل قال اطعه فی طاعة الله واعصه فی
معصیة الله ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بیعت کی کسی امام
سی پہر اوسکے ہاتہہ مین اپنا ہاتہہ دیا اور اوس سے عہد اور اقرار کیا تو چاہیے کہ جہانتک ہوسکے اوسکی اطاعت کری اب اگر کوئی
دوسرا امام ہوکر اوس امام سے جہگڑنے آوی تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا مینے عبد اللہ سے پوچہا تم نے
یہہ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا بیشک میری کانون نے اسکو سنا اور میری دل نے یاد رکہا مین
نے کہا یہہ تمہارا چچا کا بیٹا معاویہ ہمکو حکم کرتا ہی کہ فلان کام تم کرو اور ہم کرین (یعنے حضرت علی رض سے لڑین اور جہگڑین
حالانکہ امام علی ہین اور معاویہ اون کے بعد کہڑے ہوئے جہگڑنیکو) عبد اللہ نے کہا اطاعت کر اون کی جسمین اللہ کی اطاعت
ہو اور مت مان کہنا اونکا اوس بات مین جسمین نافرمانی ہو اللہ کی) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم

قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یده ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا خرابی ہے عرب کے اُس فتنے کی جو قریب آیا ہے بہتر ہوگا وہ شخص جو اپنا ہاتھ روکے (شاید یہ فتنہ عثمان اور علی اور معاویہ کی طرف اشارہ ہے)

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض وقال ان ربی زوی لی الارض فرأیت
مشارقها ومغاربها وان ملک امتی سیبلغ ما زوی لی منها واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت
ربی لامتی ان لا یهلکها بسنة عامة ولا یسلط علیهم عدوا من سوی انفسهم فیستبیح بیضتهم وان ربی قال یا
محمد انی اذا قضیت قضاء فانه لا یرد ولا اهلکهم بسنة بعامة ولا اسلط علیهم عدوا من انفسهم فیستبیح
بعضهم لو اجتمع علیهم من بین اقطارها او قال باقطارها حتی یکون بعضهم یهلک بعضا وحتی یکون
بعضهم یسبی بعضا وانما اخاف علی امتی الائمة المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها الی یوم
القیامة ولا تقوم الساعة حتی یلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان و
انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفة
من امتی علی الحق قال ابن عیسی ظاهرین ثم اتفقا لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر اللہ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو یعنی مجھ پر سب میں کہلا دی یا سب کا علم دیدیا یا میرے
رب نے سمیٹا یا میرے لیے زمین کو تو مجھکو دکہلائی گئین پورب اور پچہم کی زمینین اور بیشک میری اُمت کی حکومت وہانتک پہونچیگی جہانتک
زمین سمیٹی گئی میرے لیے اور عنایت ہوئی مجھکو دو خزانے سرخ اور سفید (اشرفیان روپے) مانگا میں نے اپنے پروردگار سے
عرض کیا کہ میری اُمت کو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور ان پر غیر دشمن کو اتنی قابو نہ دے کہ وہ اونکی جڑ کو مٹا دے یعنی بالکل
دین اسلام کو برباد کردے اور مسلمانونکا نام نہ رکہے میرے رب نے مجھ سے فرمایا اے محمد میں جب کوئی حکم کرتا ہوں پہر وہ رد نہیں ہوتا
میں تیری اُمت کے لوگونکو ایک عام قحط سے ہلاک نہ کرونگا اور کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ان پر ایسا مسلط نہ کرونگا جو ان
کی جڑ کو مٹا دے اگرچہ دنیا سارے میں کے کافر حملہ کریں پر یہ ہوگا کہ تیری امت میں سے آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور قید کرینگے ف
یہ پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اب تک کہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری ہے پوری ہوئی اس مدت میں کافرون نے مسلمانون پر بارہا حملے کیے
پر بالکل مسلمانونکو تباہ نہ کر سکے اسیطرح مسلمان آپس میں لڑتے اور کٹتے رہے یہانتک کہ آپس کی نااتفاقی اور لڑائی سے اب بہت تنزل انکی حالت ہے
حکومت اونکی جڑ سے بھی گئی ہے کاش اب بھی سمجھیں اور اتفاق اور یکدلی اختیار کریں ف اور اپنی اُمت میں گمراہ کرنیوالے حاکموں سے
یا مولویون سے بہت ڈرتا ہون ف جو اپنی حکومت یا علم کے زور سے لوگونکو حق امر سے باز رکھیں اور بری راہ پر لگادیں ہمارے زمانے میں اکثر
یہی حال ہے ایک فتنہ عظیم اختلاف اور نااتفاقی کا مولویون کے وہ میں سے اٹھا ہے کسی کے بجھائے نہیں بجھتا اللہ جل جلالہ ہدایت
کرے ف اور جب میری اُمت میں تلوار چلائی جاوے گی تو قیامت تک اون سے نہ اٹھائی جاوے گی اور نہ موقوف ہوگی قیامت
یہانتک کہ ملینگے سب گروہ میری اُمت کے مشرکون کے ساتھ اور یہانتک کہ میری اُمت کے گروہ بتونکو پوجینگے اور منقول ہے

عنقریب میری امت میں تیس شخص جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ نبی ہے اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں کہ میرے بعد پھر کوئی نبی نہیں ہے اور ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق پر غالب رہیگی اونکا مخالف اونکو ضرر نہ پہونچا سکیگا یہانتک کہ اللہ تعالی کا حکم آوے

عن ابی مالک یعنی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلاث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتہلکوا جمیعا وان لا یظہر اہل الباطل علی اہل الحق وان لا تجمعوا علی ضلالۃ **ترجمہ** ابی مالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم کو بچا دیا ہے تین چیزوں سے ایک تو یہ کہ تمہارا نبی تم پر بددعا کرے پھر تم سب ہلاک ہوجاؤ اسیا نہ ہوگا دوسری یہ کہ باطل والے حق والوں پر کبھی غالب نہ ہوں گے (تحریر یا تقریر یا شمشیر میں) تیسرے یہ کہ تم سب گمراہ نہ ہوگے (بلکہ ہمیشہ گمراہوں کو سمجھانے والے یا ہدایت کے راہ پر چلنے والے لوگ تم میں ہیں گے) اتنی بڑی گمراہی تم میں پھیلجاوے

عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام بخمس وثلاثین او ست وثلاثین او سبع وثلاثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قال قلت امما بقی او مما مضی **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی چکی گھومے گی پینتیس (۳۵) یا چھتیس (۳۶) یا سینتیس (۳۷) برس پھر اگر ہلاک ہوویں تو راہ اون کی راہ اگلوں کی ہے اور اگر قائم اور پورا رہا اون کے لیے دین اون کا تو قائم اور پورا ہوگا اون کے لیے ستر برس راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا اس زمانے سے جو باقی ہے فرمایا اوس زمانے سے جو گذر گیا (یعنے ہجرت کے وقت سے حضرت عثمانؓ کی اخیر خلافت تک اتنی ہی مدت ہوتی ہے جتنی آپ نے ارشاد فرمائی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم وتظہر الفتن ویلقی الشح ویکثر الہرج قیل یا رسول اللہ ایش ہو قال القتل القتل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوجاوے گا **ف** زمانہ قریب ہوجانے سے قیامت مراد ہے یا دن رات چھوٹے ہوجاوینگے **ف** اور علم کم ہوجاوے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور لوگوں پر بخیلی ڈالی جاوے گی **ف** یعنے خیرات اور زکوۃ کے رسم جاتی رہے گی **ف** اور ہرج کثرت سے ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا چیز

آپ نے فرمایا کہ قتل عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
یوشك المسلمون ان یحاصروا الی المدینة حتی یکون ابعد مسالحهم
سلاح ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے
وہ زمانہ جب مسلمان گہیر لیے جاوینگے۔ مدینے مین یہانتک کہ سب سے دور اون کی عملداری
سلاح مین ہوگی (سلاح ایک موضع ہی خیبر کے پاس شاید یہ زمانہ دجال کے قریب ہوگا
عن الزهری قال سلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری نے کہا سلاح ایک موضع ہے
قریب خیبر ہے۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ چھبیسواں سنن ابی داؤد کے بعد ہ ہر دن مین سے
اب شروع ہوتا ہے پارہ ستائیسواں اوس کے فضل اور احسان پر اعتماد کرکے +

واللہ الموفق والمعین

تم الجزء السادس والعشرون ویتلوه الجزء السابع والعشرون انشاء الله تعالی +

فہرست پارہ بست و ششم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

تمت تمام

الجزء السابع والعشرون

پارہ ستائیسوان

باب النهي عن السعي في الفتنة (فساد اور غدر مین کوشش کرنا منع ہے بلکہ خاموش رہنا چاہیے) **عن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستکون فتنة یکون المضطجع فیها خیر من الجالس والجالس خیر من القائم والقائم خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی قال یا رسول الله ما تأمرنی قال من کانت له ابل فلیلحق بابله ومن کانت له غنم فلیلحق بغنمه ومن کانت له ارض فلیلحق بارضه قال فمن لم یکن له شیء من ذلك فلیعمد الی سیفه فلیضرب بحده علی حرة ثم لینج ما استطاع النجاء ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہی کہ ایک ایسا فتنہ ہوگا اوسمین لیٹا شخص بیٹھے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے آدمی سی بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنیوالے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سی بہتر ہوگا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوس وقت کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ مین جا ملے اور جسکی بکری ہو تو وہ اپنی بکری سے جا ملے اور جسکے پاس کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین ہی مین جا بیٹھے (یعنی جو فتنہ کے جگہہ سے دور ہو) پھر اسکے بعد آپنے فرمایا جسکے پاس ان چیزون مین سے کچھہ بھی نہ ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی تلوار لیکر اوسکی دہار ایک پتھر سے مار کر تڑ شاوے (یعنی وہ قابل لڑنیکے نہ رہے) پھر جلدی کرے فسادیون سے نکلجانے مین (مراد فساد سے وہ فتنہ ہی جو مسلمانون مین باہم واقع ہو اوس سے الگ ہی رہنا بہتر اور خوب ہے) **عن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث قال فقلت یا رسول الله ارایت ان دخل علی بیتی وبسط یده لیقتلنی قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کن کابنی آدم وتلا لئن بسطت الی یدك الآیة ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہی مین نے کہا یا رسول اللہ اگر (ایسے فتنے اور فساد مین) کوئی شخص (جو مسلمان ہو) (میرے گھر مین گھس آوے اور ہاتھ اوٹہاوے میرے قتل کو تو مین کیا کرون آپ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا آپ نے یہ آیت پڑھی لئن بسطت الی یدك لتقتلنی الآیة (یعنے جیسا ہابیل نے قابیل کے جواب مین کہا تہا کہ اگر تو میری مارنے کے لیے ہاتھ اوٹہاویگا مین اپنا ہاتھ تیرے مارنیکے لیے نہ اوٹہاونگا مین ڈرتا ہون اللہ سے جو مالک ہی ساری جہان کا اسی طرح تو بھی اوس فساد سے الگ ہو اور قتل ہو جا پر مسلمان کو قتل نہ کر) **عن** ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فذکر بعض حدیث ابی بکرة قال قتلاها کلهم فی النار قال فیه قلت متی ذلك یا ابن مسعود قال تلك ایام الهرج حیث لا یامن

الرجل جليسه قلت لما تأمرني ان ادركني ذلك الزمان قال تكف لسانك ويدك وتكون حلساً
من احلاس بيتك فلما قتل عثمان طار قلبي مطاره فركبت حتى اتيت دمشق فلقيت خريم بن فاتك
فحدثته فحلف بالله الذي لا اله الا هو لسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حدثنيه ابن
مسعود ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسی ابوبکرہ نے روایت کی اتنا زیادہ ہے کہ اوس فتنے میں جو
لوگ مارے جاوینگے وہ جہنم میں جاوینگے وابصہ نے ابن مسعود سے پوچھا یہ فتنہ کب ہوگا انہوں نے کہا یہ وہ زمانہ ہی جب
مسلمانوں میں (قتل شروع ہوگا اسطرح سے کہ کسی کو اپنے ساتھی اور رفیق پر بھروسا نہ ہوگا میں نے کہا اگر اوس زمانے
میں میں ہوں تو کیا کروں انہوں نے کہا اپنی زبان اور ہاتھ کو روک لے اور مثل کمل کے ہوجا جیسی کمل تیرے گھر میں پڑے
ہیں (یعنے کمل جسکو حس و حرکت خود نہیں بلکہ جادہی اسیطرح اوس زمانے میں تو بھی ہوجا کسی طرف شریک نہ ہو بلکہ اپنے
گھر میں پڑا رہ) جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تو میرے دل میں دفعتا خیال گزرا (شاید یہ وہی فتنہ ہو جسکو ابن مسعود نے
نقل کیا تھا) تو میں سوار ہو کر دمشق میں آیا وہاں خریم بن فاتک سے ملا اونسے بیان کیا انہوں نے قسم کھائی اوس اللہ کے
جسکے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اوسی طرح حدیث کو جسطرح ابن مسعود نے
بیان کیا تھا **ف** یہ حدیث دلیل ہی اوس فرقے کی جو کہتا ہے کہ مسلمانوں میں آپسمیں جب لڑائی ہو تو کسی کے شریک نہ ہونا
چاہیے بلکہ دونوں سے احتراز کرنا چاہیے مگر جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک جو فرقہ حق پر ہو اور سچے امام کا تابع ہو اوس کا
ساتھ دینا چاہیے اور جو لوگ باغی ہوں اور سرکش اور حق کے مخالف اون سے جنگ کرنا چاہیے دلیل اونکا قول ہی اللہ تعالیٰ کا
وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي
تبغي حتى تفيء الى امر الله یعنے جب دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں (تو جہانتک ہوسکے) اون میں صلح کرادو اگر ایک گروہ
کسی طرح نہ مانے اور زیادتی کرے (اور شرع کی خلاف چلنے اور لڑنے پر مستعد ہو) تو اوس گروہ سے لڑو یہانتک کہ آجاوے وہ اللہ
کے حکم پر اور یہاں بھی حکم شرع کا اسی بنا پر حضرت علی رض نے باغیوں کا مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور اکثر صحابہ اور تابعین آپ کے شریک
رہے اور یہ حدیث محمول ہے اوس صورت پر جب دونوں فریق کسی دنیا کی بات پر لڑیں اور کسی کے ساتھ امام برحق نہو اوس وقت بیشک سکوت
اور علیحدگی لازم ہے جب ہی فہمایش اور اصلاح لازم ہے تاکہ وہ آپسمیں لڑنے کا ارادہ موقوف کریں اور جو اللہ کا حکم ہے اوس کے
مطابق اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرلیویں عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح
كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي فكسروا قسيكم وقطعوا اوتاركم و
اضربوا سيوفكم بالحجارة فان دخل يعني على احد منكم فليكن كخير ابني ادم ترجمہ ابوموسیٰ اشعری سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سی پہلے ایسے فساد ہیں جیسی اندھیری رات کی تاریکی کے ساعتیں کہ ایک سے ایک

زیادہ اندہیری اور تار یک ہے) اون فتنون مین آدمی صبح کو ایمان دار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شام کو مومن ہوگا
تو صبح کو کافر ہوگا کہڑے ہوئے شخص سے بیٹہنے والا بہتر ہوگا اوس زمانہ مین اور دوڑنے والے سے چلنے والا بہتر ہوگا سو تم
اون فتنون مین اپنے کمانون کو توڑ ڈالو اور کمانون کی زہ کو بہی کاٹ دو اور اپنی تلوارون کے باڑہ کو پتہر پر سے گڑدو
پہر اگر پہر بہی کوئی شخص تم مین سے کسی پر چڑہ آوے تو چاہیے کہ آدم کی بیٹون مین جو اچہا تہا اوسی کی طرح ہو جاوے
ف یعنی جیسا کہ ہابیل کو قابیل نے جب قتل کا ارادہ کیا تو ہابیل نے کہا کہ مین اپنا ہاتہ تجہ پر نہین چلاتا تو تم بہی مثل ہابیل کے
ہاتہ مت چلاؤ اور مقابلہ مت کرو عن عبد الرحمن قال کنت اخذا بید ابن عمر فی طریق من طرق المدینۃ
اذ اتی علی راس منصوب فقال شقی قاتل ھذا فلما مضی قال وما اری ھذا الا قد شقی سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی الی رجل من امتی لیقتلہ فلیقل ھکذا فالقاتل فی النار والمقتول
فی الجنۃ ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کا ہاتہ پکڑے ہوئے تہا مدینہ کی رستون مین سے ایک رستہ
مین ناگاہ ایک سر کو دیکہا جو لٹک رہا تہا تو اونہون نے کہا شقی ہے وہ شخص جسنے قتل کیا اسکو جب آگے نکل گئے تو کہا مین اوسکو
شقی جانتا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص میری امت مین سے کسی کو قتل کرے (ناحق
خلاف شرع کے) تو قتل کرنیوالا جہنم مین جاویگا اور جو قتل کیا گیا وہ جنت مین جاویگا ف اللہ جل جلالہ نے فرمایا۔
من قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا
عظیما جو شخص قتل کرے کسی مومن کو جان بوجہکر تو اوس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور غصے ہوا اللہ اوس پر
اور لعنت کی اوسپر اور تیار کیا اوسکے واسطے بہت بڑا عذاب معاذ اللہ عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فذکر الحدیث قال فیہ کیف انت اذا اصاب الناس
موت یکون البیت فیہ بالوصیف یعنی القبر قلت اللہ ورسولہ اعلم او قال ما خار اللہ لی ورسولہ قال علیک
بالصبر او قال تصبر ثم قال لی یا ابا ذر قلت لبیک وسعدیک قال کیف انت اذا رایت احجار الزیت
قد غرقت بالدم قلت ما خار اللہ لی ورسولہ قال علیک بمن انت منہ قلت یا رسول اللہ افلا اخذ سیفی
واضعہ علی عاتقی قال شارکت القوم اذا قلت فما تامرنی قال تلزم بیتک قلت فان دخل علی بیتی قال
فان خشیت ان یبھرک شعاع السیف فالق ثوبک علی وجھک یبوء باثمک واثمہ ترجمہ ابوذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے فرمایا اے ابوذر عرض کیا مینے حاضر ہون یا رسول اللہ موجود ہون آپکا ارشاد بجا لانے
کے لیے پہر بیان کیا حدیث کو آپ نے فرمایا اے ابوذر اوس دن تیرا کیا حال ہوگا جب مدینے مین لوگ اتنے مرینگے کہ گہر ایک غلام
کے بدلے مین بکیگا (گہر سے مراد قبر ہے یعنی مردون کی کثرت سے قبر کی جگہ نہ ملے گی ایک قبر کی جگہ کے لیے ایک غلام دینگے یا قبر کہودنے
کے لیے ایک غلام کی قیمت دینگے یا گہر اتنے خالی ہو جائینگے کہ ایک غلام کے بدلے مین ایک گہر آجاویگا) مینے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے

ہین یا جو حکم کرین آپ نے فرمایا تو صبر کیجیو پھر فرمایا ای اباذر مین نے کہا حاضر ہون اور موجود ہون آپکی خدمت مین آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو احجار الزیت (ایک جگہہ ہی مدینہ مین) کو خون مین ڈوبا ہوا دیکہے مین نے کہا جو اللہ و رسول حکم کرین آپ نے فرمایا جہان کا ہی وہین جا (یعنی اپنے گہر مین چلا جا یا سچی امام کی بیعت کر) مین نی کہا یا رسول اللہ مین ہی تلوار نہ لون اور کندہی پر رکہون آپنے فرمایا واہ پہر تو تو ان کا شریک ہوگیا مین نے کہا پہر کیا ارشاد ہی آپنے فرمایا اپنے گہر مین بیٹھ رہ مین نے کہا اگر گہر مین وہ گہس آوے آپ نے فرمایا پہر اگر تلوار کی چمک سے سہم جاوے تو اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈال لے (اور قتل ہوجا) وہ تیرا اور اپنا دونون گناہ سمیٹ لیگا **ف** یہہ خبر ہے واقعہ حرہ کی جو ۶۳ہجری مین ہوا حضرت امام حسین رض کی شہادت کے بعد یزید نے اپنا لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور حرم محترم کا کچہ خیال نہ کیا نہ مسجد نبوی کا اس واقعہ مین بہت سے اہل مدینہ قتل ہوے اور کئی روز تک مسجد نبوی مین نماز نہین ہوئی اوسی سال یزید علیہ ما یستحقہ کا انتقال ہوا **عن** ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان بین ایدیکم فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا القاعد فیہا خیر من القائم والماشی فیہا خیر من الساعی قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تمہارے سامنے فسادہونیوالے ہین جیسے اندہیری رات کی تاریکی کے ٹکڑے اون فتنون مین صبح کو آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور جیسے شخص سے بیٹہا ہوا بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والی سی بہتر ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ پہر ہمارے لیے آپ کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ تم اپنے گہرون کی فرش ہوجاو (ٹاٹ یا بوریا یا کمل جسکو بالکل حس و حرکت نہین ہوتی) **عن** المقداد بن الاسود قال ایم اللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہی قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہی آپ فرماتے تھی نیک بخت وہی ہی جو فتنون سے دور رہا نیک بخت وہی ہی جو فتنون سے دور رہا اور جو اوسمین پہنس جاوے اور صبر کری تو اوس کے لیے خوبی ہی یا اوسکا کیا کہنا (یعنی یہ تو بہت مشکل کام ہے کہ فتنہ مین پہنس کر صبر کرے)

باب فی کف اللسان زبان کو روکنا فتنہ مین بہتر ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لہا استشرفت لہ واشراف اللسان فیہا کوقوع السیف **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عنقریب فساد پیدا ہوگا بہرہ گونگا اندہا پہر جو کوئی اوسکو دیکہیگا تو وہ فتنہ اوسکی نزدیک ہوگا اور زبان درازی اوسمین ایسی ہے جیسے تلوار چلانا ہے **ف** فتنہ بہرہ ہوگا یعنی حق بات اوسمین نہ سنی جاویگی گونگا ہوگا یعنی حق بات اوسمین نہ بولی جاویگی اندہا ہوگا حق و باطل کی تمیز نہ ہوگی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من وقع السیف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک ایسا فساد ہوگا کہ عرب کو گہیر لیگا جو لوگ اوسمین مارے جاوین

ف و القاعد ... خیر

بچنے والا ... فتنون سے دور ...

وہ جہنم میں جا دینگے اوسمین یا ان درازی کرنا تلوار چلانے سے بھی زیادہ ہے (یعنے ناحق بولنا اور فتنہ کو بڑھانا) عن عبد القدوس قال زیاد سیمین کوش اس حدیث کے اسنادمین ایک شخص ہی جسکو زیاد سیمین کوش کہتے تہے اوسکو کان سفید تھے **باب** ما یرخص فیہ من البداوۃ فی الفتنۃ جب مسلمانون مین کوئی فتنہ ہو تو جنگل مین چلا جانا درست ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنما یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانے کو پہاڑ کے چوٹیون اور پانی برسنے کے مقامون پر فساد ودیکے سبب سے اپنا دین لیکر بہاگیگا **ف** یعنے فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہے کیونکہ لوگون کے ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرانا ہی بہتر ہے **باب** فی النہی عن القتال فی الفتنۃ فتنے مین لڑائی کی ممانعت عن الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید یعنی فی القتال فلقینی ابوبکرۃ فقال ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توجہ المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قال یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ اراد قتل صاحبہ ترجمہ احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا لڑائی کے ارادے سے (تاکہ لڑون علی کے ساتھ ہوکر معاویہ سے) مجھکو راہ مین ابوبکرہ ملے انہون نے کہا لوٹ جا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر ایک دوسرے کو مارنے اوٹھین تو قاتل اور مقتول دونو جہنم میں جاوینگے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بہلا قاتل تو جہنم مین جاویگا مگر مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا اسواسطے کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کے لیے اوٹہا تہا اور اوس کے مار ڈالنے کا ارادہ کرچکا تہا پر خود ہی مارا گیا اسلیے جہنم سے نجات نہ ہوگی معاذ اللہ) **باب** فی تعظیم قتل المؤمن مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے عن خالد بن دھقان قال کنا فی غزوۃ القسطنطینیۃ بذلقیۃ فاقبل رجل من اھل فلسطین من اشرافہم وخیارہم یعرفون ذلک لہ یقال لہ ھانی بن کلثوم بن شریک الکنانی فسلم علی عبد اللہ بن ابی زکریا وکان یعرف لہ حقہ قال لنا خالد فحدثنا عبد اللہ بن ابی زکریا قال سمعت ام الدرداء تقول سمعت ابا الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او مؤمن قتل مؤمنا متعمدا فقال ھانی بن کلثوم سمعت محمود بن الربیع یحدث عن عبادۃ بن الصامت انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قتل مؤمنا فاعتبط بقتلہ لم یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثنی ابن ابی زکریا عن ام الدرداء عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المؤمن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح وحدث ھانی بن کلثوم عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ سواہ ترجمہ خالد بن دہقان سے روایت ہی ہم قسطنطنیہ رجو پایہ تخت ہی روم کا اوسمین ملک نے
میر نجیہ انہون کے تصرف مین تہا) کے لڑائی مین تہی ذلقیہ (یا باذقیہ دونو مقام کے نام مین) اتنی مین ایک شخص فلسطین رجو
ایک ولایت ہی شام مین) کا رہنے والا وہان کے اشراف درعمائد مین سی آیا لوگ اوس کے مرتبے کو جانتی تھی اوسکا نام ہانی بن کلثوم
بن شریک کنانی تہا اوس نے سلام کیا عبد اللہ بن ابی زکریا کو وہ بھی اوسکے درجے کو جانتے تھے پھر حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن ابی زکریا نے کہ سنا مین نے ام الدرداء سے وہ کہتی تہین سنا مین نے ابو الدرداء سے کہتے تہے سنا مین نے
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتی تھی ہر گناہ کی امید ہی کہ اللہ اسکو بخشدیوی مگر جو شرک کی حالت مین مرجاوے یا مسلمان مسلمان کو
قصداً قتل کرے **ف** مسلمان کو قصداً ناحق قتل کرنا قریب قریب شرک کے ہے جو سزا اللہ نے شرک مین بیان کی ہی وہی مسلمان
کے قتل مین ہے کچھ فرق نہین ہی جیسے مسلمان کو شرک سے بچنا چاہیے ویسی ہی مسلمان کو قتل سے بچنا لازم ہی **ت**
ہانی بن کلثوم نے کہا مین نے محمود بن ربیع سے سنا انہون نے عبادہ بن صامت سے سنا انہون نی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھی جو شخص مومن کو ناحق قتل کرے **ف** بغیر کسی حق شرعی کے جیسے قصاص یا زنا ی محصنہ یا
قتل کرے اوسکو فتنے مین خوشی اور دلجمعی کے ساتھ یہ سمجھکر کہ مین ہدایت پر ہون **ت** تو اللہ جل جلالہ اوسکا کوئی عمل قبول
نہ کریگا نہ فرض نہ نفل (یا اوسکی توبہ قبول نہ کریگا) پھر ابن ابی زکریا نے حدیث بیان کی ام درداء سے انہون نی ابو الدرداء سے
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہمیشہ مومن سبکدوش اور بے فکر اور صالح رہتا ہی جبتک ناحق
خون نہ کرے جب ناحق خون کرتا ہی تو تہک جاتا ہی **ف** پھر اوس سے نیکیاں سرزد نہین ہوتین بلکہ برائیان متہجر
ہوجاتین مین یہانتک کہ گناہ کرتے کرتے اوسکا خاتمہ بھی برا ہوتا ہے اور وہ ابد الآباد کے لیے دوزخی اور جہنمی ہوجاتا ہی معاذ اللہ
خون ناحق ایسا بڑا گناہ ہے علی الخصوص اپنے بہائی مسلمان کا قتل کرنا وہ تو اکبر الکبائر ہی **عن** خالد بن دہقان

سالت یحیی بن یحیی الغسانی عن قولہ اعتبط بقتلہ قال الذین یقاتلون فی الفتنۃ فیقتل احدھم فیری
انہ علی ھدی لا یستغفر اللہ یعنی من ذلک ترجمہ خالد بن دہقان سی روایت ہی مین نے یحیی بن یحیی غسانی سے
پوچھا اعتبط بقتلہ (جو اوپر کی حدیث مین ہی) اوسکے کیا معنے ہین انہون نی کہا مراد وہ لوگ ہین جو فتنے مین قتل کرتی ہین
ایک دوسری کو یہ سمجھکر کہ ہم ہدایت پر ہین پھر اوس قتل سے توبہ اور استغفار بہی نہین کرتے (کیونکہ وہ تو اپنی دانست مین
اوس قتل کو بہتر اور موافق شرع کے سمجھتا ہی) **عن** خارجۃ بن زید قال سمعت زید بن ثابت فی ھذا المکان

یقول انزلت ھذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جھنم خالدا فیھا بعد التی فی الفرقان و
الذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق بستۃ اشھر ترجمہ خارجہ بن
زید سے روایت ہی مین نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تہے یہ آیت ومن یقتل مومنا متعمدا الآیۃ اوس آیت کے چھ مہینے بعد اوتری
جو سورہ فرقان مین ہے والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق **ف** اس وجہ سے

یعنی توجیہ نہین کرسکتا کہ مومن کا قتل کرنیوالا سوائے قصاص یا زنا کے کسی صورت این تعزیر بھی کرسکتا ہے ۔ سورہ فرقان
مین اللہ نے ناحق خون کو شرک کے بعد بیان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے سب گناہون مین خون ناحق بڑا گناہ ہی

عن سعید بن جبیر قال سالت ابن عباس فقال لما نزلت التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الہا
اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال مشرکو اھل مکۃ قد قتلنا النفس التی حرم اللہ و دعونا مع اللہ
الہا اخر واتینا الفواحش فانزل اللہ الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات
فھذہ لاولئک قال واما التی فی النساء ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم الایۃ قال الرجل اذا عرف
شرائع الاسلام ثم قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم لا توبۃ لہ فذکرت ھذا لمجاھد فقال الا من ندم

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی میں نے ابن عباس سے پوچھا انہون نے کہا یہ جو آیت سورہ فرقان مین ہی والذین لا یدعون
مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یہ اوس وقت اوتری ہی جب مکے کے مشرکین نے کہا ہم نے تو قتل کیا ہے
اوس جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا اور ہم نے سوا خدا کے اور معبودون کو پکارا ہی پھر ہم کو ایمان لانیسے کیا فائدہ ہوگا اور جنت
لیونکر لینگے کیونکہ اللہ تعالی جنت تمنا خاص کرتا ہی اون لوگون سے جنہون نے یہ کام نہین کئی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری
الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات یعنی جس شخص نے یہ کام کفر کے حالت مین کیے پھر اوسنے
توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اللہ اوس کے برائیون کو نیکیون سے بدل دیگا لیکن وہ آیت جو سورہ نسا مین ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا
اخیر تک وہ تو اوس شخص کے شان مین ہی جو مسلمان ہوا اور شریعت کو جانتا ہو باوجود اسکے کسی مومن کو قصداً قتل کرے اوسکا بدلہ
جہنم ہے اور اوسکی توبہ بھی قبول نہ ہوگی سعید نے کہا مین نے یہ مجاہد سے بیان کیا انہون نے کہا اگر شرمندہ ہوا اور دل سے توبہ
کرے تو قبول ہوجاویگی ف جمہور علما کا یہی مذہب ہے گو ظاہر آیت ابن عباس کے قول کو موید ہے معاذ اللہ مسلمان کا قتل کتنا
بڑا گناہ ہے عن ابن عباس فی ھذہ القصۃ فی الذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر اھل الشرک قال ونزل
یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر سے مراد وہ لوگ
ہین جنہون نے شرک کیا تہا اور شرک کے حالت مین انہون نے خون ناحق بھی کیا تہا اونکا گناہ ایمان لانیسے اور توبہ کرنیسے معاف ہوجاویگا
اور یہ آیت نازل ہوئی یا عبادی الذین اسرفوا عن ابن عباس قال ومن یقتل مؤمنا متعمدا ما نسخھا شیء ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اس آیت کو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا یعنی اوسکا حکم باقی ہی عن ابی مجلز فی قولہ
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم قال ھی جزاؤہ فان شاء اللہ ان یتجاوز عنہ فعل ترجمہ ابو مجلز
سے روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا مین کہ جو شخص مومن کو جان بوجھکر قتل کرے بدلا تو اوسکا یہی ہے جو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ جہنم
مین جلتا رہے اور مغضوب اور ملعون ہووے لیکن اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو معاف کردیگا باب ما یرجی فی القتل
القتل ہوجانے کے بعد پھر امید مغفرت کی ہی عن سعید بن زید قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فتنۃ

فعظم امرها فقلنا او قالوا یا رسول الله لئن ادرکتنا هذه لتهلکنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلا ان
بحسبکم القتل قال سعید فرأیت اخوانی قتلوا ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے
آپ نے ایک فتنے کا بیان کیا اور ذکر کیا اوسکی برائی اور شدت کا ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ فتنہ ہماری وقت میں ہو تو ہم کو
تباہ کر دیگا (یعنے آخرت ہماری برباد ہوگی) آپ نے فرمایا نہیں کافی ہو جاویگا تمہارا قتل ہونا (یعنے اوس فتنے سے تم کو اتنی ہی
سزا ملیگی کہ قتل ہو جاوگے پھر مغفرت کی امید ہے) سعید نے کہا میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا قتل ہو گئے (جمل اور صفین وغیرہ میں)

آخر کتاب الفتن

تمام ہوئی کتاب فتنوں کی اللہ جل جلالہ کی مدد اور اعانت اور توفیق سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب المهدی

شروع ہوئی کتاب مہدی کے بیان میں (نسخہ دہلی میں مہدی کے بدلے ملاحم ہے یعنی لڑائیوں کا بیان) **عن**
جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم
اثنا عشر خلیفة کلهم تجتمع علیه الامة فسمعت کلاما من النبی صلی الله علیه وسلم لم افهمه قلت لابی ما یقول
قال کلهم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ
قائم رہیگا جبتک تم پر بارہ خلیفہ ہوں گے ہر ایک پر ان میں سے امت اتفاق کرے گی پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میں نہیں سمجھا جابر نے
کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا وہ کیا تب انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہونگے **ف** بظاہر یہ حدیث
مشکل ہوگئی ہے علماء پر کیونکہ چار ہی خلیفہ ایسے گزرے جن پر دین قائم ہوا اور کل امت نے اون پر اتفاق کیا باقی خلفاء عباسیہ اور
بنی امیہ ظالم اور جابر تھے (اگرچہ ان کا دکا اون میں بھی عادل اور متبع شرع تھا) **عن** جابر بن سمرة قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یزال هذا الدین عزیزا الی اثنی عشر خلیفة قال فکبر الناس وضجوا
ثم قال کلمة خفیفة قلت لابی یا ابت ما قال قال کلهم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین عزت سے رہیگا بارہ خلیفوں تک لوگوں نے یہ سنکر تکبیر کہی اور چلائی پھر آپ نے
آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا وہ سب قریش میں سے ہونگے (یہ حدیث نسخہ مطبوعہ
دہلی میں نہیں ہے) **عن** جابر بن سمرة بهذا الحدیث زاد فلما رجع الی منزله اتته قریش فقالوا ثم یکون
ماذا قال ثم یکون الهرج ترجمہ جابر بن سمرہ سے یہی روایت ہے جو گذری اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ اپنے مکان کو لوٹے اوس وقت
آپ پاس قریش کے لوگ آئے اور عرض کیا کہ اسکے بعد پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر قتل ہوگا (یعنے ناحق خون اور فساد کا ہنگامہ
گرم ہو جاویگا) **عن** عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدة لطول الله
ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجلا منی او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی زاد فی حدیث

قطر یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا وقال فی حدیث سفیان لا تذھب ولا

تنقضی الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی قال ابوداؤد لفظ عمر وابی بکر

بمعنی سفیان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا ایک دن بہی باقی رہ جاویگا

تو اللہ تعالے اوسی دن کو اتنا لنبا کر دیگا کہ اوسمین ایک شخص مجہکو یا میرے اہل بیت مین سے اسطرح کا اوٹہا ویگا کہ اوسکا نام میرا نام

ہوگا اور میرے باپ کا نام اوسکے باپ کا نام ہوگا (فطر کی روایت مین زیادہ ہے) وہ عدل اور انصاف سے زمین کو

بہر دیگا جیساکہ وہ ظلم وستم سے بہر گئی تہی (سفیان کی روایت مین ہے) دنیا آخر نہ ہوگی یہانتک کہ عرب کے ملک کا مالک

میرے گہر والون مین سے ایسا شخص ہووے کہ میرے نام سے اوسکا نام برابر ہوگا (یعنے جو میرا نام ہے وہی اوسکا نام ہوگا یہہ حدیث

دلیل ہے مہدی کے نکلنے پر) عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم یبق من الدھر الا یوم

لیبعث اللہ رجلا من اھل بیتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانہ مین سے ایک دن بہی باقی رہ جاویگا تو بہی اللہ تعالی میری گہر والون مین سے

ایک ایسا شخص کہڑا کر دیگا جو وہ روی زمین کو عدل انصاف سے اسطرح پر بہر دیگا جیسے کہ وہ ظلم سے بہر گئی تھی عن ام سلمۃ

قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ قال عبد اللہ

بن جعفر وسمعت ابا الملیح یثنی علی علی بن نفیل ویذکر منہ صلاحا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد سے ہے ف دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ

کہ مہدی جس سال نکلینگے اوسکی نشانی یہہ ہے کہ ماہ رمضان مین پہلی رمضان آفتاب کا گہن ہوگا اور نیچ مین کو چاند گہن

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض

قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما یملک سبع سنین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد سے ہے کشادہ پیشانی اونچی ناک والا جو عدل وانصاف سے زمین کو بہر دیگا جیسے وہ ظلم

وستم سے بہری تہی اور وہ سات برس تک مالک رہیگا عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اھل

مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بھم بالبیداء

بین مکۃ والمدینۃ فاذا رای الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اھل العراق فیبایعونہ

بین الرکن والمقام ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذلک بعث

کلب والخیبۃ لمن لم یشھد غنیمۃ کلب فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنۃ نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم ویلقی الاسلام

بجرانہ الی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون قال ابوداؤد قال بعضھم

عن هشام تسع سنين وقال بعضهم سبع سنين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک خلیفہ کے موت کیوقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص مدینہ والون سے مکے کی طرف بہاگتا ہوا نکلیگا سو مکے کے لوگ اوسکے
پاس آوینگے اور اوسکو نکالینگے امامت کے لیے حالانکہ وہ ناراض ہوگا **ف** لوگ اوسکو باہر نکال کر امام مقرر کرینگے **ت**
پھر بیعت کرینگے اوس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ مین پھر اتنے مین ایک لشکر ملک شام سے اوسکی طرف بہیجا جاویگا تو وہ سب کے
سب دھنسا دیے جاوینگے بیدا مین جو مکے اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہے پھر جب لوگ اوس حال کو دیکھینگے تو ابدال شام کے اور عراق
والون کی جماعت اوسکے پاس آوینگے اور مقام ابراہیم اور حجر اسود کے بیچ مین اوس سے بیعت کرینگے اسکے بعد ایک شخص قریش
مین سے پیدا ہوگا ننہال اوسکا بنی کلب سے ہوگا اور وہ ایک لشکر اونکی طرف بہیجیگا سو اوس لشکر پر غالب ہونگے مہدی
کے تابعدار اور کلب کا لشکر یہی ہے ترجمہ جسکی وقت مین اونکے تابعدارون کے ہاتھ سے مغلوب کیا جاویگا (یعنی افسوس ہے
اوس شخص پر جو کلب کے غنیمت کا مال غنیمت نہ لے بعد اوس کے مہدی مال غنیمت تقسیم کریگا اور جاری کریگا لوگون مین اونکے نبی
کی سنت کو اور اسلام اپنی گردن زمین مین ڈالدیگا یعنی تمام زمین مین گہیر لیگا) پھر وہ سات برس تک رہ کر مرجاویگا اور اوسپر تمام مسلمان
نماز پڑہینگے ابو داؤد نے کہا بعضون نے ہشام سے روایت کیا وہ نو برس تک رہیگا بعضون نے سات **عن قتادة بهذا**
الحديث وقال تسع سنين قال ابو داؤد وقال غير معاذ عن هشام تسع سنين ترجمہ قتادہ سے یہی حدیث
مروی ہی اوسمین یہ ہے کہ وہ خلیفہ نو برس تک رہیگا **ف** اختلاف ہی اسباب مین کہ امام مہدی علیہ وعلی آبائه السلام کب تک
خلافت کرینگے بعضی روایتون مین سات برس مین بعضون مین نو برس مین اللہ خوب جانتا ہی **عن ام سلمة عن النبي**
صلى الله عليه وسلم بقصة جيش الخسف قلت يا رسول الله فكيف بمن كان كارها قال يخسف بهم ولكن
يبعث يوم القيامة على نيته ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی وہی حدیث جسمین لشکر دہنس جانیکا ذکر ہے مین نے کہا
یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو زبردستی سے اوس لشکر مین آیا ہو آپ نے فرمایا سب دھنس جاوینگے مگر آخرت
مین اونکا حشر نیت کے موافق ہوگا یعنی زبردستی سے آیا ہوگا وہ معذور رکہا جاویگا **عن ابي اسحاق قال قال علي رضي**
الله عنه ونظر الى ابنه الحسن فقال ان ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه
رجل يسمى باسم نبيكم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الارض عدلا وقال
هارون ثنا عمر بن ابي قيس عن مطرف بن طريف عن الحسن عن هلال بن عمرو قال سمعت عليا
رضي الله عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث بن حراث
على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہی حضرت علیؓ نے فرمایا اور دیکھا
اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کو اور کہا یہہ بیٹا میرا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام رکہا اور عنقریب اسکے

نسل سے ایسا ایک شخص پیدا ہوگا جو وہ نام زد ہوگا تمہاری نبی کے نام سے اور سیرت مین بھی اونہین سے مشابہ ہوگا مگر صورت مین
مشابہ نہوگا پھر ذکر کیا حضرت علی نے قصہ یملأ الارض عدلا کا یعنے بھردیگا زمین کو انصاف سے جیسے گذر چکا عبد اللہ کی
حدیث مین) ہرون نے روایت کیا عمرو بن ابی قیس سے اونہون نے مطرف سے انہون نے حسن سے انہون نے ہلال بن عمرو سے
کہ مین نے سنا حضرت علی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ نے فرمایا ہی ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے
گا نام اوسکا حارث بن حراث ہوگا اور اوس کے آگے ایک شخص ہوگا لوگ اوسکو منصور بولتے ہونگے وہ تسلط یا جگہہ دیگا آل محمد کو
اسطرح جیسے کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ دی تھی اوسکی مدد ہر مسلمان پر واجب ہی یا آپ نے فرمایا اوسکا حکم قبول کرنا۔

اول کتاب الملاحم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شروع ہوئی کتاب معرکون اور لڑائیون کی ملاحم جمع ملحمہ کی۔ ملحمہ کے معنے معرکہ اور قتال کے جگہہ)

باب ما یذکر فی قدر المائة ہر سیکڑے اور صدی کا بیان **عن** ابی ھریرة فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبعث لھذہ الامة علی راس کل مائة سنة من یجدد لھا دینھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی میری علم ویقین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اللہ جل جلالہ اس امت کے واسطے ہر صدی کے اخیر مین ایک شخص ایسا پیدا کریگا جو دین کو از سر نو قائم اور درست کرے **ف** یہ حدیث صحیح ہی سیوطی نے اس حدیث کی تفسیر مین ایک رسالہ لکہا ہے علیحدہ [illegible] کیا ہی کہ پہلی صدی سے لیکر تیرہوین صدی کے اخیر تک کون کون لوگ مجدد ہوئی مین ہر ایک گروہ نے [illegible] زہری قال [illegible] علیہ شخص کو مجدد قرار دیا ہے بظاہر جس شخص سے قرآن و حدیث کا نشر ہوا ہدایت پہیلی وہی مجدد ہے واللہ اعلم

باب ما یذکر من ملاحم الروم روم کی لڑائیون اور معرکون کا بیان **عن** جبیر بن نفیر قال قال جبیر انطلق بنا الی ذی مخبر رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیناہ فسالہ جبیر عن الھدنة فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم صلحا امنا فتغزون انتم وھم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اھل النصرانیة الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ فعند ذلک تغدر الروم وتجمع للملحمة **ترجمہ** حسان بن عطیہ سے روایت ہی کہ مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کی طرف چلے مین بھی اون کے ساتھہ چلا انہون نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے انہون نے کہا چلو ہمارے ساتھہ ذی مخبر کے پاس جو صحابی تہے رسول اللہ صلعم کے ہم اون کے پاس گئے جبیر نے اونسے صلح کا حال پوچھا انہون نے کہا .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم روم سے صلح کروگے نصاری سے پھر تم اور وہ دونون ملکر ایک دشمن سے لڑوگے جو تمہارے پیچھے مین ہے پھر فتح پاؤگے اور لوٹ لاؤگے اور سلامتی سے پھر دگے یہانتک کہ ایک میدان مین اترو گے

جو نیکی والا ہوگا پھر ایک شخص نصارے کے قوم سے چلیبا کو اوٹہا ویگا اور کہیگا کہ چلیبا غالب آیا تو مسلمانون مین سے ایک شخص غصے
مین آویگا اور اوسکو ماریگا اوسوقت روم والے عہد شکنی کرینگے اور لوگون کو جمع کرینگے لڑائی کے لیے اور مسلمان ہتھیار ہاتھ
پھر شہید ہونگے عن حسان بن عطیة بهذا الحدیث زاد فیه ویثور المسلمون فیه الی اسلحتهم فیقتتلون
فیکرم الله تلك العصابة بالشهادة الا ان الولید جعل الحدیث عن جبیر عن ذی مخبر عن
النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ حسان بن عطیہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے اتنا اس مین زیادہ ہے کہ پھر جلدی
سے مسلمان اپنے ہتہیارون کے طرف جاوینگے اور لڑینگے تو اللہ تعالی اوس جماعت کو بسبب شہادت کے بزرگی دیگا
ف شاید یہ واقعہ قیامت کے قریب ہوگا کہ مسلمانون کے ساتھ روم کے نصاری شریک ہوجاوینگے اور دوسرے کسی
اور فرقے سے نصارے کے جنگ کرینگے اور مسلمان غالب ہونگے پھر مغلوب ہونگے باب فی امارات الملاحم
معرکون اور لڑائیون اور فتنون کی نشانیان جو آپنے بتائین عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح
قسطنطینیة وفتح القسطنطینیة خروج الدجال ثم ضرب بیده علی فخذ الذی حدث او منکبه
ثم قال ان هذا الحق کما انك ههنا او کما انك قاعد یعنی معاذ بن جبل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی کا سبب ہے اور مدینے کی خرابی فتنہ بپا
ہونیکا سبب ہے اور فتنہ کا نکلنا فتح قسطنطنیہ کا سبب اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنیکا سبب ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ
معاذ کے ران یا مونڈہے پر مارا اور معاذ سے فرمایا یہ یقینی ہے جیسے تیرا ہونا یہان یقینی ہے ف بیت المقدس
یعنی شام کی آبادی جب شام مین بنی امیہ کی سلطنت ہوئی تو مدینہ منورہ جو دار الخلافت تھا اوجڑ گیا بعد اوس کے قسطنطنیہ
فتح ہوا باب تواتر الملاحم کون کون سے معرکے نزدیک ہونگے ایکدوسرے کے بعد عن معاذ بن جبل
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الملحمة الکبری وفتح القسطنطینیة وخروج الدجال
فی سبعة اشهر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑا فتنہ اور قسطنطنیہ کا
فتح ہونا اور دجال کا نکلنا سات مہینے کی مدت مین ہوگا عن عبد الله بن بسر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال بین الملحمة وفتح المدینة ست سنین ویخرج المسیح الدجال فی السابعة ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح شہر اور فتنہ عظیم دونون کے درمیان مین چہہ برس کی مدت ہے ف
شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے ت اور ساتوین برس مین دجال نکلیگا ذمراد قسطنطنیہ کی فتح سے یہہ ہے کہ کفار وہمین عمل کر
گے پہر مسلمان اوسکو فتح کرینگے ابہی تک تو قسطنطنیہ مسلمانون کے پاس ہے باب تداعی الامم علی الاسلام مسلمانون
پر اور مہت والون کا پے در پے آنا عن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك الامم ان تداعی

علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتہا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولٰکنکم

غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن اللہ فی قلوبکم

الوھن فقال قائل یا رسول اللہ وما الوھن قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت ترجمہ ثوبان سے روایت ہے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ اور امتین بلا وینگی تمہارے اوپر جیسے کھانیوالے بلاتے ہین کاسہ پر ڈری بیالے پر

ایک شخص نے کہا ہم لوگ شاید اوس زمانے مین کم ہونگے آپ نے فرمایا نہین تم اوس زمانے مین بہت ہوگے لیکن تم ایسے

ہوگے جیسے دریا کے پانی پر پہین ہوتا ہے (میل اور کوڑی کا) اللہ تمہاری ہیبت کو تمہارے دشمنون کے دل سے نکال

ڈالیگا اور تمہارے دلون مین سستی ڈالدیگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ سستی کیون ہوگی آپنے فرمایا دنیا کی الفت سے اور موت

کے خوف سے ف یہ حدیث بالکل اس زمانے کے مطابق ہے مسلمان بہت ہین مگر سب بیکار کسی کے دل مین حمیت اور غیرت

دین اور قوم کی نہین پائی جاتی الا ماشاء اللہ باب فی المعقل من الملاحم معرکے مین مسلمانونکا قیام کہان ہوگا عن

ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ بالغوطۃ الی جانب مدینۃ

یقال لہا دمشق من خیر مدائن الشام ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ مسلمانون

کا جنگ کے روز (یعنے دجال سے جنگ کے لیے) غوطہ مین ہوگا جو دمشق کے ایک جانب ہے اور دمشق ایک شہر ہے شام کے بہتر

شہرون مین سے (جو جنت العرب کہلاتا ہے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک

المسلمون ان یحاصروا الی المدینۃ حتی یکون ابعد مسالحہم سلاح ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے جو مدینہ کے مسلمان گھیر لیے جاوین گے یہانتک کہ بہت دور کی سرحد انکی

سلاح ہوگی (ایک جگہہ کا نام ہے) عن الزھری قال وسلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری سے روایت ہے

کہ سلاح خیبر کے نزدیک ہے عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ

علی ھذہ الامۃ سیفین سیفا منہا وسیفا من عدوھا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دو تلوارین اکٹھا اس امت پر نہ بھیجیگا کہ ایک ہی وقت مین آپس مین بھی لڑے اور دشمن بھی اونسے

لڑے باب فی النھی عن تہییج الترک والحبشۃ خواہ مخواہ ترک کے اور حبش کے کافرون سے آپ نے جہاد

منع فرمائی عن ابی سکینۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال

دعوا الحبشۃ ما ودعوکم واترکوا الترک ما ترکوکم ترجمہ ابوسکینہ نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبشیونکو تم بھی چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم کو چھوڑ دین

اور ترکون کو بھی چھوڑ دو جبتک وہ تم کو چھوڑ دین (یعنے ابتداءً اون سے جنگ نہ کرو) باب فی قتال الترک

ترک کافرون سے لڑنیکا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی

يقاتل المسلمون الترك قوما وجوههم كالمجان المطرقة يلبسون الشعر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی جبتک کہ قتل کرینگے مسلمان ترکونکو یعنی کافرون کو اُس
ملک کے (منہ اونکے گویا ڈھالین ہین تہہ بتہہ جمی ہوئی اور جوتیان اونکی بالون کے ہین) عن ابی ہریرة ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما
صغار الاعین ذلف الانف کان وجوههم المجان المطرقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی اور یہانتک کہ تم ایسی قوم سے لڑوگے جنکی جوتیان بال کے ہون گی اور یہانتک کہ تم ترک
کے قوم سے لڑوگے جو چھوٹی آنکھون والے چپٹی ناکون والے ہونگے اونکے منہ جیسے ڈھالین ہین تہہ بتہہ (کشمیر یعنی ترکستان کے لوگ
ایسے ہی ہین مسلمان اون سے لڑچکے) عن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث یقاتلکم قوم صغار
الاعین یعنی الترک قال تسوقونهم ثلاث مرار حتی تلحقوهم بجزیرة العرب فاما فی السیاقة
الاولی فینجو من هرب منهم واما فی الثانیة فینجو بعض ویهلك بعض واما فی الثالثة فیصطلمون
او کما قال ترجمہ بریدہ سے ایک حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی ایک چھوٹی آنکھون والے ترک کی قوم
تم سے لڑیگی پھر فرمایا کہ تم اون کو تین بار ہٹا دوگے یہانتک کہ تم اونکو تین مرتبہ عرب کے ٹاپو کے کنارے پہونچا دوگے سو پہلے
ہانک مین اون مین سے جو بھاگے گا وہ نجات پاویگا اور دوسرے مین بعض ہلاک ہون گے اور بعض نجات پاوین گے اور تیسرے
مین توسب جڑ سے اوکھڑ جاوینگے یا جیسا کہ فرمایا **باب** فی ذکر البصرة بصرہ کا بیان (شاید مراد بصرے سے مراد بغداد ہی)
عن ابی بکرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ناس من امتی بغائط یسمونه البصرة عند نهر
یقال له دجلة یکون علیه جسر یکثر اهلها وتکون من امصار المهاجرین قال ابن یحیی قال ابو معمر وتکون من
امصار المسلمین فاذا کان فی اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوه صغار الاعین حتی ینزلوا
علی شط النهر فیتفرق اهلها ثلاث فرق فرقة یاخذون اذناب البقر والبریة وهلکوا وفرقة یاخذون
لانفسهم وکفروا وفرقة یجعلون ذراریهم خلف ظهورهم ویقاتلونهم وهم الشهداء ترجمہ ابوبکرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے لوگ پست زمین مین اوترینگے جسکو بصرہ بولتے ہین نہر دجلہ
کے نزدیک اوسپر ایک پل ہوگا بہ نسبت اور شہرون کے وہان کے لوگ بہت ہونگے وہ شہر مسلمانون کے مہاجرین کا ہوگا یا اُس
شہر مین بہ نسبت اور شہرون کے مسلمان بہت ہونگے اور جب آخر زمانہ ہوگا تو وہان قنطوریٰ کی (قنطوریٰ ترکون کے جد کا نام
ہی) اولاد آویگی یعنی ترک آخر زمانہ مین اہل بصرہ کے قتل کو نکلینگے - چوڑی سونہہ والے چھوٹے آنکھون والی - یہانتک کہ اُس
نہر کے کنارہ پر اوترینگے اور اوس کے لوگ تین فرقے متفرق ہوجاوینگے ایک فرقہ تو بیلون کے دمون کو اور جنگل کو اختیار
کر کے ہلاک ہوجاوینگے اور ایک فرقہ اپنی جانون کو بچا کر کافر ہونا قبول کرینگے (کافرون کے شریک ہوجاوینگے) اور ایک فرقہ

بیٹھے پیچھے اپنی اولاد کو چھوڑکر نکلیں گے اور لڑیں گے تو وہی شہید ہیں (یہہ واقعہ ہو بہو پورا ہوا مستعصم باللہ کی خلافت میں جو آخر خلفای عباسیہ تھا) عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له يا انس ان الناس يمصرون امصارا وان مصرا منها يقال له البصرة او البصيرة فان انت مررت بها و دخلتها فاياك و سباخها وكلاءها وسوقها وباب امرائها وعليك بضواحيها فانه يكون بها خسف وقذف ورجف وقوم يبيتون يصبحون قردة وخنازير ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس سے کہ اے انس لوگ شہر بناوینگے اور انہیں شہروں میں ایک شہر ہے جسکو لوگ بصرہ بولتی ہیں یا بصیرہ (تصغیر ہے بصرہ کی) پھر اگر تو اوسپر گزرے یا تو اوسمین داخل ہووے تو تو اوسکی سباخ سے بچتا رہ ف سبیخہ کی جمع سباخ ہے اور سبخہ اوس زمین کو بولتی ہین کہ جسمین شوریت اور رطوبت ہوتی ہے اور بصرہ مین ایک موضع کا نام ہے ت اور اوسکی کلا، ایک موضع کا نام ہے) سے اور اوسکے بازار سے اور اوسکے امیرون کے دروازون سے اور اوسکے ضواحی (ضاحیہ جنگل کا نام ہے) کو اختیار کر اسلیے کہ اوس مین دھسنا جانا اور پتھر برسنا اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم شب باشی کریگی (یعنے صحیح و سالم) اور فجر کو سور اور بندر ہو جاوینگے ف یعنی رات تک اونکے قلوب صاف ہونگے اور جب صبح کو اوٹھینگے تو سور کیطرح اون کے دلون مین بے غیرتی اور بیحیائی اور بندر کیطرح طمع اور حرص اور حیلہ جوئی ہوگی۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین لکھا ہے لیکن سیوطی نے رد کیا ہے ابن جوزی پر کہ اونکو ابو داؤد کے طریقے کی خبر نہوئی اور یہہ طریقہ صحیح ہے واللہ اعلم عن صالح بن درهم يقول انطلقنا حاجين فاذا رجل فقال لنا الى جنبكم قرية يقال لها الابلة قلنا نعم قال من يضمن لي منكم ان يصلي في مسجد العشار ركعتين او اربعا ويقول هذه لابي هريرة سمعت خليلي ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يبعث من مسجد العشار يوم القيامة شهداء لا يقوم مع شهداء بدر غيرهم قال ابو داود هذا المسجد مما يلي النهر ترجمہ صالح بن درہم سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ ہم حج کے ارادے گئے تو ناگاہ ایک شخص وہان ملا اور ہم سے کہا کہ تمہارے طرف ایک بستی ہے جسکو ابلہ بولتی ہین تو ہم نے کہا ہان (یعنی ہے) پھر اوس نے کہا تم مین سے کون ضامن ہوتا ہے میری لیے جو نماز پڑھے میرے واسطے ف مراد اس مرد سے ابو ہریرہ ہین اونہون نے کہا کون ہے کہ نماز پڑھکر اوسکا ثواب میرے لیے بخشے ت عشار کی مسجد مین دو رکعت یا چار رکعت اور یون کہے اسکا ثواب ابو ہریرہ کے لیے ہے اسلیے کہ مین نے اپنے جانی دوست ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو وہ فرماتی تھے کہ مقرر اللہ عز و جل قیامت کے دن عشار کی مسجد سے ایسی شہیدون کو اوٹھاویگا جو سوائے بدر کے شہیدون کے اور کوئی اون کے برابر کھڑا نہوگا ف مسجد عشار ایک مسجد تھی فرات کے پاس شہیدون سے شہیدان کربلا ہین رضی اللہ عنہم

باب النهي عن تهييج الحبشة

حبشیون سے ہوجنہ لڑنا چاہیے جبتک وے خود نہ لڑین عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة ترجمہ

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبشیوں کو چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم سے تعارض نہ کرین اسلیے کہ کعبہ کے
خزانے کو نہ نکالیگا سوا اوس حبشی کے جو چھوٹی پنڈلیون والا ہے (شاید اوسکا ظہور حضرت عیسی کیوقت ہوگا قریب قیامت کے

باب امارات الساعۃ قیامت کی نشانیون کا بیان **عن** ابی زرعۃ قال جاء نفر الی مروان بالمدینۃ فسمعوہ
یحدث فی الآیات اولہا الدجال قال فانصرفت الی عبد اللہ بن عمرو فحدثتہ فقال عبد اللہ لم یقل
شیئا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربہا او
الدابۃ علی الناس ضحی فایتہما کانت قبل صاحبتہا فالاخری علی اثرہا قال عبد اللہ وکان یقرأ الکتب
واظن اولہما خروجا طلوع الشمس من مغربہا **ترجمہ** ابو زرعہ سے روایت ہے چند لوگ مدینے میں مروان پاس آئے
اوس سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تہا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے تو مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص
پاس گیا اور اوس سے بیان کیا عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تہے پہلی نشانی سورج
کا پچہم کیطرف سے نکلنا ہے یا لوگون مین جانور کا نکلنا دوپہر کے چڑہتے وقت اور ان دونون مین سے جو پہلے ہوگی تو دوسری
بہی اوسی کے پیچھے بہت جلد ہونیوالی ہے اور عبد اللہ توریت اور انجیل پڑہا کرتے تہے انہون نے کہا مجہے خیال ہے کہ سب سے پہلی نشانی
سورج کا نکلنا ہے پچہم کیطرف سے **ف** یہہ واقعہ قریب قیامت کے ہوگا اوس وقت سے توبہ کا دروازہ بند ہوجاویگا گناہ کی
معافی موقوف ہوگی جو گناہ کریگا اوسکی سزا ضرور ہوگی) **عن** حذیفۃ بن اسید الغفاری قال کنا قعودا نتحدث فی
ظل غرفۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا الساعۃ فارتفعت اصواتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لن تکون اولن تقوم الساعۃ حتی یکون قبلہا عشر آیات طلوع الشمس من مغربہا و
خروج الدابۃ وخروج یاجوج وماجوج والدجال وعیسی بن مریم والدخان وثلاث خسوف
خسف بالمغرب وخسف بالمشرق وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک تخرج نار من الیمن من قعرۃ
عدن تسوق الناس الی المحشر **ترجمہ** حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم آپس مین بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دروازے کے سایے مین قیامت کا ذکر کرنے لگے اس ذکر اور بحث مین ہماری آوازین بلند ہوئین (یعنے غل ہوا) رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت ہرگز نہ ہوگی جبتک کہ اوس سے پہلے دس نشانیان نہ ہووین سورج کا نکلنا پچہم کیطرف سے اور جانور
کا نکلنا اور یاجوج وماجوج کا نکلنا۔ اور دجال کا نکلنا۔ اور عیسی بن مریم کا نزول فرمانا اور دہوان **ف** قیامت سے پہلے
ایک دہوان ظاہر ہوگا اور مکے کا صفا پہاڑ پھٹے گا اوسمین سے ایک جانور نکلیگا تو وہ لوگون سے باتین کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے
ف اور تین جگہہ دہس جانا پچہم مین دہس جانا ہے اور پورب مین دہس جانا ہے اور عرب کے ٹاپو مین دہس جانا ہے اور ان
سب کے پیچھے یمن کیطرف سے ایک آگ نکلیگی عدن کے قعر مین سے وہ لوگون کو محشر کیطرف ہانکے گی (یعنے شام کے ملک
کیطرف بھگا لیجاویگی شاید یہہ مراد ہو کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہوگی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت وراها الناس امن من علیها
فذاک حین لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کی مکان سے پھر جب کہ وہ نکلے
گا اور لوگ اوسکو دیکھینگے تب ایمان لاوینگے جو زمین پر ہین سو اوسوقت نہ فائدہ کریگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے
ایمان نہ تھا یا اوس نے پہلے نیک کام نہین کیا تھا **ف** یعنی ان دنکا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہو تو ایمان
لانا کیا فائدہ ہے اسی سبب سے اگر کافر مرتے دم ایمان لاوے تو معتبر نہین کہ اوسوقت بھی عذاب آخرت کا سامنا آجاتا ہے **باب**
حسر الفرات عن کنز دریاے فرات مین سے خزانہ نکلنے کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن حضره فلا یاخذ منه شیئا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دریاے فرات سونیکی گنج سے کھل جاویگا سو جو کوئی وہان حاضر ہو سو
اوسمین سے کچھہ نہ لیوے **ف** یعنی قیامت کے قریب سونیکا خزانہ دریاے فرات سے ظاہر ہوگا اور سکے لینے سے اسوسطے منع فرمایا
کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکے کیا کریگا **عن** ابی هريرة عن
النبی صلی الله علیه وسلم مثله الا انه قال یحسر عن جبل من ذهب ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسا ہی روایت کیا ہے اس مین یہہ ہے کہ سونے کا پہاڑ اوسمین نمایان ہوگا **باب** خروج الدجال دجال کے نکلنے
کا بیان **عن** ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفة وابو مسعود فقال حذیفة لانا بما مع الدجال اعلم منه
ان معه بحرا من ماء ونهرا من نار فالذی ترون انه نار ماء والذی ترون انه ماء نار فمن ادرک
ذلک منکم فلیشرب من الذی یری انه نار فانه سیجده ماء قال ابو مسعود البدری هکذا سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حذیفہ اور ابن مسعود دونون اکٹھا ہوئے تو حذیفہ
نے کہا مین خوب جانتا ہون جو دجال کے ساتھہ ہوگا اوس کے ساتھہ ایک دریا ہوگا پانی کا اور ایک نہر آگ کی جسکو تم آگ سمجھوگے
وہ پانی ہوگا اور جسکو پانی سمجھوگے وہ آگ ہوگی پھر جو کوئی تم مین سے دجال کے زمانے کو پاوے تو وہ جسکو آگ سمجھے اوس مین سے پی
وہ پانی نکلیگا پھر ابو مسعود بدری نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح سنا ہے **ف** اوسکا پانی آگ معلوم
ہوگا اور آگ پانی یا تو سحر کے زور سے یا خداوند کریم کی قدرت ایسی ہی مقتضی ہوگی تاکہ لوگون کا امتحان ہو **عن** قتادة قال
سمعت انس بن مالک یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ما بعث نبی الا قد انذر امته الدجال
الاعور الکذاب الا وانه اعور وان ربکم لیس باعور واق بین عینیه مکتوبا کافر ترجمہ قتادہ نے انس بن مالک سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی نہین بھیجا گیا مگر اوس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے جو کانا
بڑا جھوٹا ہے سو خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے کیونکہ کانا ہونا ایک نقص ہے اور اللہ جل جلالہ بری ہے

صفات نقص اور عیب سے) اور اوسکے دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنے پیشانی پر کافر لکھا ہے **ف** حضرت نے ایکبار
خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر میں تم کو بتلاتا ہوں کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنے ایسا نشان کسی پیغمبر نے نہیں تبلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹ ہر ایک پر کھلجاوے اسواسطے کہ خدائی کا دعوی
کریگا اور کانا ہوگا حالانکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہیں اور دوسرا نشان اوسکے کفر کا اوسکے ماتھے پر کفر کی خود لفظ موجود
ہے مسلمانوں کو نظر آوے گی کافرون کو نہ سوجھیگی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث قال یقرؤہ
کل مسلم ترجمہ انس سے یہی حدیث مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ جو تحریر اوسکی پیشانی پر ہوگی ہر ایک مسلمان اوسکو پڑھ
سکیگا **عن** عمران بن حصین یحدث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال
فلینأ عنہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات
اولما یبعث بہ من الشبہات ھکذا قال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی دجال کی خبر سنے تو چاہیے کہ اوس سے کنارہ پکڑے خدا کی قسم ہے اوسکے پاس آدمی آویگا تو اوسکو بھی گمان
کریگا کہ وہ مومن ہے اور اوسکی تابع ہو جاوے گا اسلیے اس کے شبہے کی چیزیں ہیں یعنی وہ ایسی باتیں دکھلاویگا
جس سے اوسکا اعتقاد بگڑ جاوے اور آدمی شبہے میں پڑجاوے) **عن** عبادۃ بن الصامت انہ حدثہم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی قد حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان مسیح
الدجال رجل قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتئۃ ولا حجراء فان البس علیکم فاعلموا
ان ربکم لیس باعور قال ابو داؤد عمرو بن الاسود ولی القضاء ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو دجال کی یہانتک خبریں دی ہیں کہ میں ڈر گیا جو تم اوسکو نہ سمجھو مقرر
دجال پستہ قد ہے چلتی میں دونوں پاؤں کے بیچ میں اوسکے فاصلہ رہیگا گھونگر والے بال کانا آنکھ سوئی ہوئی نہ اونچی نکلی نہ بیٹھی
گھسی ہوئی اگر اسپر بھی تمہیں شبہہ ہو تو تم یہ خوب جان رکھو کہ تمہارا رب تو کانا نہیں ہے (یعنے کھلم کھلا بڑی نشانی
اوسکی کذب کی یہ ہے کہ وہ مردود کانا ہے پروردگار کانا نہیں ہے) **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج
ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح
سورۃ الکھف فانہا جوارکم من فتنتہ قلنا وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنۃ ویوم
کشھر ویوم کجمعۃ وسائر ایامہ کایامکم فقلنا یا رسول اللہ ھذا الیوم الذی کسنۃ اتکفینا
فیہ صلوۃ یوم ولیلۃ قال لا اقدروا لہ قدرہ ثم ینزل عیسی بن مریم عند منارۃ البیضاء شرقی
دمشق فیدرکہ عند باب لد فیقتلہ ترجمہ نواس بن سمعان الکلابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ نکلا اور مین بھی تم مین رہا تو مین اوسکو الزام دونگا تم سے پہلے اور اگر وہ نکلا اور مین تم مین نہ ہا
تو ہر شخص اوسکو آپ ہی الزام دیگا اور میرا خلیفہ تو اللہ ہے ہر مسلمان کے لیے پھر تم مین سے جو کوئی اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ
کہف کی شروع کی آیتین اوسپر پڑھے اسلیے کہ یہ آیتین تمھارے لیے امن کا سبب ہین پھر ہم نے عرض کیا کہ کب تک وہ زمین
پر رہیگا آپنے فرمایا چالیس دن ایک دن تو برس بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور
پھر باقی دن اور سب دنون کے برابر ہی ہون گے پھر ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جو برس بھر کا ایک دن ہوگا تو کیا اوس
مین ہمین ایک ہی رات دن کی نماز بس کریگی آپنے فرمایا نہین تم اوس روز اندازہ کر لینا بقدر اوس کے **ف** یعنی جیسے
دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑہا کرتے ہو اسیطرح اوس دن بھی ہر وقت کا اندازہ کر کے پڑہا کرو **ت** پھر عیسی بن مریم
دمشق کے پورب طرف سفید منارہ کے پاس سے اوترین گے اور دجال کو باب لد (جو ایک پہاڑ یا موضع کا نام ہے شام کے پاس)
کے پاس پاوینگے وہان اوسکو قتل کرین گے (وہ مردود حضرت عیسی کو دیکھکر ڈر کر پردہ ہو جاویگا) **عن** ابی امامة عن
النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وذکر الصلوات مثل معناه **ترجمہ** ابی امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی ہی روایت کی ہے اوسمین نمازون کا ذکر اسیطرح ہی **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم قال
من حفظ عشر آیات من اول سورة الکهف عصم من فتنة الدجال قال ابو داؤد وکذا قال هشام
الدستوائی عن قتادة الا انه قال من حفظ من خواتیم سورة الکهف وقال شعبة من آخر الکهف
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس آیتین سورہ کہف کے شروع سے یاد
کر لے وہ دجال کے فتنے سے بچ جاویگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ دس آیتین سورہ کہف کے اخیر کی **ف** یہ قرآن شریف
کی تاثیرات مین سے ایک قوی تاثیر ہے سورہ کہف مین اللہ جل جلالہ کے عجائب قدرت اور انتظام سلطنت کا ایسا بیان ہے
کہ جو کوئی سمجھ کر اوسکو یاد کرے اوس پر دجال کا جھوٹ اور فریب کھل جاویگا وہ ہرگز اوس مردود کا معتقد نہ ہوگا) **عن**
ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسی وانه نازل فاذا رأیتموه
فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کان راسه یقطر وان لم یصبه بلل
فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلك الله فی
زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلك المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی
فیصلی علیه المسلمون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور عیسی علیہ السلام کی درمیان
کوئی نبی نہ ہوگا اور بیشک عیسی علیہ السلام اوترینگے جب تم اون کو دیکھو تو اسطرح پہچان لو وہ ایک شخص ہین متوسط قد و قامت
کے رنگ اونکا سرخی اور سفیدی کے درمیان مین ہے زرد کپڑے ہلکے رنگ کے پہنے ہون گے اون کے بالون مین سے پانی
ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہون وہ لوگون سے جہاد کرینگے اسلام قبول کرنے کے لیے اور توڑ ڈالینگے صلیب یعنی ترسول کو اور قتل

کرینگے سور کو اور موقوف کر دینگے جزیے کو (کہ کافر ذمی ہو یا اسلام لاوین یا قتل ہوں) اور تباہ کر دیگا اللہ تعالے اون کے زمانے مین سب مذہبون کو سوا اسلام کے (یعنی ساری دنیا مین دین اسلام ہی ہیگا) اور ہلاک کرینگے وہ دجال مردود کو پھر دنیا مین رہین گے چالیس برس تک بعد اوسکے اونکی وفات ہوگی اور مسلمان اون پر جنازے کی نماز پڑہین گے

باب فی خبر الجساسة دجال کے جاسوس کا بیان

عن فاطمة بنت قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخر العشاء الاخرة ذات لیلة ثم خرج فقال انه حبسنی حدیث کان یحدثنیه تمیم الداری عن رجل کان فی جزیرة من جزائر البحر فاذا بامرأة تجر شعرها قال ما انت قالت انا الجساسة اذهب الی ذلك القصر فاتیته فاذا رجل یجر شعره مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال خرج نبی الامیین بعد قلت نعم قال اطاعوه ام عصوه قلت بل اطاعوه قال ذاك خیر لهم ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات عشا کی نماز کے لیے دیر مین نکلے پھر جب نکلے تو فرمایا مین تمیم داری کی باتین سن رہا تھا جو نقل کرتی تہی ایک شخص کی وہ کسی جزیرہ مین گیا سمندر کے جزیرون مین سے (وہ ایک کشتی مین سوار تہا اتفاق سے وہ کشتی طوفان مین آگئی اور کسی جزیرے پر جا لگی) وہ بولا یکایک مین ایک عورت پاس جا پڑا وہ اپنے بالون کو کہینچتی تہی پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولی مین جاسوس ہون تو اس محل کیطرف تو چل پھر مین اس محل مین جو آیا تو ایک شخص اپنے بال کہینچ رہا ہے اور وہ طوق و زنجیرون مین جکڑا ہوا ہے اور آسمان و زمین کے بیچ مین اوچہلتا ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے کہا مین دجال ہون کیا امیون کے پیغمبر پیدا ہوئے مین نے کہا ہان وہ بولا لوگون نے اون کی اطاعت کی یا نافرمانی کی مین نے کہا اطاعت کی اوس نے کہا یہ بہتر ہوا اون کے لیے)

عن فاطمة بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی ان الصلوة جامعة فخرجت فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاته جلس علی المنبر وهو یضحك قال لیلزم کل انسان مصلاه ثم قال هل تدرون لم جمعتکم ان تمیم الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی حدثتکم عن الدجال حدثنی انه رکب فی سفینة بحریة مع ثلاثین رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا فی البحر وارفؤا الی جزیرة حین مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینة فدخلوا الجزیرة فلقیتهم دابة اهلب کثیرة الشعر قالوا ویلك ما انت قالت انا الجساسة انطلقوا الی هذا الرجل فی هذا الدیر فانه الی خبرکم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تکون شیطانة فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیه اعظم انسان رأیناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة یداه الی عنقه فذکر الحدیث وسألهم عن نخل بیسان وعن عین زغر وعن النبی الامی قال انی انا المسیح ..... وانه یوشك ان یؤذن لی فی الخروج قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانه فی بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما هو

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی واللہ ما جمعتکم لرغبة ولا لرهبة ولکن جمعتکم لـ

واو ما بیدہ قبل المشرق قالت حفظت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث ترجمہ فاطمہ
بنت قیس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مؤذن کو پکارتے ہوئی مین نے سنا کہ نماز اکٹہا کرنیوالی ہی (یعنے نماز کیلیے
حاضر ہو اور جمع ہو) تو مین بھی نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی جب رسول اللہ صلعم اپنی نماز پوری
پڑہ چکے تو آپ ہنستی ہوے منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ہر شخص اپنے جای نماز ہی پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کہ تم کچہ جانتی ہو جو مین نے تم کو
کسلیے جمع کیا ہے مین نے تم کو ڈرانے یا خوشخبری کے لیے نہین جمع کیا بلکہ (ایک خبر سنانیکے لیے) مقرر تمیم داری ایک
نصرانی شخص تہا پھر وہ آیا اور بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اوس نے ایک بات مجہہ سے ایسی کہی کہ وہ موافق پڑی اوس بات کے
جو مین مسیح دجال کی خبر کہا کرتا تہا اوس نے مجہہ سے کہا کہ مین سمندر مین جہاز پر سوار ہوا اور لخم اور جذام دونون قوم کے تیس
آدمی بھی ساتہہ تہے سو ایک مہینا بہر تک سمندر کی لہرادن کے ساتہہ کہیلا کی (یعنے مہینا بہر تک جہاز دریا مین رہا) پھر وہ سورج ڈوبتے
وقت ایک ٹاپو کے کنارہ جا لگے اور وہان سے چہوٹی کشتیون مین بیٹھکر اوس ٹاپو مین پہونچے وہان اونہین ایک جانور
بہارے دم اور بہت بال والا ملا لوگون نے اوس سے کہا ای کم بخت تو کیا چیز ہے اوس نے جواب دیا مین جاسوس ہون تم اس گرجا مین چلو
اس شخص کے پاس اسلیے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت ہی مشتاق ہی تمیم نے کہا کہ جب ہمسے اوس نے اوس مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے
کہین شیطان نہو ہم ایسے بہاگے کہ اوس دیر مین جا پہونچے اوسمین ایک شخص اتنا بڑا دیکھا کہ ہم نے کبہی مخلوق ویسا نہ دیکہا تہا
نہایت سخت جکڑا ہوا اوس کے دونون ہاتہ گردن سے بندہے ہوئے ہین پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک (یعنے اوس نے آنحضرت
کا حال پوچہا اور عرب کی کیفیت دریافت کی جیسے مسلم کی روایت مین ہی) پھر پوچہا کہ بیسان (ایک ضلع ہی شام مین) کی
کہجورونکا کیا حال ہے اور زغر (ایک ضلع ہی شام مین) کے چشمہ کا کیا حال ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال
ہی بعد اوس کے بولا مین مسیح دجال ہون اور قریب ہے کہ مجہہ کو اجازت ملی نکلنے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ دجال شام کے دریا مین ہی یا یمن کے دریا مین نہین نہین بلکہ پورب کیطرف اور اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے دوبار پورب
کیطرف (خود آپ کو تردد تہا کہ دجال کسطرف ہی اور کہان ہی اور کب نکلیگا اللہ نے ان باتونکو مبہم رکہا جیسے قیامت کو
مبہم رکہا) فاطمہ نے کہا یہ حدیث مجہہ کو یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی **عن** فاطمة بنت قيس

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر ثم صعد علی المنبر وکان لا یصعد علیہ الا یوم جمعة قبل
یومئذ ثم ذکر ھذہ القصة قال ابوداود وابن صیاد ان بصرے غرق فی البحر مع ابن مسعود لیس لم
منھم غیرہ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی پھر منبر پر چڑہے اور
کبہی آپ منبر پر نہ چڑہتے تہی سو جمعہ کے مگر اوسی روز چڑہے پھر ذکر کیا اسی قصے کا (یعنے دجال کا سارا احوال بیان کیا اور جو تمیم داری
نے آپ سے بیان کیا تہا وہ آپنے سب لوگون کو سنا دیا اللہ خوب جانتا ہی اصل حال کیا ہے) **عن** جابر قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم علی المنبر انہ بینما اناس یسیرون فی البحر فنفد طعامھم

فرمت بهم جزيرة فخرجوا يلتمسون الخبز فلقيتهم الجساسة قلت لابي سلمة وما الجساسة قال امرأة تجر

شعر جلدها وراسها قالت في هذا القصر فذكر الحديث وسال عن نخل بيسان وعن عين زغر قال هو

المسيح فقال لي ابن ابي سلمة ان في هذا الحديث شيئا ما حفظته قال شهد جابر انه ابن صياد قلت

فانه مات قال وان مات قلت فانه اسلم قال وان اسلم قلت فانه قد دخل المدينة قال وان دخل المدينة

ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ چند لوگ دریا میں جا رہے تھے اونکا کھانا

ختم ہو گیا تو وہ نکلے روٹی کے فکر میں (ایک جزیرہ میں) اونکو ایک جساسہ ملی لیث نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا جساسہ

کیا انہوں نے کہا ایک عورت جو اپنے سر اور بدن کے بالونکو کھینچ رہی تھی (فاطمہ کی حدیث میں ہے کہ جساسہ ایک جانور تھا

بالوں والا اور اس روایت میں ہے کہ عورت تھی موافقت اسطور پر ہوگی کہ وہ عورت بالونکی وجہ سے اور بدشکلی سے جانور معلوم

ہوتی ہوگی یا جساسہ شیطان ہے وہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہوگا) پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک بعد اسکے اوس شخص نے

دجال نے بیسان کے پیڑوں کا حال پوچھا اور زغر کے چشمے کو پوچھا راوی نے کہا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے کہا کہ جابر

نے حدیث میں کچھ اور بیان کیا تھا وہ مجھے یاد نہ رہا جابر نے یہ کہا تھا کہ دجال وہی ابن صیاد ہے (جو ایک شخص تھا مدینہ میں

رسول اللہ صلعم نے بھی اسکو دیکھا تھا) میں نے کہا وہ تو مر گیا انہوں نے کہا مر جانے دو میں نے کہا وہ تو مسلمان ہو گیا تھا انہوں نے

کہا ہو جانے دو میں نے کہا وہ تو مدینے میں آ گیا تھا (اور دجال مدینے کے اندر نہیں آئیگا) انہوں نے کہا ہے دو اس سے کیا ہوتا

ہے (بعض صحابہ کو اور خود رسول اللہ صلعم کو بھی شبہہ تھا ابن صیاد پر کہ شاید یہی دجال ہو پھر وہ اسلام لایا اور صاحب اولاد ہوا

اور مر گیا اب نہیں معلوم کہ غائب ہو گیا پھر نکلیگا وہی دجال ہے یا کوئی اور ہے قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ جو دجال آخر زمانے میں

نکلیگا وہ اور ہے کوئی ہے اسلم عند اللہ **باب** في خبر ابن الصياد ابن صیاد کا بیان جسپر دجال ہونیکا شبہہ تھا

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بابن صياد في نفر من اصحابه فيهم عمر بن الخطاب وهو يلعب

مع الغلمان عند اطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره

بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله قال فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد انك رسول الاميين

ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فقال له النبي صلى الله عليه وسلم امنت

بالله ورسله ثم قال له صلى الله عليه وسلم ما ياتيك قال ياتيني صادق وكاذب فقال النبي صلى الله عليه

وسلم خلط عليك الامر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد خبات لك خبيئة وخبا له يوم

تاتي السماء بدخان مبين قال ابن صياد هو الدخ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن

تعدو قدرك فقال عمر يا رسول الله ائذن لي فاضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان

يكن فلن تسلط عليه يعني الدجال والا يكن فلا خير في قتله **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی صحابہ کے ہمراہ ابن صیاد و پاس تشریف لیگئی اور عمر بن خطاب بھی آپ کے ہمراہ تھی اور ابن صیاد بنی مغالہ کے قلعی پاس بچون مین
کھیل رہا تہا اوسکو خبر نہین ہوئی تہا اوس نے آپ کو پہچانا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسکی پیٹھ پر مارا اور
اوس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین اللہ کا رسول ہون اوس نے آپکی طرف دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ عرب
کے امیون کے رسول ہین پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ گواہی دیتے ہین کہ مین اللہ کا رسول
ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو اللہ پر ایمان لایا اور اوس کے رسولون پر پھر آپ نے اوس سے
فرمایا تجھے کیا آتا ہے اوس نے کہا کہ میری پاس تو آتا ہے سچا اور جھوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تیرا کام
مشتبہ ہے **ف** یعنی بعض خبر سچ آتی ہے اور بعض خبر جھوٹھ پڑتی ہے جیسے کاہنون کی عادت ہے کہ شیطان ونپر جھوٹی سچی
خبرین القا کیا کرتے ہین **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرے لیے ایک چھپی ہوئی چیز رکھی ہے اور چھپا
رکھا حضرت نے اوسکے لیے اس آیت کو اپنے دل مین یوم تاتی السماء بدخان مبین - تب اوس نے کہا چھپی ہوئی چیز دخ ہے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا دور ہو تو اپنی اندازی سے ہرگز نہ بڑھیگا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوسکی گردن
مارنے کے لیے حکم فرماتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہہ دجال ہے تو تو اوسپر قادر نہ ہوگا اور اگر وہ نہین ہے تو اوسکے
قتل مین کچھہ بہتری نہین ہے (یعنی کیا فائدہ ہے) **عن** ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے خدا کی قسم ابن صیاد بلا شبہ دجال ہے (یعنی اون دجالون مین سے جنکی ظاہر ہونے کی تشہیر
کوئی دوسری حدیث مین ہے نہ وہ دجال جو آخر زمانے مین ہوگا) **عن** محمد بن المنکدر قال رایت جابر بن عبد اللہ
یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال فقلت تحلف باللہ فقال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ
کو مین نے خدا کی قسم کہاتے ہوئے دیکھا ہے کہ ابن صیاد دجال ہے تو مین نے کہا کیا تم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہو تو اونہون نے جواب
دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین نے عمر کو اسی پر قسم کہاتے ہوئے دیکھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اوسپر
انکار نفرمایا **عن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ ابن صیاد ہم سے گم گیا
ف حرہ کا وہ وقعہ ہے جو مدینہ مطہرہ مین یزید کے لشکر سے واقع ہوا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون دجالون کلھم یزعم انہ رسول اللہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس دجال نہ نکلینگے اور ہر ایک اون مین سے اپنی کو
اللہ کا رسول جانیگا **ف** شاید ابن صیاد انھی جالون میں سے ہو ایک روایت مین ستائیس ہین **عن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون کذابا دجالا کلھم یکذب علی
اللہ وعلی رسولہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس جھوٹے

دجال نہ نکلیں گے اور ہر ایک اون میں اسد پر اور اوس کے رسول پر جہوٹ باندہیگا **ف** یعنی جہوٹی حدیثیں بیان کریگا یا جو اسد اور رسول کی مراد نہیں ہے وہ مراد بیان کریگا ابراہیم نے کہا میں عبیدہ سے کہا کہ مختار بن عبید ثقفی بہی ہی دجالون میں ہے انہوں نے کہا وہ تو سردار ہی اونکا **باب** الامر والنہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا هذا اتق الله ودع ما تصنع فانه لا یحل لک ثم یلقاه من الغد فلا یمنعه ذلک ان یکون اکیله وشریبه وقعیده فلما فعلوا ذلک ضرب الله قلوب بعضهم ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی بن مریم الی قوله فاسقون ثم قال کلا والله لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر ولتأخذن علی یدی الظالم ولتأطرنه علی الحق اطرا ولتقصرنه علی الحق قصرا

ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اوس سے کہتا خدا سے ڈر اور اپنی حرکات سے باز آ کیونکہ یہ درست نہیں پہر جب دوسرے دن اوس سے ملتا تو منع نکرتا اون باتون سے اسلیے کہ شریک ہوجاتا اوس کے کہانے اور پینے اور بیٹہنے میں یعنی جب صحبت ہوتی اور کہانے پینے کا مزہ ملتا تو امر بالمعروف چہوڑدیتے) پہر جب ایسا کیا تو اسد نے بہی بعضون کے دل کو بعضون کے دل کے ساتہ ملا دیا پہر فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جن لوگون نے کفر کیا تو اسد نے اون پر لعنت کی داود اور عیسی بن مریم کی زبان پر اخیر آیت تک پہر فرمایا ہرگز ایسا نہیں خدا کی قسم ہے البستہ تم بہلی بات بتلاؤگے اور بری کام سے منع کروگے اور ظالم کے دونون ہاتہ پکڑ کر اوسکو حق کیطرف ایسا جہکاوگے جو کہ حق جہکانیکا ہے اور اوسکو حق پر ٹہراؤگے جیسا کہ حق پر ٹہرانیکا حق ہے (یعنی زبردستی اوسکو حق اور انصاف پر مجبور کرتے رہوگے) **عن** ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه زاد ولیضربن الله بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنهم **ترجمہ** ابن مسعود نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے روایت کیا ایسا ہی جیسے گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اسد تعالے تمہارے میں بعضون کے دلون کے ساتہ بعضون کے دلون کو ملا دیگا پہر تمپر بہی لعنت کریگا جیسی اون پر لعنت کی تہی **ف** یعنی تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیا کرو ورنہ خدا اچہون کے دل کو برون کے دل کے ساتہ ملا کر سب پر لعنت کریگا جیسے یہود اور نصاری سے پر لعنت ہوئی تہی۔ بقدر استطاعت اور قدرت کے ہر شخص پر نیک کام کا حکم اور بری بات سے ممانعت فرض ہے اسمیں کچہ کلام نہیں **عن** ابی بکر بعد ان حمد الله واثنی علیه یا ایها الناس انکم تقرؤن هذه الآیة وتضعونها علی غیر موضعها علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم قال عن خالد وانا سمعنا النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیه اوشک ان یعمهم الله بعقاب وقال عمرو عن هشیم وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیروا الا یوشک ان یعمهم الله منه

بعقاب قال ابوداؤد رواه کما قال خالد ابواسامة وجماعة وقال شعبة فيه مامن قوم يعمل فيهم

بالمعاصی هم اکثر من يعمله ترجمہ ابوبکرؓ سے روایت ہی کہ اونہون نی اللہ تعالی کی حمد وثنا کرکے کہا ای لوگو مقرر تم اس آیت کو

پڑہا کرتے ہو اور بیجل اوسکو کہتے ہو (یہ آیت) تمہارے پر لازم ہی اپنی جان کی فکر کرنا اور جو کوئی بہکا وہ تمہارا کچہہ بگاڑ نہین سکتا جب

تم راہ پر ہو) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہی مقرر جبکہ لوگ ظالم کے ستم کو دیکہین اور اوسکا

ہاتہہ نہ پکڑین تو قریب ہی کہ اللہ اپنے عذاب مین اون سب کو پکڑ لے یعنے جو ظالم نہ ہون وہ بہی گرفتار ہون اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہی ایسے کوئی قوم نہین ہی کہ اوس مین برے کام ہوتے ہون اور باوجود قدرت کی لوگ

اوسکے کام کو نہ بگاڑین مگر اللہ اون سبہون کو عذاب مین گرفتار کرے یعنے ضرور ایسا ہوگا کہ جب لوگ بری کام کرنے لگین گے

اور اچہی (باوجود قدرت) کے اونکا منع کرنا چہوڑ دینگے تو سب عذاب مین گرفتار ہون گے شعبہ نے کہا ایسی کوئی قوم

نہین جس مین گناہ ہوتے ہون اور اکثر لوگ اوس مین گناہ کرنیوالے ہون (پہر اون سب پر عذاب نہ آوے) **عن** جریر قال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن رجل یکون فی قوم یعمل فیهم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا

علیہ فلا یغیروا الا اصابهم اللہ بعذاب من قبل ان یموتوا ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم سے مین نی سنا ہی آپ فرماتے تہی جو شخص کسی قوم مین بری کام کیا کرتا ہو اور قوم والی باوجود قدرت کے اوسکو اور اوسکی کام کو

نہ بگاڑین تو اللہ دنیا عذاب اون پر اون کے موت سی پہلے ہی پہونچاتا ہی **ف** معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

کے چہوڑ دینے کے سبب سے دنیا مین بہی عذاب اوترتا ہے اور آخرت کا عذاب بہی باقی رہتا ہے **عن** ابی سعید الخدری

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فاستطاع ان یغیره بیده فلیغیره بیده

وقطع هناد بقیة الحدیث فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذالک اضعف الایمان ترجمہ

ابوسعید خدری سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے مین نے سنا ہی جو کوئی تم مین خلاف شرع کام کو دیکہے اور قدرت

رکہتا ہو ہاتہہ سے بگاڑنے کی تو اوسکو اپنے ہاتہہ سی بگاڑ دے (یعنے مار پیٹ کر منع کرے اور باز رکہے) اور جو ہاتہہ سی بگاڑنے کی طاقت

نہ ہو تو زبان ہی سی اور جو اسکی بہی قدرت نہ ہو تو اپنے دل ہی مین۔ یعنے دل ہی مین برا جانے اور یہ بہت سست ایمان ہی

یعنی اس سے کم پہر کوئی درجہ ایمان کا نہین ہی کہ بڑے کام کو دل سی تو برا جانے اور ایسی لوگون سی متنفر ہے اگر دل سے بہی

برا نہ جانے اور اونکا شریک ہو تو ایمان کا ذرا بہی اثر نہ رہا) **عن** ابی امیة الشعبانی قال سالت ابا ثعلبة الخشنی

فقلت یا ابا ثعلبة کیف تقول فی هذه الایة علیکم انفسکم قال اما واللہ لقد سالت عنها خبیرا

سالت عنها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنکر حتی اذا رایت شحا

مطاعا وهوی متبعا ودنیا مؤثرة واعجاب کل ذی رای برایه فعلیک یعنی بنفسک ودع عنک

العوام فان من ورائکم ایام الصبر الصبر فیه مثل قبض علی الجمر للعامل فیهم مثل اجر خمسین

رجلا يعملون مثل عمله وزادني غيره قال يا رسول الله اجر خمسين منهم قال اجر خمسين منكم

ترجمہ ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ ابا ثعلبہ خشنی سے مین نے پوچھا کہ اے ابا ثعلبہ تم اس آیت مین کیا کہتے ہو (تمھارے لازم ہے اپنی جان کی فکر) انہون نے جواب دیا تم نے خوب جاننے والے سے پوچھا خدا کی قسم ہے اس آیت کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا (کیا امر بالمعروف کی ضرورت اس آیت سے باقی نہ رہی) تو آپ نے فرمایا کہ نہین پہلے بات بتلاؤ اور بُری کام منع کرو یہانتک کہ جب تو دیکھے کہ بخیلی کے تابعداری کیجاوے اور عجب کرتا ہو صاحب رای کا اپنے رای پر تو لازم پکڑ یعنے اپنی ذات کو اور عوام کو اپنی طرف سے چھوڑ دے اسلیے کہ پھر تمہارے آگے صبر کے دن ہین اور ان دنون مین صبر ایسا ہے جیسے چنگاری ہاتھہ مین رکھے (یعنے جیسے چنگاری ہاتھہ مین رکھکر صبر کرنا مشکل ہے) اور ان دنون مین عمل کرنیوالیکے لیے ثواب پچاس عملونکے برابر ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہہ ثواب پچاس شخصونکا جو ہے تو وہ شخص انہین مین کے تو آپ نے فرمایا بلکہ تم مین کے پچاس شخص (یعنے ایسے فتنے اور فساد کے زمانے مین جو کوئی سیدھے راہ پر چلے اور شرع کی پیروی کرے اوسکا درجہ تم مین سے پچاس شخص کے برابر ہے) عن عبد الله بن عمرو

بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كيف بكم وبزمان او يوشك ان ياتي زمان يغربل

الناس فيه غربلة تبقى حثالة من الناس قد مرجت عهودهم واماناتهم واختلفوا فكانوا هكذا

وشبك بين اصابعه فقالوا كيف بنا يا رسول الله قال تاخذون ما تعرفون وتذرون ما تنكرون

وتقبلون على امر خاصتكم وتذرون امر عامتكم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اوس زمانے مین یا یون فرمایا کہ وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ چھن جاوینگے (یعنے جو اچھے ہین وے گذر جاوینگے) اور بُرے بُرے کوڑا کرکٹ رہ جاوینگے نہ اون کے اقرار پورے ہونگے نہ اون مین امانت ہوگی (یعنے بدعہدے اور خیانت کرینگے) آپسمین اختلاف کرینگے اور اسطرح ہو جاوینگے آپ نے ایک ہاتھہ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھہ کی انگلیون مین ڈالا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسوقت ہم کیونکر کرین آپ نے فرمایا جو تم کو بھلا معلوم ہو اوسکو اختیار کرو اور جو برا معلوم ہو اوسکو چھوڑ دو اپنی خاص فکر کرو اور عام لوگون کی فکر چھوڑ دو ف یعنی جب ایسا سخت فتنہ ہو اور عالم مین گمراہی پھیل جاوے اور سمجھانے سے بھی ہدایت کی توقع نرہے اوسوقت اپنی ہی نفس کی اصلاح کرے

اور اور لوگون کی فکر چھوڑ دے عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال بينما نحن حول رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذ ذكر الفتنة فقال اذا رايتم الناس قد مرجت عهودهم وخفت اماناتهم وكانوا هكذا وشبك بين

اصابعه قال فقمت اليه فقلت كيف افعل عند ذلك جعلني الله فداك قال الزم بيتك واملك عليك

لسانك وخذ بما تعرف ودع ما تنكر وعليك بامر خاصة نفسك ودع عنك امر العامة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپ نے ذکر کیا فتنے کا اور فرمایا جب تم لوگون کو دیکھو اپنے عہد کا خیال نکرین اور امانت کو چھوڑ دین مگر کم (یعنے فساد نادر لوگ امین رہ جاوین) اور اونکا یہہ حال ہو جاوے

ئے ایک ہاتھ کی اونگلیونکو دوسری ہاتھ کے اونگلیون مین ڈالا تب تو مین کہڑا ہوا اور مین نے پوچھا اسوقت مین مین کیا کرون
اسد مجکو آپ پر سے فدا کرے آپ نے فرمایا پکڑ لے اپنی گھر کو اور روک لے اپنی زبان کو اور جو بات شریعت کی روسے اچھی معلوم ہو
اوسکو اختیار کرلے اور بری بات کو چھوڑ دے اور خاص اپنے نفس کی فکر کر اور عام لوگون کی فکر چھوڑ دے **ف** کیونکہ
ایسی حالت مین اپنی تئین بچانا دشوار ہوجاتا ہے اور ظلم کیا جاوے گا **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم افضل الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر او امیر جائر **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات کہے ظالم بادشاہ کے روبرو یا ظالم حاکم کے
روبرو (اور اوسکے ڈر سے یا خوشامد سے ناحق بات نہ کہے کہ وہ اور گمراہ ہوجاوے) **عن** العرس عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال اذا عملت الخطیئة فی الارض کان من شهدها فکرهها وقال مرة انکرها کان کمن غاب
عنها ومن غاب عنها فرضیها کان کمن شهدها **ترجمہ** عرس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہے تو جس نے اوس گناہ کو دیکھا اور برا جانا تو اوس کی مثل ایسی ہے جیسے اوس نے اوس گناہ کو نہین
دیکھا اور جس نے نہین دیکھا لیکن گناہ سے راضی ہے اوس نے گویا دیکھا **عن** عدی بن عدی عن النبی صلی الله علیه
وسلم نحوه قال من شهدها فکرهها کمن غاب عنها **ترجمہ** عدی بن عدی سے ایسا ہی ہے جیسا عرس نے
روایت کیا اسمین یہہ ہے کہ آپ نے فرمایا جسکے سامنے گناہ کی بات ہووے لیکن وہ ناراض ہے تو گویا اوسکے سامنے نہین ہوئی
عن ابی البختری قال اخبرنی من سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول وقال سلیمان حدثنی رجل
من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لن یهلک الناس حتی یعذروا
او یعذروا من انفسهم **ترجمہ** ابو البختری سے روایت ہے مین نے اوس شخص سے سنا جس نے رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم سے سنا سلیمان کی روایت مین ہے مین نے رسول اسد کے صحابہ مین سے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہرگز ہلاک ہون گے جبتک کہ اونکی ذات کے گناہون کی کثرت نہ ہووے اور اونکا کوئی عذر باقی
نہ رہے **باب قیام الساعة** قیامت آنے کا بیان **عن** عبد الله بن عمر قال صلی بنا رسول الله صلی
الله علیه وسلم ذات لیلة صلاة العشاء فی آخر حیاته فلما سلم قام فقال ارایتکم لیلتکم هذه فان علی
راس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس فی مقالة رسول
الله صلی الله علیه وسلم تلک فیما یتحدثون عن هذه الاحادیث عن مائة سنة وانما قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض یرید ان ینخرم ذلک القرن **ترجمہ** عبد اسد بن عمر
سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایکرات عشا کی نماز پڑھی اپنی اخیر عمر شریف مین جب سلام پھیر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم
نے اس رات کو دیکھا جتنے آدمی اس رات کو تمام روی زمین پر ہین ان مین سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہیگا ابن عمر نے کہا یہہ سنکر لوگ

مغالطے مین پڑ گئے جب تو ایسی حدیثین بیان کرتے ہین کہ سو برس مین قیامت آویگی (حالانکہ آپکا یہہ مطلب نہ تہا جیسا بعض لوگ سمجھے کہ اب سے سو برس مین قیامت آجاویگی) بلکہ آپنے یہہ فرمایا تہا کہ جتنے لوگ آجکے روز روی زمین پر ہین اون مین سے کوئی سو برس کے بعد نرہیگا مطلب یہہ تہا کہ یہہ قرن گذر جاویگا اور دوسرا قرن آویگا ف ایسا ہی ہوا اوس روز سے ایک صدی کے اندر تمام صحابہ گزر گئے اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ رتن ہندی وغیرہ جسنے پانسو برس کے بعد دعوی صحابیت کا کیا تہا وہ دروغگو اور جہوٹا تہا

عن ابی ثعلبة الخشنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یعجز الله هذه الامة من نصف یوم ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کو (قیامت کے دنون مین سے) آدہے دن سے کم نرکہیگا (یعنے پانسو برس سے کم یہہ امت نرہیگی)

عن ابی وقاص عن النبی صلی الله علیه وسلم قال انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربها ان یوخرهم نصف یوم قیل لسعد کم نصف ذلك الیوم قال خمسمائة سنة ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین امید رکہتا ہون کہ میری امت آسی تو عاجز نہ ہوگی کہ اللہ اونکو آدہے دن کی مہلت نہ دیوی لوگون نے سعد سے کہا کہ آدہے دن سے کیا مراد ہے انہون نے کہا پانسو برس (دلیل اسکی آیہ کریمہ ان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون تیرے رب کے نزدیک ایکدن ہزار برس کا ہے

آخر کتاب الملاحم

تمام ہوئی اللہ جل جلالہ کے فضل سے کتاب الملاحم کے مع متعلقات اوسکے

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب الحدود

شروع ہوئی کتاب حدود (یعنے حد زنا اور سرقہ اور شرب خمر اور قذف اور ارتداد اور قطع طریق وغیرہ) باب الحکم فیمن ارتد جو شخص دین اسلام سے پہر جاوے

عن عکرمة ان علیا علیه السلام حرق ناسا ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلك ابن عباس فقال لم اکن لاحرقهم بالنار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تعذبوا بعذاب الله وکنت قاتلهم بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من بدل دینه فاقتلوه فبلغ ذلك علیا علیه السلام فقال ویح ابن ام عباس ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے حضرت علی نے بیدینون یعنے جو لوگ اسلام سے پہرکر مرتد ہوگئے تہے اونکو جلوا دیا یہہ خبر ابن عباس کو پہونچی تو اونہون نے کہا کہ اگر اوسوقت مین ہوتا تو اونہین آگ سے نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالے کے خاص عذاب سے تم عذاب نکرو (یعنے آگ سے کسیکو نہ جلاؤ) بلکہ مین اون مرتدون کو قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اسلام کو چہوڑکر اور کوئی دین لیوے تو اوسکو مار ڈالو پہر جب ابن عباس کے اس کہنے کی خبر حضرت علی کو پہونچی تو اونہون نے کہا واہ واہ ابن عباس یعنے اون کی تعریف کی کہ انہون نے سچ کہا

عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل دم رجل مسلم یشهد ان لا اله الا الله

انی رسول الله الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارك لدینه المفارق للجماعة
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا
ہو اسکی کہ نہین کوئی پوجنے کے لائق سوا خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو حرام کرنیوالا زنا
کا ہے بعد دوسری جان بدلے جان کے تیسری مرتد جس نے اسلام کا دین چہوڑا مسلمان کے گروہ سے علحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا
قتل تین صورت سے ہی ایک تو حرام کار نکاح والا دوسری خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چہوڑا
عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشهد ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الا باحدی ثلاث رجل زنی بعد احصان فانه یرجم ورجل
خرج محاربا لله ورسوله فانه یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بها ترجمہ حضرت
ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا قتل کرنا درست نہین ہی یعنی وہ شخص کہ جو شہادت
دیتا ہو اسبات کی کہ نہین ہی کوئی سچا معبود سوای خدا کے اور محمد اوسکے رسول ہین مگر تین وجہ سے ایک تو یہ کہ وہ محصن ہو یعنی اوسکا
نکاح ہو چکا ہو پہر وہ زنا کری تو وہ سنگسار کیا جاویگا دوسری وہ جو اللہ اور اوسکے رسول سے لڑنے کے لئے نکلے یعنی رہزنی
کری تو وہ قتل کیا جاویگا یا سولی دیا جاویگا یا قید کیا جاویگا جلا وطن ہوگا تیسری وہ جو خون کرے معصوم کا جیسی مسلمان کا
تو اوسکی قصاص مین اگر وارث قصاص چاہین قتل کیا جاویگا عن ابی بردة قال قال ابو موسی اقبلت الی النبی صلی
الله علیه وسلم ومعی رجلان من الاشعریین احدهما عن یمینی والاخر عن یساری فکلاهما سال العمل
والنبی صلی الله علیه وسلم یستاك فقال ما تقول یا ابا موسی او یا عبد الله بن قیس قلت والذی بعثك
بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسهما وما شعرت انهما یطلبان العمل قال فکانی انظر الی سواکه تحت شفته
قلصت قال لن نستعمل او لا نستعمل علی عملنا من اراده ولکن اذهب انت یا ابا موسی او یا عبد الله بن
قیس فبعثه علی الیمن ثم اتبعه معاذ بن جبل قال فلما قدم علیه معاذ قال انزل والقی له وسادة واذا
رجل عنده موثق قال ما هذا قال هذا کان یهودیا فاسلم ثم راجع دینه دین السوء قال لا اجلس
حتی یقتل قضاء الله ورسوله قال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء الله ورسوله ثلاث مرات فامر
به فقتل ثم تذاکرا قیام اللیل فقال احدهما معاذ بن جبل اما انا فانام واقوم او اقوم وانام وارجو
فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہی ابو موسی نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو میرے
ساتھ دو شخص اشعری قوم کے تہے دونون نے آپ سے عاملی کا عہدہ طلب کیا (یعنی عامل کی خدمت پر مقرر ہونا چاہا) اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تہے آپ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو ای ابو موسی یا عبد اللہ بن قیس (عبد اللہ بن قیس ابو موسی کا نام ہے)
مین نے کہا قسم اوس شخص کی جسنی آپکو سچا پیغمبر بنا کے بہیجا ان دونون نے مجہے خبر نہین کی جو ان کے دلون مین تہا مجہے معلوم

ہے ... ایسے ہی پوچھتے ہیں ابو موسےٰ نے کہا تو یا میں اس وقت آپ کی مسواک کو دیکھتا ہوں وہ سمٹ رہی ہے لب کے نیچے تھے اور مسواک اوپر کو تہا
منقلص ہو رہا تہا پھر آپ نے فرمایا ہم ہرگز مقرر نہ کرینگے اس پر اس شخص کو جو اس کی خواہش کرے یہ بھی ایک عمدہ طریقہ آپ نے اسلامی حکومتوں میں مقرر
کرنیکا اختیار کیا اور بتلایا کہ جو شخص کسی خدمت کی عہدہ کی خواہش کرے وہ کام اوسکو نہ دیا جاوے اور جو خواہش نہ کرے اوسکو دیا جاوے
لیکن تو جا ای ابو موسےٰ یا عبد اللہ بن قیس پہر آپ نے ابو موسیٰ کو مقرر کیا یمن کی حکومت پر اور اونکے پیچھے معاذ بن جبل کو روانہ
کیا جب معاذ ابو موسےٰ پاس پہنچے تو اونہوں نے معاذ سے کہا اوترو اور ایک تکیہ اون کو لیے رکہا یا معاذ نے دیکہا کہ ایک
شخص بندہا ہوا ہے پوچہا یہ کون ہے ابو موسےٰ نے کہا یہ شخص یہودی تہا بعد اوسکے مسلمان ہو گیا پہر اب مرتد ہو گیا اور اپنے برے
دین کیطرف چلا گیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹہونگا جبتک یہ قتل کیا جاوے اللہ اور اوس کے رسول کے حکم کے موافق ابو موسیٰ نے
کہا بیٹہو ایسا ہی ہو گا معاذ نے کہا نہیں میں کبہی نہیں بیٹہونگا جبتک یہ قتل کیا جاوے گا اللہ اور رسول کے حکم کے موافق تین
بار یہی کہا تب ابو موسیٰ نے حکم کیا اوسکے قتل کا وہ قتل کیا گیا پہر ابو موسےٰ اور معاذ دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا تو اون دونوں
میں سے کسی نے کہا شاید معاذ ہی نے کہا میں تو رات کو سوتا بہی ہوں اور عبادت بہی کرتا ہوں یا عبادت بہی کرتا ہوں اور سوتا بہی ہوں
اور مجہکو امید ہے کہ سونے میں بہی مجہکو اتنا ہی ثواب ملے جتنا عبادت میں ملتا ہے **عن** ابی موسیٰ قال قدم علی معاذ وانا
بالیمن ورجل کان یہودیا فاسلم فارتد عن الاسلام فلما قدم معاذ قال لا انزل عن دابتی حتی یقتل
فقتل قال احدھما وکان قد استتیب قبل ذلک ترجمہ ابو موسےٰ سے روایت ہے معاذ بن جبل میرے پاس آئے اور میں
یمن میں تہا وہاں ایک شخص یہودی تہا جو مسلمان ہو کر پہر مرتد ہو گیا تہا جب معاذ آئے تو اونہوں نے کہا میں اپنے جانور پر سے
نہ اوترونگا جبتک یہ شخص قتل نہ کیا جاوے پہر وہ شخص قتل کیا گیا اور قبل قتل کے اوس سے توبہ کرنیکو کہہ چکے تہے اگر اوس نے توبہ
نہ کی ہو بطلا قتل لازم ہوا مرتد کا یہی حکم ہے پہلے اوس سے توبہ کراوینگے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کرینگے **عن** ابی بردۃ بھذہ القصۃ
قال فاتی ابو موسیٰ برجل قد ارتد عن الاسلام فدعاہ عشرین لیلۃ او قریبا منہا فجاء معاذ فدعاہ فابی
فضرب عنقہ قال ابو داود ورواہ عبد الملک بن عمیر عن ابی بردۃ لم یذکر الاستتابۃ ورواہ ابن
فضیل عن الشیبانی عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن ابی موسیٰ ولم یذکر فیہ الاستتابۃ ترجمہ
ابو بردہ سے بہی یہ حدیث مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ ابو موسیٰ اشعری پاس ایک شخص لایا گیا جو اسلام سے پہر گیا تہا اونہوں نے اوس سے
مسلمان ہو جانے کو کہا بیس رات تک یا کم و بیش اس سے پہر معاذ بن جبل آئے اونہوں نے بہی اوس سے کہا کہ مسلمان ہو جا اوس نے انکار
کیا تو مار دی گئی گردن اوسکی اس روایت میں توبہ کرانیکا ذکر نہیں ہے **ف** اگر اسلام کیطرف بلانا اور مسلمان ہونے کو کہنا یہی توبہ
کرانا ہے اور تین یا چار دن کی مہلت دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے البتہ جو شبہہ اوسکو دین اسلام میں ہوا اوسکا رفع کرنا بہتر
ہے پہر اگر نہ مانے تو سوا قتل کے کوئی علاج نہیں ہے یہی حکم اللہ اور رسول کا ہے ومن احسن من اللہ حکما **عن** القاسم بھذہ القصۃ
قال فلم ینزل حتی ضرب عنقہ وما استتابہ ترجمہ قاسم سے بہی یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ ہے کہ معاذ نہ اوترے یہاں تک کہ

پڑی پیسے یہاں تک کہ گردن ماری گئی اوس کی اور توبہ نہیں کی اوسنے **عن** ابن عباس قال کان عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح منشی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان نے اوسکو بہکا دیا وہ پہر کافروں میں ملگیا جسدن فتح ہوا اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکے قتل کا جہاں وہ ملے پہر امان مانگی اوسکے واسطے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے آپ نے اوسکو امان دی (وہ حضرت عثمان کا رضاعی بہائی تہا حضرت عثمان اوسے حضور اقدس میں لے آئے اور بہ الحاح تمام اوسکی سفارش کی تو قصور اوسکا معاف ہوگیا) **عن** سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ اختبأ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عند عثمان بن عفان فجاء بہ حتی اوقفہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ بایع عبد اللہ فرفع راسہ فنظر الیہ ثلاثا کل ذلک یابی فبایعہ بعد ثلاث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی ھذا حیث رانی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول اللہ ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین **ترجمہ** سعد سے روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا تو عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پاس چہپا عثمان اوسکو لیکر آئے یہاں تک کہ کہڑا کر دیا اوسکو رسول اللہ صلعم کے سامنے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیعت لیجیے عبد اللہ سے آپ نے اپنا سر اوٹہایا اور اوسکی طرف تین بار دیکہا ہر بار آپ نے بیعت سے انکار کیا پہر تین بار انکار کرنے کے بعد آپ نے اوس سے بیعت کرلی بعد اوسکے آپ متوجہ ہوئے اپنے اصحاب کیطرف اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی بہی عقلمند نہ تہا جب مجہے دیکہا کہ میں نے بیعت نہ کی اس سے تو کہڑا ہوتا اور قتل کر ڈالتا اوسکو اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہیں جانتے تہے آپ کے دل کا حال البتہ اگر آپ اشارہ کر دیتے اپنی آنکہہ سے تو ہم قتل کر ڈالتے آپ نے فرمایا نبی کو یہہ لائق نہیں ہے کہ آنکہیوں سے مخفی اشارہ کرے اور ظاہر میں کچہہ کہے کیونکہ یہہ طریقہ دنیا داروں کا ہے جنکو خدا سے خوف نہیں ہے) **عن** جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ابق العبد الی الشرک فقد حل دمہ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جب غلام اپنے میاں سے شرک کیطرف بہاگیگا تو اوسکا خون مباح ہوگیا یعنے جب مسلمان کافر ہو جاوے تو اوسکا خون مباح ہے)

باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے **عن** ابن عباس ان اعمی کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فینہاھا فلا تنتہی ویزجرھا فلا تنزجر قال فلما کان ذات لیلۃ جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنہا واتکا علیہا فقتلہا فوقع بین رجلیہا طفل فلطخت ما ھناک بالدم فلما اصبح ذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام قال فقام الاعمی یتخطی الناس

وهو يتزلزل حتى قعد بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت تشتمك
وتقع فيك فانهاها فلا تنتهي وازجرها فلا تنزجر ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين وكانت بي رفيقة
فلما كانت البارحة جعلت تشتمك وتقع فيك فاخذت المغول فوضعته في بطنها واتكأت
عليها حتى قتلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا اشهدوا ان دمها هدر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے ایک اندھے کی ایک ام ولد تھی جو برا کہا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کیا کرتی تھی وہ اندھا جو اوسکا مولے
تھا اسبات سے اوسکو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی تھی ایک رات کو اوس نے عادت کے موافق
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو شروع کی اور آپ کو برا کہنے لگی اوس نے ایک چھرا لے (یعنی اوس اندھے نے) چھرا لیکر اوسکے پیٹ پر رکھا اور اس پر
زور دیا [illegible] وہ اوسکے پیٹ میں گھس گیا وہ عورت مر گئی اوسکے دونوں پاؤں کے بیچ میں ایک لڑکا آ گیا
اور [illegible] وہاں تھی وہ سب خون سے لتھ پتھ رنگین ہو گیا جب صبح ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خون کا ذکر ہوا
آپ نے سب لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اوسکو خدا کی قسم دیتا ہوں اور اپنے حق کی جو میرا اوسپر ہے کہ وہ
کھڑا ہو جاوے [illegible] (یعنی بتلا دے کہ میں نے یہ کام کیا ہے) یہ سنکر وہی اندھا کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھاندتا ہوا اور لرزتا ہوا آیا
یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اس لونڈی کا قاتل ہوں وہ آپ کو برا
کہتی تھی اور آپ کی ہجو کرتی تھی میں اوسکو منع کرتا تھا لیکن باز نہ آتی تھی اور جھڑکتا تھا جب بھی نہ مانتی تھی اور اوسکے پیٹ سے
میرے دو بیٹے ہیں موتیوں کی طرح اور میری بڑی رفیق تھی کل کی رات وہ آپکو برا کہنے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگی تو میں نے
چھرا اوسکے پیٹ پر رکھا اور اوسپر زور دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گواہ رہو اوسکا خون لغو
ہے یعنی [illegible] اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر مرد ہو یا عورت اگر ہمارے نبی کو برا کہے تو اوسکا قتل کر ڈالنا
درست ہے عن علي رضي الله عنه ان يهودية كانت تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فخنقها رجل
حتى ماتت فابطل رسول الله صلى الله عليه وسلم دمها ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے ایک یہودیہ برا کہا کرتی تھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کرتی تھی ایک شخص نے اوسکا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکا خون لغو کر دیا (یعنی هدر کر دیا اوسکا بدلہ یعنی قصاص یا دیت لینے کا حکم نہ فرمایا) عن ابي برزة قال كنت عند
ابي بكر رضي الله عنه فتغيظ على رجل فاشتد عليه فقلت تاذن لي يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم
اضرب عنقه قال فاذهبت كلمتي غضبه فقام فدخل فارسل الي فقال ما الذي قلت آنفا قلت ائذن
لي اضرب عنقه قال اكنت فاعلا لو امرتك قلت نعم قال لا والله ما كانت لبشر بعد محمد صلى الله عليه وسلم ترجمہ
ابو برزہ سے روایت ہے میں حضرت ابوبکر صدیق پاس بیٹھا تھا وہ ایک شخص پر غصے ہوئے اور نہایت غصے ہوئے (شاید اوس نے کوئی
بات بری اونکو کہی ہوگی) میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ مجھکو اجازت دیتے ہیں میں اوسکی گردن ماروں

یہ کہنے سے اونکا غصہ جاتا رہا اور کہڑے ہوکر اندر چلی گئی پہر مجہکو بلا بہیجا اور کہا تو نے کیا کہا تہا مین نے کہا آپ اجازت دیجیے تو مین اوسکی گردن ماردون ابوبکر صدیق رضہ نے کہا اگر مین تجہے حکم کرتا تو تو اوسکی گردن مار ہی دیتا مین نے کہا ہان بیشک ماردیتا ابوبرزہ نے کہا یہ درجہ کسی بشر کو بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل نہین ہوا یعنے یہ سوا نبی کا منصب تہا کہ جو کوئی اونکی مخالفت کرے یا اونکو برا کہے اوسکی گردن ماری جاوے اور کسیکا یہ درجہ نہین ہے ﴿ باب فی المحاربة اللہ اور رسول سے لڑنے اور رہزنی کا بیان عن انس بن مالك ان قوما من عكل او قال من عرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتووا المدينة فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بلقاح وامرهم ان يشربوا من ابوالها والبانها فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم فی آثارهم فما ارتفع النهار حتى جيء بهم فامرهم فقطعت ايديهم وارجلهم وسمر اعينهم والقوا في الحرة يستسقون فلا يسقون قال ابو قلابة فهؤلاء قوم سرقوا وقتلوا وكفروا بعد ايمانهم وحاربوا الله ورسوله ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کچہہ لوگ عکل کے یا عرینہ کے دونو قبیلونکے نام ہین آرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چند اونٹنیان دودہ والی دین اور حکم کیا اونکے موت اور دودہ پینیکا وہ چلی گئی رجنگل مین اونٹنیان لیکر جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ صلعم کی چرواہے کو انہون نے مار ڈالا اور اونٹون کو ہنکا لے گئی یہ خبر آپکو سویرے ہی پہونچی آپ نے لوگون کو اون کے تعاقب مین روانہ کیا تو بہت دن نہین چڑہا تہا وے سب حاضر کیے گئی آپنے حکم کیا اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے گئی اور اون کی آنکہون مین گرم سلائی پہیری گئی اور جلتی ہوئے پتہرون مین ڈالدیے گیے وہ پانی مانگتی تہی پراونکو پانی نہ ملتا تہا ابو قلابہ نے کہا ان لوگون نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئی اور اللہ اور اوس کے رسول سے لڑے (پہر اون کی سزا یہی تہی) جو کی گئی) عن ايوب باسناده بهذا الحديث قال فيه فامر بمسامير فاحميت فكحلهم وقطع ايديهم وارجلهم وما حسمهم ترجمہ دوسری روایت مین یون ہے آپنے حکم کیا سلائیان گرم کرنیکا وہ اون کی آنکہون مین پہیری گئین اور اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے گئے ایک ہی دفعہ اون کو داغا نہین گیا عن انس بن مالك بهذا الحديث قال فيه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في طلبهم قافة فاتي بهم قال فانزل الله تبارك وتعالى في ذلك انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا الاية ترجمہ انس بن مالک سے یہی روایت ہی اسمین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے تعاقب مین مخبر دوڑ بہیجا وے گرفتار ہوکر لائے گئی جب اللہ تعالی نے اونکی باب مین یہ آیت اوتاری انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیۃ یعنی بدلا اون لوگونکا جو لڑتے ہین اللہ اور اوسکے رسول سے اور ملک مین فساد کرتے ہین یہی ہے کہ قتل کیے جاوین یا سولی دیے جاوین یا ایکطرف کے ہاتہہ اور دوسری طرف کے پانون کاٹے جاوین) عن انس بن مالك ذكر هذا الحديث قال انس فلقد رايت احدهم يكدم الارض بفيه عطشا حتى ماتوا ترجمہ انس بن مالک نے کہا مین نے اون مین سے ایک آدمی کو

دیکھا جو زمین کو اپنے منہ سے کھودتا تھا پیاس کے لئے یہانتک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مرگئے عن انس بن مالک بهذا
الحدیث نحوه زاد فيه فنهى عن المثلة ترجمہ انس بن مالک سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ پھر اوسکے بعد آپ نے منع کیا
مثلے سے (مثلہ ہاتھہ پانون کاٹنا آنکھہ پھوڑنا کان کاٹنا ان باتون کو کہتے ہین) بعضون نے کہا اوسوقت تک مثلے کی ممانعت نہ
تھی پھر آپ نے منع کردیا بعضون نے کہا یہ صورت قصاص تہی انہون نے بہی آپ کے چرواہون کے ساتھہ ایسا کیا تھا عن
ابن عمر ان ناسا اغاروا على ابل النبي صلى الله عليه وسلم فاستاقوها وارتدوا عن الاسلام وقتلوا راعي
رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤمنا فبعث في آثارهم فاخذوا فقطع ايديهم وارجلهم وسمل
اعينهم قال فنزلت فيهم آية المحاربة وهم الذين اخبر عنهم انس بن مالك الحجاج حين ساله ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے چند لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو لوٹ لیا اور مرتد ہوگئے اور اسلام سے پھر گئے
اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا جو مسلمان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اون کے تعاقب مین بہیجا پہر وہ گرفتار ہوئے
تو آپ نے اون کے ہاتھہ اور پانون کاٹے اور اون کی آنکھین پھوڑین اور اونہی کی شان مین محاربے کی آیت اتری یعنی انما جزاؤا
الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک اور اونہی لوگون کا بیان انس بن مالک نے کیا تھا جب حجاج سے اسکا سوال ہوا یعنی حال انکا
پوچھا گیا عن ابي الزناد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قطع الذين سرقوا لقاحه وسمل اعينهم
بالنار عاتبه الله تعالى في ذلك فانزل الله تعالى انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض
فسادا ان يقتلوا او يصلبوا الآية ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتھہ پانون کاٹے
اور آنکھین پھوڑین ان لوگون کے جنہون نے اونٹ چرائے تہے تو اللہ تعالے نے عتاب کیا آپ پر اور فرمایا انما جزاؤا الذین یحاربون
اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا اخیر تک یعنی ان لوگونکو صرف قتل یا سولی یا ہاتھہ پانون کاٹنے کی سزا کافی تھی آنکھین
پھوڑنا اور گرم جلتی ہوئی زمین مین ڈالنا اور تڑپا تڑپا کر مارنا کچھ ضرور نہ تہا اسی لئے آپ نے آیندہ کے لیے مثلے سے منع فرمایا کہ کوئی اور
ایسا نہ کرے اور پہر ایسی سزا کسیکو نہ دی عن ابن عباس قال انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون
في الارض فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض الى قوله
غفور رحيم نزلت هذه الآية في المشركين فمن تاب منهم قبل ان يقدر عليه لم يمنعه ذلك ان يقام
فيه الحد الذي اصابه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ نے فرمایا انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ آیت
مشرکین کے باب مین اتری ہے جو شخص اون مین سے گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو یہ نہوگا کہ اوسکی دنیوی حد ساقط ہوجاوے ف
بلکہ توبہ کرلینے سے آخرت کا گناہ جاتا رہے گا مگر دنیا مین جو اس جرم کی سزا مقرر ہے وہ دیجاویگی یہ مذہب عبداللہ بن عباس کا ہے لیکن
جمہور علما کے نزدیک جب کافر یا مشرک نے یہ کام حالت کفر مین کیے پھر توبہ کی اور مسلمان ہوگیا گرفتار ہونے سے پہلے تو سزا اوسکی دنیوی بھی
ساقط ہوجاویگی جیسے مسلمان یہ کام کرے اور گرفتار ہونے سے پہلے آن کر تائب ہوجاوے تو اوسکی سزا معاف ہوجاویگی باتفاق علما

اور یہ غرض نہیں کہ کھاہے **باب فی الحد یشفع فیه** حد سرقہ کے دفع کرنے کی سفارش منع ہے **عن** عائشة

رضی الله عنها ان قریشا اهمهم شان المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها يعني رسول

الله صلی الله علیه وسلم قالوا ومن يجترئ الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلی الله علیه وسلم فكلمه

اسامة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم يا اسامة اتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما

هلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا

عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ مخزومی کی ایک عورت نے قریش کو غمگین کیا اسلیے کہ اوسنے چوری کی تہی پہر قریش آپسمین کہنے لگے کہ اس عورت کے لیے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کون عرض کریگا تو کہا کہ اسبات پر تو اسامہ بن زید البتہ جرات کرسکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا پیارا ہے پہر اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے

فرمایا اے اسامہ کیا تو اللہ کے حدود مین سفارش کرتا ہے پہر آپ کہڑے ہوگئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا ہمنے تو کہپا ڈالا انکو

جو تمسے پہلے تہے کہ جب کوئی شریف اونمین چوری کرتا تو اوسکو بغیر سزا دیے چہوڑ دیتے اور جب کوئی اونمین

غریب بیچارہ چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور خدا کی قسم ہے جو اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بہی چور ہووے تو اوسکا ہاتہ بہی

ضرور ہی کاٹون **ف** یہہ فرماکر آپ نے اوسکا ہاتہ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع مین کسیکی رو رعایت نہ چاہیے گلے امتین

اسی کے سبب سے ہلاک ہوئین پچہلے زمانہ مین اسلام کی بہی سلطنت شرع مین سستی کرنے سے ہلاک ہوگئی اور یہہ جو بعضے ناواقف

کہتے ہین کہ ہرچند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنے حسین ع کے غم مین درست ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسواسطے کہ حکم شرع سب کیواسطے برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کیواسطے برابر ہے شریف اور ذلیل کا

اسمین کچہ فرق نہین **عن** عائشة رضي الله عنها قالت كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده

فامر النبي صلی الله علیه وسلم بقطع يدها وقص نحو حديث الليث قال فقطع النبي صلی الله علیه وسلم يدها

قال ابو داؤد روى ابن وهب هذا الحديث عن يونس عن الزهري وقال فيه كما قال الليث ان امرأة

سرقت في عهد النبي صلی الله علیه وسلم في غزوة الفتح ورواه الليث عن يونس عن ابن شهاب

باسناده فقال استعارت امرأة وروى مسعود بن الاسود عن النبي صلی الله علیه وسلم نحو هذا الخبر قال سرقت

قطيفة من بيت رسول الله صلی الله علیه وسلم ورواه ابو الزبير عن جابر ان امرأة سرقت فعاذت بزينب

بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مخزوم کی ایک عورت اسباب مستعار لیتی تہی

کہ وہ غیر کو عاریت لیکر منکر ہوجاتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتہ کاٹنے کا حکم فرمایا دوسری روایت مین ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتہ کاٹا کہا ابو داؤد نے روایت کیا ابن وہب نے اس حدیث کو یونس سے انہون نے زہری سے

اور اوسمین بھی ایساہی ہی جیسی لیث کی روایت مین ہی کہ ایک عورت نے چوری کی تہی فتح مکہ کے سال مین اور روایت کیا اوسکو یونس
نے یونس سے انہون نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اوسمین یہہ ہی کہ اوس عورت نے عاریت لی تھی لوگون سے چیزین پہر منکر ہوگئی) اور
روایت کیا اوسکو مسعود بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمین یہہ ہے کہ وہ عورت نے ایک چادر چرائی تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو ابو الزبیر نے جابر سے کہ ایک عورت نے چوری کی پہر پناہ لی
زینب بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی **ف** بالجملہ عاریت لیکر مکر جانا بہی چوری مین داخل ہے اور اوسمین ہاتہ
کٹنا لازم ہوگا امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور یہہ حدیث دلیل ہے اون کی اور جمہور علما کے نزدیک عاریت لیکر مکر جانے
مین ہاتہ نہ کاٹا جاویگا کیونکہ یہہ سرقہ نہین ہے اور حدود دفع ہو جاتی مین شبہات سے سرقہ یہہ ہی کہ مال معصوم غیر کے ملک مخفی
طور سے لیوے اور عاریت کا مال تو پہلے سے مستعیر کے قبضہ مین تہا اور حدیث محمول ہے اس امر پر کہ اوس عورت نے چوری کی
ہوگی جیسے بعضی روایتون مین ہی **باب** الستر علی اهل الحدود حتی المقدور حد قائم کرنے مین احتیاط کرنا اور دفع کر دینا **عن**
عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیلوا ذوی الهیئات عثراتهم الا الحدود
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درگذر کرو داروالون کی لغزشون سے مگر حد
کے سوا یعنی داروالا وہ شخص جو نیک اور شریف ہو کوئی خطا اوسکی پہلے سے ظاہر نہ ہوئی ہو ایسے آدمی پر پہلے قصور مین رعایت
اور درگذر چاہیے حافظ سراج الدین قزوینی نے کہا کہ حدیث موضوع ہے لیکن رد کیا اون پر حافظ ابن حجر نے اور ابن عدی
نے کہا کہ منکر ہے بہر حال ضعیف تو ضرور ہی اگرچہ اور طریق سے بہی مروی ہے **باب** العفو عن الحدود مالم تبلغ
السلطان جبتک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہونچے تو اوسکا چہپا دینا بہتر ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپسمین تم اپنی حدون کو معاف کرو **ف** یہہ خطاب ہے
اور حکام اور قضات کیطرف لیجانے سے پہلے ہی کیونکہ بعد لیجانے کے موجبات حدود کے نزدیک امام اور حکام غیر امام کے عفو جائز نہین
جیساکہ اسی پر فرمایا آنحضرت نے فما بلغنی من حد فقد وجب **ت** جب میرے پاس حد پہونچے تو مقرر واجب ہوگئی پہر اوس مین
درگذر نہین ہوسکتی) **باب** فی الستر علی اهل الحدود حتی المقدور اگر کسی سے حد کا کام ہوجاوے تو اوسکو چہپانا چاہیے
عن نعیم ان ماعزا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر عنده اربع مرات فامر برجمه وقال لهزال لو سترته
بثوبك كان خیرا لك **ترجمہ** نعیم سے روایت ہی ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور چار بار آپ کے سامنے اقرار
کیا (زنا کا) آپنے حکم دیا اونکو سنگسار کرنیکا اور ہزال (ایک شخص تہا جسنے ماعز کو اقرار کرلینے کا حکم کیا تہا) سے فرمایا اگر تو اس
بات کو کپڑا ڈالکے چہپا لیتا ہے تو تیرے لیے بہتر ہوتا **عن** ابن المنکدر ان هزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فیخبره **ترجمہ** ابن منکدر سے روایت ہی ہزال نے ماعز کو حکم کیا تہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اپنا حال بیان کرو کہ مین نے

یقصور (زنا) کیا ہے **باب فی صاحب الحد یجئ فیقر** یعنی جس نے حد کا کام کیا ہو پھر خود امام کے پاس آ کر اقرار کرے **عن**

علقمة بن وائل عن ابیه ان امراۃ خرجت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترید الصلاۃ فتلقاھا رجل فتجللها فقضی حاجته منها فصاحت وانطلق فمر علیها رجل فقالت ان ذاک فعل بی کذا وکذا ومرت عصابة من المہاجرین فقالت ان ذاک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انه وقع علیها فاتوها به فقالت نعم ھو ھذا فاتوا به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما امر به قام صاحبها الذی وقع علیها فقال یا رسول اللہ انا صاحبها فقال لها اذھبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل قولا حسنا وقالوا للرجل الذی وقع علیها ارجمه فقال لقد تاب توبة لو تابها اھل المدینة لقبل منھم **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نماز کو نکلی اوسکو ایک مرد ملا جو اوس پر چڑھ بیٹھا اور اُس سے جماع کیا پھر جماع کر کے وہ شخص چلا گیا بعد اوسکے وہ عورت چلائی لیکن وہ مرد چلا گیا اوسوقت ایک اور شخص اُس عورت کے سامنے سے گزرا وہ عورت بولی فلان مرد نے میرے ساتھ یہہ کام کیا ہے اور ایک جماعت مہاجرین مین سے آگئی اون سے بھی وہ عورت یہی بولی کہ فلان مرد نے میرے ساتھ ایسا کام کیا ہے وہ سب لوگ یہ سنکر چلے گئے اور اُس مرد کو جا کر پکڑا جسکا نام اس عورت نے بتایا تھا پھر اوسکو عورت کے سامنے لیکر آئے وہ بولی ہان وہ مرد یہی ہے تب صحابہ اوس مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ اوس پر حد زنا کا حکم کرتے ہی تھے کہ وہ خود کھڑا ہو گیا اور بولا اوٹھا یا رسول اللہ مینے یہ کام اوس سے کیا ہے آپنے عورت سے فرمایا تو چلی جا اللہ نے تیرا گناہ بخشدیا (کیونکہ یہ کام تیری رضامندی سے نہین ہوا) اور مرد کو کچھ اچھا فرمایا پھر صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اوس مرد کو رجم کیجیے آپ نے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ساری مدینے کے لوگ ایسی توبہ کرین تو اون کیطرف سے قبول ہو جاوے (یہ حدیث ظاہر مین مشکل ہے کہ باوصف اقرار کے آپ نے اوسکو رجم کیون نہ کیا) **باب فی التلقین فی الحد** حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات سکھاوے جس سے حد جاتی رہے **عن**

ابی امیة المخزومی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا ولم یوجد معه متاع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخالک سرقت قال بلی فاعاد علیه مرتین او ثلاثا فامر به فقطع وجیئ به فقال استغفر اللہ وتب الیه فقال استغفر اللہ واتوب الیه فقال اللھم تب علیه ثلاثا **ترجمہ** ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چور کو لائے اور اوس نے اقرار بھی کیا مگر اوسکے پاس کچھ مال نہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو تجھے گمان نہین کرتا جو تو نے مال چورایا ہو اوس نے عرض کیا کیون نہین پھر اوس نے دوسرے یا تیسرے بار تکرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر حکم فرمایا اور کاٹا گیا (یعنے اوسکا ہاتھ) پھر اوسکو آپ پاس لے آئے آپنے اوس سے فرمایا تو اللہ سے بخشش مانگ اور اوس کی طرف رجوع کر تو اوس نے کہا میں اللہ سے معافی چاہتا ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا اے اللہ تو اسپر متوجہ ہوا در اوسکا گناہ معاف کر دے **ف** اسسے حدیث معلوم ہوئی

کہ اجرا حد سے گناہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اجرای حد عبرت کے واسطے ہے اور گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہوتا ہے **باب فی الرجل یعترف بحد ولا یسمیہ** کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونیکا اقرار کرے لیکن کونسی حد ہے یہ نہ کہے **عن** ابی امامۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال توضأت حین اقبلت قال نعم قال ہل صلیت معنا حین صلینا قال نعم قال اذہب فان اللہ تعالی قد عفا عنک **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا ہے تو مجھپر حد قائم کیجیے آپ نے فرمایا جب تو ہماری پاس آیا تو وضو کیا تو نے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا تو نے ہماری ساتھ نماز پڑہی وہ بولا ہان آپ نے فرمایا تو جا اللہ جل جلالہ نے معاف کر دیا گناہ تیرا کیونکہ وضو کرنے سے اور نماز پڑہنے سے بہت سے گناہ معاف ہوجاتے ہین سبحان اللہ ہمارا پروردگار کتنا رحیم ہے **باب فی الامتحان بالضرب** مجرم کو مار پیٹ کرنا جرم کا اقرار کرانے کے لیے نادرست ہے **عن** ازہر بن عبد اللہ الحرازی ان قوما من الکلاعیین سرق لہم متاع فاتہموا اناسا من الحاکۃ فاتوا النعمان بن بشیر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحبسہم ایاما ثم خلی سبیلہم فاتوا النعمان فقالوا خلیت سبیلہم بغیر ضرب ولا امتحان فقال النعمان ما شئتم ان شئتم ان اضربہم فان خرج متاعکم فذاک والا اخذت من ظہورکم مثل ما اخذت من ظہورہم فقالوا ہذا حکمک فقال ہذا حکم اللہ وحکم رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ازہر بن عبد اللہ حرازی سے روایت ہے کلاع کے چند لوگ تہے اونکا مال چوری گیا انہون نے کچہ جولاہون پر گمان کیا چوری کا اور ان کو لیکر آئے نعمان بن بشیر پاس جو صحابی تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعمان نے اون جولاہون کو چند روز تک قید کیا پہر انکو چہوڑ دیا بغیر مار پیٹ اور امتحان لیے ہوئے نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم کہو تو مین انکو مارتا ہون مگر اس شرط سے کہ اگر ان کے پاس تمہارا اسباب نکلے تو بہتر ہے نہین تو اتنا ہی مین تمکو مارونگا اونہون نے کہا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجرم پر جب گمان یا اشتباہ ہو تو اوسکا قید کرنا درست ہے مگر ناحق مار پیٹ کے اوس سے اقرار کرانا درست نہین ہے بلکہ یہ سراسر ظلم ہے جیسا اس زمانے میں لوگ کرتے ہین **باب ما یقطع فیہ السارق** چور کا ہاتھ کتنے مال مین کاٹا جاوے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتہائی دینار یا اوس سے زیادہ مین چور کا ہاتہ کاٹتے تہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع ید السارق فی ربع دینار فصاعدا قال احمد بن صالح القطع فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتہ کاٹا جاویگا چوتہائی دینار مین یا اوس سے زیادہ مین احمد بن صالح نے کہا ربع دینار مین ہاتہ کاٹا جاویگا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ثمنہ ثلاثۃ دراہم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین درہم کی شے چرانے میں ہاتھ کاٹا **عن عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قطع ید رجل سرق ترسا من صفة النساء ثمنه ثلاثة دراهم** ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تھی صفۃ النسا میں سے اوسکی قیمت تین درہم تھی یعنی ربع دینار کیونکہ دینار اوس وقت میں بارہ درہم کا تھا یہ حدیث تین دلیل ہیں امام احمد اور اکثر علما کی **عن ابن عباس قال قطع رسول الله صلی الله علیه وسلم ید رجل فی مجن قیمته دینار او عشرة دراهم** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک شخص کا سپر کی چوری کے عوض میں جسکی قیمت ایک دینار یا دس درہم کی ہوگی مگر اس سے یہ نہیں نکلتا کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے

باب ما لا قطع فیه

جن چیزوں کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے

عن محمد بن یحیی بن حبان ان عبدا سرق ودیا من حائط رجل فغرسه فی حائط سیده فخرج صاحب الودی یلتمس ودیه فوجده فاستعدی علی العبد مروان بن الحکم وهو امیر المدینة یومئذ فسجن مروان العبد واراد قطع یده فانطلق سید العبد الی رافع بن خدیج فساله عن ذلك فاخبره انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فقال الرجل ان مروان اخذ غلاما لی وهو یرید قطع یده وانا احب ان تمشی معی الیه فتخبره بالذی سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فمشی معه رافع بن خدیج حتی اتی مروان بن الحکم فقال له رافع سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فامر مروان بالعبد فارسل قال ابو عمر والکثر الجمار ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے ایک شخص نے کھجور کا پودہ ایک باغ میں سے چرایا اور اوسکو اپنے مولی کے باغ میں لگایا تو پودہ والا ڈھونڈھتا ہوا اپنے پودے کو نکلا پھر اوسکو پایا اور مروان بن حکم جو اوس زمانے میں مدینے کا حاکم تھا اوسکے پاس مقدمہ لیگیا اور مدد چاہی مروان نے اوس غلام کو قید کیا اور اوسکے ہاتھ کاٹنے کا قصد کیا اوس غلام کا مالک رافع بن خدیج پاس گیا اور اون سے اس مسئلے کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا پھل کی چوری اور خوشے کی چوری میں وہ بولا مروان نے میرے غلام کو گرفتار کیا ہے اور اسکا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم میرے ساتھ مروان تک چلو اور جو حدیث تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے مروان کو سنا دو رافع بن خدیج اوسکے ساتھ گئے یہانتک کہ مروان کے پاس پہنچے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاویگا پھل اور خوشے کی چوری میں یہ سنکر مروان نے حکم کیا غلام کے چھوڑ دینے کا **ف** اگرچہ ان چیزوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا مگر حاکم کو اختیار ہے کہ جہانتک مناسب معلوم ہو مجرم کو قید یا ضرب کی سزا دیوے چنانچہ اسکی بعد کی روایت میں آتا ہے کہ مروان نے اوس غلام کو چند کوڑے مارکے چھوڑ دیا ہر چند مروان کا فعل حجت نہیں ہے مگر اہل مدینہ نے جب اوسپر انکار نہیں کیا تو وہ فعل مستند ہوگیا **عن محمد بن یحیی بن حبان بهذا الحدیث قال فجلده مروان جلدات وخلی سبیله** ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے دوسری روایت میں یہ ہے کہ

روایت کرو اس تمام پر چھوڑدی تو اسی پہر اوس نے چھوڑ دیا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انہ سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفیہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شیء علیہ ومن خرج بشیء

منہ فعلیہ غرامۃ مثلیہ والعقوبۃ ومن سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لٹکی ہوئی میوہ کا حال کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا جس محتاج نے کھالیا اور اپنی گود
مین لیکر نکل گیا تو اوسپر کچھ گناہ نہیں اور جو کوئی اوسمیں سے کچھ نکال لیجاوے تو اوسپر دوہری چٹی ہوگی اور تاوان دینا ہوگا اوسی قدر نکلا اور سزا اور جسنے اوسمین سے
اوسکے سکھانے کی جگہہ سے اکٹھا کرنے کے بعد چرالیا اور وہ سپر بھر کی قیمت کا تھا تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے **ف** یعنی جب میوہ سوکھنے کے لیے
کھلیان میں اجاوے اور وہان سے کوئی اوسکو چرا لیجاوے تو اگر تین درم کی مالیت ہو اوس صورت میں ہاتھ کاٹا جاویگا کیونکہ میوہ درخت سے جدا
کیا گیا پھر اوسکا حکم مال کا سا ہے نہ جو درخت میں لگتا ہے بلکہ اور مالون کے مثل ہوگیا جنمیں ہاتھ کاٹا جاتا ہے فقط شکر اللہ کا تمام ہوا پارہ ستائیسوان
سنن ابی داود علیہ الرحمۃ کا اللہ جل جلالہ کے فضل و احسان سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹھائیسوان اوسکی مدد اور تائید کی ہر روز ہے پروردگار اللہ اسیطرح تمام کتاب کو پورا

تم الجزء السابع والعشرون ویتلوہ الجزء الثامن والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بست و ہفتم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ والغفران

الجزء الثامن والعشرون

اٹھائیسوان پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب القطع فی الخلسة والخیانة جو شخص علانیہ کوئی چیز چھین لیوے یا امانت میں خیانت کرے تو اوسکا ہاتھ نہ کٹے

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتهب قطع ومن انتهب نهبة مشهورة فلیس منا وبهذا الاسناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی الخائن قطع **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹیرے پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اور جو شخص علانیہ کسی کا مال لوٹ لے وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنیوالے پر ہاتھ کاٹنا نہیں **ف** کیونکہ ان دونوں پر سرقے یعنی چوری کی تعریف صادق نہیں آتی اسلیے کہ چوری کہتے ہیں غیر کا مال جو محفوظ ہو پوشیدہ طور سے لے لینے کو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثله زاد ولا علی المختلس قطع **ترجمہ** جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ایسا ہی اسمیں یہ ہے کہ اچکے پر ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اکیونکہ اچکا علانیہ لے جاتا ہے بعضون کے نزدیک اچکے کا ہاتھ کاٹا جاوے گا

باب من سرق من حرز جو شخص کسی چیز کو محفوظ مقام سے چورالیوے **عن** صفوان بن امیة قال کنت نائما فی المسجد علی خمیصة لی ثمن ثلاثین درهما فجاء رجل فاختلسها منی فاخذ الرجل فاتی به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر به لیقطع قال فاتیته فقلت اتقطعه من اجل ثلاثین درهما انا ابیعه وانسئه ثمنها قال فهلا کان هذا قبل ان تاتینی به قال ابوداود رواه زائدة عن سماك عن جعید بن حجیر قال نام صفوان ورواه مجاهد وطاوس انه کان نائما فجاء سارق فسرق خمیصة من تحت راسه ورواه ابو سلمة بن عبد الرحمن قال فاستله من تحت راسه فاستیقظ فصاح به فاخذ ورواه الزهری عن صفوان بن عبد اللہ قال فنام فی المسجد وتوسد رداءه فجاء سارق فاخذ رداءه فاخذ السارق فجیء به الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے روایت ہے میں مسجد میں سوتا تھا ایک اونی چادر پر جسکی قیمت تیس درہم تھی تنے میں ایک شخص آیا اور میرے پاس سے اوسکو اوچک لیا پھر ایک اور شخص نے اوسکو پکڑ لیا تو رسول اللہ صلعم پاس اوسے لائے آپ نے اوسکا ہاتھ کاٹنے کو فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسکا ہاتھ کاٹتے ہیں تیس درہم کے واسطے میں اوسکو بیچ ڈالتا ہوں اوسکے ہاتھ اور دام ر یعنی قیمت بالفعل اوس سے نہیں لیتا بلکہ قرض بیچ ڈالتا ہوں پھر چوری کا جرم اوس پر نہ رہیگا آپ نے فرمایا تجھکو ایسا کرنا تھا تو میرے پاس لانے سے پہلے کیا ہوتا دوسری روایت میں یوں ہے کہ صفوان سوتے تھے اتنے میں چور آیا اور سر کے تلے سے چادر نکال لی ایک روایت میں ہے کہ جب اونکے سر کے تلے سے چادر کھینچی تو وہ جاگ اوٹھے اور چلائے وہ چور پکڑا گیا **ف** آپ نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ مال محفوظ تھا صاحب مال کی حفاظت میں تھا جیسے کوئی حجرہ یا صندوق کی

مقفل مال کو چرا لے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاویگا البتہ اگر مردیکا کفن چرا وے یا مسجد کی کوئی شی وقفی چرا لیجاوے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاویگا
کیونکہ وہ مال محفوظ نہیں ہی **ت** دوسری روایت مین یون ہی صفوان بن عبد اللہ سے کہ صفوان بن امیہ اپنی چادر کو تکیہ بناکر مسجد مین
سوتا اتنے مین ایک چور آیا اور اوسکی چادر چرالی تو اوس چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پکڑ لائے **باب فی القطع فی العاریة**
اذا جحدت جو شخص کسی چیز کو عاریت مانگ کر لیوے پہر مکر جاوے تو اوسکا ہاتھہ کاٹا جاویگا **عن** ابن عمر ان امراة مخزومية

كانت تستعير المتاع فتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بها فقطعت يدها قال ابو داود رواه جويرية

عن نافع عن ابن عمر عن صفية بنت ابي عبيد زاد فيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قام خطيبا فقال

هل من امراة تائبة الى الله عز وجل ورسوله ثلاث مرات وتلك شاهدة فلم تقم ولم تتكلم ورواه ابن غنج

عن نافع عن صفية بنت ابي عبيد قال فيه فشهد عليها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی مخزوم مین ایک عورت ایسی تہی
وہ بطریق عاریت چیز لیکر منکر ہوجاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھہ کاٹنے کا حکم فرمایا ابو داود نے کہا روایت
کیا اس حدیث کو جویریہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر یا صفیہ بنت ابی عبید اوسمین اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑہنے کو کہڑے ہوئے اور فرمایا کیا کوئی عورت ہی جو توبہ کرے اللہ اور اوسکے رسول کے سامنے تین بار اور وہی عورت (جو عاریت لیکر منکر
ہوجاتی تہی) بیٹہی ہوئی تہی لیکن وہ اوٹہی نہ اوس نے بات کی **ف** امام احمد اور اسحاق کا مذہب یہی ہے جو ظاہر حدیث سے مستفاد
ہی کہ عاریت لیکر مکر جانے مین ہاتہہ کاٹا جاویگا اور جمہور علما کے نزدیک ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا وہ کہتے ہین عاریت امانت ہی اور اوسکا
مکر جانا گویا امانت مین خیانت ہی اور خیانت مین ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا جیسے اوپر گزرا جابر کی حدیث مین **عن** عائشة رضي الله

عنها قالت استعارت امراة تعني حليا على السنة اناس يعرفون ولا تعرف هي فباعته فاخذت فاتي بها النبي

صلى الله عليه وسلم فامر بقطع يدها وهي التي شفع فيها اسامة بن زيد وقال فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم

ما قال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی ایک عورت نے جسکو کوئی نہ جانتا تہا چند مشہور معتبر لوگون کی ذریعہ سی زیور عاریت لیا
پہر اوسکو بیچکر چپ کرگئی وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی آپ نے حکم دیا اوسکے ہاتہہ کاٹنے کا اور یہ وہی عورت تہی جسکے
باب مین اسامہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی تہی اور آپ نے فرمایا جو فرمایا (یہ حدیث اوپر گزر چکی آپ نے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہی
اسکی حدود مین پہر آپ نے کہڑے ہو کر خطبہ سنایا جیسے اوپر بیان ہوچکا) **عن** عائشة قالت كانت امراة مخزومية

تستعير المتاع وتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقطع يدها وقص نحو حديث قتيبة عن الليث عن

ابن شهاب زاد فقطع النبي صلى الله عليه وسلم يدها **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہی ایک عورت مخزوم مین ایسی تہی جو عاریت
چیز لیکر منکر ہوجاتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتہہ کاٹنے کا حکم دیا دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتہہ کاٹا اسوجہ سے کہ عاریت لیکر مکر جانا چوری سے بہی بدتر ہے کیونکہ چوری تو پوشیدہ ہوتی ہی اور یہ علانیہ
ذریعہ) **باب فی المجنون یسرق او یصیب حدا** دیوانہ اگر چوری کرے یا اور کوئی کام حد کا کرے تو اوسپر حد نہ پڑیگی

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون حتی یبرأ وعن النائم
حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیوں سے (یعنے انکی نیکی بدی کچھہ نہیں لکھی جاتی) ایک تو دیوانے سے جبتک اوسکو عقل آوے دوسرے
سونے والے سے جبتک وہ جاگے تیسری لڑکے سے جبتک وہ عاقل ہو ف یعنی بالغ ہو اور جوان ہوجاوے پس جو شخص سوتے میں
یا جنون میں طلاق یا عتاق دیدے یا کوئی کام نیک یا بد کرے اوسکا مواخذہ اوس سے نہوگا عن ابن عباس قال اتی عمر
بمجنونة قد زنت فاستشار فیها اناسا فامر بها عمر ان ترجم فمر بها علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہ
فقال ما شان هذه قالوا مجنونة بنی فلان زنت فامر بها ان ترجم قال فقال ارجعوا بها ثم اتاه فقال
یا امیر المومنین اما علمت ان القلم قد رفع عن ثلاثة عن المجنون حتی یبرأ وعن النائم حتی یستیقظ
وعن الصبی حتی یعقل قال بلی قال فما بال هذه ترجم قال لا شیء قال فارسلها قال فارسلها قال فجعل
یکبر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمرؓ پاس ایک عورت لائی گئی جو دیوانی تھی اوس نے زنا کی تھی انہوں
نے لوگوں سے مشورہ لیا اوسکے باب میں پھر حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا اودھر سے حضرت علیؓ گزرے اور پوچھا کیوں کیا ہوا
اس عورت کو لوگوں نے کہا یہ دیوانی ہے فلان قوم میں سے اس نے زنا کی تو حضرت عمرؓ نے حکم کیا ہے اوسکے سنگسار کرنے کا
حضرت علی نے کہا اسکو پھیر لیکر آؤ بعد اوسکے حضرت عمر پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ قلم اوٹھا
لیا گیا ہے تین آدمیوں سے ایک دیوانی سے جبتک اوسکو عقل نہ آوے دوسری سوتے سے جبتک وہ جاگے تیسری نابالغ سے
جبتک سمجھدار نہ ہو حضرت عمر نے کہا کیوں نہیں حضرت علی نے کہا پھر یہ عورت کیوں رجم کیجاتی ہے انہوں نے کہا کچھہ نہیں
انہوں نے کہا چھوڑ دو اوسکو پھر حضرت عمر نے چھوڑ دیا اوس عورت کو اور لگے تکبیر کہنے اسلئے کہ خدا نے غلطی سے بچایا عن ابن عباس
قال مر علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بمعنی عثمان قال اما تذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
رفع القلم عن ثلاثة عن المجنون المغلوب علی عقله وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم قال
صدقت قال فخلی عنها سبیلها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب یہ واقعہ حضرت علی کے سامنے گیا تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے
اور کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اوٹھا لیا گیا ہے ایک مجنون سے جسکی عقل جاتی
رہی دوسرے سوتے سے جبتک وہ بیدار ہو تیسری نابالغ سے جبتک وہ جوان ہو حضرت عمر نے کہا بیشک تم سچ کہتے ہو پھر
چھوڑ دیا اوس عورت کو ف قلم اوٹھا لیا گیا ہے یعنی اونکو شرع کی تکلیف نہیں ہے نہ فرض اونپر فرض ہے نہ حرام اونپر حرام ہے یا در
حقیقت اونکے اعمال لکھے نہیں جاتے عن ابی ظبیان قال هناد الجنبی قال اتی عمر بامراة قد فجرت فامر برجمها
فمر علی رضی اللہ عنہ فاخذها فخلی سبیلها فاخبر عمر قال ادعوا لی علیا فجاء علی رضی اللہ عنہ فقال یا
امیر المومنین لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثة عن الصبی حتی یبلغ وعن النائم

حتی یستیقظ وعن المعتوہ حتی یبرأ ان ھذہ معتوھۃ بنی فلان لعل الذی اتاھا اتاھا وھی فی بلائہا قال فقال عمر لا ادری فقال علی علیہ السلام وانا لا ادری **ترجمہ** ابو ظبیان جنبی سے روایت ہے حضرت عمر پاس ایک عورت آئی جسنے زنا کی تھی آپنے حکم دیا اوسکے سنگسار کرنیکا اوسوقت حضرت علی گزرے اُنہوں نے اوس عورت کو پکڑ چھوڑ دیا حضرت عمر کو اسکی خبر پہونچی اُنہوں نے کہا بلاؤ علی کو حضرت علی آئے اور کہا یا امیر المومنین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھا یا گیا ہے قلم تین آدمیون سے ایک نابالغ سے جتبک بالغ ہو دوسری سوتے سے جتبک جاگے تیسری بے عقل سے جتبک اچھا ہو یہہ تو دیوانی ہے فلانی قوم مین کی شاید کسینے اوس سے زنا کی ہو جب اسکو جنون کی شدت ہو حضرت عمر نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے حضرت علی نے کہا مجھے بھی یہ معلوم نہین ہے کہ زنا کے وقت وہ مجنون نہ تھی **ف** شاید اوس عورت کو کبھی کبھی جنون کا دورہ ہوتا ہوگا تو حضرت عمر نے اعتراض کیا کہ یہ کہان سے معلوم ہوا کہ زنا حالت جنون مین ہی حضرت علی نے جواب دیا کہ پھر یہہ بھی تو معلوم نہین کہ زنا عدم جنون کی حالت مین تھی تو شبہہ ہوا اب حد نہ پڑیگی **عن** علی علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم وعن المجنون حتی یعقل **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھا یا گیا ہے قلم تین آدمیون سے ایک تو سونے والے سے جتبک وہ جاگے دوسری لڑکے سے جتبک وہ جوان ہو تیسری مجنون سے جتبک اوسکو عقل آوے ابوداؤد نے کہا یہ روایت کیا اس حدیث کو ابن جریج نے اوسمین اتنا زیادہ ہے **والخرف** یعنی بوڑھا جسکی عقل جاتی رہی

باب فی الغلام یصیب الحد

لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے تو اُسپر حد نہ پڑیگی **عن** عطیۃ القرظی قال کنت من سبی قریظۃ فکانوا ینظرون فمن انبت الشعر قتل ومن لم ینبت لم یقتل فکنت فیمن لم ینبت **ترجمہ** عطیہ قرظی سے روایت ہے بنی قریظہ کے قیدیون مین مین بھی تھا (اونکے لیے حکم ہوا کہ جوانون کو قتل کرین اور عورتون بچون کو لونڈی غلام بنا دین) تو لوگون نے دیکھنا شروع کیا جسکے زیر ناف کے بال ہوتے اوسکو مار ڈالتے میرے بال نہین نکلے تھے (تو مجھے چھوڑ دیا) **عن** عبد الملک بن عمیر بہذا الحدیث قال فکشفوا عانتی فوجدوھا لم تنبت فجعلونی فی السبی **ترجمہ** دوسری روایت مین ہے کہ لوگون نے میری ازار کھولکر دیکھی تو زیر ناف کے بال نہین نکلے تھے پس رہنے دیا مجکو قیدیون مین اور قتل نہین کیا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے احد کے روز جب اونکا سن چودہ برس کا تھا آپ نے اونکو قبول نہین کیا (کہ جوانون مین شریک ہون اور مال غنیمت کا حصہ پاوین) پھر خندق کے روز آپ پر پیش کیے گئے جب پندرہ برس کے تھے تو قبول کرلیا آپ نے اون کو نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی انہون نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی

باب الرجل یسرق فی الغزو ایقطع

جو شخص جہاد کے سفر مین چوری کرے تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے **عن** جنادۃ بن ابی امیۃ قال کنا

معہ بسر بن ارطاۃ فی البحر فاتی بسارق یقال لہ مصدر قد سرق بختیۃ فقال قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقطع الایدی فی السفر ولولا ذلک لقطعتہ ترجمہ جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ دریا مین تھے اون کے پاس ایک چور آیا جسکا نام مصدر تھا اوس نے ایک اونٹ چورایا تھا اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے سفر مین ہاتھ نہ کاٹے جاوین اسوجہ سے مین اسکا ہاتھ نہین کاٹتا ورنہ ضرور کاٹتا اوزاعی نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور جمہور علما نے کہا یہ جب ہے کہ غنیمت کے مال مین چورا ہو کیونکہ اوسمین تو وہ خود بھی شریک ہے بعضون نے کہا مراد سفر جہاد ہے اسلیے وہان ہاتھ کاٹا نہین جاتا کہ مجاہدین کی قلت نہ ہوجاوے

باب فی قطع النباش کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فقال کیف انت اذا اصاب الناس موت یکون البیت فیہ بالوصیف یعنی القبر قلت اللہ ورسولہ اعلم او ما خار اللہ لی ورسولہ قال علیک بالصبر او قال تصبر قال ابو داود قال حماد بن ابی سلیمان یقطع النباش لانہ دخل علی المیت بیتہ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابو ذر عرض کیا مین نے حاضر ہون اور فرمانبردار ہون یا رسول اللہ پھر آپ نے فرمایا جب لوگون کو موت پہونچیگی تو اوسوقت تو کیا کریگا ف یعنی جب وبا پہونچیگی تو اوسوقت صبر کریگا یا وہان سے بہاگ جاویگا ت ہوگا گھر بدلے خادم کے ف یعنی لوگ اسقدر کثرت سے مرینگے کہ قبر کا ٹکڑا بدلہ غلام کے خریدی جاویگی ت یعنی قبر عرض کیا مین نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے ف یعنی مین نہین جانتا کہ کیا حال ہوگا بھاگون گا یا صبر کرونگا یا جو اللہ اور رسول میرے لیے فرماوین مین ویسا ہی کرون آپ نے فرمایا تجہپر صبر کرنا لازم ہے حماد بن ابی سلیمان نے کہا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاویگا کیونکہ وہ میت کے گھر مین گھس گیا اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ قبر کو گھر آپنے فرمایا اور گھر سے مال چورانی مین ہاتھ کاٹا جاتا ہے

باب فی السارق یسرق مرارا جو چور کئی مرتبہ چوری کرے تو اوسکو کیا سزا دینا چاہیے

عن جابر بن عبد اللہ قال جیٔ بسارق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق فقال اقطعوہ قال فقطع ثم جیٔ بہ الثانیۃ فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقطعوہ قال فقطع ثم جیٔ بہ الثالثۃ فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقطعوہ ثم اتی بہ الرابعۃ فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقطعوہ فاتی بہ الخامسۃ فقال اقتلوہ قال جابر فانطلقنا بہ فقتلناہ ثم اجتررناہ فالقیناہ فی بئر ورمینا علیہ الحجارۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لائے آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے اوسکا داہنا ہاتھ کاٹا گیا پھر اوسکو دوبارہ لائی پھر آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے تو آپ نے فرمایا کاٹ ڈالو پھر اوسکا بایان پانون کاٹا گیا بعد اسکی تیسرے بار اوسکو آپکی خدمت میں لیکے

اتنے اوسکی قتل کا حکم فرمایا عرض کیا یا رسول اللہ اسنے چوری کی ہی آپنے فرمایا اچھا ہاتھ اوسکا کاٹو تو بایان ہاتھ کاٹا گیا پھر تیسری بار اوسکو لائے آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
اسنے چوری کی ہی آپنے فرمایا اچھا کاٹ ڈالو تو کاٹا گیا داہنا پانون اوس کا اب چارون ہاتھ پانون اوس کے
کٹ گئے پھر جب اوسکو پانچوین مرتبہ لائے تو آپ نے اوسکی قتل کا حکم فرمایا جابر کہتا ہی پھر ہم اوسکو لیگئے اور قتل کر ڈالا اور
اوسکو گھسیٹ کر کنوئی مین پھینک دیا اور پتھر مارے اوپر سے **ف** شاید یہ قتل تعزیرا ہوگا یا مرتد ہو گیا ہوگا یا یہ حدیث
منسوخ ہی دوسری حدیث سی کہ نہ قتل کیا جاوے مسلمان مگر تین جرم مین واللہ اعلم **باب** فی تعلیق ید السارق
فی عنقہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلے مین لٹکا دینا **عن** عبد الرحمن بن محیریز قال سالنا فضالۃ بن
عبید عن تعلیق الید فی العنق للسارق امن السنۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق
فقطعت یدہ ثم امر بہا فعلقت فی عنقہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن محیریز نے کہا ہم نے فضالہ بن عبید سے
پوچھا چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلے مین لٹکانا کیسا ہے تو اونہون نے کہا ایک چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے
اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس کے ہاتھ کو آپنے لٹکانے کا حکم فرمایا وہ لٹکایا گیا اوسکی گلے مین تاکہ خود اوسکو اور دیکھنے والون کو تنبیہ کے لیے عبرت ہووے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سرق المملوک فبعہ ولو بنش **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو اوسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش ہی اوسکی قیمت ہو اور نش کہتے ہین نصف کو یعنی نصف
اوقیہ بیس درہم کو یا یہ کہ اوسکی قیمت ہو اوسکی نصف کو بیچ ڈالے **باب** فی الرجم رجم سنگسار کرنے کا بیان **عن**
ابن عباس قال واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان
شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفاہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا وذکر الرجل
بعد المرأۃ ثم جمعہما فقال واللذان یاتیانہا منکم فاذوہما فان تابا واصلحا فاعرضوا
عنہما فنسخ ذلک بآیۃ الجلد فقال الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی اللہ جل جلالہ نے فرمایا واللاتی یاتین الفاحشۃ الآیۃ یعنی جو عورتین تم مین سے بدکاری کرین اون
پر چار آدمیون کو گواہ کرو پھر اگر گواہی گزر جاوے تو اون کو قید کرو گھرون مین یہانتک کہ مرجاوین یعنی دائم الحبس کرو یا اللہ
اون کے لیے کوئی رستہ کردیوی پہلے عورتون کا بیان کیا پھر مردون کا ذکر کیا اور عورت مرد دونون کو ساتھ بیان کیا تو فرمایا واللذان
یاتیانہا منکم فاذوہما الآیۃ یعنی جو مرد اور عورت زنا کرین تو اونکو تکلیف دو پھر اگر توبہ کرین اور نیک ہو جاوین تو چھوڑ دو دونون کو
یہ تینون منسوخ ہوگئین جلد کی آیت سی وہ یہ ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما الآیۃ یعنی زنا کرنیوالا مرد اور زنا کرنیوالی عورت دونون
کو سو سو کوڑے مارو **ف** اس آیت سی دائم الحبس کرنیکی اور تکلیف دینی کی آیت منسوخ ہوگئی پھر رجم کا حکم اوترا جب زانی اور زانیہ
محصن ہو مگر اوس آیت کی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی رہا **عن** مجاہد قال السبیل الحد مجاہد نے کہا اللہ نے اون کے لیے

راستہ نکال دیوی یا اسکو ہی مار ڈالے عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا عنی

خذوا عنی قد جعل الله لهن سبیلا الثیب بالثیب جلد مائة ورمی بالحجارة والبکر بالبکر جلد مائة ونفی سنة

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھو مجھ سے سیکھو مقرر اللہ تعالی نے اونکے

لیے راہ ٹھہرا دی ہے ف یعنی احکام جو زنا کرنیوالی عورتون کے باب مین اللہ تعالی نے ٹھہرائے ہین وہ تم مجھسے سیکھو ت ثیب کو ثیب کے ساتھ (جس کا نکاح ہو چکا ہو)

سو دُرّے اور سنگسار کرنا ہے اور باکرہ کو بکر مرد کے ساتھ سو دُرّے اور ایک برس تک وطن سے باہر نکال دینا ہے یہی مذہب ہے اصحاب ظواہر اور بعض صحابہ اور

تابعین کا کہ رجم جلد کے بعد کرنا چاہیے اور جمہور کے نزدیک جب رجم واجب ہوا تو اسکو مارا نہ کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے ماعز کو جلد نہین کیا صرف

رجم کیا اور ثیب باکرہ کے ساتھ زنا کرے تو ثیب رجم ہو اور باکرہ کو جلد دینگے عن الحسن باسناد یحیی معناه قال جلد مائة والرجم ترجمہ

اس روایت مین یہ ہے کہ ثیب جب ثیب کے ساتھ زنا کرے تو اسکو سو دُرّے مارنا چاہیے اور رجم کرنا چاہیے عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما

یعنی ابن الخطاب رضی الله عنه خطب فقال ان الله بعث محمدا صلی الله علیه وسلم بالحق وانزل علیه الکتاب فکان فیما انزل

علیه آیة الرجم قرأناها ووعیناها ورجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا من بعده وانی خشیت ان طال

بالناس الزمان ان یقول قائل ما نجد آیة الرجم فی کتاب الله فیضلوا بترک فریضة انزلها الله تعالی فالرجم حق علی

من زنی من الرجال والنساء اذا کان محصنا اذا قامت البینة او کان حمل او اعتراف وایم الله لولا ان یقول الناس

زاد عمر فی کتاب الله عز وجل لکتبتها ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے خطبہ پڑھا اور کہا محمد صلی

اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حق پر بھیجا ہے اور ان پر کتاب اوتاری ہے سو جو اسنے اوتارا اوس مین آیت رجم کی بھی جسے

کو ہمنے پڑھا اور یاد کیا اور خوب طرح سمجھ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور اوسکے بعد ہمنے رجم

کیا اور اب مجھے اندیشہ ہے کہ لوگون پر ایک مدت گذر جاوے اور کہنے والا یون کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب مین ہم تو رجم کا حکم نہین دیکھتے

پھر اللہ کے اتارے ہوئے فرض کے چھوڑنے سے لوگ گمراہ ہوجاوین اور مقرر رجم حق ہے زنا کرنیوالے پر خواہ عورت ہو خواہ مرد جب بیاہا ہوا ہووے اور جب

گواہ قائم ہوجاوین یا حمل ہو یا اقرار سے ثابت ہوجاوے اور قسم اللہ کی اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے اللہ کی کتاب مین زیادہ کر دیا تو مین

اس آیت کو مصحف مین لکھدیتا یعنی آیت رجم کو لکھدیتا عن نعیم بن هزال قال کان ماعز بن مالک یتیما فی حجر ابی فاصاب

جاریة من الحی فقال له ابی ائت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بما صنعت لعله یستغفر لک وانما یرید بذلک رجاء ان

یکون له مخرجا فاتاه فقال یا رسول الله انی زنیت فاقم علی کتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال یا رسول الله انی زنیت فاقم علی کتاب الله

حتی قالها اربع مرار قال صلی الله علیه وسلم انک قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل

باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان یرجم فاخرج به الی الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج یشتد

فلقیه عبد الله بن انیس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظیف بعیر فرماه به فقتله ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال

هلا ترکتموه لعله ان یتوب فیتوب الله علیه ترجمہ نعیم بن ہزال سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک یتیم تھے میرے باپ کی گود مین انہون نے

محلہ کی ایک لڑکی ہی زنا کی تو میرے باپ نے اون سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اون سے بیان کر دو جو تم نے کیا ہی شاید آپ تمہارے واسطے استغفار کرین اس سے اون کی غرض تھی کہ کوئی صورت اونکی وہان سے نکلنے کی ہو تو ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے ف ماعز اسلمی مشہور صحابی ہین شیطان کی اغوا سے اونسے زنا ہو گئی پھر اونہوں نے توبہ کی اور اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی راضی ہو اللہ اون سے ت اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھپر اللہ کے کتاب کا حکم قائم فرمایئے تو آپنے اوس طرف سے منہ پھیر لیا تو اوس نے پھر دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ مین نے زنا کی ہے آپ مجھپر اللہ کی کتاب کا حکم فرمایئے یہان تک کہ اسی طرح پھر اونہون نے آپ سے چار مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو چار مرتبہ کہہ چکا کہ مین نے زنا کی ہے اب یہہ کہہ کسکے ساتھہ کی ہے ماعز نے کہا فلان عورت سے آپ نے فرمایا تو اوسکے ساتھہ سویا تہا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو اوس سے چمٹا تہا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو نے اوس سے جماع کیا تہا ماعز نے کہا ہان جب آپ نے حکم کیا اوس کے سنگسار کرنیکا تو لوگ اونکو حرہ مین لیکر گئے (حرہ ایک زمین ہے کالی پتھرون کی مدینہ کے قریب) جب اونکو پتھر مارنے لگے تو وہ پتھرون کی اذیت سے گھبرا کر اور بھاگ کر بھاگے عبد اللہ بن انیس نے اونکو پایا اون کے ساتھی تھک گئے تھے تو اونٹ کا کھر نکالکر مارا اون کو (یعنی ماعز کو) پھر مار ڈالا اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر یہہ قصہ بیان کیا آپنے فرمایا کہ اوسکو تم نے چھوڑ کیون نہ دیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالی اوس کو بخشدیتا عن محمد بن اسحاق قال ذكرت لعاصم بن عمر بن قتادة قصة ماعز بن مالك فقال لي حدثني حسن بن محمد بن علي بن ابي طالب قال حدثني ذلك من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا تركتموه من شئتم من رجال اسلم ممن لا اتهم قال ولم اعرف الحديث قال فجئت جابر بن عبد الله فقلت ان رجالا من اسلم يحدثون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم حين ذكروا له جزع ماعز من الحجارة حين اصابته الا تركتموه وما اعرف الحديث قال يا ابن اخي انا اعلم الناس بهذا الحديث كنت فيمن رجم الرجل انا لما خرجنا به فرجمناه فوجد مس الحجارة صرخ بنا يا قوم ردوني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فان قومي قتلوني وغروني من نفسي واخبروني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غير قاتلي فلم ننزع عنه حتى قتلناه فلما رجعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم واخبرناه قال فهلا تركتموه وجئتموني به ليستثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فاما لترك حد فلا قال فعرفت وجه الحديث ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے میں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالک کا قصہ بیان کیا اُنہون نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے کہ بیان کیا مجھہ سے یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تم نے کیون نہ چھوڑ دیا اوسکو جسکو جس شخص نے چاہا اسلم کے لوگون مین سے وہ لوگ جنکو مین تہمت نہین کرتا رسا تہا لیکن گئے اُنہون نے کہا مین اس حدیث کو نہین پہچانتا تو مین جابر بن عبد اللہ پاس آیا اور اون سے ذکر کیا کہ قبیلہ اسلم کے چند لوگ حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا جب اُنہون نے ماعز کی پریشانی کا حال بیان کیا پتھر پڑنے سے تم نے اوسکو چھوڑ کیون نہ دیا اور مین اس حدیث کو نہین پہچانتا جابر نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے مین خوب

جانتا ہون اس حدیث کو مین بھی اون لوگون مین تہا جنہون نے سنگسار کیا تہا ماعز کو جب ہم اوسکو لیکر نکلے اور اوسکو پتھر مارے تو پتھرون کی تکلیف اوسکو پہونچی وہ چلایا اور بولے اے لوگو مجھکو پہیر لیچلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیونکہ میری قوم نے مجھکو دہوکا دیا اور مار ڈالا اور پہلے مجھسے کہہ چکے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مار نہ ڈالینگے لیکن ہم لوگ اون سے جدا نہ ہوئے یہانتک کہ مار ڈالا اوسکو جب ہم لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپنے فرمایا تم نے اوسکو چہوڑ کیون نہ دیا اور میرے پاس کیون نہ آئے اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا تہا کہ اون کو مضبوط کردین حد قبول کرنے کے لیے دنیا کی مصیبت اٹہانا بہتر ہے آخرت کے عذاب سے نہ اسلیے کہ حد موقوف کردی جاوے اور دقت مین حدیث کا مطلب یہ ہے اف مالک اور ابو حنیفہ کا بھی قول ہے کہ اگر حد لگانیکی حالت مین وہ بہاگ نکلے تو اوسکو نہ چہوڑین بلکہ پیچہا کرین اور اوسکو رجم کرڈالین اور شافعی اور احمد اور کئی اور علما کے نزدیک اگر زنا اوسکی اقرار سے ثابت ہوا ہو تو چہوڑ دین اور حد موقوف رکہین پہر اگر دوبارہ اقرار کرے تو رجم کیا جاوے ورنہ نہین **عن** ابن عباس ان ماعز بن مالک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ زنی فاعرض عنہ فاعاد علیہ مرارا فاعرض عنہ فسال قومہ امجنون ہو قالوا لیس بہ باس قال افعلت بہا قال نعم فامر بہ ان یرجم فانطلق بہ فرجم ولم یصل علیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا مین نے زنا کی ہے آپ نے انکی طرف التفات نہ کیا پھر انہون نے مکرر سکرر بھی کہا آپ نے خیال نہین کیا بعد اوس کے آپ نے اون کی قوم سے پوچہا کیا یہ دیوانہ ہے لوگون نے کہا نہین اسکو کوئی بیماری نہین ہے آپنے فرمایا کیا تو نے اوس عورت سے صحبت کی ہے اوس نے کہا ہان آپ نے حکم کیا رجم کا پھر لوگ اوسکو لیگئے اور رجم کرڈالا اور نماز نہ پڑہی اوسپر یعنے اوسوقت لیکن دوسرے دن پڑہی گئی **عن** جابر بن سمرۃ قال رایت ماعز بن مالک حین جی بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا قصیرا اعضل لیس علیہ ردا فشہد علی نفسہ اربع مرات انہ قد زنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلعلک قال لا واللہ انہ قد زنی الاخر قال فرجمہ ثم خطب فقال الا کلما نفرنا فی سبیل اللہ عز وجل خلف احدہم لہ نبیب کنبیب التیس یمنح احدہن الکثبۃ اما ان اللہ ان یمکنی من احد منہم الا نکلتہ عنہن **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب ماعز بن مالک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے تو مین نے اوسکو دیکہا ایک پست قد فربہ آدمی تہے اون پر چادر نہ تہی پہلے اونہون نے اپنی اوپر چار بار گواہیان دین یعنی چار بار اقرار کیا کہ مین نے زنا کی ابو حنیفہ کے نزدیک چار بار چار مجلسون مین اقرار کرنا ضروری ہے اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ایک ہی مجلس مین چار بار اقرار کافی ہے اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایکبار اقرار کافی ہے کہ مین نے زنا کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا شاید تو نے پیار کیا ہوگا اوس نے کہا نہین قسم خدا کی زنا کی اس ماندہ درگاہ نے پہر آپ نے اوس کو رجم کیا اور خطبہ پڑہا فرمایا آگاہ ہو جاؤ جب ہم سفر کرتے ہین اللہ کی راہ مین یعنے جہاد کو جاتے ہین تو مجاہدین کا خلیفہ یہا شخص رہ جاتا ہے جو آواز کرتا ہے بکرے کی طرح یعنی جیسا بکرا جفتی کے وقت بکری پر کودتا اور پکارتا ہے ویسا ہی یہ بھی کرتا ہے پھر عورتون مین سے کسی کو تہوڑا سے سی دیدیتا ہے یعنی جماع کرتا ہے آگاہ ہو اگر اللہ مجھکو قدرت دیگا ایسے کسی آدمی پر تو مین اوسکو دکہ لگا اون سے

یعنی سنگسار کرنا رجم یا جلد کی ۔ عن جابر بن سمرة بهذا الحديث والأول أتم قال فرده مرتين قال سماك فحدثت

به سعيد بن جبير فقال انه رده اربع مرات ترجمہ جابر بن سمرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن پہلی روایت اس

سے زیادہ پوری ہے اس میں بھی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے اقرار کو دو بار رد کیا اور سعید بن جبیر نے کہا کہ آپ نے چار بار

رد کیا (یہ کہا کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اور کچھ) عن شعبة قال فسألت سماكا عن الكثبة فقال اللبن القليل ترجمہ

شعبہ سے روایت ہے میں نے سماک سے پوچھا کہ کثبہ سے کیا مراد ہے پہلی حدیث میں تو انہوں نے کہا کثبہ کہتے ہیں تھوڑے دودھ کو اور

منی کو ۔ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لماعز بن مالك أحق ما بلغني عنك قال وما بلغك

عني قال بلغني عنك انك وقعت على جارية بني فلان قال نعم فشهد اربع شهادات فأمر به فرجم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کہ بھلا جو خبر مجھ کو تیری طرف سے

پہونچی ہے وہ سچ ہے (یعنی زنا کی خبر) اوس نے عرض کیا میری طرف سے آپکو کیا خبر پہونچی ہے آپ نے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہونچی

ہے کہ تو فلانی کے آل کی لونڈی پر جا پڑا عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اوس نے اپنے بیان پہ چار بار گواہی دی

تو آپ نے حکم فرمایا وہ سنگسار کیا گیا ۔ عن ابن عباس قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم

فاعترف بالزنا مرتين فطرده ثم جاء فاعترف بالزنا مرتين فقال شهدت على نفسك اربع مرات

اذهبوا به فارجموه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ماعز بن مالک آیا اور دو بار زنا کا

اقرار کیا آپ نے اوسکو ہنکا دیا پھر وہ آیا اور دو بار زنا کا اقرار کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنے اوپر چار بار گواہی دی لیجاؤ

اس کو اور سنگسار کرو (اس روایت سے معلوم ہوا کہ چار بار اقرار کرنا ضرور ہے) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم

قال لماعز بن مالك لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا قال افنكتها قال نعم قال فعند ذلك امر

برجمه ولم يذكر موسى عن ابن عباس وهذا لفظ وهب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ماعز بن مالک سے شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ سے چھوا ہوگا یا نظر سے اشارہ کیا ہوگا اوس نے عرض کیا نہیں تب

آپ نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اس اقرار کے بعد آپ نے اوسکو سنگسار کرنیکا حکم فرمایا (ف

آپ نے سوالوں سے پوچھا کہ کہیں اوسنے زنا کے معنے میں غلط فہمی کی ہو جیسا فساق وس سے کہو لیا تو رجم کا حکم) عن ابي هريرة

يقول جاء الاسلمي الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فشهد على نفسه انه اصاب امرأة حراما اربع مرات كل ذلك

يعرض عنه فاقبل في الخامسة فقال انكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب المرود

في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال فهل تدري ما الزنا قال نعم اتيت منها حراما ما يأتي الرجل من امرأته حلالا

قال فما تريد بهذا القول قال اريد ان تطهرني فأمر به فرجم فسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلين من اصحابه يقول

احدهما لصاحبه انظر الى هذا الذي ستر الله عليه فلم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى مر

جیفۃ حمار شائل برجلہ فقال این فلان وفلان فقالا نحن ذان یا رسول اللہ قال انزلا فکلا من جیفۃ
ھذا الحمار فقالا یا نبی اللہ من یاکل من ھذا قال فما نلتما من عرض اخیکما آنفا اشد من اکل منہ والذی نفسی بیدہ
انہ الآن لفی انھار الجنۃ ینغمس فیھا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سو چار
بار اقرار کیا اوسنے ایک عورت سے جماع کیا ہے حرام طور پر ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف سے منہہ پھیرتے تھے پانچوین بار
اوسکی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اسطرح کہ ایک عضو دوسرے عضو مین
غائب ہوگیا یعنی دخول ہوا (گذ چہ پس) ماعز نے کہا ہان پہر آپ نے پوچھا اسطرح دخول ہوا جیسے سلائی سرمہ دانی مین اور
رسی کنوئے مین جاتی ہے کہا ہان پہر آپ نے فرمایا تو جانتا ہے زنا کس کو کہتے ہین ماعز نے کہا ہان مین نے اوس عورت
سے حرام طور پر وہ کام کیا جو ... سے حلال طور پر کرتا ہے آپنے فرمایا اب تیرا کیا مطلب ہے ماعز نے کہا مین چاہتا ہون
کہ آپ مجھے پاک کرین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا پہر آپ نے ماعز کے ساتھیون مین سے دو شخصون
کو کہتے سنا ایک دوسرے سے کہتا تہا کہ اسکو دیکہو اللہ نے تو اوسکا قصور چہپا دیا تہا لیکن اوسکے دل نے اوسکو نہ چہوڑا یہانتک کہ پتہرون
سے مارا گیا جیسے کتا مارا جاتا ہے آپ یہ سنکر چپ ہو رہے پہر تہوڑی دیر چلے تو راہ مین ایک گدہا مرا ہوا پایا جسکا پاؤن اونچا ہوا تہا
پہول جانیکی وجہ سے آپنے فرمایا کہان ہین فلان شخص اور فلان شخص وہ دونون بولے ہم حاضر ہین یا رسول اللہ آپنے
فرمایا اوترو اور اس گدہے کا گوشت کہاؤ انہون نے کہا یا رسول اللہ بہلا اسکا گوشت کون کہائیگا آپ نے فرمایا تم نے جو
بہائی کی عیب جوئی کی وہ اس گدہے کے کہانے سے زیادہ سخت ہے قسم اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ماعز اسوقت
جنت کی نہرون مین غوطے لگاتا ہے **ف** یعنی ماعز نے توبہ کی اور دنیا کا عذاب قبول کیا پس انکا قصور معاف ہوگیا
ابتہ جنت مین ... ہوئے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رجلا من اسلم جاء الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنہ ثم اعترف فاعرض عنہ حتی شھد علی نفسہ اربع شھادات
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابک جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجم
فی المصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا ولم یصل علیہ
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا
تو آپنے اوسکی طرف سے منہہ پہیر لیا پہر وہ دوبارہ اوسنے زنا کا اقرار کیا یہانتک کہ اوسنے چار بار اپنی ذات پر اقرار کیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تجہے جنون ہوگیا ہے عرض کیا اوسنے کہ نہین پہر آپنے فرمایا کیا تیرا بیاہ ہوچکا ہے عرض کیا جی
ہان راوی کہتا ہے کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے سنگسار کرنیکا حکم فرمایا تو وہ عیدگاہ مین سنگسار کیا گیا اور جب
پتہر زور سے پڑنے لگے تو وہ بہاگا اور پہر پکڑا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ وہ مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خوبی بیان فرمائی اور آپ
نے نماز جنازہ نہ پڑہی **عن** ابی سعید قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجم ماعز بن مالک خرجنا بہ الی البقیع فواللہ ما اوثقناہ و

والخزف فاشتد واشتددنا خلفه حتی اتی عرض الحرة فانتصب لنا فرميناه بجلاميد الحرة حتی سکت قال فما استغفر له ولا سبه ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ماعز بن مالک کو رجم کرنیکا تو ہم اون کو بقیع کیطرف لیکر نکلے تو قسم خدا کی نہ ہمنے اونکو باندہا اور نہ اون کے لیئے گڈہا کہودا لیکن وہ خود کہڑے ہو گئے ہم نے اون کو ہڈیوں سے اور ڈہیلوں سے اور کنکریوں سے مارا وہ زور سے بہاگے اور ہم بہی اون کے پیچہے بہاگے یہانتک کہ وہ حرہ (ایک زمین ہی پتہریلی) کی طرف آئے وہان کہڑے ہو گئے ہم نے بڑے بڑے پتہر لیکر اون کو مارا یہانتک کہ وہ ٹہنڈے ہو گئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے واسطے دعا نہ کی مغفرت کی نہ اون کو برا کہا عن ابی نضرة قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه ولیس بتمامه قال ذهبوا یسبونه فنهاهم قال ذهبوا یستغفرون له فنهاهم قال هو رجل اصاب ذنبا حسیبه الله ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اوس نے زنا کا اقرار کیا پہر وہ رجم کیا گیا لوگ اوسکو برا کہنے لگے آپ نے منع کیا پہر اوس کے لیے استغفار کرنے لگے آپ نے منع کیا اور فرمایا وہ ایک شخص تہا جس نے گناہ کیا اب اللہ اوس سے سمجہ لیگا چاہی معاف کریگا چاہے سزا دیگا تم کیوں دخل دیتے ہو عن بریدة قال النبی صلی اللہ علیه وسلم استنکه ماعزا ترجمہ بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کا منہ سونگہا یعنی اس لیے کہ شراب پی ہو عن بریدة قال کنا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم نتحدث ان الغامدیة وماعز بن مالك لو رجعا بعد اعترافهما او قال لو لم یرجعا بعد اعترافهما لم یطلبهما وانما رجمهما عند الرابعة ترجمہ بریدہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ذکر کیا کرتے تہے کہ غامدیہ ایک عورت ہی جو زنا کی علت میں رجم کی گئی تہی اور ماعز بن مالک اگر اقرار کرکے پہر جاتے یا نہ پہرتے تو آپ اونکو سزا نہ دیتے بلکہ آپ نے اونکو جب رجم کیا کہ وہ چار مرتبہ اقرار کر چکے تہے (اور کسیطرح کا شک اون کے اقرار میں باقی نہ رہا تہا) عن اللجلاج انه کان قاعدا یعتمل فی السوق فمرت امراة تحمل صبیا فثار الناس معها وثرت فیمن ثار فانتهیت الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقول من ابو هذا معك فسكتت فقال شاب حذوها انا ابوه یا رسول الله فاقبل علیها فقال من ابو هذا معك قال الفتی انا ابوه یا رسول الله فنظر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی بعض من حوله یسألهم عنه فقالوا ما علمنا الا خیرا فقال له النبی صلی الله علیه وسلم احصنت قال نعم فامر به فرجم قال فخرجنا به فحفرنا له حتی امکنا ثم رمیناه بالحجارة حتی هدأ فجاء رجل یسأل عن المرجوم فانطلقنا به الی النبی صلی الله علیه وسلم فقلنا هذا جاء یسأل عن الخبیث فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لهو اطیب عند الله من ریح المسك فاذا هو ابوه فاعناه علی غسله وتکفینه ودفنه وما ادری قال والصلوة علیه ام لا وهذا حدیث عبدة وهو اتم ترجمہ لجلاج سے روایت ہی وہ بیٹہے ہوئے بازار میں کام کر رہے تہے اتنے میں ایک عورت نکلی جو ایک لڑکی کو لیے ہوئی تہی لوگ اوسکو دیکہکر اوٹہ کہڑے ہوئے میں بہی لوگوں کے ساتہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ پوچہہ رہے ہیں کہ اس لڑکی کا باپ کون ہی وہ عورت چپکی ہو رہی ایک جوان نے

جو اوسکی برابر تہا کہا یا رسول اللہ مین اسکا باپ ہون آپ پہر اوس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچہا اس لڑکے کا باپ کون ہی جوان
نے کہا مین اوسکا باپ ہون یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے گرد جو لوگ بیٹھے تھے اون مین سے کسی کی طرف دیکہا
اور پوچہا اوس جوان کا حال لوگون نے کہا ہم تو اسکو نیک ہی جانتے تہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جوان سے پوچہا تیرا نکاح ہوچکا
ہی وہ بولا ہان آپنے حکم دیا وہ رجم کیا گیا ہم اوسکو لیکر نکلے اور ایک گڈہے مین اوسکو گاڑا پہر پتھرون سے مارا یہانتک کہ وہ ٹہنڈا ہوگیا
اتنے مین ایک شخص آیا اور اوس جوان کا حال پوچھنے لگا ہم اوس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے اور کہا یا رسول اللہ یہ اوس
خبیث کا حال پوچہتا ہی (جو رجم کیا گیا) آپ نے فرمایا وہ خبیث نہین ہی بلکہ وہ پاکیزہ ہی اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ
پہر معلوم ہوا تو وہ شخص اوس جوان کا باپ تہا ہم نے اوسکی مدد کی اوسکی غسل اور کفن اور دفن مین راوی نے کہا مجھے یاد نہین ہے کہ یہ بھی کہا
نماز مین یا نہین کہا **ف** اختلاف کیا ہی علما نے کہ نماز پڑہی جاوی اوس شخص پر جو رجم کیا جاوے زنا مین یا نہ پڑہی جاوے۔ مالک کے
نزدیک نماز پڑہنا اوسپر مکروہ ہی اور احمد کے نزدیک امام اور علما نہ پڑہین عام لوگ پڑہ لین اور ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑہین
اسی طرح ہر اہل قبلہ پر پڑہین **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة فامر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجلد الحد ثم اخبر انه محصن
فامر به فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حد لگانیکا حکم کیا
اوسکو کوڑے لگائے گئے پہر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو حکم دیا اوسکی رجم کا وہ رجم کیا گیا **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة
فلم یعلم باحصانه فجلد ثم علم باحصانه فرجم **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی ایک مرد نے زنا کی اوسکے احصان کا حال معلوم
نہ تہا تو کوڑے لگے پہر معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو رجم کیا گیا **باب** فی المرأة التی امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجمها من
جهینة اوس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ مین سے تہی اوس نے زنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی رجم کا حکم کیا **عن**
عمران بن حصین ان امرأة قال فی حدیث ابان من جهینة اتت النبی صلی اللہ علیه وسلم فقالت انها زنت
وهی حبلی فدعا النبی صلی اللہ علیه وسلم ولیا لها فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احسن الیها فاذا وضعت
فجئ بها فلما ان وضعت جاء بها فامر بها النبی صلی اللہ علیه وسلم فشکت علیها
ثیابها ثم امر بها فرجمت ثم امرهم فصلوا علیها فقال عمر یا رسول اللہ نصلی علیها وقد زنت قال و
الذی نفسی بیده لقد تابت توبة لو قسمت بین سبعین من اهل المدینة لوسعتهم وهل وجدت
افضل من ان جادت بنفسها لم یقل عن ابان فشکت علیها ثیابها **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی ایک
عورت جہینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی مین نے زنا کی وہ حاملہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکی ولی کو بلایا اور فرمایا اسکو اچھی طرح رکھ جب جنے تو اسکو لیکر آنا پہر جب وہ عورت جنی تو اوسکا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اوس کو لیکر آیا۔ آپ نے حکم دیا اوس کے رجم کرنے کا تو اوس کے
کپڑے باندہے گئے پھر وہ رجم کی گئی بعد اوس کے آپ نے صحابہ کو حکم کیا

انہون نے نماز پڑہی اوسپر جنازہ کی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اوسپر نماز پڑہین حالانکہ اوسنے زنا کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ تقسیم کیجاوے ستر آدمیون مدینے کے پر تو انکو
کافی ہو اور کیا اس سے بہی کوئی بات بہتر ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو صرف کر دیا **ف** اور خود حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے کہ اوسکو رجم کرین سبحان اللہ مبارک گناہ اسی کو کہتے ہین جو باعث ہووے اور مغفرت کا پہر مبارک معصیتے
کہ بعد اوسکے آوے **عن** الاوزاعی فشکت علیہا ثیابہا یعنی فشدت **ترجمہ** اوزاعی نے کہا شکت ثیابہا کے یہ معنی ہین کہ
اوسکے کپڑے باندہے گئے تاکہ مارتے مین نہ کہلین **عن** بریدۃ ان امرأۃ یعنی من غامد اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت انی قد فجرت فقال ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقالت لعلک ان تردنی کما رددت
ماعز بن مالک فواللہ انی لحبلی فقال لہا ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقال لہا ارجعی حتی تلدی فرجعت
فلما ولدت اتتہ بالصبی فقالت ہذا قد ولدتہ قال لہا ارجعی فارضعیہ حتی تفطمیہ فجاءت بہ و
قد فطمتہ وفی یدہ شیء یاکلہ فامر بالصبی فدفع الی رجل من المسلمین وامر بہا فحفر لہا وامر بہا فرجمت
وکان خالد فیمن یرجمہا فرجمہا بحجر فوقعت قطرۃ من دمہا علی وجنتہ فسبہا فقال لہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ وامر بہا
فصلی علیہا ودفنت **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ ایک عورت غامد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا
کہ مین نے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا لوٹ جا تو وہ پہر گئی پہر جب دوسرا روز ہوا تو پہر اوس نے عرض کیا شاید کہ جیسا آپ نے ماعز
بن مالک کو لوٹا دیا مجہے بہی اوسی طرح سے پہیر دینا چاہتے ہین اور خدا کی قسم ہے مین تو حاملہ ہون تو پہر آپ نے اوس سے فرمایا
لوٹ جا پہر وہ چلی گئی پہر جب تیسری دن کی فجر ہوئی تو آپ نے اوس سے فرمایا تو بچہ پیدا ہونے تک لوٹ جا پہر جب وہ جنی تو بچہ
لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہ پیدا ہوا ہے تو پہر آپ نے اوس سے فرمایا کہ اب تو لوٹ جا اور اسکو دودہ پلا یہانتک کہ تو اس کا
دودہ چہڑا دے پہر وہ آپ پاس دودہ چہڑا کر لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور اوس بچہ کے ہاتہہ مین کوئی چیز تہی جو وہ اوسکو کہاتا تہا
پہر آپ نے لڑکے کو ایک مسلمان پاس رکہنے کا حکم فرمایا تو ایک شخص کے پاس رکہا گیا اور اوس عورت کے لیے حکم فرمایا تو اوسکے واسطے ایک گڑہا
کہودا گیا اور سنگسار کرنے کا حکم ہوا تو وہ سنگسار کی گئی اور اوسکے سنگسار کرنے مین خالد بہی شریک تہے تو ایک پتہر اونکا ایسا
لگا کہ اوس عورت کے خون کا قطرہ ان کے مونہہ پر کہین پڑ گیا تو اونہون نے اوس عورت کو گالی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خالد سے فرمایا اے خالد ٹہہر جا یعنی عورت مرحومہ کو گالی مت دے کہ قسم ہے اوس پاک ذات کی میری جان جسکے ہاتہہ مین ہے بیشک اوس
عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظلم کرنیوالا اور لوگون کے حقوق مین نقصان کرنیوالا ویسی توبہ کرے تو اوسکی بہی مغفرت ہو جاوے
پہر آپکے حکم سے اوسپر نماز پڑہی گئی اور وہ دفن ہوئی **عن** ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم امرأۃ فحفر لہا الی الثندوۃ
ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اوسکے لیے ایک گڑہا کہودا سینے تک ثم رماہا

بحصاة مثل الحمصة ثم قال ارموا واتقوا الوجه فلما طفئت اخرجها فصلى عليها **ترجمہ** پھر مارا آپ نے اوسکو
چنے کے برابر کنکریون سے اور فرمایا مارو لیکن منھہ کو بچا کر جب وہ مر گئی تو آپ نے اوسکو نکالا اور اوسپر نماز پڑھی **عن** ابی ھریرۃ
وزید بن خالد الجهنی ان رجلین اختصما الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال احدهما یا رسول الله اقض
بیننا بکتاب الله وقال الاخر وکان افقههما اجل یا رسول الله فاقض بیننا بکتاب الله وأذن لی ان اتکلم
قال تکلم قال ان ابنی کان عسیفا علی هذا والعسیف الاجیر فزنی بامرأته فاخبرونی ان علی ابنی الرجم فافتدیت
منه بمائة شاة وبجارية لی ثم انی سألت اهل العلم فاخبرونی انما علی ابنی جلد مائة وتغریب عام وانما الرجم
علی امرأته فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما والذی نفسی بیده لاقضین بینکما بکتاب الله تعالی اما غنمك
وجاریتك فرد الیك وجلد ابنه مائة وغربه عاما وامر انیسا الاسلمی ان یاتی امرأة الاخر فان اعترفت رجمها
فاعترفت فرجمها **ترجمہ** ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص جھگڑتے
ہوئے آئے اون مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونون کے درمیان مین آپ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق فیصلہ
کر دیجیے اور دوسرے نے بھی عرض کیا اور وہ زیادہ سمجھہ رکھتا تھا سچ ہے یا رسول اللہ آپ کتاب اللہ سے ہمارے درمیان مین فیصلہ
کر دیجیے اور مجھے عرض کرنیکی اجازت دیجیے آپنے فرمایا کہہ اوسنے عرض کیا بیشک میرا بیٹا اسکا مزدور تھا یعنی نوکر تھا اسکا کام کرتا
اجرت پر تو اوسنے اسکی جورو سے زنا کیا اور لوگون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو اوسکی طرف سے مین نے سو بکریان اور ایک لونڈی
فدیہ دیا پھر مین نے عالمون سے پوچھا تو اونہون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہین اور ایک برس بھر جلاوطن کر دینا ہے یعنے
برس بھر تک شہر سے نکال دینا ہے اور اوسکی عورت پر رجم ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سن رکھ قسم ہے اوس ذات کی
جسکے قبضے مین میری جان ہے بیشک مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب ہی کے موافق کرونگا بکریان اور لونڈی تو تیری تجھی کو پھیر دی جاوین
گی اور اوسکے بیٹے کو سو درے مارے اور ایک برس بھر تک جلاوطن کیا پھر آپنے انیس اسلمی کو حکم کیا کہ دوسرے کی عورت کو جا دیکھ اگر
وہ اقرار کرے تو اوسے سنگسار کر دے تو اوسنے اقرار کیا اور اوسکو سنگسار کر دیا **باب** فی رجم الیهودیین یہودی مرد اور
یہودی عورت کو زنا مین رجم کرنیکا بیان **عن** ابن عمر انه قال ان الیهود جاؤا الی النبی صلی الله علیه وسلم فذکروا
له ان رجلا منهم وامرأة زنیا فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تجدون فی التوراة فی شان الزنا فقالوا
نفضحهم ویجلدون فقال عبد الله بن سلام کذبتم ان فیها الرجم فاتوا بالتوراة فنشروها فجعل احدهم یده
علی آیة الرجم ثم جعل یقرأ ما قبلها وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام ارفع یدك فرفعها فاذا فیها
آیة الرجم فقالوا صدق یا محمد فیها آیة الرجم فامر بهما رسول الله صلی الله علیه وسلم فرجما قال عبد الله
بن عمر فرأیت الرجل یحنی علی المرأة یقیها الحجارة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین یہودی آئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا کہ ایک عورت اور ایک مرد نے ہم مین سے زنا کیا تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اون سے فرمایا تم تورات مین زنا کے مقدمہ مین کیا پاتے ہو (یعنی کیا حکم ہے) وہ بولے ہم تو زانیونکو رسوا کرکے ودرے مارکرتے
ہین عبد اللہ بن سلام نے اون سے کہا کہ تم تو جہوٹے ہو تورات مین تو بے شبہہ سنگسار کرنیکا حکم ہے پہر تورات لاکر
اوسکو کہولا تو اون مین سے ایک شخص نے سنگسار کرنیکی آیت پر اپنا ہاتہہ رکہہ دیا اور اوسکی اگلی پچھلی عبارت پڑہنے لگا عبد اللہ
بن سلام نے اوس سے کہا تو اپنا ہاتہہ اوٹہالے اوس نے اپنا ہاتہہ جو اوٹہایا تو اوس مین رجم کی آیت موجود تھی پہر تو سب
بول اوٹہے یا محمد آپ ہی نے سچ فرمایا اس مین آیت رجم کی موجود ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون کے رجم
کا حکم فرمایا اور اون کو رجم کیا عبد اللہ بن عمر نے کہا مین نے مرد کو دیکہا (جب دونون پر پتھر پڑتے تہے) کہ مرد عورت پر
جہک جہک جاتا تہا اوسکو پتھرون سے بچانے کے لیے عن البراء بن عازب قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہودی محمم فدعاهم فقال هکذا تجدون حد الزانی فقالوا نعم فدعا رجلا من علمائهم قال نشدتک باللہ
الذی انزل التوراة علی موسی هکذا تجدون حد الزانی فی کتابکم فقالوا اللهم لا ولولا انک نشدتنی
بہذا لم اخبرک نجد حد الزانی فی کتابنا الرجم ولکنه کثر فی اشرافنا فکنا اذا اخذنا الرجل الشریف
ترکناه واذا اخذنا الضعیف اقمنا علیه الحد فقلنا تعالوا فنجتمع علی شیء نقیمه علی الشریف
والوضیع فاجتمعنا علی التحمیم والجلد وترکنا الرجم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم انی اول من
احیا امرک اذا اماتوه فامر به فرجم فانزل اللہ عز وجل یا ایها الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی
الکفر الی قوله یقولون ان اوتیتم هذا فخذوه وان لم تؤتوه فاحذروا الی قوله ومن لم یحکم بما
انزل اللہ فاولئک هم الکفرون فی الیهود الی قوله ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الظالمون فی
الیهود الی قوله ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الفاسقون قال هی فی الکفار کلها یعنی هذه
الآیة ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی نکلا جسکا منہہ کالا کیا تہا آپ نے
یہودیون کو بلایا اور اون سے پوچہا کیا تم زانی کی سزا توراة مین یہی پاتے ہو اونہون نے کہا ہان آپنے اونکے ایک عالم کو بلا بہیجا (وہ عالم
ہین مقرر تہا) اور اسکو قسم دی اوس اللہ کی جسنے توراة کو اوتارا حضرت موسی علیہ الصلوة والسلام پر کیا تم اپنی کتاب مین زانی کی سزا
یہی پاتے ہو (کہ اوسکا منہہ کالا کیا جاوے اور لوگون مین پہرایا جاوے) اوسنے کہا یا اللہ نہین اور اگر تم مجہے اتنی بڑی قسم نہ دیتے تو مین بیان نکرتا
تم سے (یعنی سچ نکہتا) ہماری کتاب مین زانی کی حد سنگسار کرنا ہے لیکن جب زنا کا رواج ہوگیا ہمارے شریف لوگون مین تو جب کوئی شریف (امیر)
وار شخص کو ہم اس جرم مین پکڑتے تہے چہوڑ دیتے تہے اور جب کسی ضعیف (غریب) کو پکڑتے تہے تو اوسکو حد لگاتے پہر ہم نے صلاح کی کہ آؤ سب ملکر ایک سزا پر اتفاق
کرلین جو شریف اور وضیع سب پر جاری کیا کرین تو اتفاق کیا ہم نے منہہ کالا کرنے پر اور کوڑا لگانے پر اور چہوڑ دیا سنگسار کرنیکو یہہ سنکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرونگا جب انہون نے اوسکو مار ڈالا (یعنی اسپر عمل
کرنا چہوڑ دیا) پہر حکم کیا اوسکے رجم کا وہ رجم کیا گیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتارین یا ایہا الرسول

لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر خیر تک یعنی ای رسول مت رنجیدہ ہو اون لوگون کی وجہ سے جو جلدی کرتے ہین
کافر ہو جانے مین یا کافرون سے دوستی کرنے مین اون لوگون مین سے جو کہتے ہین اپنے موہنون سے ہم ایمان لائے اور نہین یقین آیا
اونکے دلون مین اور یہودیون مین سے یہانتک کہ فرمایا ان اوتیتم ہذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا یعنے اگر یہ حکم دین تمکو تو اوسکو
تو قبول کرو اور جو رجم کا حکم دین تو نہ مانو پھر فرمایا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون جو حکم نکرے اللہ کی کتاب کے
موافق وہ کافر ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الظالمون جو حکم نکرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ظالم ہے ومن لم یحکم بما
انزل اللہ فاولئک ہم الفسقون جو حکم نکرے اللہ کی کتاب کے موافق وہ فاسق ہے ان سب سے یہودی مراد ہین اور یہ آیتین
کافرون کے حق مین اوتری ہین رجم کا پورا قصہ تفسیر مین ہے **عن** ابن عمر قال اتی نفر من یہود فدعوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی القف فاتاہم فی بیت المدراس فقالوا یا ابا القاسم ان رجلا منا زنا بامرأۃ
فاحکم فوضعوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسادۃ فجلس علیہا ثم قال ائتونی بالتوراۃ فاتی
بہا فنزع الوسادۃ من تحتہ فوضع التوراۃ علیہا ثم قال امنت بک وبمن انزلک ثم قال ائتونی باعلمکم
فاتی بفتی شاب ثم ذکر قصۃ الرجم نحو حدیث مالک عن نافع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے چند یہودی آئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لے گئے قف مین (جو ایک وادی ہے مدینے مین) آپ اونکے پاس مدرسے مین اونہون نے کہا ای ابو
القاسم ہم مین سے ایک مرد نے زنا کی ہے ایک عورت سے تو آپ اونکا فیصلہ کر دیجیے پھر اونہون نے ایک تکیہ رکھدیا آپ کے لیے آپ اوسپر
بیٹھے اور فرمایا توراۃ کو میرے پاس لاؤ توراۃ لائی گئی آپ نے تکیہ اپنے تلے سے نکالا اور توراۃ کو اوسپر رکھا اور فرمایا مین ایمان لایا تجھپر
اور اوس شخص پر جسنے تجھکو اوتارا پھر فرمایا بلاؤ اوس شخص کو جو تم سب مین زیادہ علم رکھتا ہو بعد اوسکے بیان کیا رجم کا قصہ
ف آپ نے عبد اللہ بن صوریا کو بلایا اور اوس سے قسم دیکر پوچھا کہ توراۃ مین محصن زانی کی سزا رجم ہے کہ نہین اوس نے کہا
بیشک رجم ہے اور اگر مجھکو خوف نہ ہوتا جل جانیکا تو مین اقرار نہ کرتا **عن** محمد بن مسلم سمعت رجلا من مزینۃ ممن
یتبع العلم ویعیہ ثم اتفقنا ونحن عند ابن المسیب عن ابی ہریرۃ وہذا حدیث معمر وہو اتم قال زنی رجل من
الیہود وامرأۃ فقال بعضہم لبعض اذہبوا بنا الی ہذا النبی فانہ نبی بعث بالتخفیف فان افتانا بفتیا دون
الرجم قبلناہا واحتججنا بہا عند اللہ قلنا فتیا نبی من انبیائک قال فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی
المسجد فی اصحابہ فقالوا یا ابا القاسم ما ترے فی رجل وامرأۃ زنیا فلم یکلمہم کلمۃ حتی اتی بیت مدراسہم فقام
علی الباب فقال انشدکم باللہ الذی انزل التوراۃ علی موسی ما تجدون فی التوراۃ علی من زنی اذا احصن قالوا یحمم
ویجبہ ویجلد والتجبیۃ ان یحمل الزانیان علی حمار وتقابل اقفیتہما ویطاف بہما قال وسکت شاب منہم
فلما راہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سکت الظ بہ النشدۃ فقال اللہم اذ نشدتنا فانا نجد فی التوراۃ الرجم فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما اول ما ارتخصتم امر اللہ قال زنی ذو قرابۃ من ملک من ملوکنا فاخر عنہ الرجم

ثم زنی رجل فی اسرة من الناس فاراد رجمه فحال قومه دونه وقالوا لا يرجم صاحبنا حتى تجيئ بصاحبك فترجمه فاصطلحوا هذه العقوبة بينهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانی احکم بما فی التوراة فامر بهما فرجما قال الزهری فبلغنا ان هذه الاية نزلت فيهم انا انزلنا التوراة فيها هدى ونور يحكم بها النبيون الذين اسلموا كان النبی صلی الله علیه وسلم منهم **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت یہودیون مین ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی تو آپس مین اُنہون نے ایک دوسرے سے کہا چلو اس پیغمبر پاس کیونکہ وہ بہیجا گیا ہلکا کرنیکی لیے **ف** یعنی جو مشکلات اگلے دینون مین تہین اون کو آسان کر دیا اور جو احکام شاق اور گران تہے وہ موقوف کیے گئے ما جعل علیکم فی الدین من حرج اور الدین یسر کا یہی مضمون ہے **ت** پس اگر وہ رجم سے اوتر کر کوئی ہلکی سزا کا حکم دے تو ہم اوسکو مان لین گے اور اللہ کے سامنے دلیل پالین گے کہ یہ حکم تہا تیرے ایک نبی کا انبیا مین سے پہر وہ سب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد مین بیٹہے تہے یہودیون نے کہا اے ابو القاسم تم کیا حکم کرتے ہو اوس مرد اور عورت کے باب مین جنہون نے زنا کیا آپ نے یہ سنکر جواب نہ دیا اور اون کے مدرسے کی طرف چلے وہان دروازے پر کہڑے ہوئے اور فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اوس اللہ کی جس نے توراة کو موسی علیہ السلام پر اوتارا تم کیا حکم پاتے ہو توراة مین اوس شخص کا جو زنا کرے اور وہ محصن ہو (یعنی اوسکا نکاح ہو چکا ہو) یہودیون نے کہا اوسکا موںہہ کالا کیا جاوے اور گدہے پر سوار کرکے پہرایا جاوے اور کوڑے لگایا جاوے لیکن ایک جوان اون مین سے یہ سنکر چپ رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو چپ دیکہا تو دوبارہ اوسکو سخت قسم دی جب وہ بولا اے اللہ جب تو نے ہم کو قسم دی تو ہم توراة مین رجم کا حکم پاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر کب سے تمنے چہوڑ دیا اس حکم کو اللہ کے آسان جانکر وہ بولا ہم مین سے کسی بادشاہ کے عزیز نے زنا کی تو بادشاہ نے اوسکو رجم نکیا پہر ایک اور شخص نے رعایا مین سے زنا کی تو بادشاہ نے اوسکو رجم کرنا چاہا لیکن اوس کی قوم کے لوگ حائل ہوئے اور بولے کہ ہمارا شخص کبہی رجم نکیا جاویگا جبتک تو اپنے شخص کو نہ لاوے اور اوسکو رجم نکرے آخر سب لوگون نے ملکر یہ سزا اتفاق کر لیا سمونے رجم کو چہوڑ دیا جو اللہ کا حکم تہا اور یہ سزا ٹہرالی کہ اوسکا منہہ کالا کرین اور گدہے پر تمام شہر مین منڈاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو وہی حکم کرتا ہون جو توراة مین ہے پہر آپ نے حکم کیا وہ یہودی مرد اور عورت جنہون نے زنا کی تہی) رجم کیے گئے۔ زہری نے کہا مجہے یہ خبر پہونچی کہ یہ آیت اونہی لوگون کے باب مین اوتری انا انزلنا التوراة فيها هدى ونور يحكم بها النبيون الذين اسلموا ہم نے اوتارا توراة کو اوس مین ہدایت ہے اور نور فیصلہ کرتے ہین اوسکے موافق وہ نبی جو تابعدار ہین خدا کے یہودیون پر اور فیصلہ کرتے ہین اوسکے موافق پہچاننے والے اور عقلمند عالم لوگ کیونکہ یاد ہے اون کو اللہ کی کتاب اور وہ گواہ ہین اوس پر مت ڈرو لوگون سے اور ڈرو مجہہ سے اخیر تک عن ابی هريرة قال زنى رجل وامرأة من اليهود وقد احصنا حين قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدينة وقد كان الرجم مكتوبا عليهم فی التوراة فتركوه واخذوا بالتجبية يضرب مائة بحبل مطلی بقار ويحمل على حمار وجهه مما يلی دبر الحمار فاجتمع احبار من احبارهم

فبعثوا قوما آخرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اسألوه عن حد الزنى وساق الحديث فقال فيه قال
ولم يكونوا من اهل دينه فيحكم بينهم فخير في ذلك قال فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے یہودیوں میں ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا اور وہ دونوں محصن تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
میں تشریف لائے اور ان کی کتاب توراۃ میں رجم لکھا ہوا تھا لیکن انہوں نے اسکو چھوڑ دیا تھا اور گدہے پر الٹا سوار کرنا اور
سو بار روغنی رسی سے مارنا اختیار کر لیا تھا تو انکے عالم لوگ جمع ہوئے اور کچھ لوگون کو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بھیجا زنا کی حد پوچھنے کو پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور چونکہ وہ یہودی انکے دین میں نہ تھے اسواسطے آپ کو اختیار دیا
گیا کہ انکا فیصلہ کریں یا نہ کریں فرمایا اللہ تعالی نے فان جاؤک فاحکم بینہم او اعرض عنہم وان تعرض عنہم فلن
یضروک شیئا وان حکمت فاحکم بینہم بالقسط ان اللہ یحب المقسطین یعنی اگر کافر آوین تمہارے پاس تو فیصلہ کرو انکا
یا نہ کرو اگر نہ کروگے تو وہ تم کو نقصان نہ پہونچا سکینگے اور اگر فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو اللہ چاہتا ہے انصاف کرنے والوں کو **عن**
جابر بن عبد الله قال جاءت اليهود برجل وامراة منهم زنيا فقال ائتوني باعلم رجلين منكم فاتوه بابني صوريا
فنشدهما كيف تجدان امر هذين في التوراة قالا نجد في التوراة اذا شهد اربعة
انهم راوا ذكره في فرجها مثل الميل في المكحلة رجما قال فما يمنعكما ان ترجموهما قالا ذهب سلطاننا فكرهنا
القتل فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشهود فجاؤا باربعة فشهدوا انهم راوا ذكره في
فرجها مثل الميل في المكحلة فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجمهما **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ نے فرمایا تم اپنے لوگوں میں
دو زیادہ جاننے والوں کو بلا لاؤ وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے آئے آپ نے ان دونوں کو قسم دی اور پوچھا انکا کیا حکم ہے
توراۃ میں (یعنی انہیں دونو مرد اور عورت کا جنہوں نے زنا کی تھی) انہوں نے کہا ہم تو توراۃ میں یہ حکم پاتے ہیں جب
چار گواہ گواہی دیں کہ انہوں نے مرد کی ذکر کو عورت کی فرج میں اسطرح دیکھا ہے جیسی سلائی سرمہ دانی میں تو وہ رجم کیے جاوینگے آپ نے
فرمایا پھر تم ان دونوں کو رجم کیوں نہیں کرتے انہوں نے کہا ہماری سلطنت تو رہی نہیں تو ہم کو قتل کرنا برا معلوم ہوتا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہوں کو بلا بھیجا وہ چار گواہ لیکر آئے انہوں نے اسی طرح گواہی دی کہ ہم نے مرد کی ذکر کو عورت
کی فرج میں اسطرح دیکھا ہے جیسی سلائی سرمہ دانی میں آپ نے حکم کیا وہ دونوں رجم کیے گئے (ہر چند گواہ کافر تھے مگر جن پر گواہی دی
تھی وہ بھی کافر تھے) **عن** ابراهيم والشعبي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه لم يذكر فدعا بالشهود فشهدوا **ترجمہ**
ابراہیم اور عامر شعبی سے یہی حدیث مروی ہے مگر اوسمیں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہوں کو بلایا اور انہوں نے
گواہی دی)

باب في الرجل يزني بحريمه

مرد زنا کرے اپنی محرم سے تو اوسکی کیا سزا ہے **عن** البراء بن عازب قال
بينا انا اطوف على ابل لي ضلت اذ اقبل ركب او فوارس معهم لواء فجعل الاعراب يطيفون بي لمنزلتي من

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توا قبۃ فاستخرجوا منہا رجلا فضربوا عنقہ فسالت عنہ فذکروا انہ
اعرس بامرأۃ ابیہ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی میری اونٹ گم گئی تھی مین اونکو ڈھونڈھ رہا تہا اتنی مین چند سوار آئے
اون کے ساتہہ ایک جھنڈا تہا تو عرب لوگ میری گرد پھرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا قرب خیال کرکے پھر وہ ایک
قبہ پر آئے اور اوس مین سے ایک شخص کو نکالکر اوسکی گردن ماری مین نے پوچھا انہون نے کہا اس نے نکاح کیا تہا اپنی
باپ کی جورو سے **ف** جاہلیت کے رواج کے موافق تو گویا مرتد ہو گیا اسلام سے یا یہ قتل تعزیرا تہا اسوسطے کہ نکاح محارم سے
باطل ہی پھر اگر وطی کرے تو وہ زنا ہوگی اور اسپر حد پڑیگی **عن** البراء قال لقیت عمی ومعہ رایۃ فقلت این ترید قال
بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل نکح امرأۃ ابیہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ **ترجمہ**
براء سے روایت ہی مین اپنی چچا سے ملا اونکی ساتہہ ایک جھنڈا تہا مین نے پوچھا کہان کا قصد ہے انہون نے کہا مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک مرد کی طرف جسنے نکاح کیا ہی اپنی باپ کی جورو سے تو آپنے حکم دیا ہی اوسکی گردن مارنیکا
اور اوسکا مال لینے کا **ف** اورون کی عبرت اور رعب کے واسطے
باب فی الرجل یزنی بجاریۃ امرأتہ مرد زنا کرے اپنی جورو
کی لونڈی سے تو کیا سزا دینا چاہیے **عن** حبیب بن سالم ان رجلا یقال لہ عبد الرحمن بن حنین وقع علی جاریۃ
امرأتہ فرفع الی النعمان ابن بشیر وھو امیر علی الکوفۃ فقال لاقضین فیک بقضیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت
احلتہا لک جلدتک مائۃ وان لم تکن احلتہا لک رجمتک بالحجارۃ فوجدہ احلتہا لہ فجلدہ مائۃ قال قتادۃ کتبت الی حبیب بن سالم فکتب الی
بھذا **ترجمہ** حبیب بن سالم سے روایت ہی ایک شخص تہا عبد الرحمن بن حنین اوس نے جماع کیا اپنی جورو کی لونڈی سے تو یہ مقدمہ
نعمان بن بشیر پاس گیا اور وہ حاکم تھے کوفے کے انہون نے کہا مین تیرا فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فیصلہ کیا تہا اگر تیری جورو نے اپنی لونڈی کو تیرے لیے حلال کر دیا تہا تو سو کوڑے تجھکو مارونگا اور جو حلال نہین کیا تہا تو پتھرون سے
تجھے رجم کرونگا پھر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی جورو نے حلال کر دیا تہا لونڈی کو اوسکے لیے بس سو کوڑے مارے اوسکو قتادہ نے
کہا مینے اس بارے مین حبیب بن سالم کو لکھا تو انہون نے یہ حدیث لکھ بھیجی **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الرجل یاتی جاریۃ امرأتہ قال ان کانت احلتہا لہ جلد مائۃ وان لم تکن احلتہا لہ رجمتہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو اگر جورو نے اجازت دیدی تہی تو سو کوڑے
پڑینگے ورنہ رجم ہوگا **عن** سلمۃ بن المحبق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی رجل وقع علی جاریۃ امرأتہ ان کان
استکرھہا فھی حرۃ وعلیہ لسیدتہا مثلہا وان کانت طاوعتہ فھی لہ وعلیہ لسیدتہا مثلہا **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک شخص کے باب مین جسنے جماع کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے کہ اگر اوسنے جبرا
جماع کیا تو وہ آزاد ہی اور اوس کی مالکہ کو ویسی لونڈی دینا ہوگی اور جو خوشی سے اوسنے جماع کرایا تو وہ لونڈی اوسکی ہو جاویگی
اور مالکہ کو ویسی لونڈی اور دینا پڑے گی (خطابی نے کہا مین نے کسی فقیہ کو نہ پایا جس نے

اس حدیث پر عمل کیا ہو اور شاید یہ حدیث منسوخ ہو۔ عن سلمة بن المحبق عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه الا انه
قال وان كانت طاوعته فهي حرة ومثلها من ماله لسيدتها ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی فرمایا اس روایت میں یہ ہے کہ اگر اوس لونڈی نے اپنی خوشی سے جماع کرایا تو وہ لونڈی اور اوس کی سی ایک اور لونڈی حرم
کو دلائی جاوے گی خاوند کے مال میں سے **باب** فيمن عمل عمل قوم لوط جو شخص لواطت (لونڈے بازی) کرے تو کیا سزا ہوگی

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل
والمفعول به ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو لوط ع کی قوم کا کام کرتے ہوئے
تم پاؤ تو کرنیوالے اور کروانیوالے دونوں کو قتل کر ڈالو اور لوطی کی حد میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک زنا کی حد ہے اور
بعضوں کے نزدیک رجم ہے خواہ محصن ہو یا غیر محصن بعضوں کے نزدیک قتل عن ابن عباس في البكر يوجد على اللوطية
قال يرجم ترجمہ ابن عباس نے کہا بکر (یعنے جسکا نکاح نہوا ہو) اگر لواطت میں پکڑا جاوے تو وہ رجم کیا جاوے
اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک لواطت میں حد نہیں ہے (تعزیر ہے) **باب** فيمن اتى بهيمة جو شخص جانور سے جماع کرے اوسکی
سزا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه قال قلت
له ما شان البهيمة قال ما اراه قال ذلك الا انه كره ان يؤكل لحمها وقد عمل بها ذلك العمل ترجمہ ابن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے سے جس نے جماع کیا تو اوسکو قتل کر ڈالو اور اوسکے ساتھ اوس
جانور کو بھی قتل کر ڈالو عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا چوپائے کا کیا قصور ہے ابن عباس نے کہا میں یہ جانتا ہوں
کہ شاید اوس جانور کا گوشت کھانا برا جانا ہو جس سے ایسا کام کیا جاوے (اسلیے اوسکے قتل کا حکم دیا) عن ابن عباس ليس
على الذي ياتي البهيمة حد قال ابو داود وكذا قال عطاء وقال الحكم ارى ان يجلد و
لا يبلغ به الحد وقال الحسن هو بمنزلة الزاني ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جانور سے جماع کرنیوالے پر حد نہیں ہے
ایسا ہی کہا عطا نے اور حکم نے کہا کہ اوسکو کوڑے مارے جاویں لیکن حد کے کوڑوں سے کم اور حسن نے کہا اوس کی سزا زانی کی سی ہے
(اگر محصن ہو تو رجم کیا جاوے ورنہ کوڑے لگائے جاویں) **باب** اذا اقر الرجل ولم تقر المرأة جب مرد زنا کا اقرار کرے اور
عورت انکار کرے تو کیا حکم ہوگا عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا اتاه فاقر عنده
انه زنى بامرأة سماها فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المرأة فسالها عن ذلك فانكرت ان
تكون زنت فجلده الحد وتركها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوسنے
اقرار کیا کہ میں نے فلان عورت سے زنا کی ہے اوسکا نام لیا آپنے اوس عورت کو بلا بھیجا جب وہ آئی تو اوس سے پوچھا اوس نے انکار
کیا آپنے مرد کو حد لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا اس لیے کہ مرد کا اقرار اوسکی حد لگانے کے لیے کافی ہوگیا لیکن عورت کو حد لگانیکے لیے
کافی نہیں ہو سکتا عن ابن عباس ان رجلا من بكر بن ليث اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر انه زنى بامرأة

اربع مرات فجلده مائة وكان بكرا ثم ساله البينة على المرأة فقالت كذب والله يا رسول
الله فجلده حد الفرية ثمانين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے بکر بنی لیث مین سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور اوس نے ایک عورت کے ساتھ اپنی زنا کرنیکا چار مرتبہ اقرار کیا سو اوسکو سو درے مارے اور وہ شخص کنوارا تھا پھر اوس
سے عورت پر گواہی طلب کی سو عورت بولی یا رسول اللہ خدا کی قسم ہی یہ جھوٹا ہی تو اوس شخص پر حد قذف کی اسی کوڑے
مارے گئے ف یعنی اوس شخص نے اوس عورت پر جھوٹ موٹھ بہتان باندھا اور اپنے اوپر حد قبول کی بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے گواہ طلب کیے اور اوس کے گواہ نہ لاسکنے سبب سے حد قذف کی اوسپر صادر ہوئی تاکہ آیندہ لوگ ایسا نہ کرین باب
فی الرجل يصيب من المرأة دون الجماع فيتوب قبل ان ياخذه الامام ایک شخص کسی عورت سے سب کام
کرے سوا جماع کے یعنی بوس و کنار اور مباشرت کرے لیکن دخل نہ کرے پھر توبہ کر لے پکڑے جانے سے پہلے تو کیا حکم ہی
عن عبد الله جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انى عالجت امرأة من اقصى المدينة فاصبت
منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقم على ما شئت فقال عمر قد سترك الله عليك لو
سترت على نفسك فلم يرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فانطلق الرجل فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم
رجلا فدعاه فتلا عليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل الى اخر الاية فقال رجل من
القوم يا رسول الله هذا له خاصة ام للناس كافة فقال بل للناس كافة ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مین نے پیار کیا ایک عورت کو مدینے کے کنارے اور اوس سے سب کام
کیے سوا جماع کے تو اب مین حاضر ہون جو چاہیے مجھہ کو سزا دیجیے حضرت عمر نے کہا اللہ نے تیرا قصور چھپا دیا اگر تو بھی چھپا لیتا تو بہتر
ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ وہ چلا تب اپنے ایک آدمی اوس کے پیچھے بھیجا اور اوسکو بلایا اور یہ
آیت سنائی اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونون
کنارون مین اور پہر فجر اور پہر ظہر و عصر اور رات کی تاریکی مین یعنی مغرب و عشا یہی تین وقت کی نماز صراحۃً کلام اللہ سے ثابت ہین
بیشک نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو یعنے ایسی چھپی چھوٹی گناہ وضو اور نماز سے معاف ہوجاتے ہین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول
اللہ یہ حکم خاص اس شخص کیواسطے ہی یا تمام لوگون کے لیے آپنے فرمایا سب لوگون کیلیے باب فی الامة تزنی ولم تحصن
جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اوسکی سزا کا بیان عن ابی هريرة وزيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان
زنت فاجلدوها ثم ان زنت فبيعوها ولو بضفير قال ابن شهاب لا ادري في الثالثة او الرابعة
والضفير الحبل ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا لونڈی غیر محصنہ
جب زنا کرے تو کیا حکم ہی آپنے فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اوسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اوسکو

لونڈی بار و پہر اگر زنا کری تو اوسے بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی کے عوض مین ہو ابن شہاب نے کہا مجھے خوب معلوم نہین ہی کہ آپ نے تیسری بار
مین فرمایا یا چوتہی بار مین فرمایا کہ اوسکو بیچ ڈالو عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت امة احد
كم فليجلدها ولا يعيرها ثلاث مرار فان عادت في الرابعة فليجلدها وليبعها بضفير او بحبل
من شعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی لونڈی حرامکاری کری
تو اوسکو حد مارنا چاہیے یہہ نہین کہ صرف اوسکو ڈانٹ کر چھوڑ دی تین مرتبہ تک (یعنے تین بار تک اوسکو حد لگاوی اگر وہ
چوتہی مرتبہ زنا کری تو اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے) **ف** عرب کا دستور تہا کہ لونڈی کی حرامکاری کو
عیب نہ جانتے تہی صرف جہڑکی اور گہرکی پر ٹال دیتی تہی جیسے اکثر جگہہ ہندوستان مین ہی سو فرمایا کہ صرف جہڑکی پر نہ ٹالا
کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کیموافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہی تو جہڑکی گہرکی انکو کچہ فائدہ بہی نہین کرتی - امام
شافعی کا یہی مذہب ہی کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت کے لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم رح کے نزدیک حاکم سی اجازت
لیکر مارے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث قال في كل مرة فليضربها كتاب الله
ولا يثرب عليها وقال في الرابعة فان عادت فليضربها كتاب الله ثم ليبعها ولو بحبل من شعر
ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہر بار اوسکو مارے اللہ کے کتاب کیموافق (یعنی پچاس کوڑی لگاوی
کیونکہ لونڈی کی سزا آزاد عورت سی نصف ہی) اور صرف ڈانٹ کر نہ چہوڑ دی یا بعد حد لگانیکی پہر نہ ڈانٹی اگر وہ چوتہی بار زنا کری
تو پہر اوسکو حد مارے اللہ کی کتاب کے موافق بعد اوسکے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ملے

باب في اقامة الحد على المريض

جو شخص بیمار ہو حد لگانیسے اوسکے مرجانیکا خوف ہو تو کیا کرین **عن** ابی امامة بن سهل بن
حنيف انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار انه اشتكى رجل منهم حتى اضنى
فعاد جلدة على عظم فدخلت عليه جارية لبعضهم فهش لها فوقع عليها فلما دخل عليه رجال قومه
يعودونه اخبرهم بذلك وقال استفتوا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني قد وقعت على جارية
دخلت علي فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا ما رأينا باحد من الناس من الضر مثل
الذي هو به لو حملناه اليك لتفسخت عظامه ما هو الا جلد على عظم فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يأخذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صحابہ سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص اونمین سے بیمار ہوا یہانتک کہ ضعیف ہو کر ہڈی چمڑا رہ گیا
اوس وقت اوسکی پاس ایک لونڈی گئی کسی کی اوسکو دیکہکر اوسکا دل بہر آیا اور اوس نے جماع کیا اوس لونڈی سی جب اوس کی
قوم کی لوگ عیادت کو آئی تو اوس نے یہ حال بیان کیا اور کہا میری باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچہو کیونکہ مین
نے صحبت کی ہی ایک لونڈی سی جو میری پاس آ گئی تہی اون لوگون نے یہہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیان کیا اور کہا کہ ہم

تو ایسا بیمار اور ناتوان کسیکو نہین دیکہا جیسا وہ ہی اگر ہم اوسکو آپ پاس لیکر آوین تو اوسکی ہڈیان جدا ہوجاوین اوسمین کچہ جان نہین ہی
فقط ہڈیون پر کہال ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ درخت کی سو ٹہنیان لیکر اوسکو ایکہی بار ماردین **ف**
یہ ایک مار قائم مقام سو مارون کی ہوجاوے گی پہر اگر باوجود اسکی بہی وہ حد لگاتے مین مر جاوے یا بعد حد کے اوسکی صدمہ سے مر جاوے
تو اوسکا خون ہدر ہی کسی پر اوسکا تاوان نہ خون بہا لازم نہ ہوگا **عن** علی رضی اللہ عنہ قال فجرت جاریۃ لآل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی انطلق فاقم علیہا الحد فانطلقت فاذا بہا دم یسیل لم ینقطع
فاتیتہ فقال یا علی افرغت قلت اتیتہا ودمہا یسیل فقال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا
الحد واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم قال ابو داود وکذلک رواہ ابو الاحوص عن عبد الاعلی
ورواہ شعبۃ عن عبد الاعلی فقال فیہ قال لاتضربہا حتی تضع والاول اصح **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین
علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے کسی کی لونڈی نے زنا کی تو آپنے فرمایا اے علی اوٹھ اور اوسکو
حد لگا دے مین گیا دیکہا تو اوس کے خون بہ رہا تہا بند نہین ہوا تہا (شاید وہ خون نفاس کا ہوگا) مین لوٹ کر آپ کے
پاس آیا آپنے پوچہا اے علی تم حد لگا کر آئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوسکے پاس گیا دیکہا تو اوس کے خون بہہ رہا ہے آپنے فرمایا
اچہا چہوڑ دے اوسکو جبتک اوسکا خون بند ہو پہر اوسکو حد لگا اور قائم کیا کرو حدون کو اپنے غلام لونڈی پر کہ دوسری روایت مین
ہی کہ مت مار حد اوسکو یہانتک کہ وہ جنے (اس سے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ تہی) لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے (ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ مالک بغیر حاکم کے پوچہے اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے)

باب فی حد القذف

حد قذف (یعنی زنا کی تہمت پر جو حد پڑتی ہے) اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما نزل عذری قام النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی المنبر فذکر ذلک وتلا تعنی القرآن فلما نزل من المنبر امر بالرجلین والمرأۃ فضربوا حدہم
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی جب میری پاکی کی آیتین اوترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر کہڑے ہوگئے اور آپ نے اوسکا ذکر کیا اور قرآن پڑہا بعد اوسکی جب آپ منبر پر سے اوترے تو دو مرد اور ایک عورت کو حکم فرمایا پہر
لوگون نے اونہین حد ماری **عن** محمد بن اسحاق بہذا الحدیث لم یذکر عائشۃ قال فامر برجلین وامرأۃ ممن تکلم بالفاحشۃ
حسان بن ثابت ومسطح بن اثاثۃ قال النفیلی ویقولون المرأۃ حمنۃ بنت جحش **ترجمہ** اس روایت مین یہ ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونو مرد دونکو اور ایک عورت کو جنہون نے بری بات منہ سے نکالی تہی (معاذ اللہ) حضرت ام المؤمنین عائشہ
کو تہمت لگائی تہی وہ حسان بن ثابت تہا اور مسطح بن اثاثہ تہی حد قذف لگانیکا اور لوگ کہتے ہین کہ عورت حمنہ بنت جحش تہی

باب الحد فی الخمر

شراب کی حد کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقت فی الخمر حدا وقال ابن
عباس شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی بدار العباس انفلت
فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء **ترجمہ** ابن عباس

سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی اور ابن عباس نے کہا کہ ایک شخص نے شراب پیا اور متوالا
ہوکر ملا اور ناچتا ہوا جھکتا جھکاتا چلا (یعنی جیسی متوالون کی عادت ہوتی ہی) سو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے چلے تو جب وہ
عباس کے گھر کے سامنے پہونچا تو دفعۃً بھاگا اور عباس ہی کے مکان مین گھسکر اونسے چمٹ گیا پھر یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین عرض کیا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ کیا اوس نے ایسا ہی کیا ہی سو اسکی اور کچھ حکم اوس کے باب مین نہ فرمایا **ف** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہین کی بلکہ چالیس کوڑے سے لیکر اسی کوڑے تک اپنے مارنے کا حکم دیا کرتے پھر حضرت عمر کی عہد مین
صحابہ کی مشورہ سے اسی درے قرار پائے اور اس شخص کو آپنے چھوڑ دیا اسوجہ سے کہ اوسپر حد ثابت نہین ہوئی نہ اقرار سے نہ گواہون سے اور صرف
منہ والی چال سے اوسپر حد نہین پڑسکتی تہی۔ اسلیے کہ شاید یہ چال کسی اور چیز کے استعمال سے ہو گیا ہو واللہ اعلم **عن** ابی هريرة ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى برجل قد شرب فقال اضربوه قال ابو هريرة فمنا الضارب بيده والضارب
بنعله والضارب بثوبه فلما انصرف قال بعض القوم اخزاك الله فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تقولوا هكذا لا تعينوا عليه الشيطان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک شخص کو لائے جسنے شراب پیا تہا آپنے فرمایا مارو اوسکو تو ہم مین سے کسو نے ہاتھ سے کسی نے جوتی سے کسی نے کپڑے سے اوسکو مارا
پھر جب فراغ ہوئے تو بعضون نے قوم مین سے کہا کہ خدا تجھے فضیحت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو شیطان کی اوسکے اوپر
مدد نہ کرو **ف** جب گنہگار کی سزا ہوچکی تو پھر اوسکو برا نہ بولو اسلیے کہ شیطان خوش ہوتا ہی مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان
کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے **عن** ابن الهاد باسناده ومعناه قال فيه بعد الضرب ثم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه بكتوه فاقبلوا عليه يقولون ما اتقيت الله ما خشيت
الله وما استحييت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ارسلوه وقال في آخره ولكن قولوا اللهم اغفر له
اللهم ارحمه وبعضهم يزيد الكلمة ونحوها **ترجمہ** دوسری روایت مین ایسا ہی ہی اتنا زیادہ ہی کہ جب لوگ اوسکی مار پیٹ سے
فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اوسے ڈانٹو تو لوگ اوس کے روبرو یون کہنے لگے تو نے تقوی اللہ کے لیے نکیا اور
اللہ تعالی سے تو کچھ نہ ڈرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی تو نہ شرمایا پھر اوسکو چھوڑ دیا اس حدیث کے آخر مین یہ ہے کہ آپ نے
فرمایا لیکن یون کہو کہ اللہ بخشدے تو اوسکو اور اوسپر رحم فرما اور بعضون نے کچھ کمی بیشی کی ہے **ف** جب اوسکی سزا سے فراغت ہو
تو پھر اوسکے لیے دعا کی **عن** انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم جلد في الخمر بالجريد والنعال وجلد ابو بكر رضي الله

عنه اربعين فلما ولي عمر دعا الناس فقال لهم ان الناس قد دنوا من الريف وقال مسدد من القرى والريف
فما ترون في حد الخمر فقال له عبد الرحمن بن عوف نرى ان نجعله كاخف الحدود
فجلد فيه ثمانين وقال ابو داود رواه ابن ابي عروبة عن قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه جلد بالجريد والنعال اربعين ورواه شعبة عن قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ضرب

بجمس بیدا تین نحو الاربعین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والیکو جوتیوں
اور کہجور کی چہڑیوں سے حد ماری اور حضرت ابو بکرؓ نے چالیس تک ماری پہر جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو اونہوں نے صحابہ کو بلایا اور کہا
کہ لوگ نزدیک ہو گئے اس زمین سے جس مین کہجور ہے اور گانون ہیں (یعنی شراب بہت پینے لگے) تو اب تمہاری کیا رای ہے شراب پینیوالے کی
حد مین عبد الرحمن بن عوفؓ نے اونسے کہا ہماری رای یہ ہے کہ سب سے ہلکی جو حد ہے وہی حد اس مین مقرر کرین تو اسی کوڑے مارنیکا حکم
ہوا (اسواسطے کہ سب سے ہلکی حد قذف ہے اوس مین اسی کوڑے مقرر ہین کتاب اللہ سے وہی خمر مین مقرر کیے) ابن ابی عروبہ نے
قتادہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہجور کی شاخون اور جوتون سے چالیس مار مارین اور شعبہ نے روایت کیا کہ
دو لکڑیون سے چالیس مار لگا دین **ف** اسی واسطے شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک شراب کی حد چالیس کوڑے ہین اور
ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک اسی کوڑے **عن** حصین بن المنذر الرقاشی هو ابو ساسان قال شهدت عثمان بن
عفان واتی بالولید بن عقبة فشهد علیه حمران ورجل اٰخر فشهد احدهما انه راٰه شربها یعنی الخمر
وشهد الاٰخر انه راٰه یتقیاها فقال عثمان انه لم یتقیاءها حتی شربها فقال لعلی رضی الله عنه
اقم علیه الحد فقال علی للحسن اقم علیه الحد فقال الحسن ولّ حارّها من تولی قارّها فقال علی لعبد الله
بن جعفر اقم علیه الحد فاخذ السوط فجلده وعلی یعدّ فلما بلغ اربعین قال حسبک جلد النبی صلی الله علیه وسلم
اربعین احسبه قال وجلد ابو بکر اربعین وعمر ثمانین وکلّ سنة وهذا احب الیّ **ترجمہ** حصین بن منذر رقاشی سے
روایت ہے مین حضرت عثمان بن عفان پاس موجود تہا اوسوقت لوگ ولید بن عقبہ کو لیکر آئے اور اوسپر گواہی دی حمران نے (جو مولے
تہا عثمان کا) اور ایک اور شخص نے ایک نے تو یہ کہا کہ مین نے اسکو شراب پیتے دیکہا دوسری نے یہ کہا مینے اسکو قے کرتے دیکہا (یعنی شراب
اوگلتی ہوئے) حضرت عثمان نے کہا اس نے جو قے کی جب شراب نہین پی (تو ضرور پی ہوگی) اور حضرت علی نے حکم کیا اوسکے
حد لگانے کا حضرت علی نے امام حسنؓ کو حکم کیا حد لگانے کا امام حسن نے کہا جس نے خلافت کی لذت اوٹہائی ہے اوسی کو اوسکا تلخ
بھی اوٹہانا چاہیے) یعنی عثمان خود حد لگا دین یا اور کسی اپنے عزیز سے کہین وہ حد لگاوے کیونکہ خلافت کے فوائد تو وہ اٹہاتے
ہین اب جو باتین مواخذہ کی ہین وہ ہم کو کہتے ہو کہ کرین) پہر حضرت علیؓ نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا تم حد لگا دو
انہون نے کوڑا لیکر اوسکو مارنا شروع کیا جب چالیس تک پہونچے تو کہا کہ بس ہے تجھے اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چالیس مار مارین اور ابو بکر نے بہی چالیس ہی مارین ہین اور عمرؓ نے اسی اور سب سنت ہی اور مجھکو تو یہ اسی ہی مد بہت پسند
ہی **ف** حضرت علیؓ نے شراب پینے والیکو اسی کوڑے مارنا اس لیے پسند فرمایا تاکہ شراب پینے والے دلیر نہ ہو جاوین اور پہلی
ذکر ہا تھی چالیس کوڑے مارنا بہتر ہے کیونکہ حضرت کا فعل بھی ہی اور دا و دظاہری کا اور مشہور مذہب شافعی کا یہی ہے **باب**
اذا تتابع فی شرب الخمر جو کوئی کئی بار شراب پیے اوس کے کیا سزا ہے **عن** علی رضی الله عنه قال جلد رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی الخمر وابو بکر اربعین وکملها عمر ثمانین وکلّ سنة قال ابو داؤد وقال الاصمعی

ول حارّها من تولی قارّها ول شدیدها من تولی هینها ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر نے شراب پینے کی حد چالیس درّے مارے یہ حضرت عمر نے اوسکو اسی کوڑوں سے پورا کیا اور یہ سب سنت ہے ابو داؤد نے کہا اصمعی نے کہا ول حارہا من تولی قارہا کے یہ معنے ہیں کہ جسنے خلافت کی آسانیاں اوٹھائیں ہیں او کو دشوریاں اوٹھانے دو

عن معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شربوا الخمر فاجلدوہم ثم ان شربوا فاجلدوہم ثم ان شربوا فاجلدوہم ثم ان شربوا فاقتلوہم ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شراب پیے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر پیے تو بھی مارو پھر اگر پیے تو بھی کوڑے مارو اور پھر جو پیے یعنی چوتھی بار تو اوسکو قتل کر ڈالو مگر قتل کا حکم منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے عن

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بھذا المعنی قال واحسبہ قال فی الخامسۃ ان شربھا فاقتلوہ قال ابو داود وکذا حدیث ابی غطیف فی الخامسۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اور پانچویں بار میں فرمایا اگر پھر شراب پیے تو اوسکو قتل کر ڈالو ابو داود نے کہا ابو غطیف کی روایت میں بھی ہے کہ پانچویں بار میں اوسکو قتل کرو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سکر فاجلدوہ ثم ان سکر فاجلدوہ ثم ان سکر فاجلدوہ فان عاد الرابعۃ فاقتلوہ قال ابو داود وکذا حدیث عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد الرابعۃ فاقتلوہ قال ابو داود وکذا حدیث سھیل عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شربوا الرابعۃ فاقتلوہم وکذا حدیث ابن ابی نعیم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک حدیث عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والشرید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث الجدلی عن معاویۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان عاد فی الثالثۃ او الرابعۃ فاقتلوہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نشے سے کوئی متوالا ہو تو اسے کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو پھر کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو کوڑے مارو اور جو وہ اسپر بھی باز نہ آوے تو چوتھی بار اوسکو قتل کر ڈالو ابو داود نے کہا عمر بن ابی سلمہ نے اپنے باپ ابو سلمہ سے روایت کیا کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلعم سے روایت کیا ہے کہ جب کوئی شراب پیے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر باز نہ آوے یعنی تین مرتبہ تک تو پھر چوتھی مرتبہ اسکو قتل کر ڈالو ابو داود نے کہا ایسا ہی روایت کیا سہیل نے ابو صالح سے اوس نے ابو ہریرہ سے اوس نے رسول اللہ صلعم سے اوسمیں یہ ہے کہ جب چوتھی بار شراب پیے تو اوسکو قتل کر ڈالو اور ایسے ہی روایت کی ابن نعیم نے ابی نعیم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلعم سے اور ایسی ہی روایت ہے عبد اللہ بن عمرو کی رسول اللہ صلعم سے اور شرید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جدلی نے معاویہ سے روایت کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے تیسری یا چوتھی بار میں قتل کا حکم فرمایا غرض قتل کا حکم مشتبہ ہے کہ تیسری بار میں ہے یا چوتھی بار میں یا پانچویں بار میں مخالف ہیں کوئی حدیث کے عن قبیصۃ بن ذویب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فاجلدوه فان عاد في الثالثة او الرابعة فاقتلوه فاتي برجل قد شرب
فجلده ثم اتي به فجلده ثم اتي به فجلده ثم اتي به فجلده ورفع القتل وكانت رخصة **ترجمہ**
قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیے اوسکو کوڑے مارو اور پھر پیے تو کوڑے مارو اور
جو وہ پھر پیے تو پھر کوڑے مارو اور جو وہ اسپر باز نہ آوے تو تیسری یا چوتھی بار مین اوسے قتل کر ڈالو پھر ایک شخص کو لائے جسنے شراب
پیا تھا تو اوسے کوڑے مارے پھر اوسکو لائے تو پھر اوسکو کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے اور قتل کا
حکم جاتا رہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتل کا حکم منسوخ ہی جب کوئی شراب پیے تو اوسکو کوڑے مارنا چاہیے خواہ پہلی بار مین
ہو یا دوسری بار مین یا تیسری بار مین یا چوتھی بار مین **عن** علي رضي الله عنه قال لا ادري اوما كنت لادي من اقمت
عليه حدا الا شارب الخمر فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسن فيه شيئا انما هو شيء قلناه نحن **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے مین جسپر حد قائم کرون گا اور وہ مر جاوے تو اوسکی دیت نہ دونگا مگر شراب پینے والیکی کیونکہ رسول اللہ
صلعم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی جو کچھ مقرر کیا ہے تو ہم ہی نے مقرر کیا ہے (یعنی ہم نے صلاح کرکے اسے کوڑے مقرر
کیے ہین) **عن** عبد الرحمن بن ازهر قال كاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الان وهو في الرحال
يلتمس رحل خالد بن وليد فبينما هو كذلك اذ اتي برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوه فمنهم من ضربه
بالنعال ومنهم من ضربه بالعصا ومنهم من ضربه بالميتخة قال ابن وهب الجريدة الرطبة ثم
اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ترابا من الارض فرمى به في وجهه **ترجمہ** عبد الرحمن بن الازہر سے
روایت ہے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھتا ہون آپ اونٹونکے پالانون مین کہڑے تہے اور خالد بن الولید
کا کجاوہ دیکھ رہے تہے اتنے مین یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کو لائے اور اوس نے شراب پی تہی تو آپ
نے لوگون سے حکم فرمایا اوس شخص کو مارو کسی نے جوتی سے اور کسی نے لاٹہی سے اوسے مارا اور کسی نے کہجور کی چھڑیون سے ابن وہب نے
کہا یعنی خرمے کے درخت کے نہیر یتون کی کچی چھڑیون سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تہوڑی سی گرد لیکر اوسکے
منہ پر ڈالدی **عن** الازهر اتي النبي صلى الله عليه وسلم بشارب وهو بحنين فحثى في وجهه التراب ثم امر
اصحابه فضربوه بنعالهم وما كان في ايديهم حتى قال لهم ارفعوا فرفعوا فتوفي رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم جلد ابو بكر في الخمر اربعين ثم جلد عمر اربعين صدرا من امارته ثم جلد ثمانين في آخر خلافته
ثم جلد عثمان الحدين كليهما ثمانين واربعين ثم اثبت معاوية الحد ثمانين **ترجمہ** ازہر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شرابی کو لائے آپ اوسوقت حنین مین تہے آپنے اوسکے منہ پر خاک ڈالی اور اپنے صحابہ سے اوس کے
مارنیکا حکم فرمایا تو وہ اپنی جوتیون سے اوسے مارا اور سوای جوتیون کی جو کچھ اونکے ہاتھ مین تہا اوس سے مارا یہانتک کہ آپنے
کہا بس کرو جب لوگون نے چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات فرمائی تو آپکے بعد حضرت ابو بکر نے شراب کی

چالیس کوڑے مارتے تھے پھر حضرت عمرؓ نے بھی اپنی شروع خلافت میں چالیس ہی کوڑے مارا کیے پھر آخر خلافت میں آپنے اسّی کوڑے مارے پھر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی اسّی کوڑے مارے کبھی چالیس کوڑے مارے پھر معاویہ نے اسّی کوڑے مقرر کر دیے ہمارے مشائخ کے
نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے **باب** اقامة الحد فی المسجد مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے **عن** حکیم
بن حزام انه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یستقاد فی المسجد وان تنشد فیه الاشعار وان تقام
فیه الحدود **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد کے اندر قصاص لینے سے اور وہاں
شعرین پڑھنے سے اور مسجد کے اندر حد مارنے سے (تاکہ وہاں غل پکار نہ ہو) **باب** فی التعزیر تعزیر کا بیان یعنی حد سے کم ہی
عن ابی بردة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود الله
عز وجل **ترجمہ** ابوبردہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس کوڑون سے زیادہ نہ مارے جاوین مگر اون حدون میں
جو اللہ جل جلالہ نے مقرر فرمادین ہین **عن** ابی بردة الانصاری یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
فذکر معناه **ترجمہ** ابوبردہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے مثل پہلی روایت
کے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسیکو مارے تو چاہیے کہ موہنہ کو بچاوے (اور کسی مقام پر مارے جیسے ہاتھ پانون پشت وغیرہ کیونکہ موہنہ بزرگ ہے)

آخر کتاب الحدود
تمام ہوئی کتاب حدون کی اللہ کے فضل سے بسم الله الرحمن الرحیم **اول**

کتاب الدیات
شروع ہوئی کتاب دیتون کی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا **باب** النفس
بالنفس جان کے بدلے جان لینے کا بیان **عن** ابن عباس قال کان قریظة والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظة
فکان اذا قتل رجل من قریظة رجلا من النضیر قتل به واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظة فودی
بمائة وسق من تمر فلما بعث النبی صلی الله علیه وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظة فقالوا ادفعوه
الینا نقتله فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی الله علیه وسلم فاتوه فنزلت وان حکمت فاحکم
بینهم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاهلیة یبغون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ قریظہ اور نضیر دونون یہودیون کی قوم تھین (اون میں سے نضیر زیادہ اشراف تھی تو جب کوئی شخص قریظہ میں سے نضیر کے کسی
شخص کو مار ڈالتا اوسکو بدلے میں قتل کیا جاتا اور جب کوئی شخص نضیر میں سے قریظہ کے کسی شخص کو مار ڈالتا تو سو وسق کھجور فدیہ
دیکر چھڑالیا جاتا (ایک وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہوا تو نضیر
کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا بنی قریظہ نے نضیر سے کہا ہم کو قاتل حوالے کرو تاکہ ہم اوسکو قتل کرین نضیر نے حسب
معمول انکار کیا پھر انہون نے کہا اچھا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کر دین اونسکو تم مانو تو پھر سب آپ کے پاس آئے اوس وقت
یہ آیت اوتری وان حکمت فاحکم بینهم الایة یعنے اگر تو کافرون کا فیصلہ کرے تو کر انصاف سے انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان

لی جاوی پھر یہ اوترا کیا وہ لوگ جاہلیت کی حکم کو پسند کرتے ہین **باب** لا یؤخذ احد بجریرة لاخیه او ابیه کسی شخص پر
اوسکی بہائی یا باپ کی جرم کا مواخذہ نہ کیا جاویگا **عن** ابی رمثة قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی ابنك هذا قال ای ورب الكعبة قال حقا قال اشهد به قال
فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحكا من ثبت شبهی فی ابی ومن حلف ابی علی ثم قال اما
انه لا یجنی علیك ولا تجنی علیه وقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا تزر وازرة وزر اخری **ترجمه** ابو رمثہ سی
روایت ہی مین اپنی باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گیا (جب پہونچا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سے
کہا کیا یہی تیرا بیٹا ہی میری باپ نے کہا ہان قسم ہی کعبہ کی پروردگار کی آپنی فرمایا سچ میری باپ نی کہا بیشک مین اسکی گواہی دیتا ہون
آپ نی تبسم فرمایا اسوجہ سی کہ مین کھلم کھلا باپ کی مشابہ تہا اور پھر میری باپ نے قسم کہائی کہ مین اوسکا بیٹا ہون بعد اوس کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار رہ نہ وہ تیری گناہ مین پکڑا جاویگا اور نہ تو اوس کی گناہ مین پکڑا جاویگا اور پڑہا رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ولا تزر وازرة وزر اخری - کوئی دوسری کا بوجہ نہ اوٹہاویگا **باب** الامام یامر بالعفو فی الدم حاکم اگر صاحب
حق کو خون معاف کرنیکا حکم دیوی تو کیسا ہی **عن** ابی شریح الخزاعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصیب بقتل او
خبل فانه یختار احدی ثلاث اما ان یقتص واما ان یعفو واما ان یاخذ الدیة فان اراد الرابعة فخذوا علی
یدیه ومن اعتدی بعد ذلك فله عذاب الیم **ترجمه** ابی شریح خزاعی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جس شخص پر قتل کی مصیبت آپڑی یعنی اوسکا کوئی عزیز قتل کیا جاوی یا وہ خود مجروح ہو قریب ہو کسی کی زخم سی) یا کوئی عضو کاٹنی کی تو
اوسکو تین باتون مین اختیار ہی یا قصاص لیوی یا معاف کری یا دیت لیوی پھر اگر وہ ان کی سوا کوئی چوتھی بات کرنا چاہی تو اوس
کی ہاتہون کو پکڑ لو (اور نہ کرنی دو) اور جو زیادتی کرے ان تین چیزون سی اوسکی واسطے قیامت مین دکھ کی مار ہی **عن** انس بن
مالك قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیه شیء فیه قصاص الا امر فیه بالعفو **ترجمه** انس بن مالک
سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کوئی مقدمہ آپکی پاس ایسا جاتا جس مین قصاص لازم ہو تو آپ عفو
کا حکم کرتے (رغبت دلاتی عفو کی) **عن** ابی هریرة قتل رجل علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرفع ذلك الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فدفعه الی ولی المقتول فقال القاتل یا رسول اللہ واللہ ما اردت قتله قال فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم للولی اما انه ان كان صادقا ثم قتلته دخلت النار قال فخلی سبیله قال وكان مكتوفا
بنسعة فخرج یجر نسعته فسمی ذا النسعة **ترجمه** ابوہریرہ سی روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین
قتل کیا گیا اور مقدمہ آپکی پاس گیا آپ نی قاتل کو مقتول کی وارث کی حوالہ کیا قاتل نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین نی قتل کی
قصد سی اوسکو نہین مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مقتول کی وارث سی کہا دیکھ اگر یہ سچا ہی اور تو اوسکو قتل کریگا تو تو جہنم مین
جاویگا یہ سنکر اوس نے قاتل کو چہوڑ دیا اوس کے دونون ہاتہ تسمہ سے بندہی ہوئی تہی وہ اپنا تسمہ گہسیٹتا ہوا نکلا اوسی سی قاتل کا نام

ذوالنسعہ یعنی تسمے والا ہوگیا **عن** وائل بن حجر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جیئ برجل قاتل فی
عنقہ النسعۃ قال فدعا ولی المقتول فقال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذہب
بہ فلما ولی قال تعفو قال لا قال افتاخذ الدیۃ قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذہب بہ فلما کان فی الرابعۃ
قال اما انک ان عفوت عنہ یبوء باثمہ واثم صاحبہ قال فعفی عنہ قال فانا رایتہ یجر النسعۃ
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اتنے میں ایک خونی آیا جسکی گردن میں تسمہ بندھا تھا
آپ نے مقتول کے وارث کو بلا بھیجا اور اوس سے پوچھا کیا تو معاف کرتا ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے اوسنے
کہا نہیں آپنے فرمایا پھر کیا قتل کرتا ہے اوس نے کہا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اسکو جب وہ لیکر چلا تو آپ نے فرمایا تو معاف کرتا
ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دیت لیتا ہے اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا قتل کرتا ہے اوس نے کہا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا
پھر چوتھی بار میں آپنے فرمایا دیکھ اگر تو اسکو معاف کر دیگا تو وہ اپنا گناہ اور مقتول کا گناہ دونوں اپنے سر پر اوٹھاویگا یہ سنکر
مقتول کے وارث نے اوسکو چھوڑ دیا وائل نے کہا میں نے اوسکو دیکھا وہ اپنا تسمہ کھینچ رہا تھا جو اوسکی گلی میں پڑا تھا جس سے ہاتھ بندھے
تھے **عن** وائل قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحبشی فقال ان ھذا اقتل ابن اخی قال کیف قتلتہ
قال ضربت راسہ بالفاس ولم ارد قتلہ قال ھل لک مال تودی دیتہ قال لا قال افرأیت ان ارسلتک
تسال الناس تجمع دیتہ قال لا قال فموالیک یعطونک دیتہ قال لا قال للرجل خذہ فخرج بہ لیقتلہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان قتلہ کان مثلہ فبلغ بہ الرجل حیث یسمع قولہ فقال
ھو ذا فمر فیہ ما شئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یبوء باثم صاحبہ واثمہ فیکون
من اصحاب النار قال فارسلہ **ترجمہ** وائل سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک حبشی کو لیکر آیا
اور بولا اس شخص نے میرے بھتیجے کو مار ڈالا ہے آپ نے اوس سے پوچھا تو نے کیونکر اسکے بھتیجے کو مار ڈالا وہ بولا کہ میں نے اوسکے
سر پر تبر مارا وہ مر گیا لیکن میں نے قتل کے ارادے سے نہیں مارا آپنے فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے کہ تو اوسکی دیت ادا کرے وہ بولا
نہیں آپ نے فرمایا اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو تو لوگوں سے مانگ کر اوسکی دیت اکٹھا کر سکتا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تیرے
مالک اوسکو دیت ادا کرینگے وہ بولا نہیں تب آپنے اوس شخص سے (یعنی مقتول کے چچا سے) فرمایا لیجا اسکو وہ اس کو لیچلا قتل کے
لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اوسکو قتل کر ڈالیگا تو اوسی کی مثل ہوگا (یعنی جو مواخذہ قاتل پر ہے وہی اسپر
ہوگا اسلیے کہ قتل میں شبہ ہے خطا کا تو قصاص لینا جائز نہ ہوگا) یہ بات اوس شخص کے کان میں پہونچی (یعنی مقتول کے
چچا کے) کیونکہ وہ سنتا تھا بات آپ کی تو وہ پھر اوس حبشی کو لیکر آیا اور عرض کیا یہ حاضر ہے جو کچھ چاہیے اسکے باب میں حکم
کیجیے آپنے فرمایا چھوڑ دے اسکو وہ اپنا گناہ اور تیرے بھتیجے کا گناہ اپنے سر لیکر جہنمی ہوگا اوس نے اوسکو چھوڑ دیا **عن** زیاد بن سعد
بن ضمیرۃ السلمی عن ابیہ وجدہ وکانا شہدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا ان محلم بن جثامۃ

اللیثی قتل رجلا من اشجع فی الاسلام وذلک اول غیر قضی به رسول الله صلی الله علیه وسلم فتکلم
عیینة فی قتل الاشجعی لانه من غطفان وتکلم الاقرع بن حابس دون محلم لانه من خندف فارتفعت
الاصوات وکثرت الخصومة واللغط فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عیینة الا تقبل الغیر فقال
عیینة لا والله حتی ادخل علی نسائه من الحرب والحزن ما ادخل علی نسائی قال ثم ارتفعت الاصوات
وکثرة الخصومة واللغط فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عیینة الا تقبل الغیر فقال عیینة
مثل ذلک ایضا الی ان قام رجل من بنی لیث یقال له مکیتل علیه شکة وفی یده درقة فقال
یا رسول الله انی لم اجد لما فعل هذا فی غرة الاسلام مثلا الا غنما وردت فرمی اولها فنفر
آخرها اسنن الیوم وغیر غدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمسون فی فورنا هذا وخمسون اذا
رجعنا الی المدینة وذلک فی بعض اسفاره ومحلم رجل طویل آدم وهو فی طرف الناس فلم یزالوا حتی تخلص
فجلس بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعیناه تدمعان فقال یا رسول الله انی قد فعلت الذی بلغک و
انی اتوب الی الله تبارک وتعالی فاستغفر الله عز وجل لی یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اقتلته بسلاحک فی غرة الاسلام اللهم لا تغفر لمحلم بصوت عال زاد ابو سلمة فقام وانه لیتلقی دموعه
بطرف ردائه قال ابن اسحاق فزعم قومه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم استغفر له بعد ذلک ترجمہ

زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی نے روایت کیا اپنے باپ اور دادا سے اور وہ دونوں حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ
حنین میں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اسلام کے زمانے میں ایک شخص کو مار ڈالا اشجع قبیلہ میں سے اور یہہ پہلی دیت ہے جسکا فیصلہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عیینہ نے مقتول کیطرف سے گفتگو کی اسلیے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محلم کیطرف
سے گفتگو کی اسواسطے کہ وہ خندف میں سے تھا تو بہت آوازیں بلند ہوئیں اور غل شور ہوا طرفین کی جانب سے گفتگو میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت نہیں لیتا ہے عیینہ نے کہا نہیں قسم خدا کی میں کبھی دیت نہ لونگا جبتک اسکی عورتوں
کو بھی وہی صدمہ اور رنج نہ دوں جو میری عورتوں کو ہوا ہے یعنی مقتول کے مارے جانے سے ہماری طرف کی عورتیں روتی پیٹتی ہیں اسی طرح
میں اسکو قتل کرونگا تاکہ اسکی طرف کی بھی عورتیں روتی پیٹتیں پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا اور غل ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت قبول نہیں کرتا عیینہ نے پھر ایسا ہی جواب دیا یہانتک کہ ایک شخص کھڑا
ہوا بنی لیث میں سے جسکو مکیتل کہا کرتے تھے وہ ہتھیار باندھے تھا اور ہاتھ میں سپر لیے تھا اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس
قاتل کے (یعنی محلم کے) شروع اسلام میں سوا اسکے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں جیسے چند بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کو آئیں اور جو
پہلے پہل آئیں اونہی کو تیر مارا تو پچھلی سب بھاگ گئیں ف یعنی ابتدای اسلام میں اگر آپ اسکو قتل کر دینگے تو اور لوگ اسکے
ساتھی اور عزیز جو کافر ہیں اسلام سے نفرت کر کے مسلمان نہوں گے تو یہ مثال صادق آویگی تو بعضوں نے یہہ کہا ہے کہ مقصود

قاتل کا ترغیب ہے قصاص پر یعنی اگر آپ قصاص نہ لینگے اور قاتل سے دیت لیکر چھوڑ دینگے تو اور عرب کے لوگ اسلام سے نفرت کرینگے
اور اون کے دلون مین یہ آویگا اس خیال سے کہ دین اسلام مین قصاص نہین لیا جاتا اور وہ حریص مین قصاص لینے پر یہی مثل صادق
آویگی کہ ایک بکری کو مار کر باقی سب بکریون کو ہنگا دیا **ف** آج ایک طریقہ نکالیے اور کل اوسکو بگاڑ دیجیے **ف** یہہ دو مثلین ہین
یعنی آج اس سے اگر دیت لیجیےگا تو آخر ہمیشہ ایسا ہی ہوگا پھر کسی سے قصاص لیجیےگا تو پہلا حکم منسوخ ہوگا **ف** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس اونٹ اب دیوی اور پچاس جب ہم مدینے کو چلین کے آپ نے دیت دلائی اور یہہ واقعہ سفر مین ہوا
تہا محلم ایک لنبے قد کا آدمی گندم رنگ لوگون کے کنارے بیٹھا تہا آخر وہ چھٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آنکر بیٹھا اوس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے وہ گناہ کیا ہے جسکی خبر آپ کو پہونچی ہے اب مین توبہ
کرتا ہون اللہ سے آپ دعا کیجیے مغفرت کی میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اوسکو قتل کیا اپنے ہتھیار سے
اسلام کے شروع مین یا اللہ مت بخش محلم کو۔ یہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا ابو سلمہ نے زیادہ کیا کہ محلم یہہ سنکر کھڑا ہوا اور وہ اپنے
آنسو پونچھتا تہا اپنی چادر کے کونے سے۔ ابن اسحق نے کہا محلم کی قوم نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد اوسکے لیے دعا کی
مغفرت کی **باب** ولی الدم یرضی بالدیۃ مقتول کا وارث اگر دیت پر راضی ہو جاوے تو دیت دلا دینگے **عن** ابی شریح الکعبی
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انکم یا معشر خزاعۃ قتلتم ہذا القتیل من ہذیل وانی عاقلہ
فمن قتل لہ بعد مقالتی ہذہ قتیل فاہلہ بین خیرتین ان یاخذوا العقل او یقتلوا **ترجمہ** ابو شریح الکعبی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو خزاعہ کے تم نے قتل کیا اس شخص کو ہذیل مین سے اور مین اوس کی
دیت دلاؤنگا پھر ہمارے اس کلام کے بعد جس کا کشتہ مارا جاوے تو اوس کے لوگ دو اختیار
رکھتے ہین یا وہ دیت لے لیوین اور یا نہین تو قتل کر ڈالین (جب قتل عمد ہوا) **عن** ابی ہریرۃ
قال لما فتحت مکۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل لہ قتیل فہو بخیر
النظرین اما ان یودی او یقاد فقام رجل من اہل الیمن یقال لہ ابو شاہ فقال یا رسول
اللہ اکتب لی قال العباس اکتبوا لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا
لابی شاہ وہذا لفظ حدیث احمد قال ابو داود اکتبوا لی یعنی خطبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا جسکا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اوسکو اختیار ہے یا دیت لیوے یا قصاص لیوے
یہہ سنکر یمن کا ایک شخص جسکا نام ابو شاہ تہا اوٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم مجھ کو لکھ دیجیے آپ نے فرمایا لکھ دو اوسکو
یہ حکم **ف** بعض نسخون مین یہان ایک اور حدیث ہے عمرو بن شعیب سے اپنے باپ سے اونہون نے اون کے دادا سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یقتل مؤمن بکافر ومن قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول فان شاؤا قتلوہ

وان شاء اخذ الدیۃ یعنی نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور جو شخص قصداً کسی کو قتل کرے تو وہ مقتول کے وارثون کو دیدیا جاویگا خواہ اوسے قتل کرین یا اوس سے دیت لیوین)

باب ھل یقتل بعد اخذ الدیۃ جو شخص قاتل سے دیت لیکر پھر اوسکو قتل کرے

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذہ الدیۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین چھوڑونگا اوسکو جو قتل کرے دیت لیکر یعنی اوس سے قصاص لونگا کبھی نہ چھوڑونگا

باب فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ فمات ایقاد منہ جو شخص کسیکو زہر کھلاوے تو اوس سے قصاص لیا جاویگا یا نہین

عن انس بن مالک ان امرأۃ یھودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ مسمومۃ فاکل منھا فجیء بھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالھا عن ذلک فقالت اردت لاقتلک فقال ما کان اللہ لیسلطک علی ذلک او قال علی قال فقالوا الا نقتلھا قال لا فما زلت اعرفھا فی لھوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری لائی آپ نے اوسکو کھایا پھر لوگ اوسکو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے اوس سے پوچھا تو نے زہر کیون ملایا وہ بولی مین نے آپ کے قتل کے واسطے ملایا آپ نے فرمایا اللہ کبھی تجھے یہ کام نہ کرنے دیگا یا اللہ تجھکو میرے اوپر مسلط نہ کریگا صحابہ نے عرض کیا حکم ہو تو ہم اس کو مار ڈالین آپ نے فرمایا نہین انس نے کہا پھر اوس زہر کا اثر مین ہمیشہ آپ کے مسوڑہون مین دیکھا کرتا

عن ابی ھریرۃ ان امرأۃ من الیھود اھدت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ مسمومۃ قال فما عرض لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داؤد ھذہ اخت مرحب الیھودیۃ التی سمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری بھیجی آپ نے اوس عورت سے کچھ تعرض نکیا ابو داؤد نے کہا یہ بہن تھی مرحب کی جسنے زہر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا لعنت کرے یہود پر جنہون نے اللہ کے پیغمبرون کو مارا اور انکو تکلیف دی

عن جابر بن عبد اللہ ان یھودیۃ من اھل خیبر سمت شاۃ مصلیۃ ثم اھدتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منھا واکل رھط من اصحابہ معہ ثم قال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیھودیۃ فدعاھا فقال اسممت ھذہ الشاۃ قالت الیھودیۃ من اخبرک قال اخبرتنی ھذہ فی یدی الذراع قالت نعم قال فما اردت الی ذلک قالت قلت ان کان نبیا فلن یضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا منہ فعفا عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبھا وتوفی بعض اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاھلہ من اجل الذی اکل من الشاۃ حجمہ

ابو هند بالقرن والشفرة وهو مولى لبني بياضة من الانصار **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے خیبر کے
ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری مین زہر ملایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حصہ بھیجا آپ نے اوس مین سے دست
لیکر کچہ گوشت تناول کیا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ نے بہی کہایا پہر آپ نے اون سے فرمایا بس اپنے ہاتہ اوٹہالو اور آپ نے
اوس عورت پاس کسیکو بہیجکر اوسکو بلا بہیجا پہر اوس سے پوچہا کیا تو نے زہر ملایا تہا اس بکری مین تو وہ بولی آپ سے کس نے
کہا آپ نے فرمایا مجہ سے اسی دست نے کہا جو میری ہاتہ مین ہے یعنے خود گوشت نے کہ دیا کہ مجہ مین زہر ہے اوس
عورت نے کہا بیشک مین نے زہر ملایا آپ نے فرمایا پہر تیرا کیا ارادہ تہا وہ بولی مین اپنی جی مین یہ کہا اگر تم نبی ہو
تو زہر تم کو نقصان نہ کریگا اور جو نبی نہین ہو تو ہم کو تمہاری طرف سے آرام ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا
قصور معاف کردیا اور اوسکو کچہ سزا نہ دی اور آپ کی اصحاب مین سے بعضے لوگ جنہون نے وہ گوشت کہایا تہا مرگئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونو مونڈہون کے بیچ مین پچہنے لگائے اسی زہر کی وجہ سے ابو ہند نے پچہنے دیے گائے کے سینگ
اور چہری سے اور وہ مولی (غلام آزاد) تہا بنی بیاضہ کا جو انصار مین سے ایک قبیلہ ہے) **عن** ابی هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدت له يهودية بخيبر شاة مصلية نحو حديث جابر قال فمات بشر
بن البراء بن معرور فارسل الى اليهودية ما حملك على الذى صنعت فذكر نحو حديث جابر
فامر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتلت ولم يذكر امر الحجامة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس خیبر کے ایک یہودی عورت نے بہنی ہوئی بکری تحفہ بہیجی پہر اوسی طرح حدیث کو بیان کیا بشر بن براء
بن معرور اوس گوشت کہانے سے مرگئے آپ نے اوس عورت کو بلایا اور پوچہا تو نے ایسا کیون کیا بعد اوس کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ عورت قتل کی گئی (بشر بن براء کے قصاص مین) اس حدیث مین حجامت (پچہنے لگانے
کا) ذکر نہین ہے **باب** من قتل عبده او مثل به ايقاد منه جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے یا اوسکا کوئی عضو کاٹے تو قصاص
لیا جاویگا **عن** سمرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه
ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام کو قتل کریگا ہم بہی اوسکو قتل کرینگے اور جو اپنے غلام کو
جدع کریگا ہم بہی اوسکو جدع کرینگے **عن** قتادة باسناده مثله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خصى
عبده خصيناه ثم ذكر مثل حديث شعبة وحماد **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو اپنے غلام کو خوجہ کریگا ہم بہی اوسکو خوجہ کردینگے (اکثر علما کے نزدیک یہ حدیثین منسوخ ہین کیونکہ غلام کا قصاص اوسکے مولے
سے نہ لیا جاویگا **عن** قتادة باسناد شعبة مثله زاد ثم ان الحسن نسى هذا الحديث فكان يقول لا يقتل
حر بعبد **ترجمہ** قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ پہر حسن جو اس حدیث کے راوی ہین اس حدیث کو بہول گئے اور
کہنے لگے آزاد غلام کے بدلے قتل نہ کیا جاوے اور یہی اکثر علما کا قول ہے **عن** الحسن قال لا يقاد الحر بالعبد

ترجمہ حسن ؓ کہا آزاد نہ کیا جاوے غلام کے بدلے میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء رجل مستصرخ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال جاریۃ لہ یا رسول اللہ فقال ویحک مالک فقال شر ابصر لسیدہ جاریۃ فغار فجب مذاکیرہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بالرجل فطلب فلم یقدر علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فانت
حر فقال یا رسول اللہ علی من نصرتی قال علی کل مومن او قال علی کل مسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے
ایک شخص چلاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اوسکی لونڈی تھی آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھکو اوس نے کہا بجہت برائی کے میرے
مالک کی ایک لونڈی تھی اوسکو میں نے دیکھ لیا تو میرے مالک نے غیرت سے میرا ذکر کٹوا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاؤ اوسکے مالک
کو وہ بلایا گیا مگر کسی نے اوسکو نہ لا سکے تب آپ نے فرمایا جا تو آزاد ہے اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میری مدد کون کریگا یعنی اگر پھر میرا مالک مجھے
پکڑ کے غلام بنانا چاہے تو کون مجھکو بچاویگا آپ نے فرمایا ہر مسلمان یا ہر مومن تیری مدد کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مولی اپنے
غلام یا لونڈی کو شرع کے خلاف تکلیف یا ایذا پہنچاوے تو امام کو اسکا آزاد کر دینا درست ہے الحمد للہ کہ خدا کا تمام ہوا پارہ اٹھائیسواں سنن ابی داؤد کی
انتیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ انتیسواں اوس کی مدد اور عنایت پر بھروسا کر کے فقط

تم الجزء الثامن والعشرون ویتلوہ الجزء التاسع والعشرون انشاء اللہ

فہرست پارہ بست وہشتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء التاسع والعشرون

پارہ اونتیسواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب القتل بالقسامة قسامت کا بیان (قسامت کی تفسیر آگے معلوم ہوگی) **عن** سهل بن ابی حثمة ورافع بن خدیج ان محيصة بن مسعود وعبد الله بن سهل انطلقا قبل خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فاتهموا اليهود فجاء اخوه عبد الرحمن بن سهل وابنا عمه حويصة ومحيصة فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فتكلم عبد الرحمن في امر اخيه وهو اصغرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر او قال ليبدأ الاكبر فتكلما في امر صاحبهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم خمسون منكم على رجل منهم فيدفع برمته قالوا لم نشهده كيف نحلف قال فتبرئكم يهود بايمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله قال قال سهل دخلت مربدا لهم يوما فركضتني ناقة من تلك الابل ركضة برجلها قال حماد هذا او نحوه قال ابو داود رواه بشر بن المفضل ومالك عن يحيى بن سعيد قال فيه اتحلفون خمسين يمينا وتستحقون دم صاحبكم او قاتلكم ولم يذكر بشر دما وقال عبدة عن يحيى كما قال حماد ورواه ابن عيينة عن يحيى فبدا بقوله تبرئكم يهود بخمسين يمينا يحلفون ولم يذكر الاستحقاق وهذا وهم من ابن عيينة **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل یہہ دونو خیبر کی طرف چلے اور خرمے کے بن مین یہہ دونو آپس مین جدا ہوگئے (یعنی ہر ایک جانب کو جی بہلانے کے لیے) تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اون کے لوگوں نے تہمت لگائی یہود پر پہر اونکے بہائی عبد الرحمن بن سہل اور چچیری بہائی حویصہ اور محیصہ یہہ سب رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ان سب مین چہوٹا عبد الرحمن جو تہا اوس نے اپنی بہائی کی مقدمہ کو آپ سی عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا بڑے کی تعظیم کر یا بڑائی کی رعایت کر بڑے کو کہنے دے پہر اون دونوں نے (یعنی حویصہ اور محیصہ نے) اپنے عزیز کے باب مین بات چیت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سی فرمایا تم مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین کسی آدمی پر یہودیوں مین سے (یعنی جسپر گمان ہو) وہ اپنا گلا حوالے کرے انہوں نے کہا ہم نے تو دیکہا نہین ہم کیونکر حلف کرین آپ نے فرمایا پہر چہڑا دینگے تم کو یہود اپنے تئین جسی پچاس آدمی قسم کہا کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ لوگ کافر ہین راوی کہتا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین دیت دی اپنی طرف سی **ف** جب مقتول کی نعش کسی محلہ مین ملے اور اوسکا قاتل معلوم نہ ہو تو اولیاء مقتول کو جسپر گمان ہو اوسپر پچاس قسمین کہا دین اگر اولیاء مقتول اور اہل محلہ مین عداوت

اگر اولیاء مقتول قسم کہانے سے انکار کرین تو اہل محلہ مین سے جنکو وہ اختیار کرین اون سے قسم لیوین پھر اگر وہ قسم کہا لین تو
اون پر کچھ مواخذہ نہین اور جو قسم نہ کہا وین تو دیت دین یہہ قول ہے شافعی اور احمد کا اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہمیشہ اہل محلہ سے
قسم لیجاوے جن پر تہمت ہو **ف** سہل نے کہا مین ایکبار شترخانے مین گیا وہان ایک اونٹ نے مجھے لات ماری ایک روایت
مین یون ہے کیا تم پچاس قسمین کہاتے ہو اور اپنے قاتل کے خون کے مالک ہوتے ہو **ف** جب اہل محلہ پچاس سے کم ہون
تو مکرر کر قسم لیکر پچاس قسمین پوری کر دینگے اسی طرح اولیاء مقتول سے کئی بار قسم لیکر پچاس قسمین پوری کرینگے اسی کا نام
قسامت ہے مگر قسامت سے قصاص واجب نہ ہوگا اگرچہ قتل عمد ہو اور امام مالک کے نزدیک قتل عمد مین قصاص ہوگا **عن** سہل بن

ابی حثمة ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله

بن سهل قد قتل وطرح فى فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل

حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل

فذهب محيصة ليتكلم وهو الذى كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم

حويصة ثم تكلم حويصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا

بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال

فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم بمائة

ناقة حتى ادخلت عليهم الدار قال سهل فركضتني منها ناقة حمراء **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ
بن سہل اور محیصہ دونون مصیبت کے سبب سے خیبر کیطرف نکلے پھر محیصہ سے کسی نے کہا بیشک عبد اللہ بن سہل مارا گیا
اور ڈالدیا گیا کنوین یا چشمہ مین محیصہ یہود پاس آیا اور بولا خدا کی قسم تمہین نے اوسکو مار ڈالا ہے وہ بولے خدا کی قسم ہم نے
اوسکو نہین مارا ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور سب قصہ ذکر کیا تو وہ اور اوسکا بڑا بہائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل
آئے (یعنی آنحضرتؐ پاس) محیصہ نے یہہ قصہ کہنا شروع کیا جو خیبر مین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا
بزرگی رکھہ بزرگی کو بلحاظ عمر کے پھر حویصہ نے عرض کیا اوسکے بعد محیصہ نے بھی عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے فرمایا کیا تو یہود دیت دیوین یا لڑائی کے لیے تیار ہون پھر اس مقدمہ مین اونکو خط لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہون نے جواب لکھا کہ خدا کی قسم ہے ہم نے اوسکو قتل نہین کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور
عبد الرحمن سے فرمایا کیا تم حلف کرکے اپنے بہائی کے خون کا قصاص لوگے اونہون نے عرض کیا کہ نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہود تمہارے لیے حلف کرین اونہون نے عرض کیا وہ تو کچھہ مسلمان نہین ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پاس سے اوسکی دیت دی اور سو اونٹ اونکے لیے آپ نے مسجد سے یہانتک کہ اون کے مکان مین داخل کر دیے سہل نے کہا

اوسی مین سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات بھی ماری ہے **ف** یہ حدیث مؤید ہے شافعی اور احمد کے مذہب کو کہ پہلے اولیا سے مقتول سے

حلف لیجاوے اگر وہ حلف نہ کرین تو اہل محلہ سے **عن** عمرو بن شعیب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ

قتل بالقسامۃ رجلا من بنی نضر بن مالک ببحرۃ الرغاء علی شط لیۃ البحرۃ قال القاتل والمقتول منھم

وھذا لفظ محمود ببحرۃ اقامہ محمود وحدہ علی شط لیۃ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے قتل کیا قسامت سے ایک شخص کو جو بنی نضر بن مالک سے تھا بحرۃ الرغا (ایک موضع ہے) مین لیۃ البحرۃ کے کنارے پر لیہ

ایک وادی ہے یا پہاڑی ہے طائف مین **ف** یہ حدیث منقطع ہے اور اسنا اوسکا قوی نہین ہے امام مالک کا یہی قول ہے کہ قتل

عمد مین قسامت سے قصاص واجب ہوگا واللہ اعلم **باب** فی ترک القود بالقسامۃ قسامت مین قصاص نہ لینے کا بیان

عن بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال لہ سھل بن ابی حثمۃ اخبرہ ان نفرا من قومہ

انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیھا فوجدوا احدھم قتیلا فقالوا للذین وجد وعندھم قتلتم

صاحبنا فقالوا ما قتلناہ ولا علمنا قاتلا فانطلقنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال

لھم تأتونی بالبینۃ علی من قتل ھذا فقالوا ما لنا بینۃ قال فیحلفون لکم قالوا لا نرضی بایمان

الیھود فکرہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمہ فوداہ مائۃ من ابل الصدقۃ **ترجمہ** بشیر

بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے انصار مین سے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تہا اون سے بیان کیا کہ چند آدمی اونکی قوم کے خیبر کو گئے

وہان پہونچکر جدا جدا ہوگئے پھر اون مین سے ایک کو دیکھا قتل کیا گیا ہے جہان پر وہ ملا وہان کے لوگون سے انہون نے کہا تم نے اسکو مار

ڈالا انہون نے کہا ہم نے نہین مارا نہ ہم اسکے مارنیوالے کو جانتے ہین پھر ہم سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپنے فرمایا

تم گواہ لاؤ اوس شخص پر جسنے اسکو مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین آپ نے فرمایا تو پھر وہ (یعنے یہودی جن

پر تمہارا گمان ہے) تمہارے لیے قسم کہا دین گے اُنہون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہ ہونگے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کہ اوسکا خون ضائع جاوے (نہ قصاص ہو نہ دیت ملے) آپ نے سو اونٹ زکوۃ کے اونٹون مین

سے اوسکی دیت مین دی **عن** رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاؤہ

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فقال لکم شاھدان یشھدان علی قتل صاحبکم قالوا

یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین وانما ھم یھود وقد یجترؤن علی اعظم من ھذا قال فاختاروا

منھم خمسین فاستحلفوھم فوداہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے انصار مین

سے ایک شخص خیبر مین مارا گیا تو وارث اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ سے تمام قصہ اوس کا عرض کیا آپنے

اون سے فرمایا تمہارے پاس دو گواہ ایسے ہین جو وہ تمہارے رفیق کے مارے جانے پر گواہی دیوین انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ

وہان پر تو مسلمانون مین سے کوئی موجود نہ تہا اور وہ تو سب کے سب یہود ہین **ف** یعنے وہ تو ظلم اور قتل اور فساد مین مشہور ہین

ف اور مقرر وہ تو اجرات کرتے ہین اس سے بھی بڑے کام پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس آدمی ان مین سے چن لو اور ان کو حلف دلواؤ انہون نے نہ مانا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے دے تا کہ اوسکا خون بالکل ضائع نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن بجید قال ان سهلا والله اوهم الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى يهود انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه فكتبوا يحلفون بالله خمسين يمينا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده مائة ناقة **ترجمہ** عبد الرحمن بن بجید سے روایت ہے کہ سہل نے وہم کیا اس حدیث مین اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو لکھا کہ تم لوگون کے بیچ مین ایک شخص مقتول ملا تو اب اوسکی دیت دو انہون نے جواب مین لکھا کہ ہم پچاس قسمین کھا کر لکھتے ہین ہم نے اوسکو نہین مارا نہ اوسکے مارنیوالے کو ہم جانتے ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنے پاس سے دی سو اونٹ دیے (یہہ حدیثین ابو حنیفہ کے مذہب کو موید ہین) **عن** رجل من الانصار ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لليهود وبدا بهم يحلف منكم خمسون رجلا فابوا فقال للانصار استحقوا قالوا نحلف على الغيب يا رسول الله فجعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم دية على يهود لانه وجد بين اظهرهم **ترجمہ** ایک مرد انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہودیون سے کہا تم مین پچاس آدمی حلف کرین انہون نے انکار کیا پہر آپ نے انصار سے کہا تم اپنا حق ثابت کرو (قسمین کھا کر) انہون نے کہا کیا ہم قسم کھاوین غیب کی بات پر یا رسول اللہ (یعنی جس بات کو ہم نے آنکھ سے نہین دیکھا اوسپر کیونکر قسم کھاوین) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اوسکی یہودیون سے دلوائی اسلیے کہ اوسکی لاش انہی کے یہان سے ملی تھی **باب** يقاد من القاتل

قاتل سے قصاص لیا جاویگا (یعنی جسطرح اوس نے قتل کیا ہے اوسی طرح وہ بھی قتل کیا جاوے) **عن** انس ان جارية وجد قد رض راسها بين حجرين فقيل لها من فعل بك هذا افلان افلان حتى سمي اليهودي فاومت براسها فاخذ اليهودي فاعترف فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرض راسه بالحجارة **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک لڑکی نظر آئی اوسکا سر دو پتھر کے بیچ مین کچلا ہوا تھا تو اوس سے لوگون نے پوچھا کہ کس نے یہہ صدمہ تجھے پہونچایا کیا فلانے فلانے نے یہانتک کہ یہودی کا بھی نام لیا تو اوس نے اپنے سر سے اشارہ کیا پہر اوس یہودی کو پکڑ لائے تو اوس نے اقرار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر سے اوسکا بھی سر کچلنے کا حکم فرمایا **عن** انس ان يهوديا قتل جارية من الانصار على حلي لها ثم القاها في قليب ورضخ راسها بالحجارة فاخذ فاتي به النبي صلى الله عليه وسلم فامر به ان يرجم حتى يموت فرجم حتى مات قال ابو داود رواه ابن جريج عن ايوب نحوه **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو قتل کیا اوسکے زیور کے لیے اوسکو ایک کنوئے مین ڈال دیا اور اوسکا سر کچل دیا پتھر سے وہ پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے حکم دیا اوسکے سنگسار کرنیکا یہانتک کہ وہ مر جاوے

تو وہ پتھرون سے مارا گیا یہانتک کہ مرگیا **ف** اس حدیث پر عمل کیا ہے [illegible]
رحمہم اللہ نے **عن** انس ان جاریة کان علیها اوضاح لها فرضخ راسها یهودی بحجر فدخل علیها رسول الله
صلی الله علیه وسلم وبها رمق فقال لها من قتلك فلان قتلك فقالت لا برأسها قال من قتلك فلان
قتلك قالت لا برأسها قال فلان قتلك قالت نعم برأسها فامر به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقتل
بین حجرین **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک لڑکی انصار کی زیور پہنی تھی اوس کو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر
کچل دیا پتھر سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے مار
کیا فلانے نے اوس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ نہین پھر اوس سے پوچھا کس نے تجھے مارا ہے کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے پھر اوس نے اپنے سر کے
اشارے سے انکار کیا پھر اوس سے تیسری بار پوچھا کیا فلانے نے تجھے قتل کیا ہے اوس نے اپنے سر کے اشارے سے کہا کہ ہان پھر رسول اللہ نے اوس قاتل کو
حکم کیا وہ قتل کیا گیا دو پتھرون سے **ف** ائمہ ثلثہ کے نزدیک جسطرح قاتل مقتول کو مارے اوسی طرح قاتل کو مارنا چاہیے اگر قاتل لکڑی یا پتھر سے مار
یا گلا گھونٹے یا ڈبو دے یا جلا دے تو اوسی طرح اوسکو بھی مارین اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص ہمیشہ تلوار سے ہے جب ہووے گا دلیل
اون کی حدیث ہے طحاوی کی نعمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف نہین ہے قصاص مگر تلوار سے بیہقی
نے کہا اس حدیث کا اسناد ثابت نہین ہے **باب** ایقاد المسلم بالکافر مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کرینگے **عن**
قیس بن عباد قال انطلقت انا والاشتر الی علی علیه السلام فقلنا هل عهد الیك رسول الله صلی الله علیه
وسلم شیئا لم یعهده الی الناس عامة قال لا الا ما فی کتابی هذا قال مسدد قال فاخرج کتابا و
قال احمد کتابا من قراب سیفه فاذا فیه المؤمنون تکافأ دماؤهم وهم ید علی من سواهم ویسعی
بذمتهم ادناهم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد فی عهده من احدث حدثا فعلی نفسه و
من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین قال مسدد عن ابن ابی عروبة
فاخرج کتابا **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہے مین اور اشتر بن مالک حضرت امیر المومنین علی رض کے پاس گئے اور اون سے کہا
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تمکو کوئی بات بتائی ہے جو اورون کو نہین بتائی حضرت علی رض نے کہا نہین مگر جو کچھ
میری اس کتاب مین ہے پھر اونہون نے ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے غلاف سے اوس مین یہ لکھا تھا کہ سب مسلمانون کا خون برابر ہے
(یعنی اون مین آپس مین کوئی فضیلت خون کے باب مین نہین ہے ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے بدلے قتل کیا جاویگا)
اور وہ ایک ہاتھ ہے اور ایک دل مین اپنے غیر پر اور سعی کریگا ذمہ مین اون کے ادنے اونکا آگاہ ہو قتل کیا جاویگا مومن کافر
کے بدلے مین اور نہ ذمی اپنے عہد مین اور جو کوئی دین مین نئی بات نکالے تو اوسکا مواخذہ اوسی پر ہوگا اور جو شخص دین مین
نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنے والے کو اپنے پاس جگہ دیوے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کے
ف شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے مین قتل نہ کیا جاوے خواہ وہ کافر ذمی ہو

یا حربی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جاویگا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول
الله صلی الله علیہ وسلم ذکر نحو حدیث علی زاد فیہ ویجیر علیهم اقصاهم ویرد مشدهم علی مضعفهم
ومتسریهم علی قاعدهم **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول الله صلی الله
علیہ وسلم نے فرمایا مثل اوسی حدیث کی جو اوپر گزری۔ اتنا زیادہ ہے کہ امان دے سکتا ہے ادنی مین سے اور برابر ہوگا مال
غنیمت مین عمدہ جانور والا او کم زور جانور والا اور جو لشکر سے باہر نکلے اور لڑے اور جو لشکر ہی مین بیٹھا رہے **باب**
من وجد مع اهله رجلا ایقتله جو شخص اپنی بی بی کے ساتھہ غیر مرد کو پاوے تو اوسکو قتل نہ کرے **عن** ابی هریرة ان
سعد بن عبادة قال یا رسول الله الرجل یجد مع امرأته رجلا ایقتله قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
لا قال سعد بلی والذی اکرمک بالحق قال النبی صلی الله علیہ وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم
قال عبد الوهاب الی ما یقول سعد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول الله اگر کوئی اپنی بی بی کے
ساتھہ غیر شخص کو پاوے تو کیا اوس شخص کو قتل کر دے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پھر سعد نے عرض کیا کیون نہیں یا رسول الله
قسم اوس شخص کی جسنے آپکو عزت دی حق کے ساتھہ (یعنی مین تو قتل کرونگا) رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے
سردار کیا کہتے ہین (اونہین غیرت مند جانتے ہین حالانکہ مجھکو اون سے زیادہ غیرت ہے اور الله کو مجھ سے بھی زیادہ ہے) **عن**
ابی هریرة ان سعد بن عبادة قال لرسول الله صلی الله علیہ وسلم لو وجدت مع امرأتی رجلا امهله حتی اتی
باربعة شهداء قال نعم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے عرض کیا اگر مین اپنی
عورت کے ساتھہ کسی مرد کو پاؤن تو کیا مین اوسکو مہلت دون چار گواہ جمع کرنے تک آپ نے فرمایا ہان **ف**
سعد نے کہا قسم خدا کی جس نے آپکو بھیجا مین تو اوسی وقت اوسکو قتل کر دون آپ نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے سردار کیا کہتے ہین
وہ اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہین مین تو اون سے زیادہ غیرت رکھتا ہون اور الله مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے **باب**
العامل یصاب علی یدہ خطأ جو شخص عامل ہو (زکوۃ وصول کرنیوالا) اوسکے ساتھہ سے کسی کو زخم ہو جاوے نادانستہ تو کیا کرنا چاہیے
عن عائشة ان النبی صلی الله علیہ وسلم بعث ابا جهم بن حذیفة مصدقا فلاجه رجل فی صدقته فضربه
ابو جهم فشجه فاتوا النبی صلی الله علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول الله فقال النبی صلی الله علیہ وسلم
لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فرضوا فقال النبی صلی الله علیہ وسلم
انی خاطب العشیة علی الناس ومخبرهم برضاکم فقالوا نعم فخطب رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقال
ان هؤلاء اللیثیین اتونی یریدون القود فعرضت علیهم کذا وکذا فرضوا ارضیتم قالوا لا فهم
المهاجرون بهم فامرهم رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان یکفوا عنهم فکفوا ثم دعاهم فزادهم فقال
ارضیتم فقالوا نعم فقال انی خاطب علی الناس ومخبرهم برضاکم فقالوا نعم فخطب النبی صلی الله علیہ وسلم

فقال ارضيتم قالوا نعم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول
کرنیکے لیے بھیجا ایک شخص اپنا صدقہ دینے میں اون سے لڑا تو ابوجہم نے اوس کو مارا اوس کا سر پھوٹ گیا تب اوس کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے قصاص دلایے یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
اتنا مال لے لو وہ راضی نہوئے آپ نے فرمایا اتنا مال لو وہ راضی نہوئے آپ نے فرمایا اچھا اتنا مال لیلو وہ راضی ہوگئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آج تیسرے پہر کو خطبہ پڑھونگا لوگون کے سامنے اور بیان کرونگا اون سے رضامندی تمہاری انہون
نے کہا بیان کیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا یہ لوگ قبیلہ لیث میں کے میرے پاس آئے قصاص کے
ارادے سے میں نے اونکو اتنی مال دینے کا وعدہ کیا تو وہ راضی ہوگئے پھر اون لوگون کی طرف خطاب کرکے پوچھا کیا تم راضی
ہوگئے انہون نے کہا نہیں تو قصد کیا مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا اس لیے کہ انہون نے جھٹلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رکہا مہاجرین کو اون سے وہ باز رہے آپ نے پھر اونکو بلایا اور کچھ زیادہ مال دینے کو کہا پھر
اون سے پوچھا کیا تم راضی ہوئے انہون نے کہا ہان ہم راضی ہوئے آپ نے فرمایا اچھا میں لوگون کے سامنے خطبہ پڑھونگا اور
اون سے تمہاری رضامندی بیان کرونگا انہون نے کہا اچھا آپ نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اور اون سے پوچھا تم راضی ہوگئے
انہون نے کہا ہان آپ نے لوگون کے سامنے اون سے اقبال کرالیا تاکہ پھر وہ قصاص کا دعوی نکرین اور جھگڑا نہو **باب**

القود بغیر حدید لوہے کے سوا اور چیز سے قصاص لینے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقسم قسما اقبل رجل فاکب علیہ فطعنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرجون کان
معہ فجرح بوجہہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال فاستقد فقال بل عفوت یا رسول اللہ
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور آپ کے
اوپر اوندہا گرنے لگا آپ نے ایک چھڑی سے اوسی کو نچا دیا لکڑی اوسکے منہ میں لگی اور زخم ہوگیا آپ نے اوس سے کہا آ اور
قصاص لے مجھ سے وہ بولا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ **ف** سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کتنے عادل
تھے کہ جو صدمہ کسی کو نادانستہ پہونچ جاتا اوس کے بھی قصاص کو لینے کہتے اور اپنی عظمت کا خیال نکرتے **باب**

القصاص من الضربۃ وقص الامیر من نفسہ مارپیٹ کا قصاص اور حاکم کو اپنے سے قصاص دینا **عن** ابی فراس
قال خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال انی لم ابعث عمالی لیضربوا ابشارکم ولا لیاخذوا
اموالکم فمن فعل بہ غیر ذلک فلیرفعہ الی اقصہ منہ قال عمرو بن العاص لو ان رجلا ادب بعض
رعیتہ اتقصنہ منہ قال ای والذی نفسی بیدہ اقصہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقص من نفسہ ترجمہ ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا تو فرمایا میں نے اپنے عاملون کو اسلیے نہیں
بھیجا کہ وہ تمہارے جسمونکو ماریں یا تمہارے مال لے لیوین اگر کوئی ایسا کرے تو میرے پاس دفعہ کرنا میں اوس سے بدلہ لونگا

عمرو بن العاص نے کہا اگر کوئی عامل اپنی رعیت کو کچھ سزا دیوے تو آپ اوسکا بدلہ اُس سے لیوینگے حضرت عمر نے کہا ہان قسم
ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مین تو بدلہ لونگا (اگر اوس نے بے قصور خلاف شرع کسی کو صدمہ پہونچایا ہوگا)
اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے آپ نے قصاص دلایا اپنی ذات سے جیسے پہلی روایت مین گذرا اور بہی کئی
روایتین آئی ہین کہ بیماری کی حالت مین آپ نے لوگون کو بدلہ لینے کو کہا علامہ سیوطی نے اس باب مین ایک رسالہ لکہا ہے **باب**
عفو النساء عورتین بہی قصاص معاف کر سکتی ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ قال علی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأۃ قال ابو داود بلغنی ان عفو
النساء فی القتل جائز اذا کانت احد الاولیاء وبلغنی عن ابی عبید فی قولہ ینحجزوا یکفوا عن القود
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑنے والون پر لازم ہے کہ باز رہین قصاص لینے سے
پہلا ہو زیادہ قریب ہے وہ معاف کرے پہر اوسکے بعد ہے اگرچہ عورت ہو **ف** یعنی اگر عورت بہی مقتول کی وارث ہو تو عفو
کر سکتی ہے علماء نے کہا مراد لڑنے والون سے مسلمان ہین جو آپس مین لڑین اون کو چاہیے کہ صبر کرین اور بدلہ نہ لیے جاوین
ورنہ فساد کی آگ بڑہتی رہیگی۔ بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ مقتول کے وارث قصاص چاہین اور قاتل کے وارث قصاص
نہ لینے دین پہر لڑائی شروع ہو اون کو نصیحت کیجئے کہ معاف کر دین اور درگذر کرین **عن** طاؤس قال من قتل وقال
ابن عبید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا فی رمی یکون بینہم بحجارۃ او بالسیاط
او ضرب بعصا فہو خطأ وعقلہ عقل الخطأ ومن قتل عمدا فہو قود قال ابن عبید قود ید ثم اتفقا
ومن حال دونہ فعلیہ لعنۃ اللہ وغضبہ لا یقبل منہ صرف ولا عدل وحدیث سفیان اتم
ترجمہ طاؤس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بن دیکھے مارا گیا یعنی قاتل کا حال معلوم نہ ہوا پتہر
پہینکنے مین جو ہمین مین تہا **ف** یعنی اپنی قوم مین جنگ کرتی تہی اور پتہر مارتی تہے کہ دفعۃً ایک کا پتہر دوسرے
کو لگ گیا اور وہ مارا گیا مراد اس کلام کی یہہ نہین ہے کہ قتل پتہر ہی سے ہو بلکہ قید پتہر کی اتفاقیہ ہے **ت** یا کوڑا مارنے
سے مارا گیا یا لاٹہی مارنے سے سو وہ قتل خطا ہے اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہے اور جو قصداً مارا تو اوس مین قصاص ہے
ف اس عبارت سے یون معلوم ہوتا ہے کہ اگر قتل ایسے آلے سے ہو جس سے خون نہین ہوتا اکثر جیسے ہلکی چہری یا کوڑا او وہ
ہو تب قصاص کا نہین ہے اگرچہ قصداً مارے اور اسی کو قتل شبہ عمد کہتے ہین۔ جمہور علما کا یہی قول ہے پس اگر بڑی لاٹہی بہاری
پتہر سے مارے یا زہر دے یا جلاوے یا ڈبو دے تو وہ عمد ہوگا نہ شبہ عمد اور ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہوگا اور مالک کے نزدیک
شبہ عمد کوئی چیز نہین ہے قتل یا عمد ہے یا خطا **ت** اور جو درمیان مین پڑے بچانے کے لیے اوسکو **ف** یعنی قصاص نہ لینے دیوے
اور حکم شرع کو بزور یا مداہنت سے موقوف کر دے **ت** تو اوس پر خدا کی لعنت ہے اور اوسکا غصہ ہے اور نہ قبول کی جاوے
گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ یا نہ قبول کیا جاویگا فرض اوسکا اور نفل اوسکا **باب** الدیۃ کم ہی دیت کی مقدار کا بیان

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان من قتل خطأ فديته مائة من الابل ثلاثون بنت مخاض وثلاثون بنت لبون وثلاثون حقة وعشر بني لبون ذكر ترجمہ
عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت مین فیصلہ فرمایا سو اونٹ تیس اونٹنی برس بھر کے عمر کی اور تیس اونٹنیان دو برس کی عمر والین اور تیس اونٹنیان تین برس والین جو چوتھی برس مین لگی ہون اور دس اونٹ نر دو دو برس کے جو تیسری مین لگے ہون

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان مائة دينار او ثمانية الاف درهم ودية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين قال فكان ذلك كذلك حتى استخلف عمر رحمه الله فقام خطيبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضها عمر على اهل الذهب الف دينار وعلى اهل الورق اثني عشر الفا وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة قال وترك دية اهل الذمة لم يرفعها فيما رفع من الدية ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھے (یعنے دیت کی اونٹون کی قیمت) اور کتاب والے کی دیت (یعنے ذمی یا معاہد کی) اوسوقت مسلمانون کی آدھی تھی پھر اسی طرح پر دیت کا حکم جاری رہا یہانتک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ مقرر اونٹ کی قیمت تو گران ہو گئی۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر نے سونے والے کی دیت ہزار دینار اور چاندی والے پر بارہ ہزار ٹھہرائے (یعنے درہم) اور گائی بیل والے پر دو سو گائی اور بکری والے پر دو ہزار بکریان اور حلل والے پر دو سو حلہ (ف یعنے کپڑے والے پر دو سو جوڑی کپڑے کے جن میں جامہ چادر اور ازار کو بولتے مین اطلاق حلہ کا جفت پر ہی صرف ایک ہی کو نہین بولتے ت) اور چھوڑ دی ذمیون کی دیت ف یعنی جیسے دستور تھی ویسی ہی چھوڑ دی ذمی کی دیت چاندی سونے والے پر نہ بڑھائی ت نہ بڑھائی جیسی بڑھائی دیت مسلمان کی رہی ذمی کی دیت وہی چار سو دینار یا چار ہزار درہم رہی یعنے مسلمان کی نصف)

عن عطاء بن ابي رباح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الدية على اهل الابل مائة من الابل وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة وعلى اهل القمح شيئا لم يحفظه محمد ترجمہ عطا ابن ابی رباح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے باب مین حکم فرمایا اونٹ والون پر سو اونٹ اور گائے بیل والون پر دو سو گائے اور بکریون والے پر دو ہزار بکریون کا اور حلل والے پر دو سو حلہ اور گیہون والون پر اتنی گیہون جو یاد نہ رہی محمد بن اسحاق کو جو راوی مین اس حدیث کے

عن جابر بن عبد الله فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثل حديث موسى قال وعلى اهل الطعام شيئا لا احفظه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسا ہی مقرر کیا دیت کو سو یا وہ ہیں کہ اونٹ والوں پر اب سے یہی دیت مقرری (راوی کو یاد نہ رہا) **عن** عبد اللہ

بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیۃ الخطأ عشرون حقۃ و عشرون جذعۃ و

عشرون بنت مخاض و عشرون بنت لبون و عشرون بنی مخاض ذکر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت کے باب میں فرمایا بیس حقے ہیں اور بیس جذعے اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت

لبون اور بیس بنی مخاض (یعنے نر اونٹ ایک ایک برس کے جو دوسرے برس میں لگے ہوں) حقہ اور جذعہ اور بنت مخاض اور

بنت لبون کا بیان کتاب الزکوٰۃ میں گزرا) **عن** ابن عباس ان رجلا من بنی عدی قتل فجعل النبی صلی اللہ

علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص بنی عدی میں سے قتل کیا گیا تو رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے اوس کی دیت بارہ ہزار ٹھہرائی (یعنے بارہ ہزار درہم یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق علیہ الرحمۃ کا)

باب دیۃ الخطأ ۔ دیت قتل خطا کی یعنے قتل شبہ عمد کی جس کا حکم خطا کا سا ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوم الفتح بمکۃ فکبر ثلاثا ثم قال لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ

ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ الی ھاھنا حفظتہ عن مسدد ثم اتفقا الا ان کل ماثرۃ فی

الجاھلیۃ تذکر وتدعی من دم او مال تحت قدمی الا ما کان من سقایۃ الحاج وسدانۃ البیت ثم قال

الا ان دیۃ الخطأ شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل منھا اربعون فی بطونھا اولادھا

وحدیث مسدد اتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ پڑھا اور تین

مرتبہ اللہ اکبر فرمایا پھر فرمایا نہیں ہے کوئی لائق بندگی کے سوائے اللہ تعالیٰ اکیلے کے سچا کیا اوس نے وعدہ اپنا اور مدد کی

اپنے بندہ کی اور شکست دی لشکروں کو اکیلے آگاہ ہو جاؤ جتنی فضیلتیں جاہلیت کے زمانے کی تھیں اور ذکر کی جاتی تھیں

اور دعوے جاہلیت کے تھے خواہ خون کے ہوں یا مال کے وہ سب میرے پانوں کے تلے ہیں (یعنے لغو اور باطل ہیں

اب کوئی نہیں چل سکتا) مگر حاجیوں کا پانی پلانا (جو بنی ہاشم کے سپرد تھا) اور بیت اللہ کی خدمت (جو بنی شیبہ کے سپرد تھی اب بھی

انہی کو ملیگی) پھر آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مقرر خطا کی دیت جو عمد کے مشابہ ہے جب کوڑے اور لاٹھی سے ہو تو سو اونٹ ہیں

ان میں سے چالیس تو گابھن جنکے پیٹ میں بچے ہوں اور باقی ویسے جیسے اوپر گزرے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم معناہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح او فتح مکۃ علی درجۃ البیت او الکعبۃ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے اسی طرح جیسے اوپر گزرا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا کعبہ

شریف کی سیڑھی پر یا اوس کے چوکھٹ پر **ف** یعنے کعبہ شریف کے دروازہ کی چوکھٹ پر یا سیڑھی پر جو اوس سے لگی ہوگی اوپر

چڑھنے کے لیے بعضوں نے کہا اوس وقت ایک لکڑی لگی تھی **عن** مجاھد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ

و ثلاثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین ثنیۃ الی بازل عامھا **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے شبہ عمد کے باب میں

حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ تیس حقے ہیں اور تیس جذعے ہیں اور چالیس اونٹ چھہ برس کے سن سے نو برس کے سن تک کے

عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال فی شبہ العمد اثلاث ثلاث و ثلاثون حقة و ثلاث و ثلاثون

جذعة و اربع و ثلاثون ثنية الی بازل عامها کلها خلفة وبه عن ابی اسحاق عن علقمة والاسود قال

عبد اللہ فی شبه العمد خمس و عشرون حقة و خمس و عشرون جذعة و خمس و عشرون بنات

لبون و خمس و عشرون بنات مخاض **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا شبہ عمد کی

دیت اثلاث کے روسے ہے (یعنی تین قسم سے) تینتیس حقے اور تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ برس بازل تک ہیں **ف**

بازل اوس اونٹ کو بولتے ہیں جسکے دانت نکل آویں اور قوت اوسکی تمام و کمال ہوا اور بعد اوسکے پھر کوئی دانت

نہ پیدا ہوا اور یہہ آٹھویں برس کے تمام ہونے اور نویں برس کے شروع ہونے میں ہوتا ہے تو اس حالت کے بعد پھر کوئی نام نہیں

بازل عام اور بازل عامین کہتے ہیں اور بازل اوس مرد کو بھی بولتے ہیں جو کامل ہو **ت** اور یہہ سب گابھن ہوں **عن**

عبد اللہ فی شبه العمد خمس و عشرون حقة و خمس و عشرون جذعة و خمس و عشرون بنات لبون

و خمس و عشرون بنات مخاض **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے شبہ عمد کی دیت کے باب میں روایت ہے پچیس حقے اور پچیس

جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض **عن علی** رضی اللہ عنہ فی الخطأ ارباعا خمس و عشرون حقة

و خمس و عشرون جذعة و خمس و عشرون بنات لبون و خمس و عشرون بنات مخاض **ترجمہ** حضرت علی سے

روایت ہے دیت خطا میں ارباعا کے روسے (یعنی چار قسمیں) پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس

بنات مخاض (مراد اس خطا سے شاید خطائے عمد ہے جسکو شبہ عمد کہتے ہیں) **عن** زید بن ثابت فی الدیة المغلظة

فذکر مثله سواء قال ابو داؤد قال ابو عبید و غیر واحد اذا دخلت الناقة فی السنة الرابعة فهو

حق والانثی حقة لانه یستحق ان یحمل علیه و یرکب فاذا دخل فی الخامسة فهو جذع و جذعة

فاذا دخل فی السادسة والقی ثنیته فهو ثنی فاذا دخل فی السابعة فهو رباع و رباعیة فاذا دخل

فی الثامنة القی السن الذی بعد الرباعیة فهو سدیس و سدس فاذا دخل فی التاسعة و فطر نابه

و طلع فهو بازل فاذا دخل فی العاشرة فهو مخلف ثم لیس له اسم و لکن یقال بازل عام و بازل عامین

و مخلف عام و مخلف عامین الی ما زاد و قال النضر بن شمیل ابنة مخاض لسنة و ابنة لبون لسنتین

و حقة لثلاث و جذعة لاربع و ثنی لخمس و رباع لست و سدیس لسبع و بازل لثمان قال ابو داؤد

قال ابو حاتم فاذا القی رباعیة فهو رباع و قال ابو عبید اذا القحت فهی خلفة فلا تزال خلفة

الی عشرة اشهر فاذا بلغ عشرة اشهر فهو عشراء قال ابو حاتم اذا القی ثنیه فهو ثنی و اذا القی رباعیته

فهو رباع **ترجمہ** زید بن ثابت سے دیت مغلظہ میں ایسا ہی وہی ہے جیسے اوپر گزرا **ف** تغلیظ کے معنی دیت کو سخت

اور مشکل کر دینا دیت کا اتما ہے قتل خطا مین یعنے بیس بنت مخاض بیس بنت لبون بیس ابن مخاض بیس حقے بیس
جذعے - اب اوسکی تغلیظ شبہ عمد مین ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک یہ ہے کہ ارباعاً کرین یعنی پچیس بنت مخاض پچیس بنت
لبون پچیس حقے پچیس جذعے - اور شافعی اور محمد کے نزدیک یہ ہے کہ اثلاثاً ہو یعنی تیس جذعے اور تیس حقے اور چالیس
ثنیے جیسے اوپر کئی روایات مین گذرا - ابو داؤد نے کہا جب دو برس کا ہو وے اونٹ اور چوتھے سال مین لگے تو وہ حقہ ہی کیونکہ
وہ لائق ہوتی سواری اور بار برداری کے جب پانچوین مین لگے تو وہ جذعہ یا جذع ہی جب چھٹے سال مین لگے اور سامنے کے
دانت نکالے تو وہ ثنی ہی پھر جب ساتوین برس مین لگے تو وہ رباع اور رباعیہ ہے جب آٹھوین برس مین لگی اور وہ دانت
نکالے جو بعد رباعیہ کے ہے تو وہ سدیس اور سدس ہے پھر جب نوین برس مین لگے اور کچلیان اوسکی نکل آوین تو وہ بازل ہی
اور جب دسوین برس مین لگی تو وہ مخلف ہے پھر اوسکا کوئی نام نہین لیکن یون کہتے ہین ایک سال کا بازل دو سال کا بازل
ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف نضر بن شمیل نے کہا بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی بنت لبون دو سال کی اونٹنی حقہ تین
برس کے جذعہ چار برس کی ثنی پانچ برس کی رباع چھہ برس کے سدیس سات برس کی بازل آٹھہ برس کے اور ابو حاتم اور اصمعی نے
کہا جذعہ ایک وقت ہی کسی سن کا نام نہین ہی ابو حاتم نے کہا جب وہ رباعی دانت نکالی تو رباع ہو جاتی ہی - ابو عبید نے
کہا جب وہ حاملہ ہو جاوی تو اوسکو خلفہ کہتی ہین دس مہینے تک پھر دس مہینے کے بعد وہ عشرا ہے دسین مہینے مین اونٹنی کا بچہ
پیدا ہوتا ہے تو شروع حمل سے دس مہینے تک اوسکو خلفہ کہتے ہین پھر عشرا اور عشار - اور ابو حاتم نے کہا جب وہ سامنے کے دانت
نکالے تو اوسکو ثنی کہتے ہین پھر جب رباعیہ نکالے تو وہ رباع ہے **ف** یہ مضمون کتاب الزکوۃ مین گذر چکا ہے یہان پر
دوبارہ ترجمہ کر دیا گیا اسلیے کہ مؤلف نے دوبارہ بیان کیا اور کچھہ کمی بیشی بھی ہے **باب** دیات الاعضاء اعضاء
کی دیت کا بیان **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصابع سواء عشر عشر من الابل **ترجمہ**
ابو موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونگلیان سب برابر ہین اون کی دیت دس دس اونٹ ہین
(یعنی کسی اونگلی کی دیت دوسری اونگلی سے کم زیادہ نہین ہے) **عن** الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الاصابع سواء قلت عشر عشر قال نعم **ترجمہ** اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونگلیان سب برابر ہین
مین نے عرض کیا کیا ہر ایک اونگلی کی دیت دس دس اونٹ ہین آپنے فرمایا ہان **ف** دونون ہاتھہ کی اونگلیان اگر کاٹ ڈالے
تو پوری دیت نفس کی یعنی سو اونٹ دینا ہونگے اسی طرح دونون پاؤن کی اونگلیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ وہذہ سواء یعنی الابہام والخنصر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اونگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین خواہ سامنے کے دانت ہون یا ڈاڑہین ہون یہ اور وہ برابر ہین یعنی
ہر ایک مین پانچ اونٹ ہین کوئی ہو) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسنان سواء
والاصابع سواء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانت برابر ہین اور اونگلیان برابر ہین

عن ابن عباس قال جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم اصابع الیدین والرجلین سواء ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اور پیر دونوں کے انگلیوں کو برابر ٹھہرایا عن عمرو بن شعیب عن ابیه
عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی خطبته وهو مسند ظهره الی الکعبة فی الاصابع عشر
عشر ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خطبے میں آپ اپنی پیٹ کعبے کے طرف تکیہ کیے ہوئے تھے کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں عن عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی الاسنان خمس خمس قال ابو داؤد وجدت فی کتابی
عن شیبان ولم اسمعه منه فحدثناه ابو بکر صاحب لنا ثقة قال ثنا شیبان ثنا محمد یعنی ابن راشد
عن سلیمان یعنی ابن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقوم دیة الخطأ علی اهل القری اربعمائة دینار او عدلها من الورق یقومها علی اثمان الابل فاذا
غلت رفع فی قیمتها واذا هاجت رخصا نقص من قیمتها وبلغت علی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما بین اربعمائة دینار الی ثمان مائة دینار وعدلها من الورق ثمانیة آلاف درهم وقضی
رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اهل البقر مائتی بقرة ومن کان دیة عقله فی الشاء فالفی شاة قال
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العقل میراث بین ورثة القتیل علی قرابتهم فما فضل فللعصبة
قال وقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الانف اذا جدع الدیة کاملة وان جدعت ثندوته فنصف
العقل وفی الرجل نصف العقل وفی المامومة ثلث العقل ثلاث وثلاثون من الابل وثلث او قیمتها
من الذهب او الورق او البقر او الشاء والجائفة مثل ذلک وفی الاصابع فی کل اصبع عشر من الابل
وفی الاسنان خمس من الابل فی کل سن وقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان عقل المرأة بین عصبتها من
کانوا لا یرثون منها شیئا الا ما فضل عن ورثتها وان قتلت فعقلها بین ورثتها وهم یقتلون قاتلهم
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس للقاتل شیء وان لم یکن له وارث فوارثه اقرب الناس الیه ولا یرث
القاتل شیئا قال محمد هذا کله حدثنی سلیمان بن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ترجمہ
عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں میں پانچ
پانچ فرمائے یعنی ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں ابو داؤد نے کہا میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت کی لیکن میں نے
اون سے یہ حدیث کو نہیں سنا پھر ہمارے ایک ساتھی ابو بکر تھے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہوں نے محمد بن راشد سے کہا
انہوں نے سلیمان بیٹے سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے مراد سلیمان بن موسیٰ نے روایت کیا عمرو بن شعیب سے اوس نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا کی دیت کی قیمت کرتے تھے بستی والوں پر چار سو دینار

یا اوس کے برابر چاندی سے اور اوسکی قیمت اونٹون کے مول پر کیا کرتے تہے پہر جب گرانی ہوتی تو اوسکی قیمت بڑہا دیتے
ف یعنی دیت کے اونٹون کے قیمت زیادہ کردیتے تہے **ت** اور جب ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے
گہٹا دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت چارسو دینار سے لیکر آٹھ سو دینار تک پہونچی اور
اوسی کے برابر چاندی سے آٹھ ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے بیل والون پر دوسو گائے کا حکم کیا اور بکری
والون پر دو ہزار بکریونکا راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کا مال مقتول کے وارثون کی میراث
ہے اپنی اپنی قرابت کیموافق (یعنی ترکے کیطرح پہلی ذوی الفروض کو اونکا حصہ ملیگا) پھر جو اون سے بچے وہ عصبہ کو ملیگا
راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا جب پوری ناک کاٹی جاوے تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب سرمہ
کاٹا جاوے (یعنی نیچے کا ٹکڑا جو نرم ہے) تو آدہی دیت لازم ہوگی یعنی پچاس اونٹ یا اوسکے برابر سونا یا چاندی یا سو گائین
یا ہزار بکریان اور جب ایک ہاتہہ کاٹا جاوے تو آدہی دیت لازم ہوگی اسیطرح ایک پانون مین آدہی دیت دینا ہوگی اور ماموہ
(وہ زخم جو دماغ تک پہونچے) مین تہائی دیت دینا ہوگی یعنی تینتیس اونٹ اور ایک تہائی یا اوسقدر قیمت سونے چاندی سے
یا گائین یا بکریان اور جائفہ (جو زخم پیٹ تک پہونچے) مین ایسا ہی ہے اور انگلیون مین ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ
دینا ہونگے اور دانتون مین ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہونگے اور حکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عورت کی جنایت
کی دیت اوسکی عصبات کے درمیان تقسیم ہے (یعنی عورت کوئی جنایت کرے تو دیت اوسکی عصبات کو دینا ہوگی) یعنی اون
لوگون کو جو ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے ہین (جیسے بیٹا چچا باپ بہائی وغیرہ) پس اگر عورت خود قتل کیجاوے
تو اوسکی دیت اوسکے سب وارثون مین تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہونگے (یعنی ذوی الفروض اور عصبات
سب کو استحقاق ہوگا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل کو ترکے مین سے کچہہ نہ ملیگا اور مقتول کا اگر کوئی وارث
نہ ہو تو جو سب سے قریب ناتے والا ہوگا وہی وارث ہوگا لیکن قاتل ہرگز وارث نہ ہوگا **ف** یہ اوسکی قتل کی سزا ہے کہ میراث کے
پانے سے محروم ہوا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال عقل شبه العمد

مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبه قال وزاد نا خلیل عن ابن راشد وذلک ان ینزو الشیطان

بین الناس فیکون دما فی عمیا فی غیر ضغینة ولا حمل سلاح **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوسنے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہہ عمد کی دیت مثل دیت عمد کے سخت ہے اور اوسکا قاتل
نہ مارا جاویگا اور قتل شبہ عمد کیا ہے ایک فساد شیطانی ہے لوگون مین جسمین خون ہو جاوے اور خونی معلوم نہو بغیر کینہ اور ہتہیار
اوٹہانیکے **عن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی المواضح خمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موضحہ مین پانچ اونٹ ہین (مواضح جمع ہے موضحہ کی یعنی وہ زخم جو ہڈی کہول دیوے)

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی العین القائمة السادة لمکانها

بثلث الدیۃ ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا جو آنکھ اپنی جگہہ قائم رہے لیکن بینائی جاتی رہے تو اوسمین تہائی دیت ہے ‪)‬ باب دیۃ الجنین پیٹ
کے بچے کی دیت کا بیان عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین کانتا تحت رجل من ھذیل فضربت
احداھما الاخریٰ بعمود فقتلتھا فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احد الرجلین کیف ندی من لا صاح
ولا اکل ولا شرب ولا استہل فقال اسجع کسجع الاعراب فقضی فیہ غرۃ وجعلہ علی عاقلۃ المرأۃ ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہذیل مین سے ایک شخص کے پاس دو عورتین تہین پہر اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی
سے مار کر قتل کر ڈالا اور دونون طرف والون مین جہگڑا ہوا پہر وہ جہگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جہگڑا یہہ تہا
کہ مقتولہ حاملہ تہی اوسکی پیٹ مین بچہ بہی تہا ضرب سے وہ بہی گیا اوسکی وارث بچہ کی دیت مانگتے تہے اور قاتلہ کے وارث دیت بچہ کی
نہ دیتی تہے اون مین سے ایک نے کہا ہم کیونکر دیت دین اوس شخص کے جو نہ رویا نہ کہایا نہ پیا نہ چلایا اور یہ اس نے مقفیٰ
عبارت مین کہا آپ نے فرمایا کیا تم سجع بولتے ہو دیہاتیون کیطرح پہر آپ نے حکم کیا ایک بردہ دینے کا بچی کی دیت مین
قاتلہ کے وارثون کو حکم کیا عن منصور باسنادہ ومعناہ وزاد فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ
علی عصبۃ القاتلۃ وغرۃ لما فی بطنھا ترجمہ منصور نے اوسی اسناد سے روایت کیا ہے جیسے گزرا زیادہ یہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت کو قاتلہ کے جماعت پر ٹہرایا اور ٹہرایا غرہ کو دیت اوس بچی کی جو پیٹ مین تہا غرہ
کہتے ہین غلام یا لونڈی کو مطلب یہ ہے کہ آپ نے بچے کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا عن المسور بن مخرمۃ
ان عمر استشار الناس فی ملاص المرأۃ فقال المغیرۃ بن شعبۃ شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قضی فیہ بالغرۃ عبد او امۃ فقال ائتنی بمن یشھد معک فاتاہ محمد بن مسلمۃ زاد ھارون فشھد
لہ یعنی ضرب الرجل بطن امرأتہ قال ابوداود بلغنی عن ابی عبید انما سمی ملاصا لان المرأۃ تزلقہ
قبل وقت الولادۃ وکذلک کل ما زلق من الید وغیرہ فقد ملص ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے
حضرت عمر نے مشورہ لیا لوگون سے واسطے اسقاط حمل مین یعنے اسقاط حمل کی دیت کے باب مین اگر کوئی کسی پیٹ والی عورت کو
صدمہ پہونچادے جس سے اوسکا بچہ گر کر ہلاک ہوجاوے ‪)‬ تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میری سامنے اسمین ایک بردہ دینے کا حکم کیا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا ایک اور شخص کو لاؤ جو تمہارے ساتہہ گواہ
دے وہ محمد بن مسلمہ کو لیکر آئی اونہون نے گواہی دی ابوداود نے کہا مجہے ابو عبید سے یہہ پہونچا کہ اسقاط حمل کو املاص کہتے
ہین اسوجہ سے کہ املاص کے معنے ازلاق یعنے پہسلانے کے ہین اور عورت گویا پہسلا دیتی ہے بچے کو جننے سے پہلے اسیطرح ہاتہہ سے
کوئی چیز پہسل جاوے تو اوسکو بہی ملص کہتے ہین عن عمر انہ سأل عن قضیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقام
حمل بن مالک بن النابغۃ فقال کنت بین امرأتین فضربت احداھما الاخریٰ بمسطح فقتلتھا وجنینھا

فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنینہا بغرۃ وان تقتل قال ابوداود قال النضر بن شمیل

المسطح ھو الصولج قال ابوداود وقال ابو عبید المسطح عود من اعواد الخباء ترجمہ حضرت عمرؓ نے اس باب مین دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے تھے (پیٹ کا بچہ گرا دینے مین) تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین دو عورتون کے بیچ مین تہا اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی اوٹھا کر ماری وہ مر گئی اور اوسکے پیٹ کا بچہ بھی گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے بچے کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا اور قاتلہ کے قتل کئے جانیکو فرمایا (قصاصاً) ابوداود نے کہا نضر بن شمیل نے کہا یہ لکڑی روٹی پکانے کی لکڑی تہی۔ ابو عبید نے کہا خیمہ کی ایک لکڑی تہی (مترجم نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہاری لکڑی سے مارنا جس سے مرنے کا گمان ہو قتل عمد ہے اور اوس مین قصاص واجب ہوتا ہے نہ قتل شبہ عمد جیسے امام اعظمؒ نے خیال کیا ہے عن طاؤس

قال قام عمر رضی اللہ عنہ علی المنبر فذکر معناہ لم یذکر وان تقتل زاد بغرۃ عبد او امۃ قال فقال

عمر اللہ اکبر لو لم اسمع بھذا لقضینا بغیر ھذا ترجمہ طاؤس نے حضرت عمرؓ سے ایسی ہی روایت کی جیسی اوپر بیان ہوئی اسمین یہ نہین ہے کہ آپ نے اوس عورت کو قتل کا حکم دیا تہا زیادہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ دینے کا حکم کیا خواہ وہ غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اکبر اگر ہم پہلے سے اسکو نہ سنتے تو ہم کچھہ اور حکم کرتے عن عکرمۃ عن

ابن عباس فی قصۃ حمل بن مالک قال فاسقطت غلاما قد نبت شعرہ میتا وماتت المراۃ فقضی علی

العاقلۃ الدیۃ فقال عمہا انہا قد اسقطت یا نبی اللہ غلاما قد نبت شعرہ فقال ابو القاتلۃ انہ

کاذب انہ واللہ ما استہل ولا شرب ولا اکل فمثلہ یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسجع الجاہلیۃ

وکہانتہا ادّ فی الصبی غرۃ قال ابن عباس کان اسم احداہما ملیکۃ والاخری ام غطیف ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حمل بن مالک کے قصے مین کہ اوس عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا جسکے بال اگ آئے تہے لیکن وہ مرا ہوا نکلا پہر عورت بہی مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری عورت کے کنبے والون سے دیت دلائی اوس مقتولہ کے چچا نے کہا یا رسول اللہ اوس عورت کے پیٹ سے ایسا بچہ گرا جسکے بال نکل آئے تہے قاتلہ کے باپ نے کہا یہ جوہتا ہے قسم خدا کی وہ لڑکا چلایا نہ تہا اوس نے پیا نہ کہایا ایسے لڑکے کا خون لغو ہے (نہ اوسمین دیت ہے نہ قصاص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جاہلیت کی سی مسجع عبارت بولتا ہے جیسے کاہن بولتے تھے (بہت مقفی عبارت بولنا اور بات مین سجع کا خیال رکہنا یہ جاہلیت کے کاہنون اور نجومیون کا طریقہ تھا جو غیب کی بات بتلایا کرتے تہے تاکہ لوگون کو فریفتہ کرین) اور اوس بچے کے بدلے مین ایک بردہ ابن عباسؓ نے کہا کہ اون دو عورتون مین سے ایک کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف عن جابر

بن عبد اللہ ان امراتین من ھذیل قتلت احداہما الاخری ولکل واحدۃ منہما زوج وولد قال فجعل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ المقتولۃ علی العاقلۃ القاتلۃ وبرّأ زوجہا وولدہا قال فقال عاقلۃ

المقتولة ميراثها لنا قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ميراثها لزوجها وولدها ترجمہ جابر بن عبد الله سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتون مین سے ایکنے دوسری کو مار ڈالا اور ہر ایک کا خاوند بھی تہا اور اولاد بھی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والون سے دلائی (یعنے اوسکی قوم والون سے) اور اوسکی خاوند اور اولاد سے کچھ مواخذہ نہین کیا تو مقتولہ کے کنبے والون نے کہا اوسکی میراث ہم کو ملیگی (اسوجہ سے کہ اگر وہ جنایت کرتے تو اوسکی دیت ہم دیتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین میراث اوسکی اوسکے خاوند اور اولاد کو ملیگی (لیکن جنایت کی دیت تم لوگون کو دینا ہوگی یہہ حکم شرع شریف کا ہے) عن ابی هريرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت احداهما الاخرى بحجر فقتلتها فاختصموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم دية جنينها غرة عبد او وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن النابغة الهذلي يا رسول الله كيف اغرم دية من لا شرب ولا اكل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان من اجل سجعه الذي سجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے بنی ہذیل مین سے دو عورتین لڑین آپس مین اور ایک نے دوسری کو پتھر کو مار ڈالا پھر وہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ اوسکی بچہ کی دیت تو غرہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کا حکم فرمایا مارنیوالے کی جماعت پر اور اوس عورت کا وارث کیا اوس کے لڑکے کو اور جو اوس کے ساتھ تہے تو حمل بن مالک بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ مین کیونکر تاوان دون۔ جس نہ شرب نہ اکل نہ نطق نہ استہل فمثل ذلک یطل۔ اوس بچے کا جس نے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا ایسا خون تو لغو ہے آپ نے فرمایا یہہ کاہنون کا بہائی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اوس نے مسجع عبارت بولی ف امر باطل کے حق کرنیکی لیے لیکن احقاق حق کی لیے مسجع عبارت بولنا درست ہے خود اللہ نے اور اوس کے رسول نے مسجع الفاظ استعمال کیے ہین اور کاہن لوگ غلط مضامین مین عمدہ الفاظ بولتے تہے لوگونکو بہکانے کی لیے (مرقاۃ الصعود) عن ابی هريرة في هذه القصة قال ثم ان المرأة التي قضى عليها بالغرة توفيت فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بان ميراثها لبنيها وان العقل على عصبتها ترجمہ ابوہریرہ سے اس قصے مین روایت ہے مقرر وہ عورت جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا حکم فرمایا تھا مر گئی پھر حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی اوسکے بیٹے کے لیے ہے اور دیت عصبہ پر ہے (عصبہ وہ وارث اوسکی باپ کی قوم مین سے ہون جیسے چچا وادا وغیرہ) عن بريدة ان امرأة حذفت امرأة فاسقطت فرفع ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل في ولدها خمس مائة شاة ونهى يومئذ عن الحذف قال ابو داود كذا الحديث خمس مائة شاة والصواب مائة شاة ترجمہ روایت ہے بریدہ سے ایک عورتنے دوسری عورت کو پتھر مارا اوسکا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپنے اوس سے

بچہ کے بدلے مین پانسو بکریان دلائین اور آیندہ کے لیے لوگون کو پتھر مارنے سے منع کیا ابو داؤد نے کہا روایت ایسی ہی ہے پانچسو
بکریون کی اور صحیح سو بکریان ہین اکثر لوگون کی عادت ہی خالی ڈھیلی اور پتھر چلایا کرتے ہین کسو کے لگ جاتا ہی آپ نے اس
سے منع کیا **عن** ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ عبد او امۃ او فرس او
بغل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو بچہ کہ پیٹ مین مر گیا اوسکے بدلے غرہ غلام
ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر دیا جاوے **عن** الشعبی قال الغرۃ خمس مائۃ درھم قال ابو داؤد قال
ربیعۃ الغرۃ خمسون دینارا **ترجمہ** شعبی نے کہا غرہ کی قیمت پانسو درم ہین ابو داؤد نے کہا ربیعہ نے کہا پچاس دینار ہین

باب فی دیۃ المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان **عن** ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی دیۃ المکاتب یقتل یؤدی ما ادی من مکاتبتہ دیۃ الحر و ما بقی دیۃ المملوک **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جب مکاتب قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت مین سے ادا کر چکا ہی اوس قدر
حصہ کی دیت مثل آزاد کی دیجاوے اور باقی کی مثل غلام کے (اوسکی قیمت ادا کرین) **عن** ابن عباس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او ورث میراثا یرث علی قدر ما عتق منہ **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہی جب مکاتب کوئی حد کا کام کرے یا ترکے کا وارث ہو تو جسقدر آزاد ہوا ہے اوسکے موافق وارث ہوگا اور اوسی لحاظ
سے اوس پر حد پڑیگی مثلا نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو نصف آزاد سمجھا جاویگا اور نصف غلام اسیطرح اور صورتون مین
عمل ہوگا **باب** فی دیۃ الذمی ذمی کی دیت کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال دیۃ المعاھد نصف دیۃ الحر **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے
دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد والے کی دیت بہ نسبت آزاد کے آدھی ہی (یعنے جو کافر
دار الاسلام مین عہد کے رو سے رہتا ہو اوسکی دیت مسلمان کی آدھی ہی) **باب** فی الرجل یقاتل الرجل فیدفعہ
عن نفسہ ایک شخص دوسرے سے لڑے وہ اوسکو دفع کرے تو کچھ سزا نہ ہوگی دفع کرنے والے کو **عن** یعلی قال قاتل اجیری
رجلا فعض یدہ فانتزعھا فندرت ثنیتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدرھا وقال اترید ان
یضع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل قال واخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن جدہ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ اھدرھا
وقال بعدت سنہ **ترجمہ** یعلی سے روایت ہی ایک نوکر نے لڑائی کی ایک شخص سے تو اوسکا ہاتھ مونہہ سے کاٹا اوس نے
اپنا ہاتھ کھینچا تو اوسکا دانت نکل پڑا پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے لغو کر دیا (یعنے دیت نہ دلائی اسکی دانت کی)
اور آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے مونہہ مین دیدے اور تو اوسکو اونٹ کی طرح چبا ڈالے راوی نے کہا مجھسے
ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا اپنے دادا سے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اوس دانت کی دیت نہ دلائی اور کہا خدا کرے اوسکا دانت دور
ہو **عن** یعلی بن امیۃ بھذا زاد ثم قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للعاض ان شئت ان تمکنہ من یدک

فیعضها ثم تنزعها من فیه وابطل دیته اسنانه **ترجمہ** یعلے بن امیہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا اگر تو چاہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اوس کے مونھ میں دے وہ کاٹے پھر تو اوسکو گھسیٹ لے اور نہ دلائی دیت اوسکی دانتوں کی **باب** فیمن تطبب بغیر علم جو شخص علم طب نہ جانتا ہو اور وہ کسی کا علاج کرے تو کیا سزا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تطبب ولا یعلم منه طب فهو ضامن **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اونے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طبابت نہ جانتا ہو اور وہ اپنے کو خواہ نخواہ طبیب ٹھہراوے حالانکہ طبابت میں مشہور نہیں ہے اور اوس کے علاج سے کوئی مرگیا تو وہ ضامن ہے **ف** یعنی اوسکو دیت دینا ہوگی **عن** عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز حدثنی بعض الوفد الذین قدموا علی ابی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما طبیب تطبب علی قوم لا یعرف له تطبب قبل ذلک فاعنت فهو ضامن قال عبد العزیز اما انه لیس بالنعت انما هو قطع العروق والبط والکی **ترجمہ** عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ بعض لوگ جو میری باپ پاس آئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طبیب نہ ہو اور وہ علاج کرے اور اوسکی طب دانی مشہور نہ ہو پھر اوس کے علاج سے نقصان پہونچے تو وہ ضامن ہے جیسے فصد کھولنے میں کوئی رگ کاٹ ڈالے یا بری طور سے زخم چیرے یا داغ دیوے کہ مریض ہلاک ہو جاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی۔ **باب** فی دیة الخطأ شبه العمد قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مسدد خطب یوم الفتح ثم اتفقا فقال الا ان کل مأثرة کانت فی الجاهلیة من دم او مال تذکر وتدعی تحت قدمی الا ما کان من سقایة الحاج وسدانة البیت ثم قال الا ان دیة الخطأ شبه العمد ما کان بالسوط والعصا مائة من الابل منها اربعون فی بطونها اولادها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا فتح مکے کے روز تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ جتنی فضیلتیں جاہلیت کے زمانے کی تھیں اور انکا ذکر ہوا کرتا تھا یا جتنی دعوی جاہلیت کی ہون خون یا مال کی وہ سب میری پاؤن کے تلے ہیں (یعنی باطل اور نامسموع ہیں) مگر حاجیوں کا پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت پھر آپ نے فرمایا خبردار ہو خطا شبہ عمد کی دیت جو کوڑے یا لاٹھی سے ہو سو اونٹ ہیں ان میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں **ف** یہ حدیث اوپر گذر چکی شبہ عمد کی دیت میں اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں اس مقام پر نہیں ہے مگر نسخہ مطبوعہ مصر میں پھر مکرر موجود ہے اس لیے ہم نے بھی مکرر لکھدی اور اوسکا ترجمہ دوبارہ لکھدیا **باب** فی جنایة العبد یکون للفقراء فقیر مفلس کا اگر کا کوئی جنایت کرے تو اوس سے دیت کا مؤاخذہ نہ ہوگا **عن** عمران بن حصین ان غلاما لاناس فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنیاء فاتی اهله النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله انا

الناس فقضی ... فلم یجعل علیہ شیئا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فقیروں میں سے کسی کے لڑکے نے کسی امیر زادے کے لڑکے
کا کان کاٹ ڈالا سو اس غریب زادے کے سب لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
ہم لوگ تو فقیر ہیں سو آپ نے ان پر کچھ بھی نہ ٹھہرایا یعنی ان سے دیت دلائی اس لیے کہ وہ فقیر تھے دیت کہاں سے
دیتے اور قصاص نہ لیا اس وجہ سے کہ جنایت خطا سے ہوگی یا جانے نابالغ ہوگا ایسے شخص کی دیت بیت المال میں سے
امام ادا کرے **باب** فیمن قتل فی عمیا بین قوم جو شخص اندھا دھند میں مارا جاوے اور اسکا قاتل معلوم نہ ہو **عن** ابن
عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا یکون بینہم بحجر او بسوط فعقلہ عقل
الخطاء ومن قتل عمدا فقود یدیہ فمن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نغیہ میں مارا گیا یا پتھر
چلانے میں ان میں کوئی شخص مارا گیا پتھر سے یا کوڑے سے مارا گیا تو دیت اس کی خطا کی دیت ہوگی اور جو قصدا مارا
گیا تو موجب قصاص کا ہے **ف** اگرچہ پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے کیونکہ وہ عمد ہے **ت** اور جو دونوں میں پڑ کے
قاتل کے بچانے کے لیے حائل ہو تو اس پر خدا کی اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے **باب** فی الدابۃ تنفح برجلہا
اگر جانور کسی کو لات مارے تو جانور کے مالک سے مواخذہ نہ ہوگا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الرجل جبار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا پاؤں جبار ہے یعنی بیکار ہے اس میں دیت
نہ ہوگی **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر
جبار وفی الرکاز الخمس قال ابو داود العجماء المنفلتۃ التی لا یکون معہا احد وتکون بالنہار لا تکون
باللیل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپایہ کا تلف کرنا باطل ہے **ف** یعنی اگر کسی چوپائے
نے کسی کا مال یا آدمی کو تلف کر دیا تو کچھ لازم نہیں آتا اور چوپائے والے پر ضمان بھی نہیں آتا اور یہ اس صورت میں ہے کہ
جانور کے ساتھ کوئی ہانکنے والا وغیرہ نہ ہو اور اگر ہوں تو وہی ضامن ہیں یا پیٹھ پر سوار ہو وہ ضامن ہے اور یہ محمول ہے
ضامن نہ ہونا اس صورت پر کہ جب مال تلف کر دے چھوٹ کر باوجود احتیاط مالک کے **ت** اور کان اور کنواں بھی باطل ہے
ف یعنی جب کسی نے کان کھدوا یا کنواں اپنے ملک کی زمین میں پھر ان دونوں میں سے کوئی گر پڑا یا کنواں کے کھودنے کو مقرر
ہوا اور گر کر ہلاک ہو گیا تو ان صورتوں میں کھدانے والوں پر ضمان نہیں ہے **ت** اور گاڑا ہوا زمین میں خمس دینا ہوگا رکاز
جو مال زمین میں گڑا ہو اس لیے اس میں سے پانچواں حصہ امام لیگا باقی پانے والے کا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم النار جبار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ باطل ہے یعنی کوئی
آگ اپنی زمین میں جلا دے اور وہ ہوا سے اوڑ کر کسی کے گھر یا اسباب میں لگ جاوے تو کچھ تاوان جلانے والے پر لازم نہ ہوگا
باب القصاص من السن دانت کے قصاص کا بیان **عن** انس بن مالک قال کسرت الربیع اخت

انس بن النضر ثنية امرأة فاتوا النبي صلی اللہ علیه وسلم فقضی بکتاب الله القصاص فقال انس بن النضر
والذی بعثك بالحق لا تکسر ثنيتها اليوم قال يا انس كتاب الله القصاص فرضوا بارش اخذوه فعجب
النبي صلى الله عليه وسلم وقال ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره قال ابو داود سمعت احمد بن
حنبل قيل له كيف يقتص من السن قال تبرد ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع انس بن النضر کی بہن ربیع بہی
نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا وسکے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اللہ کی کتاب کے موافق قصاص کا
حکم کیا انس بن النضر نے کہا قسم اوس شخص کی آپ کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا اوسکا دانت تو آج توڑا جاویگا آپ نے فرمایا انس اللہ کے
کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا پہر جس عورت کا دانت ٹوٹا تہا اوسکے وارث دیت لینے پر راضی ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تعجب کیا اور فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہین کہ اگر اللہ کے بہروسے پر کسی بات پر قسم کہا بیٹہین تو اللہ اون کی قسم سچی
کر دے تو انس نے غصے مین اللہ کے بہروسے پر قسم کہالی تہی کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا اللہ نے ویسا ہی کر دیا

اخر كتاب الديات

تمام ہوئی کتاب دیتون کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول كتاب السنة

کتاب اتباع سنت کی شروع ہوئی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا عن

ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وسلم افترقت اليهود على احدى او ثنتين وسبعين فرقة و
تفرقت النصارى على احدى او ثنتين وسبعين فرقة تفترق امتی علی ثلاث وسبعين فرقة ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئے یہود اکہتر یا بہتر فرقون پر (شک ہے راوی کا) اور متفرق ہوگئے
نصاری اکہتر یا بہتر فرقون پر (شک ہے راوی کا) اور میری امت متفرق ہوگی تہتر مذہب پر ف مگر سب فرقے میرے
امت مین داخل ہین اور جو غلطی پر ہین وہ جہنم مین جاوینگے لیکن ہمیشہ جہنم مین نہ رہینگے مثل کافرون کی عن
معاوية بن ابی سفيان انه قام فقال الا ان من قبلكم من اهل الكتاب افترقوا على ثنتين وسبعين ملة
وان هذه الملة ستفترق على ثلاث وسبعين ثنتان وسبعون فی النار وواحدة في الجنة وهی الجماعة
زاد ابن يحيى وعمرو في حديثيهما وانه سيخرج من امتی اقوام تجاری بهم تلك الاهواء كما يتجارى
الكلب لصاحبه وقال عمرو الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان
سے روایت ہے وہ کہڑے ہوئے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون مین کہڑے ہوئے اور فرمایا آگاہ ہو جو
تم سے پہلے اہل کتاب (یہود اور نصاری) بہتر فرقے ہوگئے اور اس امت کے لوگ قریب ہین کہ تہتر فرقے ہو جاوینگے
بہتر جہنم مین جاوینگے اور ایک جنت مین جاویگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے (جو قائم ہے اللہ

اور پیرو ہی صحابہ اور تابعین اور ائمہ راشدین علیہم الرضوان کا اور طریقہ توسط اور اعتدال ہی افراط اور تفریط سے درمیان

مین جبریہ اور قدریہ اور روافض اور خوارج اور مشبہہ اور معطلہ کے ابن یحیی اور عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ میری امت

مین ایسے لوگ پیدا ہونگے جن مین گمراہیان ایسی سما جاینگی جیسے کلب ایک مرض ہے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے

پیدا ہو جاتا ہی انسان کی ہر رگ اور جوڑ مین سما جاتا ہے ایسی ہی بدعتین اون کی ہر رگ و ریشہ مین سما جاوینگی **باب**

مجانبۃ اہل الاہواء اہل بدعت کی صحبت سے پرہیز کرنا اور اون سے جدا رہنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الایۃ ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات

الی اولو الالباب قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رایتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ

فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروہم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی ہو الذی انزل علیک الکتاب اخیر تک ـ یعنی اللہ وہ ہی جسنے اوتاری تجپر کتاب اوس مین

بعضی آیتین صاف ہین کہلی ہوئی وہ جڑ ہین کتاب کی اور بعضے مشکل مین پہلو دار جنکے دلون مین گمراہی ہی وہ پیچہے پڑ

جاتے ہین ان مشکل دہوکے والی آیتون کے فساد کرنے کے لیے اور اوسکا مطلب حاصل کرنیکو حالانکہ نہین جانتا کوئی

مطلب انکا سواے اللہ کے) پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اونہین دیکہو جو پیچہے پڑ جاتی ہین قرآن کی دہوکے والی آیتون

کی تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو اون سے بچو یعنی اونکی صحبت سے پرہیز کرو **ف** قرآن کی آیتین دو طرح

کی ہین محکم اور متشابہ ـ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف صاف کہلا ہی ـ اور متشابہ وہ ہی جسکا مطلب صاف نہین بلکہ اوس مین

دہوکہ پڑتا ہے ـ سو محکم آیتین قرآن کی جو ہین اونہین پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کہوج کرنا اور اوس کی اصل ڈہونڈنیکا

کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا کہ جنکے دلون مین کپٹ اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کہوج کرتے

ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کہوج کرین تو وہ لوگ وہی ہین کپٹ اور گمراہی والون مین سے جن کا خدا نے

قرآن مین نام لیا اور تمہین بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تاکہ اون کی صحبت کا اثر تم کو نہ ہو اور مسلمانون کو واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے

محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کی اصل مطلب خدا پر حوالہ کرے جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہم کو کیا ضرور جو اوس مین کہوج

کرین اور ناحق فتنہ مین گرفتار ہوں ـ اب تفصیل متشابہ اور محکم آیتون کی بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین مذکور ہے

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ **ترجمہ** ابوذر سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگ ترین اعمال خدا کے واسطے آپس مین دوستی رکہنا اور خدا ہی کے لیے دشمنی رکہنا

ہی یعنی خدا کے لیے دوستی اور دشمنی یہہ ہے کہ اوس مین دنیا کا علاقہ نہ ہو خالص خدا کے واسطے ہو **عن** عبد اللہ بن کعب بن مالک

وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک وذکر ابن السرح قصۃ تخلفہ عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایہا الثلاثۃ

حتی اذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادة وهو ابن عمی فسلمت علیه فواللہ ما رد علی السلام ثم
ساق خبر تنزیل توبته ترجمہ عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ کعب کو لیکر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے
ہوگئے تھے اونکے سب بیٹوں میں سے اور بیان کیا قصہ اونکے پیچھے رہ جانیکا غزوہ تبوک میں سے تو کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کردیا مسلمانوں کو ہم تین آدمیوں سے باتیں کرنیکو اسوجہ سے کہ ہم سے گناہ سرزد ہوا تھا یعنے جہاد کے لیے نہ نکلنا اور پیچھے
رہ جانا یہانتک کہ جب بہت دن ہوگئے تو میں ابو قتادہ کے باغ کے دیوار پر چڑھ کر اون کے پاس گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے
تھے تو میں نے اونکو سلام کیا قسم خدا کی انہوں نے میری سلام کا جواب نہ دیا پھر بیان کیا اون کے توبہ اترنے کا قصہ جو پیچھے گذرچکا

باب ترک السلام علی اهل الاهواء اہل بدعت کو سلام کا جواب نہ دینا **عن** عمار بن یاسر قال قدمت علی
اهلی وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فسلمت علیه فلم یرد
علی قال اذهب فاغسل هذا عنك ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے میں اپنے گھر کے لوگوں کے پاس آیا اور میرے ہاتھ
پھٹ گئے تھے تو اونہوں نے زعفران میرے ہاتھوں میں لتھیڑ دیے جب میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا تو میں
نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا جا اپنے ہاتھ کو دھو ڈال اسے **عن** عائشة رضی اللہ عنها انه اعتل
بعیر لصفیة بنت حیی وعند زینب فضل ظهر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لزینب اعطیها بعیرا
فقالت انا اعطی تلك الیهودیة فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فهجرها ذا الحجة والمحرم وبعض صفر
ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہوگیا اور ام المؤمنین زینب
کے پاس ایک اونٹ فاضل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین زینب سے فرمایا تم وہ اونٹ صفیہ کو دیدو انہوں نے کہا کہ
اس یہودیہ کو دیدوں یہ انہوں نے طعن سے کہا چونکہ بی بی حضرت صفیہ یہودی تھیں اور اونکو حقیر جانا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غصے ہوگئے اور آپ نے زینب سے بات کرنا چھوڑ دی ذیحجہ اور محرم اور کچھ صفر کے دنوں تک **باب** النهی عن الجدال فی
القرآن قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال المراء فی القرآن کفر ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں شک کرکے جھگڑنا کفر ہے **ف** خطابی نے کہا علمانے اختلاف کیا ہے حدیث
کی تاویل میں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے قرأت میں مثلاً ایک قرأت کو خدا کی طرف سے کہے دوسری کا انکار کرے حالانکہ ساتوں قرأتیں خدا
کی طرف سے ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جھگڑا کرے متشابہ آیتوں میں اونکا انکار کرے اونکے معانی ظاہر دکھا کر شبہات عقلی وفلسفی جیسے اہل کلام کا دستور
ہے **باب** فی لزوم السنة اتباع حدیث ضروری ہے جیسے اتباع قرآن ضروری ہے **عن** المقدام بن معدی
کرب عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه قال الا انی اوتیت الکتاب ومثله معه
الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا
القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه الا لا یحل

الا لا يحل لكم لحم الحمار الاهلي ولا كل ذي ناب من السبع ولا لقطة معاهد الا ان يستغني عنها صاحبها ومن
نزل بقوم فعليهم ان يقروه فان لم يقروه فله ان يعقبهم بمثل قراه ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہون مین کتاب یعنے قرآن اور اوسکے ساتھ اوسی کی مثل اور بھی خبر
تم خبردار ہو جاؤ قریب ہے جو ایک شخص پیٹ بھر (یعنے آسودہ) اپنے چھپرکھٹ پر پڑا ہوا کہیگا تم اس قرآن ہی کو اختیار کرو اور جو
قرآن مین حلال پاؤ اسکو تو حلال جانو اور جو قرآن مین حرام پاؤ بس اوسکو حرام جانو سن رکھو گدہا تمہاری لیے حلال نہین ہے (گہریلو بستی کا)
اور نہ ہر دانت والا درندون مین سے (یعنی جیسے چیتا کتا شیر وغیرہ) اور نہ ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب مالک اوسکا اوس سے بے پروا
ہو (یعنی ایسی کم قیمت چیز ہو یا مال ہو کہ مالک کو اوسکی کچھ پروا نہو) اور جو شخص کسی قوم پاس مہمان ہو تو اوس قوم کو اوس مہمان
کی مہمانی لازم ہے اور جو وہ قوم اوسکی مہمانی نکرے تو اوس مہمان کو پہونچ سکتا ہے کہ اوس قوم سے اپنی مہمانی کے مقدار
لیوے (بجبر یا کسی اور طرح سے یہ حکم منسوخ ہے ابتدائی اسلام مین تہا پہر اسپر عمل نہین رہا) عن يزيد بن عميرة وكان
من اصحاب معاذ بن جبل اخبره قال كان لا يجلس مجلسا للذكر حين يجلس الا قال الله حكم قسط هلك المرتابون
فقال معاذ بن جبل يوما ان من ورائكم فتنا يكثر فيها المال ويفتح فيها القرآن حتى ياخذه المؤمن والمنافق
والرجل والمرأة والصغير والكبير والعبد والحر فيوشك قائل ان يقول ما للناس لا يتبعوني وقد قرأت
القرآن ما هم بمتبعي حتى ابتدع لهم غيره فاياكم وما ابتدع فان ما ابتدع ضلالة واحذركم زيغة
الحكيم فان الشيطان قد يقول كلمة الضلالة على لسان الحكيم وقد يقول المنافق كلمة الحق قال قلت لمعاذ
ما يدريني ان الحكيم قد يقول كلمة الضلالة وان المنافق قد يقول كلمة الحق قال بلى اجتنب من كلام الحكيم
المشتهرات التي يقال ما هذه ولا يثنينك ذلك عنه فانه لعله ان يراجع وتلق الحق اذا سمعته فان على
الحق نورا قال ابو داود قال معمر عن الزهري في هذا ولا ينئينك ذلك عنه مكان يثنينك وقال
صالح بن كيسان عن الزهري في هذا المشبهات مكان المشتهرات وقال لا يثنينك كما قال عقيل وقال
ابن اسحاق عن الزهري قال بلى ما تشابه عليك من قول الحكيم حتى تقول ما اراد بهذه الكلمة ترجمہ
یزید بن عمیرہ سے روایت ہے جو معاذ بن جبل کے ساتھیون مین سے تہا کہ معاذ بن جبل جب وعظ کہنے کو بیٹھتے تو یہ کہتے اللہ بڑا عادل
حاکم ہے شک کرنیوالے تباہ ہوگئے ایک روز اونہون نے کہا تمہارے بعد بڑے بڑے فساد ہونگے اور مال بہت ہوجاویگا یعنی
لوگ بہت مالدار اور غنی ہونگے بہ نسبت اس زمانہ کے اور قرآن آسان ہوجاویگا یہانتک کہ حاصل کرینگے اوسکو
مومن اور منافق اور مرد اور عورت اور بڑے اور چہوٹے اور غلام اور آزاد پہر قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے لوگون کو کیا ہوا ہے
جو میری پیروی نہین کرتے حالانکہ مین قرآن پڑھ چکا ہون اب وہ میری پیروی نہ کرینگے جبتک مین انکے واسطے ایک نئی
چیز نہ نکالون سوا قرآن کے پہر جو وہ نئی چیز نکالے تم اوس سے بچو کیونکہ جو نئی بات نکلیگی وہ گمراہی ہے اور مین تمکو ڈراتا ہون عالم کی گمراہی

کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبانی کہتا ہے کبھی منافق سچی بات : کہتا ہے یزید نے کہا معاذ سے کہا یہ کیونکر معلوم ہو کہ عالم گمراہی کی بات کہو اور منافق بھی سچی بات
ہان ہو سکتا ہے تو عالم کی اون باتون سے بچ جو مشہور ہو جاوین غلطی اور جو شبہہ کے ساتھ اور سب لوگ اسکا انکار کرین مگر ایسی باتون
سے تو عالم سے نہ پھر اسلیے کہ گمان ہے اوسکے پھر جانے کا اور ہدایت پر آجانیکا بسبب روشنی علم کے اور پکڑ لے تو حق کو جب سنے اوسکو
کیونکہ حق مین ایک روشنی ہوتی ہے **ف** جو خود بخود ہر ایک شخص کو معلوم ہو جاتی ہے بشرطیکہ منصف اور حق کا طالب ہو اور باطل
کی تاریکی اور ظلمت کبھی نہین چھپتی - معاذ بن جبل رض نے سہل سے نشانی باطل کی بیان کردی وہ یہ ہے کہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ
مین اوسکا نشان نہ ہو ایک نئی بات ہو جسکو عقل سلیم قبول نکرے اور عالم کے فتنے سے ڈرایا اس واسطے کہ عالم کا فتنہ بہت سخت اور
مشکل ہوتا ہے وہ جھوٹی جھوٹی دلیلون سے عوام کو فریفتہ کر لیتا ہے اور لوگ اوسکے فریب مین آجاتے ہین ہمارے زمانے مین دیکھیے
جتنی خرابیان اور تباہیان دین اسلام پر آئی ہین اکثر مولویون کے اختلافات اور تعصبات سے واقع ہوئی ہین انہون نے اختلاف اور
پھوٹ کے دروازے کھولدیا اور جو اتفاق اور اتحاد اللہ اور اوس کے رسول نے قائم کیا تھا اوسکو توڑ ڈالا نئی نئی باتون کا رواج دیا جو زمانہ
نبوی مین نہ تھین اور پھر یہی خیال نہ کیا کہ ان نئی باتون سے دین کی ترقی ہو اب طالب حق کو کوئی چارہ نہین ہے بجز اسکے کہ کتاب
اللہ کو دیکھے اور ہر اختلاف مین اوسکی طرف رجوع کرے اگر کتاب اللہ مین وہ مسئلہ نہ ملے تو کسی معتبر کتاب مین حدیث کی دیکھے اور اوس پر عمل کرے

یہ حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہین

عن سفیان قال کتب رجل الی عمر بن عبد العزیز یسالہ عن القدر فکتب اما بعد اوصیک بتقوی اللہ
والاقتصاد فی امرہ واتباع سنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک ما احدث المحدثون بعد ما جرت بہ سنتہ
وکفوا مؤنتہ فعلیک بلزوم السنۃ فانہا لک باذن اللہ عصمۃ ثم اعلم انہ لم یبتدع الناس بدعۃ الا قد
مضی قبلہا ما ہو دلیل علیہا او عبرۃ فیہا فان السنۃ انما سنہا من قد علم ما فی خلافہا ولم یقل
ابن کثیر من قد علم من الخطا والزلل والحمق والتعمق فارض لنفسک ما رضی بہ القوم لانفسہم فانہم
علی علم وقفوا وببصر نافذ کفوا ولہم علی کشف الامور کانوا اقوی وبفضل ما کانوا فیہ اولی فان
کان الہدی ما انتم علیہ لقد سبقتموہم الیہ ولئن قلتم انما حدث بعدہم ما احدثہ الا من اتبع غیر
سبیلہم ورغب بنفسہ عنہم فانہم ہم السابقون فقد تکلموا فیہ بما یکفی ووصفوا منہ ما یشفی فما دونہم
من مقصر وما فوقہم من محسر وقد قصر قوم دونہم فجفوا وطمح عنہم اقوام فغلوا وانہم بین ذلک لعلی
ہدی مستقیم کتبت تسال عن الاقرار بالقدر فعلی الخبیر باذن اللہ وقعت ما اعلم ما احدث الناس من محدثۃ
ولا ابتدعوا من بدعۃ ہی ابین اثرا ولا اثبت امرا من الاقرار بالقدر لقد کان ذکرہ فی الجاہلیۃ الجہلاء
یتکلمون بہ فی کلامہم وفی شعرہم یعزون بہ انفسہم علی ما فاتہم ثم لم یزدہ الاسلام بعد الا شدۃ ولقد
ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر حدیث ولا حدیثین وقد سمعہ منہ المسلمون فتکلموا بہ فی

بجہالتہ وبعدُ فاتہ یقینا وتسلیما لربہم وتضعیفا لانفسہم ان یکون شئ لم یحط بہ علمہ ولم

یحصہ کتابہ ولم یمض فیہ قدرہ وانہ مع ذلک لفی محکم کتابہ منہ اقتبسوہ ومنہ تعلموہ

ولئن قلتم لم انزل اللہ آیۃ کذا ولم قال کذا لقد قرأوا منہ ما قرأتم وعلموا من تاویلہ ما

جہلتم قالوا بعد ذلک کلہ بکتاب وقدر وما یقدر یکن وما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم

یکن ولا نملک لانفسنا نفعا ولا ضرا ثم رغبوا بعد ذلک ورہبوا ترجمہ سُفیان ثوری سے روایت ہے ایک

شخص نے عمر بن عبد العزیز سے لکھکر تقدیر کو پوچھا اونہون نے اوس کے جواب مین لکھا بعد حمد ونعت کے معلوم ہو

مین تجھکو وصیت کرتا ہون اللہ سے ڈرنے کی اور اوس کے حکم پر چلنے کی اور اوس کے نبی کی سنت پر چلنیکی اور جو باتین

بدعتیون نے نکالین ہین اون کو چھوڑ دینے کی عجب تیون نے یہ باتین اوسوقت نکالین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی سنت جاری ہو چکی تہی اور یہ لوگ سبکدوش ہوگئے تہے بدعت کی نکالنی سے اسوجہ سے کہ سنت آنحضرت صلعم کی کافی ووافی

تہی بدعت کی حاجت نہین تہی، تو لازم ہے تجہپر سنت پر عمل کرنا کیونکہ سنت پر عمل کرنیسے تو گمراہی سے بچیگا اللہ کے حکم سے

پہر یہ بہی سمجھ لے کہ لوگون نے کوئی بدعت ایسی نہین نکالی جسکی باطل ہونے پر دلیلین گزر نہ چکی ہون یا اوسکی دیکھنے سے

عبرت نہ ہوتی ہو کیونکہ سنت کو اوس شخص نے جاری کیا جو جانتا تہا کہ اوسکی خلاف کرنے مین کیا کیا خطائین اور لغزشین اور

حماقتین اور فکرین ہونگی پس تو اختیار کرلی اپنے لیے وہ طریقہ جو اختیار کیا تہا جماعت سلف نے اپنے لیے کیونکہ وہ علم دین کو

خوب جانتے تہے اور جسکام سے اونہون نے منع کیا اوسے خوب سوچکر منع کیا اور وہ لوگ ہم سے زیادہ قادر تہے مطلب سمجھنے پہ

اور جو فضیلتین اون مین نہین ذکی وجہ سے وہ اور زیادہ بہتر تہے اگر جس طریقے پر تم ہو وہی ہدایت ہو تو تم اون سے آگے بڑہ

گئے اگر تم یہ کہو کہ جن لوگون نے نئی باتین نکالین ہے وے اگلے لوگون کی راہ پر نہین چلے اور اون سے تنفر کیا تو ہم بہی کہینگے کہ اگلے

لوگ ہی بہتر تہے اور وان سے آگے نہی ہوئے تہے اور اونہون نے بیان کردیا جتنا کافی ہے اور کہہ دیا جس قدر شافی ہے اون سے نیچے

بہی جگہہ نہین اور ماوان سے آگے بہی جگہہ نہین بعضے لوگون نے اون سے کمی کی (یعنے تفریط) انہون نے جفا کی بعضے لوگ اون

سے بڑہ گئے انہون نے غلو کیا (یعنے افراط اور تعصب) اور اگلے لوگ بیچ بیچ مین سیدہے راہ پر تہے تم نے لکھکر تقدیر کا حال پوچھا

تہا تو اللہ کے حکم سے تم نے یہ سوال اوس سے کیا جو خوب جانتا ہے مین تو یہہ سمجھتا ہون کہ جتنی بدعتین لوگون نے نکالین ہین اور

جتنی نئی باتین ایجاد کی ہین اون سب مین تقدیر کا بیان قسم مین خوب کہلا ہوا اور خوب منضبط ہے یہانتک کہ جاہلیت کے

زمانے مین جاہل لوگ بہی اپنی اپنی کلام مین تقدیر کا ذکر کرتے تہے اور اپنے شعرون مین تقدیر سے اپنی مصیبت دفع کرتے تہے

پہر اسلام نے اس خیال کی اور مضبوطی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو حدیث مین نہین بلکہ کئی حدیثون مین تقدیر

کا بیان فرمایا اور مسلمانون نے آپ سے سنا اور اوسکو بیان کیا آپ کی حیات مین اور آپ کی وفات کے بعد اوسپر یقین کرکے اور اوس کو

ان کے اور اپنے تئین ضعیف سمجھکے (نہ قادر مطلق جیسے قدریہ سمجھتے ہین) کوئی شی ایسی نہین کہ اللہ کے علم مین نہ آئی ہو یا اوسکی

کتاب مین نہ لکھی ہو یا اوسکی پیدایش مین تقدیر پروردگار کی نہ ہو چکی ہو باوجود ان سب باتون کے تقدیر کا ذکر اللہ جل جلالہ
کی پکی کتاب مین موجود ہے اوسی مین سے اگلی لوگون نے تقدیر کا مسئلہ سیکھا اور اوسی مین سے حاصل کیا اگر تم یہہ کہو کہ
پہر اللہ نے یہ آیتین کیون اوتاری اور ایسا کیون کہا (یعنی وہ آیتین جو ظاہر تقدیر کے خلاف مین) تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ اگلی لوگون
نے ان آیتون کو بہی پڑہا تہا اور اس کی تاویل خوب جانتے تہے جس کو تم نہین جانتے ہو باوجود اس کے وہ لوگ اللہ کی کتاب
(لوح محفوظ) اور تقدیر کے قائل تہے جو تقدیر مین ہے وہ ہوگا اور جو اللہ چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا ہم اپنی جانون
کو نفع یا نقصان پہونچانے کا پورا اختیار نہین رکہتے (یعنی مالک نفع ونقصان ہم نہین ہین) پہر اس اعتقاد پر بہی اگلے لوگ
اچہے کام کرتے رہے اور برے کامون سے ڈرتے رہے **عن** نافع قال کان لابن عمر صدیق من اہل الشام یکاتبہ
فکتب الیہ ابن عمر انہ بلغنی انک تکلمت فی شیء من القدر فایاک ان تکتب الی فانی سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی امتی اقوام یکذبون بالقدر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
ابن عمرؓ کا ایک دوست تہا شام مین جو اون سے خط کتابت رکہتا تہا ایک بار ابن عمر نے اوس کو لکہا مجہے یہہ خبر پہونچی
ہے کہ تو نے تقدیر کے مسئلے مین گفتگو نکالی ہے تو اب مجہہ سے خط کتابت نہ کیجیو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تہے میری امت مین ایسے لوگ پیدا ہون گے جو تقدیر کو جہٹلاوینگے **ف** یعنی یہہ کہینگے کہ تقدیر کوئی
چیز نہین سب کام تدبیر ہی سے درست ہوتے ہین اس زمانے مین ایسے لوگ بہت نکلے ہین یہہ پیشین گوئی نہایت صحیح نکلی شرع
کا حکم یہہ ہے کہ تدبیر کرو غافل اور کاہل بن کے مت بیٹہو لیکن تقدیر پر اعتقاد رکہو **عن** خالد الحذاء قال قلت للحسن
یا ابا سعید اخبرنی عن آدم اللسماء خلق ام للارض قال لا بل للارض قلت ارأیت لو اعتصم فلم یاکل
من الشجرة قال لم یکن لہ منہ بد قلت اخبرنی عن قولہ تعالی ما انتم علیہ بفاتنین الا من ہو صال
الجحیم قال ان الشیاطین لا یفتنون بضلالتہم الا من اوجب اللہ علیہ الجحیم **ترجمہ** خالد حذاء سے روایت ہے
مین نے حسن بصری سے پوچہا **ف** چونکہ تقدیر کے مسئلہ مین تکرار پہلے بصرہ مین شروع ہوئی اخیر زمانہ صحابہ مین اور حسن بصری بہی
وہین کے تہے اسو جہہ سے لوگون کو شبہہ ہوا کہ شاید یہی تقدیر کے قائل نہ ہون تو اون سے سوال کیا یا یہ وجہ تہی کہ لوگون نے اون پر
تہمتین کی تہین کہ یہ تقدیر کے منکر ہین یا اون کے بعض شاگرد جیسے واصل بن عطاء وغیرہ تقدیر کے منکر ہو گئے تہے تو لوگون
کو حسن بصری کی طرف بہی جو اہل سنت کے پیشوا تہے یہی گمان ہوا یہان پر بہت سی روایتین ابوداؤد نے ایسی ہی لکہی ہین جن سے
حسن بصری کا تقدیر پر اعتقاد رکہنا ثابت ہوتا ہے **ف** اے ابا سعید مجہہ کو بتا و آدم آسمان کے لیے بنائے گئے تہے یا زمین کے لیے
انہون نے کہا زمین کے لیے مین نے کہا اگر وہ گناہ سے بچے رہتے اور درخت مین سے نہ کہاتے انہون نے کہا وہ ضرور کہاتے کیونکہ
تقدیر مین یہی لکہا تہا مین نے کہا اللہ نے یہہ جو فرمایا شیاطین سے تم کسی کو گمراہ نہین کرسکتے مگر اوسکو جو جہنم مین جانے والا ہے انہون نے کہا بیشک شیطان کسی
کو گمراہی مین نہین پہانس سکتے مگر اوسی شخص کو جسکی تقدیر مین اللہ نے جہنم لکہا ہے **ف** ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ حسن نے کہا اس آیت مین ولذلک

خلقهم خلق هؤلاء لهذه وهؤلاء لهذه) یعنی پیدا کیا ان لوگوں کو جنت کے لیے اور ان لوگوں کو جہنم کے لیے دوسری حدیث حمید نے کہا حسن نے کہا آیت ما انتم علیه بفاتنین

الا من هو صال الجحیم الا من اوجب الله تعالی علیه انه یصلی الجحیم۔ یعنی شیطان اوسیکو بہکاوے گا جسکے لیے اللہ نے جہنم لکھدیا ہے۔ حمید نے روایت کیا حسن کہتے تھے لان

یسقط من السماء الی الارض احب الیه من ان یقول الامر بیدی۔ کہ آسمان سے زمین پر گر پڑنا اسکے کہنے سے بہتر ہے کہ سب اختیار میرا ہے حمید سے روایت ہے

قدم علینا الحسن مکة فکلمنی فقهاء اهل مکة ان اکلمه فی ان یجلس لهم یوما یعظهم فیه فقال نعم فاجتمعوا فخطبهم فما رأیت اخطب منه فقال رجل یا ابا سعید

من خلق الشیطان فقال سبحان الله هل من خالق غیر الله خلق الله الشیطان وخلق الخیر وخلق الشر قال الرجل قاتلهم الله کیف یکذبون علی هذا الشیخ

یعنی حسن بصری مکہ میں آئے تو مجھسے مکہ کے عالموں نے کہا حسن سے کہو ایک روز بیٹھکر وعظ کہیں انہوں نے کہا اچھا پھر سب کے سب لوگ جمع ہوے حسن نے

وعظ کہی میں نے اون سے بہتر کسیکو وعظ کہتے نہ دیکھا ایک شخص نے کہا یا ابا سعید شیطان کو کس نے پیدا کیا انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا اللہ کے سوا

اور کوئی بھی پیدا کرنیوالا ہے اوسی نے شیطان کو پیدا کیا اوسی نے نیک اور بد کو پیدا کیا وہ شخص بولا اللہ سمجھے ان لوگوں سے کتنا جھوٹ باندھتے ہیں اس بزرگ پر

حمید نے کہا حسن نے کہا کذلک نسلکه فی قلوب المجرمین یعنی شرک کو ہم ڈالدیتے ہیں گنہگاروں کے دلوں میں۔ وحیل بینهم وبین ما یشتهون یعنی ان میں

اور ایمان میں روک ہوگئی۔ ابن عون سے روایت ہے۔ کنت اسیر بالشام فنادانی رجل من خلفی فالتفتّ فاذا رجاء بن حیوة فقال یا ابا عون ما هذا الذی یذکرون

عن الحسن قال قلت انهم یکذبون علی الحسن کثیرا۔ میں شام میں جا رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکارا میں نے دیکھا تو رجاء بن حیوة ہیں انہوں نے کہا اے

ابا عون یہ لوگ حسن سے کیا نقل کرتے ہیں میں نے کہا وہ لوگ حسن پر بہت تہمت کرتے ہیں ایوب نے کہا۔ کذب علی الحسن ضربان من الناس قوم القدر رأیهم

وهم یریدون ان ینفقوا بذلک رأیهم وقوم له فی قلوبهم شنآن وبغض یقولون الیس من قوله کذا۔ یعنی حسن بصری پر دو قسم کے لوگوں نے افترا باندھا ایک قدریہ

جو چاہتے تھے کہ ہمارے قول اونکے نام لگا دینے سے اعتبار ہو دوسرے وہ لوگ جو اون سے دشمنی کرتے تھے یہ کہنے لگے کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا اور قرة بن خالد کہتے تھے

یا فتیان لا تغلبوا علی الحسن فانه کان رأیه السنة والصواب) یعنی حسن کو قدریہ مت سمجھو اونکی رائے سنت اور صواب کے مطابق تھی ابن عون نے کہا۔ لو علمنا

ان کلمة الحسن تبلغ ما بلغت لکتبنا برجوعه کتابا واشهدنا علیه شهودا ولکنا قلنا کلمة خرجت لا تحمل۔ اگر ہم جانتے کہ جو بات حسن نے کہی وہ اسقدر مشہور ہو جاویگی تو ہم انکو رجوع کا

ایک کتاب لکھتے اور لوگوں کو گواہ کر لیتے ہم یہ سمجھے کہ خیر ایک بات کہی اب اسکو مشہور کون کریگا ایوب نے کہا حسن نے کہا ما انا بعائد الی شیء منه ابدا یعنی

اب پھر کبھی ایسی بات نہ کہونگا عثمان نے کہا فسر الحسن آیة قط الا عن الاثبات۔ یعنی حسن نے جب کسی آیت کی تفسیر کی تو تقدیر کو ثابت کیا عن ابی رافع عن النبی

صلی الله علیه وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه الامر من امری مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا

فی کتاب الله اتبعناه ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسیکو نہ پاؤں میں اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوے ف مراد اس سے

تکبر والے لوگ ہیں کہ اللہ نے انکو دولت اور آرام دیا ہے وہ علم کی تلاش کو نہیں نکلتے اور انکا یہ حال ہے ف اگر اسکے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم ایسا آ

جاوے کہ میں نے اسکا حکم کیا ہے یا اوس سے منع کیا ہے تو وہ یوں کہنے لگے کہ میں تو نہیں جانتا میں نے تو جو کچھ اللہ کی کتاب میں پایا بس اوسی کی پیروی کی ف یعنی کلام

سے جی چرا تا ہے اور کہتا ہے یہ حکم قرآن میں نہیں آیا ہے ہم کس طرح اسپر عمل کریں یہ خبر نہیں کہ اللہ نے اپنے رسول کو جیسے قرآن دیا ویسی ہی حدیث بھی دی اور جیسے

قرآن پر عمل کرنا فرض ہے ویسی ہی آنحضرت کی حدیث پر عمل کرنا جیسا کہ اوپر حدیثوں میں اسکا ذکر ہو چکا ہے عن عائشة رضی الله عنها قالت

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احدث فی امرنا ما لیس فیه فهو رد قال ابن عیسی قال النبی صلی الله علیه وسلم من صنع امرا علی غیر امرنا فهو رد

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نئی بات نکالی ہمارے اس کام میں یعنی ہمارے دین و
اور شریعت میں جو اوس میں نہیں ہے وہ نئی بات یا اوسکا نکالنیوالا مردود ہے **ف** یعنی جو دین میں وہ نئی بات نکالی جسکی شرع میں کچھہ
اصل نہیں ہے کہلے یہ ظہنی نہایت گمراہی ہے اور اوسکا نام بدعت ہے دین میں چار چیزین اصل مین ایک تو قرآن دوسرے حدیث تیسرے اجماع
چوتھی قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ میں ہے سو جو بات ان چارون اصول میں نہیں وہی بدعت ہے جتنی بدعتیں لوگون نے خلاف
شرع نکالیں ہیں یہ سب اسحدیث سے رد ہوگئیں تفصیل کی کچھہ حاجت نہیں مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی تعزیہ بنانا بزرگونکا
میلا کرنا اولیاء کی منت ماننا جہنڈے نشان کہڑے کرنا سر پر سہرے خلاف ہیں قرآن و حدیث و اجماع و قیاس شرعی میں انکی کچھہ اصل نہیں بلکہ
کلام صحیح احادیث میں منع ہیں اسیطرح اور بدعتونکو بھی خیال کر لے اگر کوئی کہے کہ قیاس کرنا جب درست ہوا تو بہتیری قیاس میں ہیں جنسے یہ درست
معلوم ہوتی ہیں تو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہہ بجیز کر حلوا خوردن با روئی ما ۔ قیاس کے بہت شرطیں ہیں سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس حجت
نہیں اور وہ بھی اس مقام میں جہان کوئی نص آیت حدیث نہو غرض کہ اسحدیث میں عجب قاعدہ کلیہ حضرت نے فرمایا جو سب بدعتون کی
بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجھہ لیوے تو سب بدعتون کی برائی خود بخود سمجھہ جاوے زیادہ دلیلون کی کچھہ حاجت نہیں اسیلئے کہ علمائے
نے کہا ہے کہ اسحدیث پورا اسلام ہے ہزارون بدعتیں جسوقت اس حدیث سے نظر سے ہو کر دیکھی جاتی ہیں بدعت ہوتی ہیں کیونکہ بدعت ہے
کلی نہین جو عہد محمدی میں نہ تھا ۔ شاد ہون تجھہ سے یا رسول خدا ترجمہ مشارق

عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی و حجر بن حجر قالا

اتینا العرباض بن ساریۃ وھو ممن نزل فیہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ فسلمنا و
قلنا اتیناک زائرین و عائدین و مقتبسین فقال العرباض صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا
فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منھا العیون و وجلت منھا القلوب فقال قائل یا رسول اللہ کان ھذہ موعظۃ مودع فما
ذا تعھد الینا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ و ان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا
کثیرا فعلیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء المھدیین الراشدین تمسکوا بھا و عضوا علیھا بالنواجذ و ایاکم و محدثات
الامور فان کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ ترجمہ عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے روایت ہے ہم عرباض بن
ساریہ پاس آئے اور وہ اون لوگون میں تھے جنکی شان میں یہہ آیت اتری ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم
علیہ یعنے اون پر کچھہ جرج نہیں جو آتے ہیں تیرے پاس اسلیے کہ تو اون کو سوار کرلے پھر تو کہتا ہے میرے پاس سواری نہیں
یعنی وہ اپنی طرف سے جہاد کو جانے میں کوتاہی نہیں کرتے مگر سواری نہونے سے مجبور ہیں) ہم نے اون سے کہا ہم تمہاری
زیارت اور عیادت کو اور تم سے مستفید ہونے کو آئے ہیں یعنی علم دین حاصل کرنیکو انہون نے کہا (یعنی عرباض نے)
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی پھر آپ اپنے ذات مبارک سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور نصیحت
فرمائی ہم کو ایسی نہایت خوب نصیحت جس سے آنکھون سے آنسو بہا ئے اور دل ڈر گئے پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ نصیحت
تو گویا رخصت کرنیوالے کی ہے تو ہمارے لیے کچھہ وصیت فرمایئے تب آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہون اللہ سے ڈرنے کی اور حکم قبول کرنیکی اگر

تابعداری کرنے کی **ف** یعنی مسلمانون کے سردار کی تابعداری کرنا اور اوسکا حکم بدل و جان ماننا **ت** گو وہ ایک سردار غلام حبشی
کیون نہووے **ف** یہ آپ نے مبالغۃً فرمایا تاکید اسلئے کہ امیر ہونے مین ایک یہہ بھی شرط ہے کہ آزاد ہو غرض یہہ کہ امیر کا حکم
ماننے مین فتنہ و فساد سے امن ہوتا ہے بعد اسکے امیرون کی تابعداری کرنیکی وجہ بیان فرمائی **ت** مقرر حال یہہ ہے کہ تم مین سے جو کوئی میرے بعد
شخص زندہ رہیگا قریب ہے کہ وہ بہت ہی اختلاف دیکھیگا تو لازم پکڑو تم میرے طریقہ اور طریقہ خلیفونکا جو راہ نیک پر ہین اور سیدہی راہ پائی
ہوئی ہین چنگل مارو میرے طریقے اور خلیفونکے طریقے پر اور اوسی کو دانتون سے مضبوط پکڑو اور نئی باتون سے تم بچو اس لیے کہ جو نئی بات ہے
وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے **ف** صراح مین بدعت کے معنے لکھے ہین کہ دین مین نئی رسم نکالنا دین کے پوری ہوجانے کے بعد تو
ظاہر ہے کہ دین کی تکمیل ہوگئی تہی عہد نبوی مین اور عہد صحابہ اور تابعین تک پہر جو کوئی نئی بات اسکے بعد نکلی جسکی اصل کتاب
و سنت سے نہو وہ بدعت مذمومہ ہے **عن** عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم الا هلك المتنطعون
ثلاث مرات **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جاؤ ہلاک ہوئے بہت بحث
کرنیوالے اور جہگڑا کرنیوالے (اللہ کا حکم نہ ماننے والے)

باب لزوم السنة اتباع سنت کا بیان یعنی سنت کی پیروی اور تابعداری
کی فضیلت **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور
من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة فان عليه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص
ذلك من آثامهم شيئا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خلق کو نیک کام کی طرف
بلاویگا تو اوسکو بھی ثواب ملیگا اون کے ثواب کے برابر جو نیک کام مین اسکی تابع ہونگے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والون کے
ثواب کو نہ گہٹاویگا یعنے دونون کو پورا ثواب ملیگا یہہ نہ ہوگا کہ کچہہ بتانے والیکو ملے اور کچہہ کرنے والونکو اور جو گمراہی
کیطرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر بہی اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اوس کے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنیوالیکا گناہ کرنیوالون کے
گناہ کچہہ نہ گہٹاویگا یعنے دونون کو برابر پورا پورا گناہ ہوگا **عن** سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعظم
المسلمين في المسلمين جرما من سأل عن امر لم يحرم فحرم على الناس من اجل مسألته **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب مسلمانون مین بہت بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی جو حرام نہتی
پہر اوسکے پوچھنے کے سبب سے لوگون پر حرام ہوگئی **ف** مسئلہ پوچھنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہے کہ اوسکی حاجت پڑے اور وہ بات معلوم نہین
تو دریافت کیواسطے پوچھے یہہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہہ کہ ناحق بے حاجت پوچھنا اور تنگ کرنا یہہ منع ہے
سو اسی کو حضرت نے منع فرمایا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچھا کرو شاید حلال چیز تمہاری بیفائدہ سوال سے حرام ہوجاوے اور تم
گنہگار ہو

باب فی التفضیل یعنی بیان مین سب سے افضل کون ہے پہر اسکے بعد کون ہے **عن** ابن عمر قال كنا نقول
وفينا النبي صلى الله عليه وسلم لا نعدل بابي بكر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترك اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم لا نتفاضل بينهم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم کہا کرتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

برابر ہم کسی کو نہین کرتے اونکی بعد پہر حضرت عمر کے برابر پہر حضرت عثمان کی ساتہہ کسیکو برابر نہ کرتے پہر سب اصحاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر چہوڑتے تہے یعنی اون مین سے پہر کسیکو کسی پر فضیلت نہ دیتے ہر شاید یہ ذکر ہی اون صحابہ کا جو اہل بیت مین نہین ہین ورنہ امیر المؤمنین علی بعد حضرت عثمان کے سب سے افضل ہین **عن** ابن عمر قال کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنہم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین ہم کہا کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہتر ین امت ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین **عن** محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم خشیت ان اقول ثم من فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابة قال ما انا الا رجل من المسلمین **ترجمہ** محمد بن حنفیہ سے روایت ہی مین نے اپنے باپ سے (حضرت علی سے) پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگون مین افضل کون ہی تو اونہون نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر ادمی کہتا ہی کہ پہر مین نے پوچہا پہر کون تو کہا کہ پہر عمر پہر مین ڈر گیا کہ مین پوچہون پہر کون وہ حضرت عثمان کا نام لی دین مین نے کہا پہر تم اے میرے باپ انہون نے کہا مین کیا ہون ایک شخص ہون مسلمانون مین سے رہنا اپنے تو منکسار اور انکسار فرمایا جیسے بزرگون کی عادت ہی **عن** سفیان یقول من زعم ان علیا علیہ السلام کان احق بالولایة منہما فقد خطأ ابابکر وعمر والمہاجرین والانصار وما اراہ یرتفع لہ مع ہذا عمل الی السماء **ترجمہ** سفیان سے روایت ہی جو شخص یہ سمجہے کہ حضرت علی بہت زیادہ مستحق تہے خلافت کے ابوبکر اور عمر سے تو اوس نے غلطی نکالی ابوبکر اور عمر اور تمام مہاجرین اور انصار کی (اس لیے کہ خلافت ابوبکر کی مہاجرین و انصار کے اتفاق سے ہوئی تہی اور وہ خوب جانتے تہے استحقاق کو) اور جو ایسا اعتقاد رکہے تو مین نہین سمجہتا کہ اوسکا کوئی عمل آسمان کو جاوے (قبول ہو) **عن** سفیان یقول الخلفاء خمسة ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وعمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم **ترجمہ** سفیان سے روایت ہی کہ خلیفہ پانچ ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم (کیونکہ یہہ لوگ عادل اور تبع شرع تہے **باب فی الخلفاء** خلافت کا بیان **عن** ابی ہریرة یحدث ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلة ظلة منہا السمن والعسل فاری الناس یتکففون بایدیہم فالمستکثر والمستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا بہ ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا بہ ثم اخذ بہ رجل اخر فانقطع ثم وصل فعلا بہ قال ابوبکر بابی وامی لتدعنی فلاعبرنہا فقال اعبرہا قال اما الظلة فظلة الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فہو القران لینہ وحلاوتہ واما المستکثر والمستقل فہو المستکثر من القران والمستقل منہ واما السبب الواصل من السماء الی الارض فہو الحق الذی انت علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ ثم یاخذ بہ بعدک رجل فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فیعلو بہ ثم

يأخذ به رجل آخر فينقطع ثم يوصل له فيعلو به اي رسول الله لتحدثني اصبت ام اخطات فقال اصبت

بعضا واخطات بعضا فقال اقسمت يارسول الله لتحدثني ما الذي اخطات فقال النبي صلى الله عليه وسلم

لا تقسم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا رات کو مین نے (خواب مین) ایک ابر کا ٹکڑا

دیکھا جس مین سے گھی اور شہد ٹپک رہا تہا تو مین دیکھتا تہا لوگون کو ہاتہہ پہیلائے ہوئے وہ گھی اور شہد لیتے ہین کسی نے بہت سا لیا

کسی نے تہوڑا لیا اور مین نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے پہلے آپکو دیکھا یا رسول اللہ کہ آپ نے اُس

رسی کو پکڑا اور اوپر چلے گئے پہر اور ایک شخص نے اوس رسی کو پکڑا وہ بہی اوپر چلا گیا پہر ایک اور شخص نے پکڑا وہ بہی اوپر چلا

گیا پہر ایک اور شخص نے اوس رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پہر مل گئی اور وہ اوپر چلا گیا ابوبکر نے یہہ خواب سنکر کہا یا رسول

اللہ میری ماں باپ آپ پر صدقے ہون مجہے اس خواب کی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا اچہا تعبیر کہو ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا

تو دین اسلام ہے اور وہ گہی اور شہد اوس مین سے جہڑتا ہے تو اوس سے مراد قرآن ہے جس مین نرمی اور شیرینی ہی اور یہہ جو بعض لوگون

نے اوسکو بہت لیا بعضون نے تہوڑا لیا تو یہی ہی کسی نے بہت قرآن حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا اور لیکن وہ رسی جو آسمان سے زمین

تک لٹکی ہوئی ہے تو وہ وہ حق ہے جسکو آپ لیے ہوئے ہین پہر اللہ آپکو اوٹہا لیگا آپکے بعد اس حق (خلافت) کو ایک اور شخص لیگا وہ بہی

اوٹہہ جاویگا پہر ایک اور شخص لیگا وہ بہی اوٹہہ جاویگا پہر ایک اور شخص لیگا وہ کٹ جانیکی قریب ہوگا (یعنی خلافت چہوڑنی پڑیگا وہ ہوگا

جیسے حضرت عثمان کا یہہ حال ہوا) لیکن پہر مل جاوے گا اور اوپر اوٹہہ جاویگا یا رسول اللہ آپ فرمائیے مین نے ٹہیک تعبیر کہی یا غلطی

کی آپنے فرمایا تم نے کچہہ ٹہیک کہا کچہہ غلط کہا ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ فرمائیے مین قسم کہاتا ہون مین نے کیا غلطی کی آپ نے

فرمایا نہین قسم مت کہا **ف** کیونکہ مین نہین بتاونگا پہر تمہاری قسم پوری نہ ہوگی (آپ نے تفصیل غلطی اور ثواب کی

بیان نکی اس لیے کہ اللہ کا حکم بتانے کے لیے نہ ہوگا تاکہ فتنے اور فساد کی خبرین پہلے سے مشہور نہ ہوجاوین اور اسلام کی ترقی مین

خلل پڑے دوسری یہہ کہ اگر آپ کہتے تو اون آدمیون کا نام بہی بیان کرتے جو بعد آپ کے اس رسی کو سنبہالینگے اس صورت مین

خلافت پر تنصیص ہو جاتی اور یہہ اللہ اور رسول کو منظور نہ تہا منظور یہی تہا کہ خلافت مبہم رہے مسلمان جسکو پسند کرین وہ مقرر ہو) **عن**

ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه القصة قال فابى ان يخبره ترجمہ ابن عباس سے دوسری روایت مین یہی

قصہ مذکور ہے اس مین یہہ ہے کہ جب ابوبکر نے چاہا کہ آپ اونکی غلطی بیان کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے انکار کیا **عن**

ابي بكرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم من راى منكم رؤيا فقال رجل انا رايت كان ميزانا نزل من السماء

فوزنت انت وابو بكر فرجحت انت بابي بكر ووزن عمر وابو بكر فرجح ابو بكر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم

رفع الميزان فراينا الكراهية في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکہا ہو تو بیان کرے ایک شخص بولا مین نے دیکہا کہ ایک ترازو

آسمان سے اوترا پہر آپ تولے گئے اور ابوبکر تو آپ بہاری تہے پہر ابوبکر اور عمر تولے گئے تو ابوبکر بہاری ہوئے پہر عمر اور عثمان تولے گئے تو

عمر بہاری ہوئی بعد اوسکے ترازو اوٹھہ گیا راوی نے کہا ہم نے آپکے چہرے مین ناراضی پائی **ف** کیونکہ خلافت کا پوشیدہ تہا وہ اسی طرح سے کہل گیا اور اوسکی دلیل یہہ ہے کہ اسی طرح سے خلافت واقع ہوئی دوسری یہہ کہ خواب دیکھنے والے نے پورا خواب نہین دیکہا کہ عثمان کی بعد کون خلیفہ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا بیان نہ کیا

عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم ایکم رأی رویا فذکر معناہ ولم یذکر الکراھیۃ قال فاستاء لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فساءہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یؤتی اللہ الملک من یشاء **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا تم مین سے جسنے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے پہر بھی حدیث بیان کی لیکن ناراضی کا بیان نہین کیا یہہ کہا کہ آپ کو یہہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے فرمایا تو نے جو یہہ دیکھا وہ خلافت نبوت کی ہے جو دین پہیلانے کے لیے عدل وانصاف سے ہوتی ہے اوس مین سر مو شرع سے تجاوز نہین ہوتا اس کے بعد پہر اللہ سلطنت جسکو چاہیگا دیگا یعنی یہہ مت سمجہو کہ ان تین شخصون کے بعد پہر دین اسلام اوٹھہ جاویگا بلکہ دین قیامت تک باقی رہیگا البتہ خلافت راشدہ جاتی رہیگی

عن جابر بن عبد اللہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح ان ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما تنوط بعضھم ببعض فھم ولاۃ ھذا الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات خواب مین ایک مرد صالح دکہایا گیا) یعنی ایک صالح مرد نے دیکہا خواب مین یعنی خود مین نے خواب مین دیکہا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور عمر ابوبکر کے ساتہہ پیوست کیے گئے اور لٹکائے گئے ہین اور عثمان عمر کے ساتہہ لٹکائے گئے ہین جابر نے کہا پہر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اوٹہے تو ہم نے کہا یعنی اپنے جی مین اور ظن غالب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد صالح فرمایا سو اوس سے مراد خود آنحضرت ہی ہین اور تعلق اور اتصال جو بعض کا بعض کے ساتہہ ہے اوسکے یہہ معنے ہین کہ اوس کام کے والی ہین جس کام کے لیے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا یعنی احکام دین اور شریعت کی جاری کرنے مین یہہ آپکے خلیفہ ہین بہ ترتیب مذکور یعنی پہلے ابوبکر خلیفہ ہونگے پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم سو ایسا ہی ہوا

عن سمرۃ بن جندب ان رجلا قال یا رسول اللہ رأیت کان دلوا دلی من السماء فجاء ابوبکر فاخذ بعراقیھا فشرب شربا ضعیفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقیھا فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ بعراقیھا فشرب حتی تضلع ثم جاء علی فاخذ بعراقیھا فانتشطت وانتضح علیہ منھا شئ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین نے دیکہا ایک ڈول لٹکایا گیا آسمان سے تو پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اوسکی لکڑیکو دونون کونے پکڑکے اونہون نے کچہہ پیا یعنی خوب اچھی طرح نہ پیا پہر عمر رضی اللہ عنہ آئے اونہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہوکر پیا پہر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اونہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہوکر پیا پہر علی رضی اللہ عنہ آئے اونہون نے اوسکو پکڑا تو وہ ڈول ہل گیا اور اوس مین سے کچہہ پانی حضرت علی پہ پڑ گیا اسمین اشارہ ہے اون فتنون کی طرف جو حضرت علی کی خلافت مین واقع ہوئی اور خلافت

یہہ حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہین

اور اوربہی بہت نسخون مین نہین ہین لیکن اطراف مین یہہ حدیثین مزکور مین اور اونکی نسبت ابو داؤد کیطرف کی
عن مکحول قال لتمخرن الروم الشام اربعین صباحًا لا یمتنع منہا الا دمشق وعمان ترجمہ مکحول نے
روم کے لوگ شام مین چالیس دن تک گہسے رہین گے کوئی شہر اون کے ہاتہہ سے نہ بچیگا سوا دمشق اور عمان کے اگرچہ یہ حدیث قول
ہی مکحول کا مگر حکم مین مرفوع کے ہے اس لیے کہ یہہ باتین سوا پیغمبر کے اور کسی آدمی کو معلوم نہین ہو سکتین عن عبد الرحمن بن
سلمان یقول سیاتی ملک من ملوک العجم یظہر علی المدائن کلہا الا دمشق ترجمہ عبد الرحمن بن سلمان
نے کہا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون مین سے آویگا وہ سب شہرون پر غالب آویگا سوا دمشق کے عن مکحول ان رسول
الله صلی الله علیہ وسلم قال موضع فسطاط المسلمین فی الملاحم ارض یقال لہا الغوطۃ ترجمہ مکحول سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانونکا خیمہ لڑائیون کے وقت ایک مقام مین ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین (وہ ایک مقام ہے
دمشق کے پاس ملک شام مین) عن عوف بن ابی جمیلۃ قال سمعت الحجاج یخطب وہو یقول ان مثل عثمان
عند الله کمثل عیسی بن مریم ثم قرأ ہذہ الایۃ یقرأہا ویفسرہا اذ قال الله یا عیسی انی متوفیک
ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا یشیر الینا بیدہ والی اہل الشام ترجمہ عوف بن ابی جمیلہ سے روایت ہے
مین نے سنا حجاج بن یوسف (بادشاہ ظالم) خطبہ پڑہتا تہا اور کہتا تہا عثمان رض کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے حضرت
عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی پہر پڑہا اوس نے اس آیت کو۔ اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من
الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ ف یعنی کہا اللہ جل جلالہ نے اے عیسی مین تم کو دنیا سے
اوٹہانیوالا ہون اور اپنی طرف بلانیوالا ہون اور پاک کرنیوالا ہون تجہے کافرون سے اور تیری تابعدارون کو غالب کرنے والا ہون
کافرون پر قیامت تک تو ایسا ہی حضرت عثمان کا بہی حال ہوا کہ اون کے مخالفین جنہون نے اون کو قتل کیا دنیا مین ذلیل و
خوار ہوئے اور اون کے چاہنے والے معزز اور ممتاز ہوئے ف اشارہ کرتا تہا حجاج ہماری طرف اور شام والون کی طرف جنہون
نے بدلہ لیا حضرت عثمان کے قاتلون سے اور تباہ کیا اون کو مگر جو اہل شام اور عراق اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن تہے
اور اون کو ایذا دیتے تہے اون کی مثال حضرت عیسی کے تابعدارون کی نہین ہو سکتی کیونکہ وہ سب انجام مین ذلیل ہوگئے اور اونکی
سلطنت برباد ہوگئی اور چونکہ حجاج خود بہی ظالم تہا اور ظالمون کا شریک تہا اس واسطے اوس نے اپنے تئین اور بنی امیہ کے حاکمون
کو اور شام کے لوگون کو عمومًا حضرت عیسی کے تابعدارون سے تشبیہہ دی عن الربیع بن خالد الضبی قال سمعت الحجاج یخطب
فقال فی خطبتہ رسول احدکم فی حاجتہ اکرم علیہ ام خلیفتہ فی اہلہ فقلت فی نفسی للہ علی ان
لا اصلی خلفک صلوۃ ابدا وان وجدت قوما یجاہدونک لاجاہدنک معہم زاد اسحق فی حدیثہ
قال فقاتل فی الجماجم حتی قتل ترجمہ ربیع بن خالد ضبی سے روایت ہے مین نے حجاج کو سنا خطبہ پڑہتے ہوئے وہ اپنے خطبہ مین کہتا تہا

تم مین سے کسیکا پیام پہونچانیوالا درجہ مین زیادہ ہے یا جو اُسکا قائم مقام اور خلیفہ ہو اوسکے گہر بار مین ف معاذ اللہ کبرت کلمة تخرج من افواههم
کتنا بڑا کلمہ حجاج ظالم نے کہا اس سے یہہ مقصود تہا کہ لوگ عبد الملک بن مروان کو جو اوس زمانے کا حاکم اور حجاج اوسکا ایک عامل تہا پیغمبر خدا
سے زیادہ سمجہین اسلیے کہ پیغمبر تو صرف اللہ کا پیام لیکر آئے تہے اور عبد الملک اللہ کا خلیفہ تہا اور یہہ و ونادانا سمجہا کہ پیغمبر اللہ کے بہیجے ہوئے
ہین اور اللہ کے خلیفے ہین اسکی مخلوقات مین خصوصًا ہمارے پیغمبر کہ تمام انبیا کے سردار ہین اللہ جل جلالہ نے آدم کو لیے فرمایا جو درجہ مین ہمارے
پیغمبر سے کم تہے انی جاعل فی الارض خلیفة پہر ہمارے پیغمبر کا کتنا بڑا درجہ اوسکے نزدیک ہوگا جو اللہ کے خلیفہ اور رسول اور خلیل اور حبیب تہے
ت مین نے اپنے دل مین کہا اب اللہ کا حق میری اوپر یہہ ہے کہ مین اسکی پیچہے نماز نہ پڑہون کبہی اور جو مجہے ایسے لوگ ملین جو اسپر جہاد کرین تو مین بہی اون کے
ساتہ اسپر جہاد کرون **عن** عاصم قال سمعت الحجاج وهو على المنبر يقول اتقوا الله ما استطعتم ليس فيها مثنوية
واسمعوا واطيعوا ليس فيها مثنوية لامير المؤمنين عبد الملك والله لو امرت الناس ان يخرجوا من باب من المسجد
فخرجوا من باب اخر لحلت لي دماؤهم واموالهم والله لو اخذت ربيعة بمضر لكان ذلك لي من الله حلالا ويا عذيري
من عبد هذيل يزعم ان قراءته من عند الله والله ما هي الا رجز من رجز الاعراب ما انزلها الله على نبيه عليه السلام وعذيري
من هذه الحمراء يزعم احدهم انه يرمي بالحجر فيقول الى ان يقع الحجر قد حدث امر فوالله لادعنهم كالامس الدابر قال فذكرته
للاعمش فقال انا والله سمعته منه ترجمہ عاصم سے روایت ہے مین نے حجاج کو منبر پر کہتے سنا ڈرو تم اللہ سے جہانتک تمکو قدرت ہو اسمین کوئی
شرط نہین ہے نہ استثنا ہے یعنی اللہ سے ڈرنا قطعی ہے ہر حال مین) اسی طرح سنو اور اطاعت کرو بغیر استثنا اور شرط کے امیر المؤمنین عبد الملک بن
مروان کی ف اوس زمانے مین جب ظالم سلاطین بنی امیہ کا تسلط ہوا تو صالح اور متقی لوگ مجبوری سے مصلحت اس طرح بیعت کر لیتے کہ تمہاری
اطاعت کرینگے بشرطیکہ تمہارا حکم خلاف شرع کے نہو حجاج کا مطلب یہہ تہا کہ لوگ بلا شرط اطاعت کرین خواہ وہ حکم امیر کا شرع کے موافق ہو یا مخالف
اسلیے کہ اگر اس شرط سے بیعت ہوگی تو لوگون کو بعض حکمون سے جو شرع کے مخالف ہون انحراف کا موقع ملیگا ت قسم خدا کی اگر مین حکم کرون لوگونکو
کہ مسجد کے اس دروازے سے نکلا کرین پہر وہ دوسری دروازے سے نکلین تو حلال ہوجاوینگے میرے لیے اونکے خون اور مال ف جہوٹا ہے مردود
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کا خون درست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان بدلے جان کے دوسری ارتداد تیسری زنا محصنہ مین ت
قسم خدا کی اگر مین مضر (ایک قبیلہ ہے) کے قصور پر ربیعہ کو پکڑون تو اللہ کیطرف سے مجہے درست ہے ف جہوٹا ہے مردود ظلم کسی کو درست نہین نہ
اللہ پسند کرتا ہے ظالمونکو اللہ تعالی فرماتا ہے وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان) اور فرماتا ہے واذا حكمتم فاحكم بينهم بالقسط اور فرماتا ہے
اعدلوا هو اقرب للتقوى اور فرماتا ہے ولا تزر وازرة وزر اخرى ت کون عذر کریگا میرا اس عبد ہذیل یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (اسکا جب) کیطرف سے جو سمجہتا ہے
مین کہ مین جس طرح قرآن کو پڑہتا ہون وہ اللہ کیطرف سے ہے قسم خدا کی وہ ایک گانا ہے عرب کے گانون مین سے اللہ نے اوسکو نہین اوتارا اپنے پیغمبر پر
ف جہوٹا ہے مردود عبد اللہ بن مسعود بڑے مقدس اور ذی علم صحابی تہے انہون نے اپنے کانون سے قرآن رسول اللہ صلعم سے سنا اور آپنے فرمایا کہ قرآن سات
طرح پر اترا ہے اور سب طرحین اسکی طرف سے ہین ت کون عذر کریگا میرا ان عجمی لوگون کی طرف سے ان مین سے کوئی ایک پتہر
پہینکتا ہے یعنی فساد کی بات نکالتا ہے پہر کہتا ہے دیکہون یہہ پتہر کہانتک جاتا ہے کچہہ نئی بات ہوئی قسم خدا کی مین انکو ایسے کردونگا جیسے کل کا دن گذر گیا

کر دونگا راوی نے کہا مین نے ان اقوال کو اعمش کے سامنے بیان کیا انہون نے کہا قسم خدا کی مین نے بہی حجاج سے ایسا ہی سنا

ف یہ ان اقوال پر حجاج کے مردودی اور بدبختی اور نالائقی مین کیا شک ہے علاوہ اسکی اور جو جو ظلم اوس نے کیے ہین اون کو بیان

کی یہان گنجائش نہین ہے **عن** الاعمش قال سمعت الحجاج یقول علی المنبر ھذہ الحمراء ھبر ھبر

اما واللہ وقد قرعت عصا بعصا لاذرنھم کالامس الذاھب یعنی الموالی ترجمہ اعمش نے کہا مین نے حجاج

سے سنا یہ عجمی لوگ کاٹنے کے قابل ہین کاٹنے کے قسم خدا کی اگر مین لکڑی کو لکڑی پر مارون تو انکو ایسا نیست نابود کر دون جیسے

کل کا دن اب گزر گیا **عن** سلیمان الاعمش قال جمعت مع الحجاج فخطب فذکر حدیث ابی بکر بن عیاش

قال فیھا فاسمعوا واطیعوا لخلیفۃ اللہ وصفیہ عبد الملک بن مروان وساق الحدیث

قال ولو اخذت ربیعۃ بمضر ولم یذکر قصۃ الحمراء **ترجمہ** اعمش نے بہی حجاج کا خطبہ نقل کیا کہتا تہا اطاعت

کرو اللہ کے خلیفہ اور برگزیدہ عبد الملک بن مروان کی اور بیان کیا ربیعہ اور مضر کا اور نہین بیان کیا عجمیون کا **ف**

بعض نسخون مین اس کے بعد اور ایک باب قایم کیا ہے باب فی الخلفاء اور بعض نسخون مین نہین ہے اور حدیث

ابو بکرہ کی من رأی منکم رؤیا جو اوپر مذکور ہوئی پہر دوبارہ مذکور ہے چنانچہ نسخہ مطبوعہ دہلی مین ایسا ہی ہے اور بعض

نسخون مین یہہ حدیث مقرر نہین ہے وہ سب حدیثین ہین جو مکحول کے قول لتحزن الروم الشام سے یہانتک مذکور ہوئین

چنانچہ نسخہ مطبوعہ مصر مین ایسا ہی ہے بہرحال اس بارے مین نسخون کا بہت اختلاف ہے مگر مین نے جو حدیثین ایک نسخے

مین تہین اور دوسری نسخون مین تہین وہ ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر سب بیان کردین ہین تا کہ ترجمے مین کوئی حدیث رہ نجاے

اسپر بہی جو بہول چوک ہوئی ہو اللہ اسکو معاف کرے اور ناظرین معذور رکھین ۱۲

تم ہوئین حدیثین جو مطبوعہ مصر مین نہین ہین ۱۲

عن سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلافۃ النبوۃ ثلاثون سنۃ ثم یؤتی اللہ

الملک او ملکہ من یشاء قال سعید قال لی سفینۃ امسک علیک ابا بکر سنتین وعمر عشرا و

عثمان اثنتی عشرۃ وعلیا کذا قال سعید قلت لسفینۃ ان ھؤلاء یزعمون ان علیا علیہ السلام

لم یکن بخلیفۃ قال کذبت استاہ بنی الزرقاء یعنی بنی مروان **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے فرمایا نبوت کی خلافت (جسمین سراسر عدل اور انصاف ہوگا اور شرع کی پیروی ہوگی) تیس ۳۰ برس تک رہیگی پہر اللہ جسکو چاہے گا

سلطنت دیگا سعید نے کہا سفینہ نے مجھ سے بیان کیا اب تم جوڑ لو ابو بکر کی خلافت دو برس اور عمر کی دس برس اور عثمان کے

بارہ برس اور علی کی اتنے برس (یعنے پانچ برس یا ساڑہے پانچ برس اور چہہ مہینے حضرت امام حسن علیہ السلام کی سب تیس ۳۰ برس ہوگئے) سعید نے

کہا مین نے سفینہ سے کہا یہہ لوگ (یعنے مروانی) سمجھتے ہین اور

سمجھتے ہین کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تہے انہون نے کہا جہوٹ بولتے

ہین گانڈین اونکی (یعنی بنی مروان کی) گویا یہ بات ایسی لغو ہے کہ زبان سے نہین نکلے گانڈ سے نکلی **عن** عبد اللہ بن ظالم المازنی قال سمعت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قال لما قدم فلان الکوفة اقام فلان خطیبا فاخذ بیدی سعید بن زید فقال الا ترے الی ھذا الظالم فاشھد علی التسعة انھم فی الجنة ولو شھدت علی العاشر لم اٰیثم قال ابن ادریس والعرب تقول اٰثم قلت ومن التسعة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی حراء اثبت حراء انہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شھید قلت ومن التسعة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحة والزبیر وسعد بن ابی وقاص وعبد الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلکأ ھنیئة ثم قال انا ترجمہ عبد اللہ بن ظالم مازنی سے روایت ہی جب فلانا کوفے مین آیا اور اوس نے فلانے کو خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑا کیا (مراد معاویہ ہین جب وہ آئے تھے کوفے کو اور کھڑا کیا تھا انہون نے مغیرہ بن شعبہ کو خطبہ پڑھنے کے لیے مقصود معاویہ کا تھا کہ اہل کوفہ کے دلون کو حضرت امیر المومنین علی مرتضی کی طرف سے پھیر دین اور ایسی باتین بیان کرین جن سے معاویہ کی فضیلت اون پر ثابت ہو اس لیے ابو داود نے معاویہ کا نام نہین لیا نہ مغیرہ بن شعبہ کا) تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کے کہا کیا تو نہین دیکھتا اس ظالم کو؛ جو برا کہہ رہا ہے علی مرتضی کو، مین گواہی دیتا ہون نو آدمیون پر کہ وہ جنتی ہین اور اگر مین دسوین آدمی کو بھی بیان کر دون تو گنہگار نہ ہونگا مین نے کہا وہ نو لوگ کون ہین سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پر تشریف رکھتے تھے اور وہان آپ نے فرمایا تھم جا اے حرا تجھ پر کوئی نہین ہے سوای نبی یا صدیق یا شہید کے مین نے کہا وہ نو آدمی کون ہین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف - پھر مین نے کہا دسوان آدمی کون ہی تو وہ تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر انہون نے کہا دسوان آدمی مین ہون رضی اللہ عنہم سب سے **عن** عبد الرحمن بن الاخنس انہ کان فی المسجد فذکر رجل علیا علیہ السلام فقام سعید بن زید فقال اشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سمعتہ وھو یقول عشرة فی الجنة النبی فی الجنة وابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبیر بن العوام فی الجنة وسعد بن مالک فی الجنة وعبد الرحمن بن عوف فی الجنة ولو شئت لسمیت العاشر قال فقالوا من ھو فسکت قال فقالوا من ھو فقال ھو سعید بن زید ترجمہ عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہی وہ مسجد مین تھے اتنے مین ایک شخص نے ذکر کیا حضرت علی کا (برائی کے ساتھ) تو سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین) کھڑے ہوے اور کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دس آدمی جنتی ہین - ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت مین ہونگے دوسرے ابو بکر جنت مین ہونگے تیسرے عمر جنت مین ہونگے چوتھے عثمان جنت مین ہونگے پانچوین علی مرتضی جنت مین ہونگے چھٹے طلحہ جنت مین ہونگے ساتوین زبیر بن عوام جنت مین ہون گے آٹھوین

سعد بن مالک جنت مین ہونگے تو مین عبدالرحمن بن عوف جنت مین ہونگے اور اگر مین چاہون تو دسوین آدمی کا بہی نام لے
دون لوگون نے کہا وہ دسوان آدمی کون ہے وہ چپ ہو رہے جب انہون نے پوچہا وہ دسوان آدمی کون ہے تو اونہون نے
کہا سعید بن زید (چونکہ دسوین آدمی یہ خود تہے اسواسطے اپنا نام پہلے بیان نہ کیا تاکہ استکبار اور تفاخر نہ نکلے پہر جب لوگون
نے اصرار کیا تو بتا دیا) عن رباح بن الحارث قال كنت قاعدا عند فلان في مسجد الكوفة وعنده
اهل الكوفة فجاء سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل فرحب به وحياه واقعده عند رجله على السرير
فجاء رجل من اهل الكوفة يقال له قيس بن علقمة فاستقبله فسب فسب فقال سعيد من يسب هذا
الرجل قال يسب عليا قال الا ارى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبون عندك ثم لا تنكر
ولا تغير انا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول واني لغني ان اقول عليه ما لم يقل فيسألني عنه
غدا اذا لقيته ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وساق معناه ثم قال لمشهد رجل منهم مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يغبر فيه وجهه خير من عمل احدكم عمره ولو عمر عمر نوح ترجمہ رباح بن الحارث سے روایت ہے
مین بیٹہا تہا فلان شخص کے پاس (یعنی مغیرہ بن شعبہ) کے کوفے کی مسجد مین اور اونکے پاس کوفے کے لوگ جمع تہے اتنے مین سعید
بن زید بن عمرو بن نفیل آئے (مغیرہ نے) مرحبا کہا اور سلام علیک کی اور اپنے پاؤن کے پاس اونکو تخت پر بٹہایا پہر ایک شخص
کوفے کا رہنے والا آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تہا مغیرہ نے اوسکا استقبال کیا اوس نے برا کہا حضرت علی کو سعید نے پوچہا
یہ کسکو برا کہتا ہے انہون نے کہا حضرت علی کو برا کہتا ہے سعید نے کہا مین دیکہتا ہون کہ لوگ تمہارے سامنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہتے ہین پہر نہ تم منع کرتے ہو نہ اسکو موقوف کرتے ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تہے (اور مجہکو کیا ضرورت ہے کہ مین آپ پر وہ بات کہون جو آپنے نہین فرمائی پہر قیامت مین آپ مجہہ سے سوال کرین
ملاقات کیوقت) ابوبکر جنت مین ہونگے اور عمر جنت مین ہونگے پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے اوپر بیان
ہوئی پہر سعید بن زید نے کہا صحابہ مین سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہونا جس سے اوسکی منہہ پر گرد پڑی
افضل ہے تمہین سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے اگرچہ اوس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کے برابر ہو **ف** یعنی ایک ہزار برس تک
بہی اگر اعمال صالحہ کیا کرے تو اوسکا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنی صحابی کے برابر نہ ہوگا یہ بات اکثر علمائے امت کے
نزدیک مسلم ہے کہ ولی کیسی ہی شان سے درجہ کا ہو مگر صحابی نہ ہو تو ادنے صحابی کے درجہ تک نہ پہونچیگا عن انس بن مالك ان
نبي الله صلى الله عليه وسلم صعد احدا فتبعه ابو بكر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه نبي الله صلى الله عليه
وسلم برجله وقال اثبت احد نبي وصديق وشهيدان ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم احد کے پہاڑ پر چڑہے اور آپکے ساتہہ ابوبکر اور عمر اور عثمان تہے پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے پاؤن
سے مارا اور فرمایا تہم جا اے احد تجہہ پر ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید ہین (صدیق ابوبکر اور دو شہید عمر اور عثمان) تہے

اُنکا پورا ہوا ابوبکر اپنی موت سے مرے اور عمر اور عثمان دونون شہید ہوئے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی تدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول
اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابابکر اول
من یدخل الجنۃ من امتی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے
پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھلایا جس مین سے میری امت جاویگی۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول
اللہ مین یہ چاہتا تہا کہ مین بھی آپ کے ساتھ ہوتا تو جنت کا دروازہ دیکھ لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
ابوبکر تو سب سے پہلے میری امت مین جنت مین جاویگا ف یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین اسی مقام پر ہی اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین
بعد مسور بن مخرمہ کے حدیث کی ہی جو آگے آتی ہی اور یہانپر اس کے بعد حدیث انس کے حدیث جابر کی ہی لا یدخل النار احد انتہی
عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ
ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اون شخصون مین سے جنہون نے شجرۃ الرضوان
کے تلے بیعت کی جہنم مین نہ جاویگا (یہ بیعت جان نثاری اور کافرون سے لڑنے پر کی تہی) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی فلعل اللہ وقال ابن سنان اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما
شئتم فقد غفرت لکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بدر والون کو
دیکھا (یعنے جو صحابہ جنگ بدر مین آپ کے ساتھ شریک تھے جو پہلے جنگ ہی اسلام مین) اور فرمایا تم جیسے چاہو
عمل کرو مین نے تم کو بخش دیا (یعنے اگر اب تم سے گناہ بھی سرزد ہونگے تو معاف کردیے جاوینگے) عن المسور بن
مخرمۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فذکر الحدیث قال فاتاہ یعنی عروۃ بن مسعود
فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمہ اخذ بلحیتہ والمغیرۃ بن شعبۃ قائم علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ومعہ السیف وعلیہ المغفر فضرب یدہ بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیتہ فرفع عروۃ
راسہ فقال من ہذا قالوا المغیرۃ بن شعبۃ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلح حدیبیہ مین نکلے پہر بیان کیا حدیث کو (جیسے اوپر گزر چکی) تو عروہ بن مسعود آپ پاس آیا اور آپ سے
گفتگو کرنے لگا پہر وہ جب بات کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتہ مین لیتا (عرب کا قاعدہ ہی کہ
بات کرتے وقت داڑہی پکڑتے ہین خاص کر محبت اور بےتکلفی کیوقت) اور مغیرہ بن شعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تہے اون کے
ہاتہ مین تلوار تہی اور سر پر خود تہا انہون نے تلوار کی کوتھی سے عروہ کے ہاتہ پر مارا اور کہا جلد کہ اپنا ہاتہ آپ کی ریش مبارک
سے عروہ نے سر اوٹھا کر پوچھا کون ہی لوگون نے کہا مغیرہ ہین (پہر عروہ غصے ہوا مغیرہ پر کہ مین نے تجھ پر ایسی احسان کیے
اور تو یہ حرکت کرتا ہی جیسی دوسری روایت مین ہی) عن الاقرع مؤذن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بعثنی عمر الی الاسقف فدعوتہ

فقال له عمر هل تجدني في الكتاب قال نعم قال كيف تجدني قال اجدك قرنا قال فرفع عليه الدرة فقال قرن مه فقال قرن حديد امين شديد قال كيف تجد الذي يجيء بعدي فقال اجده خليفة صالحا غير انه يوثر قرابته فقال عمر يرحم الله عثمان ثلثا فقال كيف تجد الذي بعده قال اجده صدأ حديد قال فوضع عمر يده على راسه فقال يا دفراه يا دفراه فقال يا امير المؤمنين انه خليفة صالح ولكنه تستخلف حين يستخلف والسيف مسلول والدم مهراق

ترجمہ اقرع سے روایت ہے جو موذن تہا عمر بن الخطاب کا کہ حضرت عمر نے مجھکو بہیجا نصاری کے ایک پادری کی طرف مین اوسکو بلا لایا حضرت عمر نے اوس سے پوچہا تو میرا بہی حال کچھ اپنی کتاب مین پاتا ہے وہ بولا ہان انہون نے کہا کیونکر اوسنے کہا قرن حضرت عمر نے اوسپر دُرہ اوٹھایا اور کہا قرن کیا ہے وہ بولا قرن کے معنی امانت دار مضبوط اور سخت پہر حضرت عمر نے کہا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا اوسکا کیا حال ہے وہ بولا وہ خلیفہ نیک ہے مگر اپنی قرابت کا خیال زیادہ رکہیگا حضرت عمر نے کہا اللہ رحم کرے عثمان پر تین بار پہر کہا جو خلیفہ اوس کے بعد ہوگا اوسکا کیا حال ہے اوسنے کہا وہ تو لوہے کا میل ہوگا (یعنے رات دن جنگ مین مصروف ہوگا) حضرت عمر نے کہا ہائے گندگی بدبودار یہ کیا کہتا ہے اوس نے کہا اے امیر المؤمنین وہ خلیفہ نیک ہوگا مگر جسوقت وہ خلیفہ ہوگا اوسوقت تلوارین کہنچی ہوئی ہونگی اور خون بہہ رہا ہوگا (یعنے فتنون مین اون کی خلافت ہوگی پہر وہ فتنہ اون سے مٹ نہ سکے گا یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے)

باب في فضل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحاب رسول اللہ کی فضیلت کا بیان

عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذين بعثت فيهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم والله اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يظهر قوم يشهدون ولا يستشهدون وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم السمن ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت اُس زمانہ کے لوگ ہین جن مین مین بہیجا گیا (یعنی میرے زمانہ نبوت سے خیر زمانہ صحابہ یعنے سنہ ۱۱۰ ہجری تک) پہر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین (یعنی تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ہجری تک) پہر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین (یعنی تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰ ہجری تک) معلوم نہین تیسری لوگون کا آپ نے ذکر کیا یا نہین پہر آپ نے فرمایا وہ لوگ نکلینگے جو گواہی کو مستعد ہونگے بدون طلب کیے اور نذر کرینگے مگر پورا نہ کرینگے اور خیانت کرینگے اور امانت دار نہونگے اور ظاہر ہوجاویگا اون مین مٹاپا (حرام کے مال کہانے سے)

باب النهي عن سب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہنے کی ممانعت

عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو انفق احدكم مثل احد ذهبا ما ادرك مد احدهم ولا نصيفه ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے صحابہ کو

قسم اُس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر تم مین سے یعنے وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہونگے اون مین سے اگر کوئی احد پہاڑ برابر سونا صرف کرے تو اون کے ایک مد یا آدہے کے برابر نہ ہوگا (مد سوا رطل کا یا دو رطل کا) **عن**

عمرو بن ابی قرة قال کان حذیفة بالمدائن فکان یذکر اشیاء قالها رسول الله صلی الله علیه وسلم لاناس من اصحابه فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلک من حذیفة فیاتون سلمان فیذکرون له قول حذیفة فیقول سلمان حذیفة اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفة فیقولون له قد ذکرنا قولک لسلمان فما صدقک ولا کذبک فاتی حذیفة سلمان وهو فی مبقلة فقال یا سلمان ما یمنعک ان تصدقنی بما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یغضب فیقول فی الغضب لناس من اصحابه ویرضی فیقول فی الرضی لناس من اصحابه اما تنتهی حتی تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال وحتی توقع اختلافا وفرقة ولقد علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب فقال ایما رجل من امتی سببته سبة او لعنته لعنة فی غضبی فانما انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون انما بعثنی رحمة للعالمین فاجعلها علیهم صلوة یوم القیمة والله لتنتهین او لاکتبن الی عمر ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے حذیفہ بن الیمان (جو ایک صحابی مشہور ہین) مدائن (ایک شہر ہے) مین اون باتونکا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند صحاب سے غصے کی حالت مین فرمائین تہین پہر بعضے لوگ اون سے یہ باتین سنکر سلمان فارسی پاس جاتے اور جو باتین حذیفہ سے سنتے وہ اون سے بیان کرتے سلمان اون کو سنکر یہہ کہتے کہ جو حذیفہ کہتے ہین اوس کو وہی خوب جانتے ہین لوگ سلمان سے یہہ سنکر حذیفہ پاس گئے اور کہتے ہم نے تمہاری حدیث سلمان سے بیان کی تو او نہون نے نہ جہوٹہ کہا نہ سچ (یعنے نہ تمہاری تصدیق کی نہ تکذیب) یہہ سنکر حذیفہ سلمان پاس آئے اور وہ اپنی ترکاری کے کہیت مین تہے اون سے کہا اے سلمان تم کو کیا ہوا ہے جو تم میری تصدیق نہین کرتے اون باتون مین جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہین سلمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی غصے ہوتے تہے تو غصے مین چند باتین اپنی صحاب کو کہہ دیتے پہر کبہی خوش ہوتے تہے تو خوشی مین چند باتین اپنے اصحاب کو کہہ دیتے تم شاید باز نہین آؤگے جبتک بعضون کی دوستی لوگون کے دلون مین ڈال دو اور بعضون کی دشمنی یہانتک کہ لوگون مین اختلاف اور پہوٹ ہو جاوے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا مین نے اپنی امت مین سے جس شخص کو برا کہا یا اوس کو لعنت کی غصے کی حالت مین تو اوسکی وجہ سے کہ مین بہی آدم کی اولاد ہون جیسے اور آدمیون کو غصہ آتا ہے مجہے بہی غصہ آتا ہے لیکن اللہ نے مجہے سب عالمون کے لیے رحمت کرکے بہیجا ہے یا اللہ تو اوس لعنت یا برے کہنے کو رحمت کردے اون پر قیامت کے روز قسم خدا کی تم باز آؤ (ایسی حدیثین بیان کرنے سے) ورنہ مین حضرت عمر رضہ کو لکہہ بہیجونگا **باب فی استخلاف ابی بکر رضی اللہ عنہ** حضرت ابوبکر

صدیق کی خلافت کی دلیل عن عبد اللہ بن زمعۃ قال لما استعز برسول اللہ صلی اللہ وانا عندہ فی نفر من المسلمین
دعاہ بلال الی الصلوۃ فقال مروا من یصلی للناس فخرج عبد اللہ بن زمعۃ فاذا عمر فی الناس وکان ابو بکر
غائبا فقلت یا عمر قم فصل بالناس فتقدم فکبر فلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ وکان عمر رجلا مجہرا
فقال فاین ابو بکر یابی اللہ ذلک والمسلمون یابی اللہ ذلک والمسلمون فبعث الی ابی بکر فجاء بعد ان صلی عمر تلک
الصلوۃ فصلی بالناس **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی تو میں آپ
پاس بیٹھا تھا اور چند آدمیوں کے ساتھ اتنے میں بلال آپ کو بلانے کے لیے آئے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا کسی اور کو حکم کرو وہ نماز پڑھاوے
تو میں باہر نکلا تو عمر بن الخطاب ملے اور ابو بکر صدیق رضہ اوس وقت نہ تھے میں نے عمر رضہ سے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑھاؤ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے تکبیر
کہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی آواز سنی وہ تو ایک بڑی آواز کے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ابو بکر کہاں ہیں اللہ اسکا
انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی اسکا انکار کرتے ہیں (کہ جب ابو بکر موجود ہوں تو سوا اون کے دوسرا کوئی شخص صحابہ میں سے امامت کرے)
پھر آپ نے ابو بکر رضہ کو بلا بھیجا انہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی یہی نماز جسکو حضرت عمر پڑھا چکے تھے یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق
کی خلافت کی بڑی دلیل ہے اسواسطے کہ قریب وفات کے آپ نے اون کو نماز پڑھانے کے لیے حکم کیا اور امامت صغری مؤید امامت
کبری کو واللہ اعلم عن عبد اللہ بن زمعۃ بہذا الخبر قال لما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت
عمر قال ابن زمعۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلع راسہ من حجرتہ ثم قال لا لا لا لیصل
للناس ابن ابی قحافۃ یقول ذلک مغضبا **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے یہی حدیث اوس میں یہ ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کی آواز سنی تو آپ نکلے یہانتک کہ اپنا سر حجرے سے نکالا پھر فرمایا نہیں
نہیں نہیں نماز پڑھاویں لوگوں کو ابو قحافہ کے بیٹے یہ آپ نے غصے سے فرمایا **ف** آپ کو منظور تھا کہ ابو بکر صدیق نماز پڑھاویں
چنانچہ دوسری روایت میں یہ موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو نماز پڑھانے کے لیے کہا مگر حضرت عائشہ نے
اس خیال سے کہ ابو بکر نرم دل ہیں وہ آنحضرت کی جگہ خالی دیکھ کر تاب نہ لاویں گے عمر کو امامت کے لیے کہا آپ نے جب اون
کی سنی تو پھر ابو بکر کی امامت کے لیے کہا **باب** ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنۃ جب مسلمانوں میں فتنہ اور فساد ہو
تو چپکے رہنا بہتر ہے (یعنی عزلت اور جدا رہنا لوگوں سے) عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن
علی ان ابنی ہذا سید وانی ارجو ان یصلح اللہ بہ بین فئتین من امتی وقال فی حدیث حماد ولعل
اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین عظیمتین **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حسن بن علی کو فرمایا یہ بیٹا میرا سید ہے (یعنی سردار اور شریف) اور مجھے امید ہے کہ اللہ جل
جلالہ اس کی وجہ سے میری امت کے دو گروہوں میں صلح
کرادے حماد کی روایت میں یہ ہے کہ شاید اللہ جل جلالہ اسکی وجہ سے

مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرادے **ف** یہہ پیشین گوئی آپ کی سچ ہوئی امام حسن علیہ السلام نے معاویہ رضی اللہ عنہ
سے صلح کر لی اور بڑا فتنہ موقوف کر دیا **عن** حذیفة ما احد من الناس تدرکه الفتنة الا انا اخافها علیه الا
محمد بن مسلمة فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا تضرك الفتنة **ترجمہ** حذیفہ بن
الیمان سے روایت ہے مین کوئی آدمی ایسا نہین جانتا جو فتنے مین پڑے اور مجھکو اوسکے بگڑ جانے کا ڈر نہ ہوگا محمد بن مسلمہ
کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد بن مسلمہ سے تجھ کو فتنہ ضرر نہ کریگا **ف**
شاید آپ نے اون کے لیے دعا کر دی ہو کہ اللہ اون کو فتنے سے بچاوے **عن** ثعلبة بن ضبیعة قال دخلنا علی حذیفة
فقال انی لاعرف رجلا لا تضره الفتن شیئا قال فخرجنا فاذا فسطاط مضروب فدخلنا فاذا فیه
محمد بن مسلمة فسالناه عن ذلك فقال ما ارید ان یشتمل علی شیء من امصارکم حتی تنجلی عما
انجلت **ترجمہ** ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت ہے ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس گئے انہون نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکو
فتنہ نقصان نہ کریگا پھر ہم اون کے پاس سے نکلے تو دیکھا ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم اوس مین گئے وہان محمد بن مسلمہ تھے اون سے
ہم نے خیمے مین رہنے کا اور شہر چھوڑنے کا سبب پوچھا انہون نے کہا مین نہین چاہتا کہ تمہارے شہر مین سے کوئی
جگہہ مجھکو گھیر لے (یعنے مین وہان رہنا اختیار کرون) جبتک کہ شہر ان فتنون سے صاف نہ ہو جاوے اس روایت سے
باب کا مضمون معلوم ہوا کہ فتنے کے زمانے مین آبادی سے دور رہنا اور تنہائی اور گوشہ نشینی بہتر ہے **عن** قیس بن
عباد قال قلت لعلی رضی اللہ عنه اخبرنا عن مسیرك هذا اعهد عهده الیك رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم ام رأی رأیته فقال ما عهد الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشیء ولکنه رأی
رأیته **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہے مین نے امیر المومنین علی رض سے پوچھا آپ یہ جو سفر کرتے ہین (معاویہ سے جنگ
کرنے کو) یہ آپکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے یا آپ اپنی راے مین اسکو مناسب جانتے ہین انہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھکو اس بارے مین کوئی حکم نہین دیا لیکن یہہ میری راے ہے **ف** اگرچہ آپنے حکم نہین
دیا تھا مگر آپ نے اس فتنے کی خبر کر دی تھی کہ مسلمانون مین ایک پھوٹ پیدا ہوگی جیسے دوسری حدیث مین ہے **عن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تمرق مارقة عند فرقة من المسلمین یقتلها
اولی الطائفتین بالحق **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین پھوٹ کے وقت
ایک فرقہ نکلیگا اوس سے وہ فرقہ لڑیگا جو حق کے قریب ہوگا **ف** مراد فتنہ معاویہ اور علی رض ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ علی رض اور اصحاب علی رض اوس معاملے مین حق پر تھے

باب فی التخییر بین الانبیاء علیهم الصلوة و السلام

پیغمبرون مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال النبی
صلی اللہ علیه وسلم لا تخیروا بین الانبیاء **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مت فضیلت دو پیغمبروں مین ایک کو دوسرے پر **ف** اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی حقارت
پیغمبر وں کو بزرگ اور بہتر سمجھنا چاہیے) **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی
لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص
کو کہنا چاہیے کہ مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہون یونس علیہ السلام سے یہہ آپنے تواضع کی راہ سے فرمایا اس لیے کہ لوگ مجھکو فضیلت دیتے اور انکی
کی تحقیر نہ کرنی لگین **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا ینبغی لنبی ان یقول انی خیر من یونس بن متی
عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی پیغمبر کو یون کہنا لائق نہین ہے کہ مین یونس علیہ السلام سے بہتر ہون **ف** کیونکہ ہر
سے اپنی تعریف نکلتی ہے جو پیغمبر کی شان کے خلاف ہے ہر چند ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رجل من الیہود والذی
موسی فرفع المسلم یدہ فلطم وجہ الیہودی فذہب الیہودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش فی جانب العرش فلا ادری
ممن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عز وجل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی نے
کہا قسم اوس ذات کی جس نے چن لیا موسی علیہ السلام کو ایک مسلمان نے یہہ سنکر اوسکو ایک طمانچہ
لگایا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے یہہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھکو
مت فضیلت دو حضرت موسے علیہ السلام پر کیونکہ حشر مین ایک بے ہوشی ہوگی (شاید یہہ بعد حشر
کی ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد سب سے پہلے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھین گے) تو مین سب سے پہلے
ہوش مین آونگا اور دیکھونگا کہ موسے علیہ السلام عرش کا کونا تھامے ہوئے ہین اب مین نہین جانتا
کہ موسے علیہ السلام بے ہوش ہوکر مجھہ سے پہلے ہوش مین آوین گے یا وہ بے ہوش ہی نہ ہون گے۔ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ مفضول کو تمام صفات مین افضل سے کم ہونا ضرور نہین ہے اگرچہ فضیلت مطلقہ مین
کم ہو بعض صفات حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود مین ایسے تھے جو حضرت ابو بکر صدیق اور عمر
فاروق مین نہین پائی جاتی **عن** انس قال قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خیر البریۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے خیر البریۃ کہا یعنی افضل
اور بہترین خلق تمام مخلوقات سے بہتر آپ نے فرمایا یہہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام مین (اونکا لقب
خیر البریۃ ہوگا کیونکہ وہ اپنے عہد مین بہترین خلق تھے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ
اولین اور آخرین سب سے بہتر ہین مگر تواضع اور انکسار کے راہ سے آپ نے یہ لقب پسند نہ کیا **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم
واول من تنشق عنہ الارض واول شافع واول مشفع

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سردار ہونگا آدم کی اولاد کا اور سب سے پہلے زمین مجھ
ہی پر سے پھٹے گی (یعنی مین قبر سے نکلونگا) اور مین سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی (مگر شفاعت
اللہ کے حکم سے ہوگی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ادری اتبع لعین ہو ام لا وما
ادری اعزیر نبی ہو ام لا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ تبع (جسکا
ذکر کلام اللہ مین ہے) قابل لعنت کے ہے یا نہین اور مین نہین جانتا کہ عزیر پیغمبر تھے یا نہین (حاکم کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے مین نہین جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر تھے یا نہین اور حدود گناہ کا کفارہ ہوتے ہین یا نہین) **عن** ابی ہریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات
ولیس بینی وبینہ نبی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے سب سے
زیادہ علاقہ ہے عیسے بن مریم علیہ السلام سے کیونکہ پیغمبر علاتی بہائی ہین آپس مین (جیسے علاتی بہائیون کا باپ
ایک ہوتا ہے مائین جدا جدا اسی طرح سب انبیا کے اصول متحد ہین جیسے توحید اور ملائکہ اور حشر ونشر لیکن فروع مین
اختلاف ہے) اور اسوجہ سے کہ میری اور عیسی علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہین ہوا) اور اس وجہ سے کہ عیسی علیہ السلام نے
آپ کے آنے کی بشارت دی اور قیامت کے قریب اترینگے اور آپ کا دین جاری کرینگے اور اوس کے تابع ہون گے

باب فی ذکر الارجاء مرجیہ کا رد وہ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ایمان کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہین کرتا اور اعمال صالحہ
ایمان مین داخل نہین ہین یہ فرقہ گمراہ ہے اہل سنت سے باہر ہے اہل سنت کے پیشواؤن کا یہ عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ
مومن کو ضرور ہین اور اعمال بد سے ضرر ہوگا۔ لیکن اکثر علماے اہل حدیث نے اعمال صالحہ کو ایمان مین
داخل کیا ہے۔ اور بعضون نے ایمان مین داخل نہین کیا ہے مگر ضروری سمجھا ہے **عن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون افضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا
اماطۃ العظم عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ایمان کے کچھ اوپر ستر شاخین ہین سب سے پہلا علے تو یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے یعنی نہین ہے کوئی
لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور سب سے کم یہ ہے کہ ہڈی کو راستے سے ہٹا دیوے یا کانٹے یا پتھر کو جس سے چلنے والون
کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو اور حیا (یعنی شرم) بہی ایمان کی ایک شاخ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھے کام بہی ایمان
مین داخل ہین اور رد ہو گیا مرجیہ پر **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین
ایمانا احسنہم خلقا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پورا ایمان
اوس شخص کا ہے جسکے خلق اچھے ہون (یعنے خوش خلق اور بامروت ہو) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان کم و زیادہ
ہوتا ہے

باب الدلیل علی الزیادۃ والنقصان ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے پر دلیلین (جب اہل سنت کے

اکثر علماء کے نزدیک نیک کام ایمان مین داخل ہین تو جسقدر نیک کام زیادہ ہونگے اوسی قدر ایمان بڑھیگا اور جسقدر نیک کام
کم ہونگے ایمان گھٹیگا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰة
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کے اور کفر کے بیچ مین نماز ہے یعنے نماز کفر کی روک
ہے جب نماز چھوڑ دی تو گویا کفر سے پردہ اوٹھ گیا اب یہ شخص کافر ہوگیا یا قریب کفر کے پہونچا **عن** عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما رأیت من ناقصات عقل ولا دین اغلب لذی لب منکن
قالت وما نقصان العقل والدین قال اما نقصان العقل فشهادة امرأتین شهادة رجل واما نقصان
الدین فان احداکن تفطر رمضان وتقعد ایاما لا تصلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورتون سے فرمایا مین نے عقل اور دین مین ناقص اور عقلمند کو بے عقل بنانیوالا تم سے زیادہ نہین دیکھا ایک
عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم مین عقل اور دین کی کیا نقصان ہے آپنے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہے کہ دو عورتون کی
گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک عورت رمضان مین روزے ناغہ کرتی
ہے اور کئی کئی روز تک نماز نہین پڑھتی بوجہ حیض اور نفاس کے تو نماز اور روزے کی کمی کو آپنے دین کا نقصان قرار دیا اس
سے معلوم ہوا کہ ایمان زیادہ کم ہوتا ہے **عن** ابن عباس قال لما توجه النبی صلی اللہ علیه وسلم الی الکعبة
قالوا یا رسول اللہ فکیف الذین ماتوا وهم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالی وما کان
اللہ لیضیع ایمانکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی یا
اس سے پہلی بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگون کا کیا حال ہوگا جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے
پڑھتے مر گئے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اللہ تمہارا ایمان بیکار نہ کریگا ایمان سے مراد نماز ہے یعنے ان کی نمازون کا ثواب ضرور
ملیگا **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رجالا ولم یعط رجلا
منهم شیئا فقال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وهو مؤمن فقال النبی صلی اللہ
علیه وسلم او مسلم حتی اعادها سعد ثلاثا والنبی صلی اللہ علیه وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیه وسلم
انی اعطی رجالا وادع من هو احب الی منهم لا اعطیه شیئا مخافة ان یکبوا فی النار علی وجوههم **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کو دیا اور ایک شخص کو نہ دیا یعنی کچھ مال تقسیم کیا لوگون کو اور ان مین سے ایک شخص کو
کچھ نہ دیا تو سعد نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے اور فلانے کو دیا اور فلانے کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے یہ تین بار سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہے یا مسلم ہے بعد اوسکے آپ نے فرمایا بعض آدمیون کو دیتا ہون اور جس شخص کو بہت چاہتا ہون اوسکو کچھ نہین دیتا
اس خوف سے کہ کہین وہ اوندھے منہ جہنم مین نہ جاوین **ف** مومن اور مسلم مین اس حدیث سے فرق نکلا کیونکہ سعد نے اوسکو مومن کہا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مسلم کہا تو معلوم ہوا کہ ایمان مین کمی بیشی ہوتی ہے اس لیے کہ مسلم مین بھی ایمان ہوگا وہ کامل نہین ہے اور جسے

کہ اوسکی اعمال صالحہ اور نیک نہیں ہیں بنا بریا سوجہ سے کہ اوسکی تصدیق اس قدر یقینی نہیں ہے جیسے مومن کی کیونکہ مومن کا ایمان الٰہی مبنی ہے
اور مسلم کا اسلام تقلیدی ہے عن الزہری قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا قال نری ان الاسلام الکلمۃ والایمان
العمل ترجمہ زہری نے کہا یہ جو اللہ نے فرمایا اعراب سے تم ایمان نہیں لائے ہو لیکن یون کہو ہم مسلمان ہو گئے ہمارے نزدیک اسکا مطلب یہ
ہے کہ اسلام زبان سے اقرار کرنیکا نام ہے اور ایمان نیک کام کرنیکا بجا لانا ہے عن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم بین
الناس قسما فقلت اعط فلانا فانہ مؤمن قال او مسلم انی لاعطی الرجل العطاء وغیرہ احب الی منہ مخافۃ ان
یکب علی وجہہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے لوگون کو مال بانٹا اور ایک شخص کو نہ دیا مین نے کہا
فلانے کو بھی دیجیے وہ مومن ہے آپ نے فرمایا یا مسلم ہے مین ایک شخص کو دیتا ہون اور جسکو نہیں دیتا ہون اس سے زیادہ مجھکو محبت ہے مگر مین جسکو
دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین جہنم مین اوندھے منہ گرے (یعنی دین اسلام سے پھر کر کافر نہ ہو جاوے مال کے شوق مین کیونکہ اوسکا
اسلام ابھی کامل نہیں ہوا پس اگر اوسکا دل ملانیکی لیے اسکو مال نہ دونگا تو ڈر ہے کہ وہ دین سے پھر جاوے اور جو لوگ دین مین مضبوط ہین اون سے
مجھے بہت محبت ہے لیکن اونکے پھر جانے کا ڈر نہیں سو جہ سے اونکو مال دینا اتنا ضرور نہیں جانتا یہ کوئی نہ سمجھے کہ مجھے اونکا خیال نہیں ہے
عن ابن عباس قال ان وفد عبد القیس لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم بالایمان باللہ قال
اتدرون ما الایمان باللہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء
الزکوۃ وصوم رمضان وان تعطوا الخمس من المغنم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے تو آپ نے اونکو حکم کیا اللہ پر ایمان لانیکا آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان کیا شے ہے انہون نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا ایمان ہے
کہ گواہی دیوے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد اوسکے رسول ہین اور وقت پر ادا کرے نماز کو اور زکوۃ دیوے اور
رمضان کے روزے رکھے اور پانچوان حصہ غنیمت کے مال مین سے دیوے ف اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نیک عمل ایمان مین داخل ہین پھر جو کوئی نیک
عمل نکریگا اوسکا ایمان کم ہوگا اور جو کریگا اوسکا ایمان زیادہ ہوگا عن ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من احب للہ
وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محبت
رکھے اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے اللہ کے لیے اور دیوے تو اللہ کے لیے اور نہ دیوے اللہ کے لیے اوسنے اپنا ایمان پورا کیا ورنہ اوسکا ایمان ناقص ہے
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر مت ہو جاؤ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (معلوم ہوا کہ گناہون سے
ایمان مین نقص ہوتا ہے کفر مین ترقی ہوتی ہے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل مسلم
اکفر رجلا مسلما فان کان کافرا والا کان ھو الکافر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے بہتر ورنہ کہنے والا کافر ہو جاویگا (اس سے کہ مسلمان کو کافر کہنا بھی کفر ہے اللہ اس سے بچاوے)
عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ فھو منافق خالص ومن کانت فیہ خلۃ

منہن کان فیہ خلۃ من نفاق حتی یدعہا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا عاہد غدر واذا خاصم فجر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص مین چار خصلتین ہون وہ نرا منافق ہے اور جس مین ایک خصلت ہو تو اوس مین ایک ہی نفاق کی خصلت ہے جبتک اوسکو چھوڑ نہ دیوے۔ منافق کی خصلتین یہہ ہین جب بات کہے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اقرار کرے تو پورا نہ کرے بلکہ توڑ دیوے اور جب کسی سے لڑے تو زبان سے گالیان بکے یعنی سخت سست کہے اور گالیان دینی بہ شریعت کے خلاف ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن ولا یسرق حین یسرق وہو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وہو مؤمن والتوبۃ معروضۃ بعد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالا زنا کرتے وقت مومن نہین رہتا اور شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہین ہوتا اور چوری کرنیوالا چوری کرتے وقت مومن نہین رہتا بلکہ ایمان اوس سے جدا ہوجاتا ہے یا اوس مین نقصان آجاتا ہے پھر توبہ سامنے کہی ہی ہے یعنی اگر توبہ کرے تو قبول ہوجاوے گی

عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی الرجل خرج منہ الایمان کان علیہ کالظلۃ فاذا انقطع رجع الیہ الایمان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی زنا کرے تو ایمان اوس مین سے نکلکر اوسکے سر پر مثل ایک بدلی کے ٹھہر رہتا ہے جب وہ یہ کام کرچکتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے ف طیبی نے کہا شاید مراد ایمان سے حیا ہے جیسے دوسری حدیث مین ہے الحیاء شعبۃ من الایمان کیونکہ اگر اوسکو اللہ سے حیا ہوتی تو وہ ایسا کام اوسکے حضور مین کیونکر کرتا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ جل جلالہ ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے تورپشتی نے کہا کہ یہہ طریق زجر اور تشدید کا ہے تاکہ معلوم ہو کہ زنا کافرون کی عادت اور طور میں سے ہے نہ مسلمانون کی واللہ اعلم۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ انتیسوان سنن ابی داود کے بتیس پارون سے

تم الجزء التاسع والعشرون ویتلوہ الجزء الثلثون ان شاء اللہ

فہرست پارہ بست و نہم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ

الجزؤ الثلثون

پارہ تیسوان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریہ مجوس ہین اس اُمت کے اگر وہ بیمار ہون تو اونکی بیمارپرسی کو نہ جاؤ اگر مر جاوین تو اونکے جنازے مین شریک نہ ہو ف قدریہ وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہی اس فرقے کو مجوس سے مشابہت دی کیونکہ مجوس کہتے ہین ایک خیر کا خالق یعنے یزدان اور ایک شر کا خالق ہے یعنی اہرمن۔ اہل سنت کے نزدیک خیر وشر سب کا خالق ایک ہی ہے یعنی اللہ سبحانہ جیسے فرماتا ہے۔ ہل من خالق غیر اللہ اور فرماتا ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور فرماتا ہی خالق کل شیء البتہ اوس نے بندے کو اختیار دیا ہی وہ اپنے اختیار سے اگر نیک کام کرے تو ثواب ملیگا اگر بد کام کرے تو عذاب ہوگا۔ لیکن یہ مسئلہ بہت باریک اور تفصیل طلب ہے اور اسکی تحقیق بڑی بڑی کتابون مین ہی۔ حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا اور ابن حجر نے اونکی رد مین لکھا کہ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا اور رجال اسکی صحیح کے ہین البتہ اس مین دو علتین ہین اور اون دونوں کا محدثین نے جواب دیا ہی (مرقاۃ الصعود منہ یادہ) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس ھذہ الامۃ الذین یقولون لا قدر من مات منھم فلا تشھدوا جنازتہ ومن مرض منھم فلا تعودوھم وھم شیعۃ الدجال وحق علی اللہ ان یلحقھم بالدجال ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اُمت مین مجوس ہین اور اس اُمت کے مجوس وہ ہین جو تقدیر کے قائل نہین ہین یعنے تقدیر کے منکر ہین اور کہتے ہین بندے اپنے افعال مین بالکل مختار ہے اور خود اون افعال کا خالق ہے۔ جو اون مین سے مرجاوے اوسکے جنازے مین نہ جاؤ اور جو اون مین سے بیمار ہو اوس کو دیکھنے کو نہ جاؤ اور وہ لوگ دجال کے گروہ مین اور اللہ کو ضرور ہی اونکا ملانا دجال سے عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضھا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض جاء منھم الابیض والاحمر والاسود وبین ذلک والسھل والحزن والخبیث والطیب ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے جو اوٹھا یا اونکو ساری زمین سے پھر آدم کی اولاد اپنی اپنی مٹی پر ہوئے کوئی سفید کوئی سرخ کوئی سیاہ اور اون مین کوئی نرم ہی کوئی سخت اور بد خلق کوئی ناپاک ہے کافر کوئی پاک ہے مسلمان عن علی قال کنا فی جنازۃ فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقیع الغرقد فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فجلس ومعہ مخصرۃ فجعل ینکت بالمخصرۃ فی الارض ثم رفع راسہ فقال ما منکم من احد ما من
نفس منفوسۃ الا قد کتب اللہ مکانہا من النار او من الجنۃ الا قد کتبت سعیدۃ او شقیۃ
قال فقال رجل من القوم یا نبی اللہ او لا نمکث علی کتابنا وندع العمل فمن کان من اہل السعادۃ
لیکونن الی السعادۃ ومن کان منا من اہل الشقوۃ لیکونن الی الشقوۃ فقال اعملوا فکل میسر اما اہل
السعادۃ فییسرون للسعادۃ واما اہل الشقوۃ فییسرون للشقوۃ ثم قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی
فسنیسرہ للعسری **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہی ہم ایک جنازے میں موجود تہے جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بہی تہے بقیع الغرقد (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اور غرقد ایک درخت ہے کانٹہ دار جو بقیع مین تہا) مین تو آپ
تشریف لائے اور بیٹھے آپ کے ہاتہ مین ایک چہڑی تہی اوس کی نوک سے زمین پر مارتی تہی پہر آپ نے اپنا سر اونچا کیا اور
فرمایا تم مین سے کوئی باقی نہیں ہے یا کوئی نفس پیدا نہین ہوا مگر اللہ نے اوسکا ٹہکانا لکہدیا ہے جنت یا دوزخ مین
اور یہہ بہی لکہا ہے کہ وہ شقی (بدبخت) یا سعید (نیکبخت) ہے یہہ سنکر جو لوگ بیٹھے تہے اون مین سے ایک شخص نے
کہا یا نبی اللہ پہر ہم اللہ کے لکہے پر اعتماد کرین اور عمل کرنا چہوڑ دین جو نیک بخت لکہا ہوگا وہ ضرور نیکبختی کیطرف جاویگا
اور جو بدبخت لکہا ہوگا وہ ضرور بدبختی کیطرف جاویگا آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک کو توفیق دیجاویگی جو نیک بخت ہے
وہ نیکبختی کی توفیق دیا جاویگا اور جو بدبخت ہے وہ بدبختی کی توفیق دیا جاویگا پہر آپ نے فرمایا فاما من اعطی الآیۃ یعنے
اللہ جل جلالہ نے بہی سورہ واللیل مین ایسا ہی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دیوے اور خدا سے ڈرے اور کلمہ توحید کو سچ جانے اوسپر
یقین کرے تو ہم اوسکو توفیق دینگے آسانی اور خوشی کی یعنے جنت عنایت کرینگے اور جو شخص کنجوسی کرے اور نیک عملون کیطرف
خیال نہ کرے اور کلمہ توحید کو جہٹلاوے تو ہم اوسکو توفیق دینگے سختی اور بدبختی کی یعنے جہنم مین لیجاوینگے) **ف** خطابی
نے کہا جب تو اس حدیث مین اچہی طرح تامل کرے تو جتنے شبہے تیرے دل مین تقدیر کے باب مین گزرتے ہین وہ سب رفع ہوجاوینگے
اسواسطے کہ پوچہنے والے نے کوئی بات نہ چہوڑی جسکا پوچہنا تقدیر کے باب مین ضرور تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو بتلادیا کہ اس مسئلہ مین قیاس کو دخل نہین ہے اور سوال کرنا لغو ہے اور یہ امر ایسا ہی جو دنیا کے اور امرون کی مانند
نہین ہے جسکا نتیجہ بخوبی معلوم ہوسکے اور آپ نے فرمایا کہ اعمال صالحہ کیے جاو تاکہ نشانی ہو سعادت اور فوز بالجنت کی انتہی

عن یحیی بن یعمر قال کان اول من تکلم فی القدر بالبصرۃ معبد الجہنی فانطلقت انا وحمید
بن عبد الرحمن الحمیری حاجین او معتمرین فقلنا لو لقینا احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فسألناہ عما یقول ہؤلاء فی القدر فوفق لنا عبد اللہ بن عمر داخلا فی المسجد فاکتنفتہ
انا وصاحبی فظننت ان صاحبی سیکل الکلام الی فقلت ابا عبد الرحمن انہ قد ظہر قبلنا ناس یقرؤون القرآن

ويتقفرون العلم يزعمون ان لا قدر وان الامر انف فقال اذا لقيت اولئك فاخبرهم اني بری منهم وهم
براء مني والذي يحلف به عبد الله بن عمر لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبله الله منه حتى يؤمن
بالقدر ثم قال حدثني عمر بن الخطاب قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ طلع علينا رجل
شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا نعرفه حتى جلس الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وتقيم الصلوة
وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت قال فعجبنا
له يسأله ويصدقه قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر
وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن
تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني عن اماراتها
قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال ثم
انطلق فلبثت ثلثا ثم قال يا عمر اتدري من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال انه جبريل اتاكم يعلمكم
دينكم **ترجمہ** یحیی بن یعمر سے روایت ہی سب سے پہلے جسنی تقدیر کے مسئلے مین گفتگو کی معبد جہنی تہا بصرہ مین تو مین اور حمید بن
عبد الرحمن حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے اور اپنے دل مین کہا اگر کسی صحابی سے ملاقات ہو جاوے اور جو گفتگو یہ لوگ تقدیر کے بارے مین کرتے
ہین اوسکی تحقیق کر لین (تو بہت بہتر ہو) پہر اللہ تعالی نے ایسی ہی توفیق دی کہ عبد اللہ بن عمر ہمکو مسجد مین جاتے ہوئے ملے مین نے
کہا اے ابا عبد الرحمن (کنیت ہی حضرت عبد اللہ بن عمر کی) ہماری طرف کچھہ لوگ نکلے ہین جو قرآن پڑہتے ہین اور اوس مین باریکیان
نکالتے ہین وہ کہتے ہین تقدیر کوئی چیز نہین ہے سب کام یون ہی ہو گئے ہین - یعنے پہلے سے اللہ جل جلالہ
نے کسی کے بارے مین کچھہ نہین لکہا کہ وہ جنتی ہی یا دوزخی ہر شخص اپنے عملون کی وجہ سے جنت مین جاویگا
یا دوزخ مین) عبد اللہ بن عمر نے کہا جب تو اون لوگون سے ملے تو کہہ دیجیو مین اون سے بیزار ہون وہ مجہہ
سے بیزار ہین قسم ہے اوس شخص کی جس کی عبد اللہ قسم کہایا کرتا ہی (یعنی اللہ جل جلالہ) اگر کسی کے پاس احد پہاڑ برابر سونا
ہو پہر وہ اوسکو خرچ کرے اللہ کی راہ مین تو کبہی اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک وہ تقدیر پر ایمان نہ لاوے بعد اوسکے کہا مجہہ سے
نقل کیا عمر بن الخطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین ایک شخص دکہلائی دیا جو بہت ادجلے کپڑے پہنے تہا
اور بال اوسکے خوب کالے تہے یہہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ وہ سفر سے آیا ہی نہ ہم اوسکو پہچانتے تہے وہ آنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنون سے ملا دیے پہر اوس نے کہا اے محمد مجہہ کو بتاؤ اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا اسلام یہہ ہی کہ تو گواہی
دے اس بات کی کوئی معبود سچا نہین ہے - سوا اللہ کے اور حضرت محمد اوسکے بہیجے ہوئے ہین اور نماز کو وقت پر ادا کرے اور زکوۃ دیوے

اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھ کو طاقت ہو اوس شخص نے کہا سچ ہے ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے
پھر آپ ہی سچ کہتا ہے بعد اوس کے اوس شخص نے کہا مجھکو بتاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہہ ہے کہ تو یقین کرے اللہ پر اور اوسکے
فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوس کے پیغمبرن پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر کہ برا بہلا سب اللہ کیطرف سے ہے اوس
شخص نے کہا سچ ہے پہر اوس نے کہا مجہہ کو بتاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا احسان یہہ ہے کہ تو اللہ کو پوجے اسطرح جیسے تو اوسکو دیکھہ رہا ہے
اگر یہہ نہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ تجھکو دیکھہ رہا ہے پہر اوس شخص نے کہا مجہہ کو بتاؤ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس شخص سے پوچھا جاوے
وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہین جانتا اوس شخص نے کہا اچھا پہر اوس کے نشانیان بتاؤ آپ نے فرمایا اوسکی نشانی یہ ہے کہ لونڈی
اپنی بیوی کو جنیگی یا اپنے میان کو جنیگی (یعنے لونڈی سے اولاد بہت ہیگی تو بیٹی بیٹا گویا اپنے مان کے مالک ہونگے
یا بیٹی بیٹیان لونڈی پر ایسی حکومت کرینگے کہ اون کو اپنی لونڈی کے برابر سمجہینگے اور اون کی نافرمانی کرین گے) اور تو ننگے کہلے
محتاج بکریان چرانیوالون کو دیکہے گا وہ اونچی اونچی عمارتین بناوین گے پہر وہ شخص چلا گیا حضرت عمرؓ نے کہا مین تین دن تک
تک رہا (مین ساعت تک آپ پاس ٹہر رہا (ایک نسخہ مین ملتا ہے بعوض ثلثا کے یعنی تہوڑی دیر تک ٹہر رہا) آپ نے پوچھا اے
عمر تو جانتا ہے یہ پوچھنیوالا کون تہا مین نے کہا اللہ اور اوس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تہے
تم کو دین سکہانے کیلیے آئے تہے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے قال وسالہ رجل من مزینۃ وجہینۃ فقال یا رسول

اللہ فیما نعمل افی شیء قد خلا ومضی او شیء یستانف الان قال فی شیء قد خلا ومضی فقال الرجل او

بعض القوم ففیم العمل قال ان اہل الجنۃ میسرون لعمل اہل الجنۃ وان اہل النار میسرون لعمل اہل

النار ترجمہ جب آپنے تقدیر کا بیان کیا تو ایک شخص قبیلہ مزینہ یا جہینہ سے کہنے لگا یا رسول اللہ پہر ہم کیا جانکر عمل کرین
آیا یہ جانکر کہ تقدیر مین سب کچھ لکہہ گیا ہے یا یون ہی نئی طور سے آپ نے فرمایا نہین یہ جانکر کہ سب کچھ تقدیر مین لکہہ گیا ہے
پہر ایک شخص بولا کچھ لوگ بولے پہر عمل کیا ضرور ہے آپ نے فرمایا جنت مین جانیوالی توفیق دیے جاوین گے جنتیون کے اعمال
کی اور دوزخ مین جانےوالی توفیق دیے جاوینگے دوزخیون کے اعمال کی (ایک روایت مین یون ہے) قال فما الاسلام قال اقام

الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم شہر رمضان والاغتسال من الجنابۃ ترجمہ اوس شخص نے کہا
مجھکو بتلایئے کہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑہنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکہنا اور جنابت سے غسل کرنا

عن ابی ذر وابی ہریرۃ قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس بین ظہرے اصحابہ فیجیء

الغریب فلا یدری ایہم ہو حتی یسال فطلبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعل لہ

مجلسا یعرفہ الغریب اذا اتاہ قال فبنینا لہ دکانا من طین فجلس علیہ وکنا نجلس بجنبتیہ وذکر

نحو ہذا الخبر فاقبل رجل وذکر ہیئتہ حتی سلم من طرف السماط فقال السلام علیک یا محمد قال فرد علیہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوذر اور ابوہریرہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے بیچ مین بیٹہتے تہے جب کوئی نیا شخص آتا

آپ کو نہ پہچانتا جبتک پوچھتا نہین ہم نے چاہا کہ آپ کیواسطے ایک ایسی جگہہ بیٹھنے کی بنا دین کہ نیا شخص آتے ہے آپ کو پہچان لے
راوی نے کہا پہر ہم نے آپ کیلیے ایک چبوترہ مٹی کا بنایا آپ اوسپر بیٹھے اور ہم آپکے آس پاس بیٹھے پہر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح بعد اوس کے کہا ایک شخص آیا جسکی شکل اُنہون نے بیان کی یہانتک کہ اوس نے جماعت کے کنارے سے سلام کیا اور
کہا السلام علیک یا محمد آپ نے سلام کا جواب دیا وہ شخص جبریل علیہ السلام تھے پہر بیان کیا حدیث کو خیر تک جیسی اوپر گزری

عن ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب فقلت له وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی بشیء لعل
الله تعالی ان یذهبه من قلبی فقال لو ان الله تعالی عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم و
هو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فی سبیل
الله تعالی ما قبله الله تعالی منك حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وما اخطاك
لم یکن لیصیبك ولو مت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد الله بن مسعود فقال مثل
ذلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذلك ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی
الله علیه وسلم مثل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن فیروز دیلمی سے روایت ہے مین ابی بن کعب کے پاس گیا اور اون سے کہا میرے دل مین
تقدیر کی طرف سے کچہہ شبہہ آگیا ہے تو کچہہ بیان کر شاید اللہ تعالی اس شبہہ کو میرے دل سے دور کردے ابی نے کہا اگر اللہ تعالی
جتنے لوگ آسمانون اور زمین مین ہین سب کو عذاب کرے تو وہ کبھی ظالم نہ ہوگا (کیونکہ ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنیکو اور آسمان و زمین اور جو کچہہ اون دونون مین ہے سب اللہ کے ملک ہے) اور جو سب پر رحمت کرے تو اوسکی رحمت اونکے لیے
اون کے عملون سے زیادہ بہتر ہوگی اور جو تو احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین صرف کرے تو اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک تو تقدیر پہ
ایمان نہ لاوے اور جانے کہ جو تجھے پہونچا وہ ضرور پہونچنے والا تہا اور جو نہین پہونچا وہ کبھی پہونچنے والا نہ تہا اگر تو سوا اس اعتقاد
کے اور کسی اعتقاد پر مریگا جہنم مین جاویگا پہر مین عبد اللہ بن مسعود پاس آیا انہون نے بہی ایسا ہی کہا پہر حذیفہ بن الیمان پاس آیا
انہون نے بہی ایسا ہی کہا پہر زید بن ثابت پاس آیا انہون نے بہی ایسی ہی حدیث بیان کی عن ابی حفصة قال قال عبادة بن الصامت
لابنه یا بنی انك لن تجد طعم حقیقة الایمان حتی تعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وما اخطاك لم یکن لیصیبك
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما خلق الله تعالی القلم وقال له اکتب فقال رب وماذا اکتب قال
اکتب مقادیر کل شیء حتی تقوم الساعة یا بنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من مات علی غیر هذا
فلیس منی ترجمہ ابو حفصہ سے روایت ہے عبادہ بن صامت نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے تو ایمان کے حلاوت کبھی نہ
پاویگا جبتک یہ نہ سمجھے کہ جو تجھے پہونچا وہ کبھی چوکنے والا نہ تہا اور تجھے نہ پہونچا وہ کبھی ملنے والا نہ تہا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اوس سے کہا لکھ اوس نے کہا کیا لکھون فرمایا
لکھہ ہر چیز کا اندازہ قیامت تک اے بیٹے میرے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کسی اور اعتقاد پر

رے وہ مجھہ سی ملاقہ نہین رکہتا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احتج ادم وموسی
موسی یا ادم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنۃ فقال ادم انت موسی اصطفاک اللہ بکلامہ
خط لک التوراۃ بیدہ تلومنی علی امر قدرہ علی قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ فحج ادم موسی ترجمہ
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی علیہما السلام نے بحث کی موسی نے کہا اے آدم تم ہمارے
ہو تم ہی نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکلوایا (اللہ کی نافرمانی کر کے ورنہ ہم سب جنت مین آرام سے رہتی) آدم نے کہا اے
تو وہ ہے جسکو اللہ نے برگزیدہ کیا اوس سے بات کر کے اور تیرے لیے توراۃ شریف کو اپنے ہاتہہ سے لکہا کیا تو مجہپر ملامت کرتا ہے
پر جو اللہ نے میری تقدیر مین لکہہ دیا تہا چالیس برس پہلے میری پیدائش سے پہر غالب ہوگئے آدم موسی پر ف یعنی موسی
بحث مین مغلوب ہو گئے اور آدم غالب ہوئے اسوجہ سے کہ بشر کو دوسرے بشر کے گناہ پر اعتراض اور مواخذہ نہین پہونچتا یہ تو
کا منصب ہے کہ وہ اپنے مخلوق سے گناہ کا مواخذہ کرے یا معاف کر دیوے ایک حدیث مین ہے کہ تم بندون کے گناہ
کو اسطرح نہ دیکہو گویا تم رب ہو بلکہ اسطرح دیکہو کہ تم بندے ہو عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان موسی قال یا رب ارنا ادم الذی اخرجنا ونفسہ من الجنۃ فاراہ اللہ ادم فقال انت ابونا
ادم فقال ادم نعم قال انت الذی نفخ اللہ فیک من روحہ وعلمک الاسماء کلہا وامر الملئکۃ
فسجدوا لک فقال نعم قال فما حملک علی ان اخرجتنا ونفسک من الجنۃ قال لہ ادم ومن انت قال انا
موسی قال انت نبی بنی اسرائیل الذی کلمک اللہ من وراء الحجاب لم یجعل بینک وبینہ رسولا من خلقہ قال
نعم قال افما وجدت ان ذلک کان فی کتاب اللہ قبل ان اخلق قال نعم قال فیم تلومنی فی شیء
سبق من اللہ تعالی فیہ القضاء قبلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فحج ادم موسی
علیہما السلام ترجمہ حضرت عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسی ع نے کہا اے رب میرے
دکہلا دے مجہکو آدم علیہ السلام کو جنہون نے ہم کو اور خود اپنے تئین بہی جنت سی نکالا تو اللہ تعالی نے دکہلا دیا اونہین آدم علیہ السلام
کو موسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا تم ہمارے باپ آدم ہو اونہون نے کہا ہان موسی نے کہا تم وہی آدم ہو جن مین
اللہ تعالی نے اپنے پیدا کی ہوئی روح پہونکی اور سب نام اونکو بتائے اور فرشتون کو حکم کیا اونہون نے سجدہ کیا تم کو انہون نے
کہا ہان موسی علیہ السلام نے کہا پہر تمہین کیا ہوا کہ تم نے نکالا ہم کو اور اپنے تئین بہی جنت سے حضرت آدم نے کہا تم کون ہو
انہون نے کہا موسی آدم نے کہا تم نبی ہو بنی اسرائیل کے تم سے باتین کی اللہ جل جلالہ نے پردے کی آڑ سے بغیر کسی مخلوق
کے وسطے کے (یعنی اللہ نے خود تم سی کلام کیا اور کسی فرشتے کا ذریعہ نہین کیا جیسے اور انبیا سی کیا) انہون نے کہا
ہان آدم نے کہا کیا تم نہین جانتے ہو کہ جو مین نے کیا وہ اللہ کی کتاب مین موجود تہا میرے پیدا ہونے سے پہلے موسی نے کہا کیون نہین
جانتا ہون آدم نے کہا پہر تم کیا ملامت کرتی ہو اوس کام پر جسکو اللہ تعالی پہلے ہی لکہہ چکا تہا مجہپر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اوس وقت آدم غالب ہوگئے موسی علیہ السلام پر **عن** مسلم بن یسار الجهنی ان عمر بن الخطاب سئل عن
هذه الآية واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم قال قرأ القعنبی الآیة فقال عمر رضی اسمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم سئل عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل خلق آدم ثم مسح
ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل
من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل
من اعمال اهل النار فيدخله به النار **ترجمہ** مسلم بن یسار سے روایت ہے حضرت عمر رضی سے کسی نے اس آیت کو پوچھا
واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا
ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذرية
من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون **ف** یاد کر اوس وقت کو جب تیرے رب نے آدم کی اولاد کو انکی پیٹ سے نکالا
پھر اونکو گواہ کیا اس بات پر کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم نے اسوطے تم کو گواہ کر لیا کہ تم قیامت
مین یوں نہ کہو ہم اس سے غافل تھے یا یوں کہنے لگو ہمارے باپ دادا ہم سے پہلے شرک مین پڑ گئے ہم اونکی اولاد ہوئے کیا تو
ہم کو ہلاک کرتا ہے اوس گناہ سے جو جھوٹوں نے کیا **ت** حضرت عمر نے کہا مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
اس آیت کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدم کو پیدا کیا پھر اونکی پیٹ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا مین نے
ان لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کرینگے پھر اون کی پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا ان لوگوں کو
مین نے جہنم کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جہنمیوں کے کام کرینگے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا اللہ جس
کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے جنتیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر یعنی
خاتمہ بخیر ہوتا ہے تو اوسکو جنت مین لیجاتا ہے اور جب کسی بندے کو دوزخ کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے دوزخیوں کے
کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیوں کے کاموں مین سے کسی کام پر مرتا ہے یعنے خاتمہ برا ہوتا ہے معاذ اللہ پھر اوسکو دوزخ
مین لیجاتا ہے **عن** ابی بن کعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام الذی قتله الخضر طبع
كافرا ولو عاش لارهق ابويه طغيانا وكفرا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جس غلام کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ پیدا ہوا تھا کافر یعنی اوسکی تقدیر مین یہ لکھا تھا کہ اگر بڑا ہوگا تو کافر
ہو جاویگا اور جو وہ جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر مین پہنسا دیتا **عن** ابی بن کعب قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول فی قوله واما الغلام فكان ابواه مؤمنين كان طبع يوم طبع كافرا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت

ین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین سنا واما الغلام فکان ابواہ مؤمنین کہ وہ لڑکا جس دن پیدا ہوا
تھا کفر پر پیدا ہوا تھا یعنی اوسکی تقدیر مین یہہ لکھا تھا کہ بڑا ہو کر کافر ہو جاویگا عن ابی بن کعب عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ابصر الخضر غلاما یلعب مع الصبیان فتناول راسہ فقلعہ فقال موسی اقتلت نفسا
زاکیۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر علیہ السلام نی ایک لڑکے کو لڑکون کیساتھہ
کھیلتا ہوا دیکھا اوسکو سر کو پکڑکر اکھیڑ لیا موسی ع نے کہا اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس یعنی تونے مارڈالا ایک شخص کو جس نے
کوئی خون نہین کیا تھا عن عبد اللہ بن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق
المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ
مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا فیؤمر باربع کلمات فیکتب رزقہ واجلہ وعملہ ثم یکتب شقی او سعید
ثم ینفخ فیہ الروح فان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع او قید ذراع
فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ
وبینھا الا ذراع او قید ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے بیان کیا اور آپ سچے ہین کہ تم مین سے ہر ایک شخص کا نطفہ اوسکی ماں کے پیٹ مین اکٹھا کیا جاتا
ہے چالیس دن مین پھر وہ ایک خون کی پھٹکی ہو جاتا ہی پھر ایک گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہی پھر اللہ اوسکے پاس ایک فرشتے کو
بھیجتا ہے وہ چار باتین اللہ کے حکم سے لکھتا ہے ایک تو رزق اوسکی دوسری عمر اوسکی تیسری عمل اوسکی چوتھی یہہ کہ وہ
شقی ہی یا سعید ہے پھر اوس مین روح پھونکی جاتی ہی تم مین سے کوئی عمل کیا کرتا ہی جنتیون کے سی جب اوسکو اور جنت کو بیچ مین ایک
ہاتھہ کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہی تو اوسکی تقدیر کا لکھا پورا ہو جاتا ہے اور وہ جہنمیونکا کام کرتا ہی تو جہنم مین جاتا ہی اور تم مین سے کوئی
دوزخیون کے کام کیسا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ سے ایک ہاتھہ برابر فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اوس پر تقدیر کا لکھا زور کرتا ہے وہ
جنتیون کا کام کرلیتا ہے اور جنت مین جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاتمے کا بڑا اعتبار ہی اچھے یا برے کامون پر پورا تقدیر
نہین ہو سکتا کہ آدمی جنت مین جاویگا یا دوزخ مین جاویگا مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیک اعمال کرتا رہی اور خدا سے خاتمہ بخیر
کی دعا کرتا رہی امید ہی کہ جب ساری عمر نیک اعمال کریگا تو آخر مین بھی اوس سے نیک ہی کام صادر ہوگا واللہ المستعان عن
عمران بن حصین قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اعلم اھل الجنۃ من اھل النار قال
نعم قال ففیم یعمل العاملون قال کل میسر لما خلق لہ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کسی نے پوچھا یا رسول اللہ کیا جنتی اور جہنمی پہلے ہی سے معلوم ہو چکی ہین اللہ کے علم مین آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا
پھر عمل کرنیوالے کس بہر سے عمل کرتے ہین آپ نے فرمایا اعمل کرو ہر ایک توفیق دیا جاویگا اوس کام کی جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا
عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم ترجمہ عمر بن

عمر بن الخطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قدریہ کے ساتھ اور مت ابتدا کرو اون سے ساتھ سلام اور کلام کے

باب فی ذراری المشرکین مشرکون کی اولاد کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن اولاد المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مشرکون کی اولاد یعنی جو لڑکے یا لڑکیاں اونکی بچپن میں مر گئی ہیں انکو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے بڑے ہو کر یعنی اللہ جل جلالہ اونکے مآل کار کو خوب جانتا ہے کہ یہ بڑا ہو کر کافر رہیگا اور اطاعت کریگا پس اپنے علم کے موافق اونکا فیصلہ کریگا **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین فقال من آبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت یا رسول اللہ فذراری المشرکین قال من آبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مؤمنین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اپنی ماں باپ کے ساتھ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بغیر عمل کے اونکا یہ حال ہوگا آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے میں نے کہا یا رسول اللہ مشرکین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اپنی ماں باپ کے ساتھ میں نے کہا بغیر عمل کیے آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے **ف** پس اللہ اپنے علم کے موافق مؤمنین اور مشرکین کے اولاد کا فیصلہ کریگا جسکو وہ جانتا ہے کہ یہ نیک عمل کرتا اگر جیتا اوسکو وہ جنت میں لیجاویگا اور جسکو وہ جانتا ہے کہ برے اعمال کرتا اگر جیتا اوسکو جہنم میں لیجاویگا اس مسئلہ میں علما کے بہت اقوال ہیں بعضوں کا یہ قول ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے تابع ہیں اگر ماں باپ مؤمنین ہیں تو جنت میں جاوینگے اگر مشرکین ہیں تو دوزخ میں جاوینگے بعضوں کے نزدیک اسی طرح ہے حدیث پر یہ ہے کہ اللہ تعالی اون میں تفریق کریگا اور مطیع کو گنہگار سے ممتاز کریگا بعضوں نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے بعضوں نے اونکو جنتی کہا ہے بعضوں نے دوزخی اور اللہ خوب جانتا ہے جو حق ہے اس باب میں **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصبی من الانصار یصلی علیہ قالت قلت یا رسول اللہ طوبی لہذا لم یعمل شرا ولم یدریہ فقال او غیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لہا اہلا وخلقہا لہم وہم فی اصلاب آبائہم وخلق النار وخلق لہا اہلا وخلقہا لہم وہم فی اصلاب آبائہم **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصار کی ایک لڑکے کا جنازہ آیا نماز پڑھنے کے لیے تو میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہے اسکے لیے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا نہ گناہ کو سمجھا آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی سمجھتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے اللہ تعالے نے جنت کو پیدا کیا اور اوس کے لیے لوگون کو بھی پیدا کیا اور جنت کو اونہی لوگون کے واسطے بنایا اور وہ اپنی باپون کی پشت میں تھے اور پیدا کیا جہنم کو اور بنایا جہنم کے لیے لوگون کو اور بنایا لوگون کو جہنم کے لیے اور وہ اپنے باپون کے پشت میں تھے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ وینصرانہ کما تنتج الابل من بہیمۃ جمعاء ہل تحس من جدعاء قالوا یا رسول اللہ افرایت من یموت وہو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے کہ اوس میں شرک اور کفر سے اوس کا ذہن پاک ہوتا ہے

پہر اوسکی ماں باپ اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین جیسے اونٹ صحیح سالم جانور سے پیدا ہوتا ہے بہلا اوس مین کوئی کنکٹا
نظر آتا ہے (یعنی جیسے جانور کا بچہ صحیح و سالم پوری اعضا کے ساتہہ پیدا ہوتا ہے اور وہ سب عیوب سے پاک ہوتا ہے پہر لوگ
اوسکے کان کاٹتے ہین داغ دیتے ہین اوسکی صورت بگاڑتے ہین اسی طرح آدمی کا بچہ بہی شرک اور کفر سے پاک ہوتا ہے پیدا
ہونے کیوقت اگر اوسکو یون ہی چہوڑ دیا جاوے تو اسلام جلدی تاثیر کرے مگر ماں باپ اوسکو شرک و کفر مین پہانس دیتے
ہین) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا تہا جو وہ
عمل کرتے ہین گے۔ ابن وہب نے کہا مین نے دیکہا مالک سے ایک شخص نے پوچہا اس حدیث سے اہل بدعت یعنی قدریہ حجت لاتے ہین
(اس بات کی کہ برائی بہلائی انسان کے اختیار مین ہے اور تقدیر کوئی چیز نہین ہے کیونکہ اس حدیث مین یہہ ہے کہ بچہ کورا
پیدا ہوتا ہے پہر انسان اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین) امام مالک نے کہا تم اون پر حجت لاؤ اس حدیث کی آخر سے کیونکہ اس
مین یہہ ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تہا
جو وہ عمل کرینگے (اس سے معلوم ہوا کہ جو کچہ قیامت تک ہونیوالا تہا وہ سب پہلے ہی اللہ جل جلالہ کے علم مین مقرر اور مقدر ہو چکا
تہا **ف** اس حدیث سے بعض ملاحدہ یہہ استدلال کرتے ہین کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اوسکا کوئی مذہب نہین ہوتا
پس مذہب کا التزام ایک امر فضول ہے کیونکہ فطرت مین کوئی مذہب نہین اور مراد اسلام سے وہی حالت فطری ہے جو ہر ایک انسان
کو ولادت کیوقت ہوتی ہے نہ یہہ اسلام جو علماے اسلام نے ٹہرایا ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ اس حدیث کے معنے تم نہین سمجہے ابوداؤد نے
بعد روایت اس حدیث کے حجاج بن منہال سے روایت کیا قال سمعت حماد بن سلمة یفسر حدیث کل مولود یولد
علی الفطرة قال هذا عندنا حیث اخذ الله علیهم العهد فی اصلاب آبائهم حیث قال الست بربکم
قالوا بلی **ترجمہ** مین نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ تفسیر کرتے تہے اس حدیث کی کہ مراد فطرت سے وہ عہد ہے جو اللہ تعالے نے اون
سے لیا تہا جب وہ اپنے باپ دادا کی پشت مین تہے کہ مین تمہارا رب نہین ہون انہون نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے پس
مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جو بچہ دنیا مین پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے پہر مشرکین اور یہود و نصارے کی صحبت سے
توحید بہول جاتا ہے اور شرک اور کفر مین پہنس جاتا ہے عن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوائدة
والموؤدة فی النار **ترجمہ** عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ گاڑنیوالی اور جو زندہ گاڑی گئی
دونون جہنم مین جاوینگے **ف** زندہ گاڑنیوالے تو اسواسطے کہ وہ مشرکہ ہے اور اوس نے خون کیا ایک نفس کا بغیر قصور کے
اور زندہ گاڑی گئی اسواسطے کہ وہ مشرکہ کی اولاد ہے اور وہ بہی تابع ہے اپنے ماں باپ کے اگر مسلمان عورت اپنی لڑکی کو گاڑ دے
(زندہ درگور کرے) تو لڑکی کو جہنم مین جانا ضرور نہین عن انس ان رجلا قال یا رسول الله این ابی قال ابوک
فی النار فلما قفا قال ان ابی وابوک فی النار **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کہان
ہے آپنے فرمایا تیرا باپ جہنم مین ہے جب وہ پیٹہہ پہیر کر چلا آپ نے فرمایا میرا باپ بہی جہنم مین ہے اور تیرا باپ بہی جہنم مین ہے

دیا آپ نے اوسکی تسکین کے لیے فرمایا تاکہ اوسکو ملال نہو اور وہ خوب سمجھ جاوے کہ آخرت مین کسی کا عمل دوسرے کے کام نہین
آتا اور کافر مشرک کو کوئی عذاب سے بچا نہین سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے حبیب ہین اور اوس کے
سب بندون مین اللہ کے نزدیک زیادہ پیارے ہین اونکا باپ جہنم مین ہو تو میرا باپ کیونکر جنت مین ہو سکتا ہے بعض
علمانے جیسے جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ثابت کیا ہی کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کے ماں باپ کو دوبارہ جلایا اور وہ
اسلام سے مشرف ہوئے اور عذاب سے مخلصی پائے بعضون نے کہا وہ شرک سے محفوظ تھے اور اسلام سے مشرف نہ ہوئے کیونکہ
وہ زمانہ فترت تھا اسلیے اونکو نجات ہوگی لیکن اکثر علما کے نزدیک دلائل اون کے دوبارہ جلائے جانے کے اور اسلام سے
مشرف ہونیکی قوی نہین ہین اسلیے سکوت اس مسئلے مین اولی اور انسب ہے واللہ اعلم **عن** انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن مین اسطرح پھرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے یعنی
ہر رگ و ریشے مین شیطان کا اثر ہو سکتا ہے) **باب فی الجہمیۃ** جہمیہ کا بیان **ف** جہمیہ ایک فرقہ ہی بہت گمراہ
فرقون مین سے جو منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف اور ظہور اوسکا اوائل زمانہ تبع تابعین مین ہوا یہہ فرقہ منکر
ہی اللہ جل جلالہ کے صفات کا جیسے استوا اور نزول اور سمع اور بصر اور کلام اور جلوس اور فوقیت کا جنکا ثبوت آیات اور
احادیث سے ہی اور کہتا ہی کہ اللہ جل جلالہ خالی ہی اون صفتون سے جو مخلوق مین پائے جاتے ہین جیسے اوترنا چڑہنا بیٹہنا دیکہنا سننا اہل حدیث
اور ائمہ اہل سنت و جماعت نے سلف اور خلفا اونکا خوب رد کیا ہی اور صفات اللہ کو متعدد احادیث اور آیات سے ثابت کیا ہی اکثر حدیث کے
کتابون مین اس فرقے کا رد موجود ہے اور اسکیواسطے ایک علحدہ باب ہی جس مین احادیث صفات بیان کیجاتی ہین زیادہ تفصیل کے
اسمقام مین گنجایش نہین ہے جسکو منظور ہو وہ کتاب الانتہا فی الاستوا یا کتاب النزول ابن تیمیہ یا کتاب العرش و العلو امام ذہبی کے ملاحظہ
کرے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق الله الخلق
فمن خلق الله فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل آمنت بالله ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ لڑتے جھگڑتے اور بحث کرتے رہین گے یہانتک کہ کہین گے اللہ نے تو تمام مخلوقات کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا
کیا تو جس شخص کو ایسا شبہہ گذرے وہ یون کہے ایمان لایا مین اللہ پر **ف** تاکہ ایمان اوسکا پھر نیا ہو جاوے دوسری
روایت مین یون ہے فاذا قالوا ذلک فقولوا الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا
احد ثم لیتفل عن یساره ولیستعذ بالله من الشیطان ترجمہ یعنے جب لوگ ایسا کہنے لگین تو یون کہو اللہ ایک ہے
(اپنی ذات و صفات مین کوئی اوسکی مثل نہین ہے) اللہ کو احتیاج نہین ہے نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہی نہ اوسکی جوڑ کا کوئی ہے
پھر بائین طرف تین بار تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے **عن** العباس بن عبد المطلب قال کنت
فی البطحاء فی عصابة فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فمرت بهم سحابة فنظر الیها فقال ما تسمون هذه

قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ابو داود لم اتقن العنان جيدا

قال هل تدرون ما بعد ما بين السماء والارض قالوا لا ندري قال ان بعد ما بينهما اما واحدة او

ثنتان او ثلاث وسبعون سنة ثم السماء فوقها كذلك حتى عد سبع سموات ثم فوق السابعة

بحر بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهم وركبهم

مثل ما بين سماء الى سماء ثم على ظهورهن العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم

الله تعالى فوق ذلك ترجمہ عباس بن عبد المطلب سے روایت ہی مین بطحا مین ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جنمین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی موجود تھے اتنے مین ایک ابر کا ٹکڑا اوپر سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو

دیکھا اور فرمایا تم اوسکو کیا کہتی ہو لوگون نے کہا سحاب آپ نے فرمایا اور مزن بہی لوگون نے کہا ان مزن بہی کہتے

ہین آپ نے فرمایا عنان بہی لوگون نے کہا عنان بہی کہتے ہین آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ آسمان زمین مین کتنا فاصلہ

ہی لوگون نے کہا ہم نہین جانتے آپ نے فرمایا اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا پہر اوسکے اوپر دوسرا آسمان ہی اتنے ہی فاصلے

پر ہی پہر تیسرا آسمان یہانتک کہ آپنے ساتون آسمانون کو بیان کیا پہر آپنے فرمایا ساتوین آسمان کے اوپر ایک دریا ہی جسکے

اوپر اور تہہ مین اتنا فاصلہ ہی جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پہر اوسکے اوپر آٹھ بکریان ہین (یعنی فرشتے بصورت

بکریون کے) انکے کہر اور گہٹنون مین اتنا فاصلہ ہی جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پہر اون کی پشت پر عرش

ہی اوسکے اوپر اور نیچے کے کنارون مین اتنا فاصلہ ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پہر اللہ تعالی جل جلالہ و

عز شانہ اوس عرش کے اوپر ہی عن جبير بن مطعم قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله

جهدت الانفس وضاعت العيال ونهكت الاموال وهلكت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع

بك على الله ونستشفع بالله عليك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك اتدري ما تقول

وسبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك

انه لا يستشفع بالله على احد من خلقه شان الله اعظم من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته

لهكذا وقال باصابعه مثل القبة عليه وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب قال ابن بشار

في حديثه ان الله فوق عرشه وعرشه فوق سمواته وساق الحديث ترجمہ جبير بن مطعم

سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مصیبت مین پڑ گئی لوگ اور تباہ

ہو گئے گہر بار اور گہٹ گئے مال اور مر گئے جانور تو دعا کیجیے اللہ سے پانی برسنے کی ہم سفارش لیتے ہین آپکی اللہ پاس اور

سفارش لاتے ہین اللہ کی آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تو سمجہتا ہی کیا کہتا ہے اور آپنے سبحان اللہ کہا پہر

اسکی تعریف کرتے رہے (بڑی دیر تک) یہانتک کہ معلوم ہوا اثر اوس گنوار کے کہنے کا آپ کے صحابہ کے چہرون مین

یعنی سب کے چہرون مین کراہت اور ناخوشی پائی گئی اسوجہ سے کہ اوس گنوار نے اسد جل جلالہ کی نسبت جو ساری جہان
اور زمین و آسمان کا مالک ہی سفارش کرنیکا لفظ کہا حالانکہ سفارش کرنیوالا درجہ مین نسبت اوس شخص کے جسکو سفارش
کرے کم ہوتا ہے **ت** پھر آپ نے فرمایا بری اسد کی سفارش نہین کی جاتی اوسکی مخلوقات مین سے کسی پر اسد جل جلالہ
کی شان بہت بڑی اور برتر ہے ایسی بات سے اری تو جانتا ہی کہ اسد جل جلالہ کی بڑائی اور بزرگی کیسی ہی اوسکا عرش تحت
آسمانون پر اسطرح ہے اور اشارہ کیا انگلیون سے ایک گنبذ کے طور پر باوجود اسکے وہ چرچراتا ہی (اسد کی خوف اور عظمت سے) جیسے
پالان چرچراتی ہی سوار کے نیچے ابن بشار نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ اسد جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے اور عرش
اوسکا اوسکے آسمانون کے اوپر ہی **ف** پس اسد تعالی فوق الفوق اور فوق مطلق ہی اوس سے فوق کوئی چیز نہین ہے

عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملك من ملائکة
الله تعالی من حملة العرش ان ما بین شحمة اذنه الی عاتقه مسیرة سبعمائة عام **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے
روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مجھی اجازت ہوئی ایک فرشتہ کا حال بیان کرنیکی اون فرشتون مین سے
جو اسد جل جلالہ کو عرش اوٹہائے ہوئے ہین اوسکی کان کی لو سے مونڈہے تک سات برس کی راہ ہی **عن** ابی هریرة
کان یقرأ هذه الآیة ان الله یأمرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها الی قوله سمیعا بصیرا قال رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یضع ابهامه علی اذنه والتی تلیها علی عینه قال ابو هریرة رأیت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقرأها ویضع اصبعیه قال المقری وهذا رد علی الجهمیة **ترجمہ** ابو ہریرہ اس آیت
پڑہتے تہے ان اسد یامرکم سے خیر تک یعنی سمیعا بصیرا تک اور کہتے تہے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو دیکھا آپ سمیعا
بصیرا پڑہتے وقت انگوٹھے کو کان پر رکھ لیتے اور کلمے کی اونگلی کو آنکھ پر **ف** آپ اشارہ کرتے تہے صفت سمع اور بصر
یعنی اسد جل جلالہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے حقیقۃ نہ مجازا جیسے جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد علم ہی
ت مقری نے کہا یہ رد ہی جہمیہ پر **باب** فی الرؤیة اسد تعالی کے دیدار کا بیان **عن** جریر بن عبد الله
قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم جلوسا فنظر الی القمر لیلة البدر لیلة اربع عشرة فقال انکم
سترون ربکم کما ترون هذا لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوة قبل طلوع الشمس
وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ هذه الآیة فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها **ترجمہ** جریر بن
عبد اسد سے روایت ہی ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تہے آپ نے چاند کو دیکھا چودہوین رات کو اور فرمایا نزدیک
ہے کہ تم اپنے رب کو دیکھو جیسے اسکو دیکھتے ہو اوسکی دیکھنے مین کشمکش اور زحمت نہ ہوگی پس اگر تم سے ہو سکے تو محافظت کرو
اون نمازکی جو آفتاب نکلنے سے پہلے ہے (یعنی فجر) اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہی (یعنی عصر) پھر آپ نے اس آیت کو
پڑہا فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس الآیة یعنے پاکی بیان کر اپنے رب کی آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے الخ

کو ٹکڑون مین اور ون کے ٹکڑون مین خیر تک **عن** ابی ھریرۃ قال قال ناس یارسول اللہ انری ربنا عزوجل

یوم القیمۃ قال ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظھیرۃ لیست فی سحابۃ قالوا لا قال ھل

تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال والذی نفسی بیدہ لا تضارون

فی رؤیتہ الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگون نے کہا یارسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار

کو قیامت مین دیکھینگے آپ نے فرمایا کیا تم کو کوئی مشکل ہوتی ہے دوپہر کو سورج دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ

نے فرمایا کیا تم کو مشکل ہوتی ہے چودہوین رات کے چاند دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ نے فرمایا قسم اوس

شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے تم کو اللہ جل جلالہ کے دیکھنے مین بھی کوئی مشکل نہ ہوگی مگر جتنی چاند یا سورج کے دیکھنے

مین ہوتی ہے **ف** مطلب یہ ہے کہ کچھ دقت نہ ہوگی اور نہ کشمکش اور روک ہوگی جیسے دنیا کے بعض چیزون کے دیکھنے

مین ہوتی ہے کہ ایک پر ایک گرتا ہے اور دیکھنا نہین ملتا وہان ہر شخص فراغت سے بکمال وسعت اپنے پروردگار کو دیکھیگا **عن**

ابی رزین العقیلی قال قلت یارسول اللہ اکلنا یری ربہ قال ابن معاذ مخلیا بہ یوم القیمۃ وما ایۃ ذلک

فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر قال ابن معاذ لیلۃ البدر مخلیا بہ ثم اتفقا قلت بلی

قال فاللہ اعظم قال ابن معاذ قال فانما ھو خلق من خلق اللہ فاللہ اجل واعظم **ترجمہ** ابورزین عقیلی سے

روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ کیا ہم مین سے ہر ایک شخص الگ الگ اپنے رب کو دیکھیگا (یعنی بغیر زحمت اور کشمکش کے) قیامت

کے روز اگر دیکھیگا تو دنیا مین اوسکی مثال کیا ہے آپ نے فرمایا ای ابارزین کیا تم مین سے ہر ایک شخص چاند کو دیکھتا ہے

چودہوین رات کو بغیر دقت اور کشمکش کے مین نے کہا کیون نہین آپ نے فرمایا پھر اللہ کی تو شان بہت بڑی ہے چاند تو اوس

کی ہوسکی ایک بنائی ہوئی چیز ہے جب اوس کو سب دیکھتے ہین اور کسی طرح کا ہجوم نہین ہوتا نہ مشکل پڑتی ہے پس اللہ تعالی

بھی قادر ہے کہ بلا دقت اور ہجوم کے اپنا جمال مبارک سب مومنین کو دکھا دے **عن** عبداللہ بن عمر قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوی اللہ تعالی السموت یوم القیمۃ ثم یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا

الملک این الجبارون این المتکبرون **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی

قیامت کے روز آسمانون کو لپیٹ لیگا پھر اونکو داہنے ہاتھ سے پکڑکر فرمادیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے بادشاہ جابر اور کہان ہین

غرور کرنے والے پھر زمینون کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھ مین لیکر فرمادیگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے جابر بادشاہ کہان ہین غرور

کرنے والے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا عزوجل کل لیلۃ الی السماء الدنیا

حین یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسالنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ **ترجمہ**

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے پروردگار ہمارا ہر رات کو پہلے آسمان پر جب تہائی

ثم یطوی الارضین بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون

رات باقی رہتی ہے پہر فرماتا ہی کون دعا کرتا ہے مجہہ سے کہ مین اوسکی دعا قبول کرون اور کون مانگتا ہی مجہسے کہ مین اوسکو دون کون بخشش چاہتا ہی مجہہ سے کہ مین اوسکو بخشون **ف** خطابی نے کہا علما سلف اور ایمہ فقہا کا مذہب یہہ ہی کہ اس قسم کے احادیث کو اپنے ظاہر پر رکہین اور اوس کی تاویل نہ کرین کیونکہ اونکا علم قاصر ہے ان کے سمجہنے سے پہر روایت کیا اوسی کو مکحول اور زہری کہتے تہے جاری کرو ان احادیث کو جیسی آئین

باب فی القرآن

ف قرآن اسد کا کلام ہے یعنی یہی قرآن جسکو ہم نماز مین پڑہتے ہین اور جو لکہا گیا مصحف مین یہہ اسد جل جلالہ کا کلام ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام اسکو اسد سے سنکر محمد صلی اسد علیہ وسلم کو آن کر سناتے پہر حضرت محمد صلی اسد علیہ وسلم سب لوگونکو سناتی

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض نفسہ علی الناس بالموقف فقال الا رجل یحملنی الی قومہ فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پیش کرتے تہے اپنے تئین لوگون پر موقف مین (یعنی وقوف کی جگہہ مین مراد عرفات ہی) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص ہی جو مجہکو اوٹہا لیچلے اپنی قوم پاس کیونکہ قریش نے مجہہ کو روک دیا ہے میرے رب کے کلام پہونچانے سے

عن عامر بن شہر قال کنت عند النجاشی فقرا ابن لہ ایۃ من الانجیل فضحکت فقال اتضحک من کلام اللہ تعالی **ترجمہ** عامر بن شہر سے روایت ہی مین نجاشی (ایک بادشاہ کا لقب ہے) پاس بیٹہا تہا اون کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت پڑہی تو مین ہنسنے لگا نجاشی نے کہا کیا تو اسد کی کلام پر ہنستا ہے

عن عائشۃ قالت ولشانی فی نفسی کان احقر من ان یتکلم اللہ فی بامر یتلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی (اوس قصے مین جب لوگون نے اون کو بری کام کی تہمت لگائی تہی) اونہون نے کہا مین اپنے تئین اس لائق نہ جانتی تہی کہ اسد جل جلالہ میرے باب مین کچہہ کلام کریگا جو ہمیشہ پڑہا جاویگا

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذ کما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ثم یقول کان ابو کم یعوذ بہما اسمعیل واسحاق **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کے لیے پناہ مانگتے تہے اسطرح آپ فرماتے تہے پناہ دیتا ہون مین تم کو اسد کے کلمات کی جو پوری ہین (اون مین کوئی نقص اور عیب نہین) ہر شیطان سے جو ایذا پہونچاوے (جیسے سانپ بچہو وغیرہ) اور ہر آنکہہ سے جو لگ جاوے (یعنی بد نظر سے) پہر فرماتے تہے تمہارے باپ پناہ مانگتے تہے انہی کلمات سے (یعنی اسمعیل اور اسحاق علیہما السلام)

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم اللہ تعالی بالوحی سمع اہل السماء للسماء صلصلۃ کجر السلسلۃ علی الصفا فیصعقون فلا یزالون کذلک حتی یاتیہم جبرئیل حتی اذا جاءہم جبرئیل فزع عن قلوبہم قال فیقولون یا جبرئیل ماذا قال ربک فیقول الحق فیقولون الحق الحق **ترجمہ** عبد اسد سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب اسد تعالی وحی بہیجنے کے لیے کلام کرتا ہی تو ایک آسمان والے دوسرے آسمان سے

سنتے ہین اسطرح کی جیسے زنجیر کھینچی جاوے صفا پہاڑ پر یہ آواز سنکر وہ بیہوش ہو جاتے ہین پہر اسی حالت مین رہتے ہین
یہانتک کہ جبرئیل علیہ السلام اونکے پاس آتے ہین جب جبرئیل وہان آتے ہین تو اونکو ہوش آجاتا ہی اور کہتے ہین ای جبرئیل تیرے
رب نے کیا فرمایا وہ کہتے ہین حق فرمایا وہ بہی کہنے لگتے ہین حق فرمایا حق **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے جل شانہ کلام
کرتا ہے اور اوسکے کلام مین صوت ہی جسکو جبرئیل ع سنتے ہین اور اور فرشتے بہی سنتے ہین بعض لوگون نے اللہ کے کلام کو صوت
سے منزہ جانا ہے حالانکہ یہی اونکی غلطی ہی بہت سے آیات اور احادیث سے ثابت ہی کہ اللہ تعالی کے کلام مین صوت ہی چنانچہ
فرماتا ہی واذ نادی ربک موسی ان ائت القوم الظالمین و نادیناہ ان یا ابراہیم اور نداء بعینہ صوت ہی - دوسری جگہہ
فرماتا ہی فلما جاءہا نودی من شاطئ الواد الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یا موسی انی انا اللہ رب العالمین - اللہ
تعالی نے خود حضرت موسی سے کلام کیا اور حضرت موسی ع نے آواز سنی حدیث صحیح مین ہی فینادی بصوت یسمعہ من بعد
کمن قرب یعنی اللہ تعالے قیامت کے روز ایک آواز سے پکاریگا جو دور اور نزدیک سب سنینگے **عن** ابی هریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن ادم تاکل الارض الا عجب الذنب منہ خلق و فیہ یرکب
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے سب اعضا کو زمین کہا جاتی ہی مگر ریڑہ کی
ہڈی کو اوسی سے آدمی پیدا ہوا اور اوسی سے دوبارہ پیدا کیا جاویگا **ف** شاید وہ ہڈی جو باقی رہ جاتی ہی اس قدر چہوٹی
ہو کہ لوگون کو محسوس نہ ہوتی ہو پہر یہہ شبہہ کیونکر چل سکتا ہے کہ تجربے کے بظاہر خلاف ہی اسلیے کہ ایک تہ ورقہ مین سب اعضا
مردہ کے فنا ہو جاتے ہین **باب** فی الشفاعۃ شفاعت کا بیان **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال شفاعتی لاہل الکبائر من امتی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفاعت میری اون لوگون کیواسطے ہے جو کبیرہ گناہ کرین میری امت مین سے **ف** جیسے زنا چوری شرب خمر
سود خوری وغیرہ **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج قوم من النار بشفاعۃ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیدخلون الجنۃ و یسمون الجہنمیین **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچہہ لوگ جہنم مین سے نکلینگے میری شفاعت سے پہر داخل ہونگے جنت مین انکو لوگ جہنمی کہین گے
ف یہہ لقب اونکا حقارت سے نہوگا بلکہ یاد دلانے کے لیے تاکہ اونکو زیادہ خوشی ہو کیونکہ عیش کے حلاوت رنج کی یاد سے
زیادہ ہوتی ہی **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اہل الجنۃ یاکلون فیہا
و یشربون **ترجمہ** جابر سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ جنتی لوگ جنت مین
کہاوینگے اور پیوینگے **باب** فی خلق الجنۃ والنار جنت اور جہنم دونون کو اللہ تعالی پیدا کر چکا ہی **عن**
ابی هریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبریل اذہب فانظر الیہا فذہب
فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ ثم قال یا جبریل

ذهب فانظر الیها فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال ای رب وعزتك لقد خشیت ان لا یدخلها
احد قال فلما خلق الله تعالی النار قال یا جبریل اذهب فانظر الیها فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال
ای رب وعزتك لا یسمع بها احد فیدخلها فحفها بالشهوات ثم قال یا جبریل اذهب فانظر الیها
فذهب فنظر الیها فقال ای رب وعزتك وجلالك لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلها ترجمہ
ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے
کہا جا اور جنت کو دیکھ وہ گئے اور دیکھا پھر لوٹ کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قسم تیری عزت کی ہے نہیں ہے جو کوئی
جنت کا حال سنیگا (یعنی جو جو وہاں عیش اور راحت ہے) وہ اوس میں چلا جاویگا پھر اللہ تعالی نے جنت کو ڈھانپ دیا
مکروہات سے (یعنی اون کاموں پر جنت میں جانا موقوف کر دیا جنکا کرنا نفس پر دشوار ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ) اور پھر
جبرئیل سے کہا جاؤ جنت کو دیکھ آؤ وہ گئے اور دیکھا پھر آ کر اللہ تعالی سے عرض کیا قسم ہے ای پروردگار تیری عزت کی میں
ڈرتا ہوں کہ جنت میں کوئی نہ جاوے پھر آپ نے فرمایا جب اللہ تعالی نے دوزخ کو بنایا تو فرمایا ای جبرئیل جاؤ
اوسکو دیکھ آؤ وہ گئے اور اوسکو دیکھا پھر اللہ تعالی پاس آئے اور عرض کیا قسم ہے ای رب تیری عزت کی کوئی دوزخ کا
حال سنکر اوس میں نہ جاویگا تب اللہ تعالی نے اوسکو ڈھانپ دیا شہوات سے (یعنی اون کاموں سے جو نفس کو مرغوب اور پسند
ہیں جیسے شراب پینا سود کھانا نماز قضا کرنا روزہ نہ رکھنا پرایا مال کھا جانا) پھر فرمایا ای جبرئیل جاؤ اوسکو دیکھ آؤ وہ دیکھ
کر آئے تو عرض کیا ای پروردگار قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی باقی نہ رہیگا جو دوزخ میں نہ جاوے **باب فی الحوض** حوض
کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امامکم حوضا ما بین ناحیتیه کما بین جرباء واذرح
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے (یعنی حشر کے روز تمہارے سامنے ہوگا) اوسکے دونوں کناروں میں اتنا
فاصلہ ہوگا جیسے جربا اور اذرح میں (دونوں گانوں ہیں ملک شام میں اونکے بیچ میں تین دنکا فاصلہ ہے) **عن** زید بن ارقم قال
کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن یرد علی الحوض قال قلت کم کنتم
یومئذ قال سبعمائة او ثمان مائة ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مقام میں اترے آپ نے فرمایا تم ایک لاکھ
حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو (یعنی اون لوگوں کے جو حشر میں حوض کوثر پر آوینگے) راوی نے کہا میں نے زید بن ارقم سے پوچھا تم اوس دن کتنے آدمی تھے زید نے کہا
سات سو یا آٹھ سو (تو اگر ایک لاکھ حصے بھی کیے جاویں جیسا سات سو کے سات کروڑ اور آٹھ سو کے آٹھ کروڑ ہوئے اور امید ہے کہ اس سے بہت زیادہ ہوں) **عن**
انس بن مالک یقول اغفی رسول الله صلی الله علیه وسلم اغفاءة فرفع راسه متبسما فاما قال لهم واما قالوا له لم ضحکت یا رسول الله
ضحکت فقال انه انزلت علی آنفا سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی ختمها فلما قرأها قال هل تدرون
ما الکوثر قالوا الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنیه ربی عز وجل فی الجنة وعلیه خیر کثیر علیه حوض ترد علیه امتی یوم القیمة
آنیته عدد الکواکب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا آنکھ لگ گئی پھر آپ نے سر اوٹھایا ہنستے ہوئے تو آپ نے خود کہا یا صحابہ نے آپ سے

پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے آپ نے فرمایا ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے پھر آپ نے پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخیر تک پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے صحابہ نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جسکو دینے کا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اس پر بہت بہتری ہے اور اسپر ایک حوض بنا ہے جسپر میری امت قیامت کے روز جمع ہوگی (یعنی پانی پینے کو) اوسکے برتن تاروں سے زیادہ ہونگے **عن** انس بن مالك قال لما

عرج بنبي الله صلى الله عليه وسلم في الجنة او كما قال عرض له نهر حافتاه الياقوت المجيب او قال المجوف فضرب الملك الذي معه يده فاستخرج مسكا فقال محمد صلى الله عليه وسلم للملك الذي معه ما هذا قال هذا الكوثر الذي اعطاك الله **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (شب معراج میں) اوپر گئے جنت میں تو آپکو ایک نہر دکھلائی گئی جسکے دونوں کنارے خولدار موتی کے تھے جو فرشتہ آپکے ساتھ تھا اوس نے ایک ہاتھ مارا اور اندر سے مشک نکالی آپ نے اوس فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپکو دیا ہے **عن** عبد السلام بن ابي حازم ابي طالوت

قال شهدت ابا برزة دخل على عبيد الله بن زياد فحدثني فلان سماه مسلم وكان في السماط فلما رآه عبيد الله قال ان محمديكم هذا الدحداح ففهمها الشيخ فقال ما كنت احسب اني ابقى في قوم يعيروني بصحبة محمد صلى الله عليه وسلم فقال له عبيد الله ان صحبة محمد صلى الله عليه وسلم لك زين غير شين ثم قال انما بعثت اليك لاسالك عن الحوض سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر فيه شيئا فقال ابو برزة نعم لا مرة ولا ثنتين ولا ثلاثا ولا اربعا ولا خمسا فمن كذب به فلا سقاه الله منه ثم خرج مغضبا **ترجمہ** عبد السلام بن ابی حازم سے روایت ہے میں نے دیکھا ابا برزہ کو وہ گئے عبید اللہ بن زیاد پاس جو حاکم تھا کوفہ کا یزید کی طرف سے اور شریر تھا اسی نے لشکر بھیجا تھا جس نے مقابلہ کیا امام حسین سے اور شہید کیا انکو) پھر مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو صحبت میں شریک تھا کہ جب عبید اللہ نے ابو برزہ کو دیکھا تو کہنے لگا دیکھو تمہارا محمدی (یعنی صحابی آنحضرت کی صحبت پایا ہوا) یہ موٹا ٹھگنا ہے ابو برزہ اس بات کو سمجھ گئے کہ عبید اللہ نے انکو ٹھگنا اور توند والا کہا) انہوں نے کہا مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میں ایسے لوگوں میں رہونگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی وجہ سے مجھے عیب لگائینگے عبید اللہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت تو تمہارے لیے فخر ہے نہ کہ عیب پھر کہنے لگا میں نے تمہیں حوض کوثر کا حال پوچھنے کے لیے بلایا ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے ابو برزہ نے کہا ہاں سنا ہے ایک دو تین چار پانچ بار نہیں بلکہ بہت بار سنا ہے پھر جو شخص جھٹلائے اس بات کو تو اللہ اوسکو نہ پلاوے اوس حوض سے بعد اسکے چلے گئے غصے میں

باب في المسالة في القبر وعذاب القبر

قبر میں سوال کا ہونا اور قبر کے عذاب کا بیان

عن البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان المسلم اذا سئل في القبر فشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله تعالى يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوگا تو وہ گواہی دیگا اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ جل جلالہ کے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں یہی مراد ہے اللہ کے قول سے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الاخرة یعنی مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو سچی بات کے ساتھ دنیا میں اور آخرت میں **عن** انس بن مالك ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم دخل نخلا لبني النجار فسمع صوتا ففزع فقال من اصحاب هذه القبور قالوا يا رسول الله ناس ماتوا في الجاهلية فقال تعوذوا بالله من عذاب النار ومن فتنة الدجال قالوا ومم ذاك يا رسول الله قال ان المؤمن اذا وضع في قبره اتاه ملك فيقول له ما كنت تعبد فان الله هداه قال كنت اعبد الله فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله فما يسال عن شيء غيرها فينطلق به الى بيت كان له في النار فيقال له هذا بيتك كان لك في النار ولكن الله عصمك ورحمك فابدلك به بيتا في الجنة فيقول دعوني حتى

اذهب فابشر اهلی فیقال له اسکن وان الکافر اذا وضع فی قبرہ اتاہ ملک فینتهرہ فیقول له ما کنت تعبد فیقول لا ادری فیقال له لا دریت ولا تلیت فیقال له ما کنت تقول فی هذا الرجل فیقول کنت اقول ما یقول الناس فیضربه بمطراق من حدید بین اذنیه فیصیح صیحة یسمعها الخلق غیر الثقلین

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی النجار کے باغ مین گئے وہان ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور پوچھا یہ قبرین کن لوگون کی ہین لوگون نے کہا یا رسول اللہ کچھ لوگون کی ہین جو مر گئے ہین زمانہ جاہلیت مین آپنے فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جہنم کے عذاب سے اور دجال کے فساد سے لوگون نے عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپنے فرمایا مومن قبر مین جب رکھا جاتا ہی تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہی تو کسکو پوجتا تہا پس اگر اللہ اوسکو راہ دکھلاتا ہی تو وہ کہدیتا ہی مین اللہ جل جلالہ کو پوجتا تہا پھر اوس سے کہا جاتا ہی تو اس شخص کے باب مین کیا کہتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باب مین شاید وہ فرشتہ انکا نام لیکر پوچھتا ہوگا اور بعضون نے کہا کہ آپ کی صورت مبارک اوسکو دکھائی جاتی ہی مگر دوسری کوئی حدیث اس مضمون کی تائید نہین کرتی وہ جواب دیتا ہی کہ وہ اللہ کے بندے ہین اور اوسکے بھیجے ہوئے ہین پھر اور کوئی بات نہین پوچھی جاتی بعد اوسکے اوسکو ایک گھر کی طرف لیجاتے ہین جو جہنم مین ہے اور اوس سے کہتے ہین تیرا یہ گھر تہا جہنم مین مگر اللہ نے تجھکو بچا لیا اور تجھپر رحم کیا اور اوسکے بدلے مین ایک دوسرا گھر دیا جنت مین وہ کہتا ہی مجھکو چھوڑدو تو مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون اس بات کی کہ مجھکو جنت مین گھر ملا لیکن اوس سے کہا جاتا ہی ٹھہرا رہ اور کافر جب قبر مین رکھا جاتا ہی تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہی ف دوسری حدیثون مین دو فرشتون کا ذکر ہی ایک کو منکر کہتے ہین دوسرے کو نکیر مطابقت یون دی ہے کہ بعضون کے پاس دو آتے ہونگے بعضون کے پاس ایک یا ایک سے مراد سوال کرنا ہی کیونکہ سوال ایک ہی کرتا ہوگا اور دوسرا کھڑا رہتا ہوگا گو یہ تاویل ضعیف ہی اور پہلی تاویل قوی ہے ت اور ڈانٹ کر پوچھتا ہی تو کسکو پوجتا تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پھر اوس سے کہا جاتا ہی نہ تو نے خود علم حاصل کیا نہ کسی کی پیروی کی ف یعنی نہ مجتہد ہوا نہ مقلد آدمی کو چاہیے کہ علم دین خود حاصل کرے اور دلائل دیکھکر اپنا ایمان صحیح اور مضبوط کرے اگر یہ نہو سکے تو صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کی پیروی کرے اگر دونو باتین نہ ہون تو پھر خرابی ہی ت پھر اوس سے پوچھا جاتا ہی تو اس شخص کے باب مین کیا کہتا تہا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین وہ کہتا ہی مین وہی کہتا تہا جو لوگ کہتے تہے ف یعنی مین نہین جانتا جو کچھ اور لوگ کہتے ہونگے وہی مین بھی کہتا ہونگا ت پھر وہ فرشتہ اوسکو مارتا ہے لوہے کی گرز سے اوسکے دونون کانون کے بیچ مین وہ چلاتا ہے اور اللہ کی سب مخلوق اوس کی آواز سنتی ہین سوا آدمی اور جن کے دوسری حدیث مین یون ہے قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم فیاتیه ملکان فیقولان له فذکر قریبا من الحدیث الاول قال فیه واما الکافر والمنافق فیقولان له زاد المنافق وقال یسمعها من یلیه غیر الثقلین ترجمہ بندہ جب قبر مین رکھا جاتا ہی اور اوسکے لوگ دفن کرکے پیٹھ موڑتے ہین تو وہ اونکے جوتون کی آواز سنتا ہی پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین بعد اوسکے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے آپ نے فرمایا کافر یا منافق اور فرمایا سنتی ہین اوسکی آواز جو اوسکی نزدیک ہین سوا جن و بشر کے

عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتهینا الی القبر ولما یلحد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حوله کانما علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عود ینکت به فی الارض فرفع راسه فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر

مرتين او ثلاثا زاد في حديث جرير ههنا وقال انه ليسمع خفق نعالهم اذا ولوا مدبرين حين
يقال له يا هذا من ربك وما دينك من نبيك قال هناد قال ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له
من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل
الذي بعث فيكم قال فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان وما يدريك فيقول قرأت
كتاب الله فامنت به وصدقت زاد في حديث جرير فذلك قول الله تعالى يثبت الله الذين
امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة الاية ثم اتفقا قال فينادي مناد من السماء
ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فيأتيه
من روحها وطيبها قال ويفتح له فيها مد بصره قال وان الكافر فذكر موته قال وتعاد روحه
في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له
ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه
لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى
النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه زاد في
حديث جرير قال ثم يقيض له اعمى ابكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا
قال فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا قال ثم تعاد
فيه الروح ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرد انصاری کے جنازہ
میں نکلے جب قبر پر پہونچے تو وہ کہنہ چکے تہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہہ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے گویا ہماری
سروں پر چڑیاں بیٹھی ہیں (یعنی چپ چاپ) آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تہی اوس سے زمین کو کرید رہے تھے ایک ہی
دفعہ آپ نے سر اوٹہایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگو دو بار یا تین بار ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مردہ اون کی جوتیوں
کی آواز سنتا ہے جب وہ دفن کر کے رخصت ہوتے ہیں جب اوس سے کہا جاتا ہے ای شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے
اور تیرا نبی کون ہے ہناد نے کہا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اوسکو بٹہاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے
میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف
بھیجا گیا (یعنی حضرت محمد کو پوچھتے ہیں وہ کون تھے) مردہ کہتا ہے وہ اللہ کے بھیجے ہوئے تھے پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تجھے
یہ کہاں سے معلوم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا (سمجھ کر یہ نہیں کہ فقط اوسکے لفظوں کو پڑھا اور معنے
سے غافل رہا) اور اوس پر ایمان لایا اور اوسکو سچ سمجھا یہی مراد ہے اللہ جل جلالہ کے اس قول سے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ (جسکی تفسیر اوپر گزری) پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میری

بندی بنے اب اوسکا بچھونا جنت مین کر دو اور اوسکو جنت کے کپڑی پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اوسپر کہولدو پہر جنت کی ہوا اور خوشبو اوسپر آنے لگتی ہی اور جہانتک اوسکی نگاہ پہونچتی ہی وہان تک قبر کہلجاتی ہی پہر کافر کی موت کا بیان کیا اور کہا روح اوسکے بدن مین ڈالی جاتی ہی اور دو فرشتے اوس کے پاس آتے ہین اور اوسکو بٹہاتے ہین اور اوس سے پوچھتے ہین تیرا رب کون ہی وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچھتے ہین یہہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بہیجا گیا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا اوس وقت ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہی جہوٹا ہے یہہ اسکا بچھونا جہنم مین کر دو اور اسکو جہنم کے کپڑی پہنا دو اور ایک دروازہ جہنم کا اوسپر کہولدو پہر اوسپر جہنم کی گرمی اور لو (گرم ہوا) آنے لگتی ہی اور قبر اوسپر تنگ ہو جاتی ہی یہانتک کہ اوسکی پسلیان ادہر سے ادہر ہو جاتی ہین (اللہ کی پناہ عذاب سے) جریر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے پہر اوسکے اوپر ایک اندہا گونگا فرشتہ جو اوسکی تکلیف کو نہین دیکہتا نہ اوسکی فریاد سنتا ہے) مقرر کیا جاتا ہی اوسکے پاس ایک گرز ہوتا ہی لوہے کا اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جاوے تو خاک ہو جاوی اوس گرز سے اوسکو ایک مار مارتا ہی جسکی آواز تمام مخلوق سنتی ہی سوا جن و بشر کے وہ مٹی ہو جاتا ہی پہر اوس مین روح ڈالی جاتی ہی (پہر مارتا ہی پہر مٹی ہو جاتا ہے اسی طرح قیامت تک عذاب رہتا ہی)

باب ذکر المیزان ترازو کا بیان جسمین اعمال تولے جاوینگے)

عن عائشۃ انہا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فہل تذکرون اہلیکم یوم القیمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ او یثقل وعند الکتاب حین یقال ہاؤم اقرؤا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام فی شمالہ ام من وراء ظہرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظہری جہنم **ترجمہ** حضرت عائشہ رض نے جہنم کو یاد کیا اور رونے لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیون روتی ہو انہون نے کہا مجھکو جہنم یاد آیا مین رونے لگی آپ اپنے گہر کے لوگون کو یاد کرین گے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مقامون مین کوئی کسیکو یاد نکریگا ایک تو ترازو کے پاس جبتک یہ معلوم نہو جاوی کہ اوسکی ترازو ہلکی اتری یا بہاری دوسری جسوقت کہا جاویگا آؤ پڑہو اپنی کتاب جبتک یہ معلوم نہو جاوے کہ اوسکی کتاب کدہر سے ملیگی داہنے ہاتہہ سے یا بائین ہاتہہ سے یا پیٹ کے پیچہے سے تیسری پل صراط پر جب جہنم پر رکہا جاویگا (اور بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز ہوگا جبتک اوس سے پار نہو جاوین)

باب فی الدجال دجال کا بیان

عن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا وقد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لعلہ سیدرکہ من قد رآنی وسمع کلامی قالوا یا رسول اللہ کیف قلوبنا یومئذ امثلہا الیوم قال او خیر **ترجمہ** ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کوئی نبی ایسا نہین گذرا بعد حضرت نوح علیہ السلام

کہ جسنے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو مین بہی تم کو ڈراتا ہون اوس سے پہر آپنے اوسکا حال بیان کیا اور فرمایا دجال کو وہ شخص
پاویگا جسنے مجہکو دیکہا ہے اور میری بات سنی ہے **ف** یعنے میرا ایک صحابی اوسکو دیکہیگا مراد تمیم داری ہین جو دجال کو دیکہکر آئے
تہے اور آنحضرت سے اوسکا حال بیان کیا تہا یا حضرت خضر علیہ السلام ہین جو قیامت تک زندہ رہینگے اور دجال کو دیکہینگے بعضون نے
کہا مطلب یہہ ہے کہ دجال کو وہ شخص پاویگا جسنے مجہکو دیکہا ہے یا میرا کلام سنا ہے تو داود کے معنے مین ہے جیسے ترمذی کی
روایت مین آتا ہے یعنے دجال یا تو صحابہ کے عہد ہی مین نکل آویگا یا بعد نکلیگا مگر اوس زمانے تک مسلمان موجود رہینگے
اور حدیث و قرآن باقی رہینگے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوس دن ہم لوگون کے دل کیسے ہونگے آیا ایسے
ہی ہونگے جیسے آج ہین آپ نے فرمایا اس سے بہی بہتر کیونکہ ایمان کا قائم رہنا باوجود فتنے اور فساد کے زیادہ مشکل ہے)

عن ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ہو اہلہ فذکر الدجال
فقال انی لانذرکموہ وما من نبی الا وقد انذر قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکنی ساقول لکم
فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی جیسے اوسکو لائق ہے پہر دجال کا بیان کیا اور فرمایا
مین تم کو اوس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جسنے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہان تک کہ حضرت نوح
نبی نے بہی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن مین تم سے ایسی بات کہہ دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی جان رکہو کہ دجال کانا ہوگا
اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے

باب فی قتل الخوارج

خوارج کے قتل کا بیان **ف** خوارج ایک فرقہ ہے بہت گمراہ فرقون مین
سے جسکا ظہور حضرت امیر المومنین علی کی خلافت مین ہوا یہہ فرقہ برا کہتا تہا علی اور عائشہ اور عثمان رضی اللہ عنہم کو اور کہتا تہا جو گناہ
کبیرہ کرے وہ کافر ہے اور ظاہر مین نماز اور روزہ اور تمام عبادات کو اچہی طرح ادا کرتا تہا لیکن قرآن کے معنے غلط اور صحابہ جو معنے سمجہے ہین اونکے
خلاف سمجہتا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو قتل کیا اور مارا **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ
قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت
سے نکل گیا (یعنے مسلمانون کے اجماع اور اتفاق کے خلاف ہو گیا) بالشت بہر بہی تو اوسنے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال ڈالا
ف یعنے کافر ہو گیا یا کفر کے قریب ہو گیا دوسری روایت مین ہے کہ اللہ جل جلالہ کا ہاتہ جماعت پر ہے ایک روایت مین
ہے کہ میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کریگی یعنے سب کے سب گمراہ نہ ہونگی پس جو بات دین اسلام مین ایسی ہے جسپر تمام امت نے
اجماع کیا اوسکی مخالفت کسیطرح درست نہین ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم
وائمۃ من بعدی یستاثرون بہذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب
بہ حتی القاک اوالحقک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب میرے بعد حاکم ہونگے وہی مال غنیمت کو اپنا مال سمجہینگے یعنے

مجاہدین کو موافق حکم شرع کے تقسیم نہ کرینگے) مین نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا مین اپنی تلوار اپنے کاندھی پر رکھونگا پہر اوس سے مارونگا یہانتک کہ آپ سے ملجاؤن آپ نے فرمایا مین تجھے اس سے بہتر تدبیر نہ بتاؤن تو صبر کر یہانتک کہ مجھ سے ملے عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون علیکم ائمة تعرفون منهم وتنکرون فمن انکر بلسانه فقد برئ ومن کره بقلبه فقد برئ ومن کره فقد سلم ولکن من رضی وتابع فقیل یارسول اللہ افلا نقتلهم قال ابن داؤد افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ایسے ایسے حاکم ہونگے جنکے کام اچھے بھی ہونگے اور برے بھی ہونگے پہر جو کوئی اون کے برے کام پر انکار کرے اپنی زبان سے وہ بری ہوگیا (مواخذہ سے) اور جو کوئی (زبان سے برا نہ کہہ سکے لیکن دل سے برا جانے اوسکو بھی بری ہوگیا یا سالم رہا لیکن جس شخص نے اوس کام کو پسند کیا اور اوسکی پیروی کی وہ تباہ ہوگیا (اور اوسکا دین برباد ہوا) لوگون نے کہا یارسول اللہ ہم اونکو قتل نہ کر ڈالین آپ نے فرمایا نہین جبتک وہ نماز پڑھتے رہین عن عرفجة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون فی امتی هنات وهنات وهنات فمن اراد ان یفرق امر المسلمین وهم جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت مین فساد ہونگے فساد ہونگے فساد ہونگے پہر جو شخص پہوٹ ڈالنا چاہے مسلمانون مین اور وہ اتفاق کیے ہوئے ہون تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی بھی ہو عن عبیدة ان علیا ذکر اهل النهروان فقال فیهم رجل مودن الید او مخدج الید او مثدون الید لولا ان تبطروا لنبأتکم ما وعد اللہ الذین یقتلونهم علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت انت سمعت هذا منه قال ای ورب الکعبة ترجمہ عبیدہ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے نہروان (ایک مقام کا نام ہے جہان پر خوارج جمع ہوئے تھے) والونکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اون لوگون مین ایک شخص ہے چھوٹی ہاتھ والا (یہ مودن الید یا مخدج الید کا ترجمہ ہے اور مثدون الید سے بھی یہی مقصود ہے اور بعض نسخون مین مثدن الید ہے یعنی چھوٹی ہاتھ والا گویا ہاتھ اسکے مشابہ مین ثندہ کے یعنے پستان کے کیونکہ ثندہ کہتے ہین پستان کو قلب کے مثدن ہوگیا) اگر تم میری بات مانتے تو مین تم کو بتا دیتا وہ وعدہ جو اللہ جل جلالہ نے اون کے قتل کرنیوالون کے لیے کیا ہے حضرت محمدؐ کی زبان پر (یعنی جو اجر اور ثواب اون لوگون کے قاتلین کو ملیگا) عبیدہ نے کہا مین نے علیؓ سے پوچھا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم ہے کعبہ کے رب کی عن ابی سعید الخدریؓ قال بعث علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذهیبة فی تربتها فقسمها بین اربعة بین الاقرع بن حابس الحنظلی ثم المجاشعی وبین عیینة بن بدر الفزاری وبین زید الخیل الطائی ثم احد بنی نبهان وبین علقمة بن علاثة العامری ثم احد بنی کلاب قال فغضبت قریش والانصار وقالت

يعطي صناديد اهل نجد ويدعنا فقال انما اتألفهم قال فاقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين
ناتئ الجبين كث اللحية محلوق قال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيته ايأمنني الله على
اهل الارض ولا تأمنوني قال فسأل رجل قتله احسبه خالد بن الوليد قال فمنعه قال فلما ولى قال ان
من ضئضئ هذا او في عقب هذا قوما يقرءون القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم
من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھوڑا سا سونا بھیجا مٹی میں لگا ہوا (
یعنی جسطرح زمین سے نکلتا ہے مٹی کے اندر ویسے ہی مٹی سمیت بھیجدیا) آپ نے اوس سونے کو بانٹ دیا اقرع بن حابس اور
عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کو تو قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ دیتے ہیں نجد کے
رئیسوں کو اور ہمکو چھوڑ دیتے ہیں آپ نے فرمایا میں اون کے دلونکو ملاتا ہوں (کیونکہ ابھی اون کے دلوں میں ایمان کا نور اچھی
طرح سمایا نہیں ہے پس دنیا کا مال دیکر اون کے دلوں کو مائل کرتا ہوں تاکہ وہ اسلام سے راضی ہوں اور تم تو سچے اور پکے مسلمان
ہو گئے ہو اگر تم کو دنیا کا مال بھی نہ ملے جب بھی اسلام سے پھرنے والے نہیں ہو) اتنے میں ایک شخص آیا جسکی آنکھیں اندر گھسی ہوئی
تھیں اور گلّے اوپر اوٹھے تھے اور پیشانی بلند تھی ڈاڑھی خوب گھنی ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد (
صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا جب میں اللہ کی نافرمانی کروں تو پھر اوسکی اطاعت کون کریگا کیا اللہ جل جلالہ نے زمین
والوں پر مجھکو امانت دار سمجھا اور تم مجھے امانت دار نہیں جانتے پھر ایک شخص نے میں سمجھتا ہوں وہ خالد بن الولید (
سیف اللہ) تھے اجازت چاہی آپ سے اوسکے قتل کی آپ نے منع کیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اسکی نسل سے کچھ
لوگ ایسے پیدا ہونگے کہ قرآن اونکے حلق کے نیچے نہ اوتریگا (یعنے دل پر تاثیر نہ کریگا) وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے
جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے قتل کرینگے وہ لوگ مسلمانونکو اور چھوڑ دینگے بت پوجنے والونکو اگر میں اونکو پاؤں تو قوم
عاد کیطرح اونکو قتل کروں (یعنے جڑ پیڑ سے اون کو مٹا دوں) عن ابی سعید الخدری وانس بن مالک عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل
يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد
على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون الى كتاب الله وليسوا منه في شيء
من قاتلهم كان اولى بالله تعالى منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق ترجمہ ابو سعید خدری (اور انس بن مالک سے)
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں پھوٹ اور مخالفت ہوگی کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو باتیں
اچھی کرینگے لیکن کام برے کرینگے قرآن کو پڑھینگے مگر وہ اونکی ہنسلی کے نیچے نہ اوتریگا وہ لوگ دین سے باہر ہو جاوینگے جیسے تیر
کمان سے باہر ہو جاتا ہے وہ کبھی پھر دین کی طرف نہ پھرینگے جبتک تیر اولٹا سوفار پر نہ پھرے (اور یہ پھرنا محال ہے) بدتر ہیں وہ لوگ

راہی ہیں ایسے مضبوط ہونگے کہ اسلام کیطرف اونکا پھرنا محال ہوگا | وہ لوگ بدترین ہیں سب ...
خوشی ہو اوسکے لیے جو اونکو قتل کرے یا اون کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے بلاوینگے وہ لوگ اللہ کی کتاب کیطرف (ظاہر میں)
حالانکہ وہ اسکی کتاب سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے | جو شخص ان سے لڑے وہ میری اُمت میں اللہ سے زیادہ نزدیک ہوگا
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اونکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا یعنے اون کے سر منڈے ہونگے ہمیشہ
معلوم ہوا کہ بال رکھنا سر منڈانے سے افضل ہے اگرچہ سر منڈانا بھی درست ہے | دوسری روایت میں ہے سیماہم التحلیق
والتسبید فاذا رایتموهم فانیموهم یعنے نشانی انکی سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے جب تم اونکو دیکھو تو ضرور قتل کرو

عن سويد بن غفلة قال قال علي اذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا فلان اخر من السماء
احب الي من ان اكذب عليه واذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فانما الحرب خدعة سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ياتي في اخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية
يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم فاينما لقيتموهم فاقتلوهم
فان قتلهم اجر لمن قتلهم يوم القيمة ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت امیر المومنین علی نے فرمایا جب میں
تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی حدیث بیان کروں تو سمجھو کہ آسمان سے گر پڑنا مجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے آپ پر جھوٹ باندھنے
سے اور جب میں تم سے کوئی بات آپس میں کہوں تو لڑائی چالاکی اور فریب کا نام ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے اخیر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو کم عمر ہونگے اور کم عقل ایسی باتیں کہینگے جو تمام مخلوق کی باتوں سے
بہتر ہونگی (یعنے ظاہر میں بھلی معلوم ہونگی یا کلام اللہ پڑھینگے لیکن سمجھے نہ پڑھیں گے) وہ اسلام سے نکل جاوینگے
جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اونکا ایمان گلے کے نیچے نہ اتریگا جہاں تم سے وہ ملیں اونکو قتل کرو کیونکہ اونکا قتل ثواب ہے
قاتل کے لیے قیامت تک

عن زيد بن وهب الجهني انه كان في الجيش الذين كانوا مع علي الذين ساروا الى
الخوارج فقال علي ايها الناس اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم من امتي يقرءون
القران ليست قراءتكم الى قراءتهم بشيء ولا صلاتكم الى صلاتهم بشيء ولا صيامكم الى صيامهم بشيء يقرءون
القران يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلاتهم تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية
لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي لهم على لسان نبيهم صلى الله عليه وسلم لاتكلوا عن العمل واية ذلك
ان فيهم رجلا له عضد وليس له ذراع على عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض فتذهبون
الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم واموالكم والله اني لارجو ان يكونوا
هؤلاء القوم فانهم قد سفكوا الدم الحرام واغاروا في سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل
فنزلني زيد بن وهب منزلا حتى مررنا على قنطرة قال فلما التقينا وعلى الخوارج عبد الله بن وهب الراسبي

فقال لهم القوا الرماح وسلوا السيوف من جفونها فاني اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم
يوم حروراء قال فوحشوا برماحهم واستلوا السيوف وشجرهم الناس برماحهم قال وقتلوا بعضهم على
بعض قال وما اصيب من الناس يومئذ الا رجلان فقال علي عليه السلام التمسوا فيهم المخدج فلم يجدوا قال فقام
علي بنفسه حتى اتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض فقال اخرجوهم فوجدوه مما يلي الارض فكبروا
قال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة السلماني فقال يا امير المؤمنين الله الذي لا اله الا هو
لقد سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اي والله الذي لا اله الا هو حتى استحلفه ثلاثا وهو
يحلف **ترجمہ** زید بن وہب جہنی سے روایت ہے وہ اوس لشکر میں تھے جو حضرت علی کے ساتھ گیا تھا خارجیوں سے لڑنے
کے لیے حضرت علی نے کہا اے لوگو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ نکلینگے
جو قرآن کو پڑھینگے اور تمہارا پڑھنا اون کے سامنے کچھ نہ ہوگا نہ تمہاری نماز اون کی نماز کے سامنے کچھ ہوگی نہ تمہارا روزہ
اونکے روزے کے سامنے کچھ ہوگا پڑھینگے وہ لوگ قرآن کو ثواب سمجھ کر حالانکہ وہ عذاب ہوگا اون پر (اسوجہ سے کہ اوس کے
صحیح معنی نہ سمجھینگے اور غلط مطلب نکالینگے) اون کی نماز حلق کے نیچے نہ اوترے گی (یعنی اوسکی تاثیر دل تک نہ پہونچے گی فقط
اوپر سے نماز پڑھ لینگے) وہ لوگ اسلام سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اوس لشکر کے لوگ جو اون
کو قتل کرینگے ان فضیلتون کو سنیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بیان کی ہین تو اور نیک عمل چھوڑ دین اس
خیال سے کہ یہ عمل نجات کے لیے کافی ہے (بعض نسخون مین لا تکلوا علی العمل ہے یعنی بس تکیہ کر لین اسی عمل پر اور خوف چھوڑ
دین) اوس فرقے کی نشانی یہ ہے کہ اون مین ایک ایسا شخص ہوگا جسکا بازو ہوگا لیکن ہاتھ نہ ہوگا اوسکے بازو پر ایک
گھنڈی سی ہوگی (جیسے پستان کا سر) اوس پر سفید بال ہونگے کیا تم جاتے ہو معاویہ اور اہل شام سے لڑنے کے لیے اور چھوڑ دیتے ہو ان لوگون کو اپنے اولاد
اور اسباب پر (یعنی یہ لوگ ان سے زیادہ ضرر دینگے جو تمہارے پاس موجود ہیں اگر ان کو یہان چھوڑ کر تم دوسرے دشمن سے
لڑنے جاؤگے تو یہ تمہارے مال اور اولاد کو تباہ کرینگے) قسم خدا کی مین امید رکھتا ہون کہ جن لوگون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیان کیا وہ یہی لوگ ہین کیونکہ انہون نے بہایا اوس خون کو جو حرام تھا اور لوٹ لیا لوگون کی چراگاہ کو بس چلو
اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وہب نے مجھے ایک مقام بتایا (اونہی مقامون مین سے جہان وہ لڑنے گئے
تھے خارجیون سے) یہانتک کہ گذرے ہم ایک پل پر جب دونون طرف کے لوگ ملے تو سردار خارجیونکا عبداللہ بن وہب راسبی تھا اوس نے
اپنے لوگون سے کہا تم نیزے پھینک دو اور تلوارین کھینچ لو میانون سے ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو قسم دین جیسے قسم دی تھی حروراء مین (حروراء
ایک مقام ہے جہان پہلے خوارج جمع ہوئے تھے اور حضرت علی نے عبداللہ بن عباس کو اون کے سمجھانے کے لیے بھیجا تھا
کچھ لوگون نے اونکا کہنا مان لیا اور کتنوں نے نہ مانا وہ حروراء کو چلے گئے اور وہان جا کر جمع ہوئے) راوی نے کہا کہ
ان لوگون نے اپنے نیزون کو پھینک دیا اور تلوارین کھینچ لین مسلمانون نے اونکو روکا اپنے نیزون سے پھر مارے گئے ایک پر ایک

اور حضرت علی کیطرف اوس لڑنے کوئی نہین مارا گیا سوا دو آدمیون کے حضرت علی نے لوگون سے کہا تالاش کرو ان لوگون مین
مخدج کو (یعنے اوس لنجے کو جسکے ہاتہہ چہوٹے چہوٹے تہے) اونہون نے تالاش کیا لیکن وسکو نہ پایا پہر حضرت علی خود کہڑے
ہوئے اور اُن لاشون پاس آئے جو تلے اوپر پڑے تہین اور کہا انکو الگ الگ کرو دیکہا تو وہ زمین پر پڑا تہا سب کے نیچے
اُنہون نے اللہ اکبر کہا اور کہا سچا ہے اللہ اور پہونچا دیا اوسکے رسول نے (جو اللہ نے فرمایا تہا) پہر ایک شخص کہڑا ہوا
جسکا نام عبیدہ سلمانی تہا اور اوس نے کہا قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہے کیا تم نے
یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی نے کہا ہان قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق نہین ہے عبادت کے
یہانتک کہ اوس نے تین بار حضرت علی کو قسم دی اور اونہون نے تین بار قسم کہائی دوسری روایت مین یون ہے قال علی
اطلبوا المخدج فذکر الحدیث فاستخرجوہ من تحت القتلی فی طین قال ابو الوضیء فکانی انظر
الیہ حبشی علیہ قریطق لہ احدی یدیہ مثل ثدی المرأۃ علیہا شعیرات مثل شعیرات التی تکون
علی ذنب الیربوع ترجمہ حضرت علی نے کہا مخدج کو ڈہونڈہو پہر بیان کیا حدیث کو تو لوگون نے نکالا اوسکو مردونکے نیچے
مین سے ابو الوضی نے کہا گویا مین اوس کی طرف دیکہ رہا ہون وہ ایک حبشی تہا کرتہ پہنے ہوئے اوسکا ایک ہاتہہ عورت کے
پستان کی مانند تہا اوسپر ایسے بال تہے جیسے جنگلی چوہے کے دم پر ہوتے ہین عن نعیم بن حکیم عن ابی مریم
قال ان کان ذلک المخدج لمعنا یومئذ فی المسجد نجالسہ باللیل والنہار وکان فقیرا ورایتہ مع
المساکین یشہد طعام علی علیہ السلام مع الناس وقد کسوتہ برنسا لی قال ابو مریم وکان المخدج یسمی نافعا
ذا الثدیۃ وکان فی یدہ مثل ثدی المرأۃ علی راسہ حلمۃ مثل حلمۃ الثدی علیہ شعیرات مثل سبالۃ السنور
ترجمہ ابو مریم سے روایت ہے یہہ مخدج ہمارے ساتہہ تہا اوس دن مسجد مین رات دن مسجد ہی مین بیٹہا رہتا فقیر تہا اور مین
نے اوسکو دیکہا فقیرونکے ساتہہ آتا تہا جب حضرت علی لوگون کے ساتہہ کہانا کہاتے تہے مین نے اوسکو ایک کپڑا اوڑہنے پہننے
کو دیا اوسکو نافع ذو الثدیہ یعنے چہاتی والا کہتے تہے کیونکہ اوس کے ہاتہہ مین چہاتی تہی جیسے عورت کی چہاتی ہوتی ہے اور سر پر
ٹہیٹنی بہی تہی جیسی چہاتی پر ہوتی ہے اور ٹہیٹنی پر بال تہے بلے کی موچہہ کیطرح باب فی قتال اللصوص چورون سے
مقابلہ کرنے کا بیان عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ارید مالہ بغیر حق
فقاتل فقتل فہو شہید ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
کے مال لینے کا ارادہ کیا جاوے اور وہ لڑے اپنا مال بچانے کے لیے یہانتک کہ مارا جاوے تو وہ شہید ہے عن
سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فہو شہید ومن قتل دون
اہلہ او دون دمہ او دون دینہ فہو شہید ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص قتل کیا جاوے اپنا مال بچانے مین یا اپنے بال بچون کو بچانے مین یا اپنی جان بچانے مین یا اپنا دین بچانے مین تو وہ

شہید ہی اس لیے کہ وہ ظالم کے ظلم کو دفع کرتا ہے پس اگر مارا گیا تو مظلوم مارا گیا اور وہی شہید ہے مگر اس شہید کا رتبہ
اُس اصلی شہید سے کم ہے جو جہاد مین خدا کے لیے مارا جاوے **عن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشفعوا تؤجروا فانی لارید الامر فاؤخرہ کیما تشفعوا فتؤجروا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اشفعوا تؤجروا **ترجمہ** معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفارش کیا کرو تم کو ثواب ہوگا
اور مین حکم کرنے مین دیر کرتا ہون اس لیے کہ تم سفارش کرو اور تم کو ثواب ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا **ف** یہ حدیث اکثر نسخون مین اس مقام پر نہین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہ حدیث اور حجاج
کی حدیث ان مثل عثمان عند اللہ جو تفسیر دینی پر خلافت کے بیان مین گزر چکی اس مقام پر مذکور ہو **کتاب**
الادب ادب کے بیان مین [illegible] کا جو دنیا مین لوگون کو کرنا چاہیے **باب** فی الحلم والخلق
النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا ذکر **عن** انس قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذھب وفی نفسی ان
اذھب لما امرنی بہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخرجت حتی امر علی صبیان وھم یلعبون فی السوق
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی فنظرت الیہ وھو یضحک فقال
یا انیس اذھب حیث امرتک قلت نعم انا اذھب یا رسول اللہ قال انس واللہ لقد خدمتہ سبع
سنین او تسع سنین ما علمت قال لشیء صنعت لم فعلت کذا وکذا او لا لشیء ترکت ھلا فعلت
کذا وکذا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون مین بہتر تھے خلق مین ایک روز آپ نے مجھے
کسی کام کے لیے بھیجا مین نے زبان سے کہا قسم خدا کی مین نہین جاؤنگا اور دل مین یہی تہا کہ جاؤنگا اس لیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے پھر مین نکلا تو لڑکون کو بازار مین کھیلتا ہوا پایا مین بھی وہان کہڑا ہوا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑی مین نے آپ کی طرف دیکہا تو آپ ہنس رہے تہے آپ نے فرمایا
اے انیس (تصغیر ہے انس کی) جا جہان مین نے کہا ہے مین نے کہا ہان اچھا جاتا ہون یا رسول اللہ
انس نے کہا قسم خدا کی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سات برس یا نو برس تک مجھ کو معلوم نہین کہ
مین نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیون کیا یا مین نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو تو نے یہ
کیون نہین کیا **عن** انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین بالمدینۃ وانا غلام لیس کل
امری کما یشتھی صاحبی ان یکون علیہ ما قال لی فیھا اف قط وما قال لی لم فعلت ھذا او الا فعلت ھذا
ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس تک خدمت کی مدینہ مین اور مین لڑکا تھا میرا ہر کام میرے صاحب کی مرضی کے
موافق نہ تہا مگر آپ نے کبھی مجھ کو اف نہ کہا (اف ایک کلمہ ہے جہڑکی کا) اور نہ کبھی یہ کہا تو نے اس کام کو کیون کیا یا کیون نہین کیا **عن**

احدهما غضبا شديدا حتى خيل الي ان انفه يتمزع من شدة غضبه فقال النبي صلى الله عليه وسلم اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد من الغضب فقال ما هي يا رسول الله
قال يقول اللهم اني اعوذ بك من الشيطان الرجيم قال فجعل معاذ يامره فابى ومحك وجعل يزداد غضبا ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوج کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپس میں ایک کو بہت سخت غصہ آیا یہانتک کہ میں سمجھا اسکی ناک مارے غصے کی پھٹ جاویگی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں ایک بات جانتا ہوں اگر یہ اسکو کہے
تو اسکا غصہ جاتا رہے اوسنے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللهم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم پھر معاذ اوس شخص کو حکم کرنے لگے کہ یہ کلمہ کہے تو اوسنے انکار کیا اور جھگڑا شروع کیا
غصہ بڑھنے لگا عن سليمان بن صرد قال استب رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فجعل احدهما تحمر عيناه وتنتفخ اوداجه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني
لاعرف كلمة لو قالها هذا لذهب عنه الذي يجد اعوذ بالله من الشيطان الرجيم فقال الرجل هل ترى بي من جنون ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے دو شخصوں نے
گالی گلوج کی رسول اللہ صلعم کے سامنے اون میں سے ایک شخص کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں غصے کے جوش سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں ایک بات جانتا ہوں اگر
اسکو یہ شخص کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یہ سنکر وہ شخص بولا کیا آپ مجھکو دیوانہ سمجھتے ہو عن ابي ذر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
اذا غضب احدكم وهو قائم فليجلس فان ذهب عنه الغضب والا فليضطجع ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی غصے ہو کھڑا ہوا تو بیٹھ جاوے اگر غصہ جاتا
رہے خیر نہیں تو لیٹ جاوے عن ابي وائل القاص قال دخلنا على عروة بن محمد السعدي فكلمه رجل فاغضبه فقام فتوضأ فقال حدثني ابي عن جدي عطية قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الغضب من الشيطان وان الشيطان خلق من النار وانما تطفى النار بالماء فاذا غضب احدكم فليتوضأ ترجمہ ابو وائل قاص سے
روایت ہے ہم عروہ بن محمد سعدی پاس گئے اون سے ایک شخص نے باتیں کیں اونکو غصہ آیا کھڑے ہوئے وضو کیا اور کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اونہوں نے میرے دادا عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا اور آگ پانی سے بجھ جاتی ہے تو جب تم میں سے کسی کو غصہ آوے تو وہ وضو کر ڈالے

باب فی العفو درگذر کرنیکا بیان

عن عائشة انها قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرين الا اختار ايسرهما ما لم يكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله
عليه وسلم لنفسه الا ان تنتهك حرمة الله تعالى فينتقم لله بها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا گیا تو آپنے آسان کو اختیار کیا
جبتک اوسمیں گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اوس سے دور رہتے اور کبھی بدلہ نہیں لیا اپنی ذات کیواسطے لیکن جس وقت اللہ کی حرمت کوئی توڑتا یعنی حرام کام کرتا
تو اللہ کیلیے اوس سے بدلہ لیتے [illegible] عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم خادما ولا امرأة
قط ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کبھی کسی خدمتگار یا عورت کو نہیں مارا عن عبد الله بن الزبير في قوله خذ العفو قال امر نبي الله صلى الله
عليه وسلم ان ياخذ العفو من اخلاق الناس ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر نے کہا اس آیت کی تفسیر میں خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاہلین کہ رسول اللہ صلعم کو حکم ہوا عفو
درگذر کرنیکا لوگوں کے اخلاق میں سے

باب فی حسن العشرة حسن معاشرت یعنی خوش گذرانی اور تندی کا بیان

عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا
بلغه عن الرجل الشيء لم يقل ما بال فلان يقول ولكن يقول ما بال اقوام يقولون كذا وكذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی شخص کی
بری بات کی خبر پہنچتی تو یوں نہ فرماتے کہ فلانا کیا کہتا ہے یعنی اوسکا نام نہ لیتے بلکہ یوں فرماتے کیا حال ہے بعض لوگوں کا ایسا ایسا کہتے ہیں عن انس ان رجلا دخل على رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعليه اثر صفرة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قلما يواجه رجلا في وجهه بشيء يكرهه فلما خرج قال لو امرتم هذا ان يغسل هذا عنه ترجمہ
حضرت انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس گیا اور اوسپر زردی کا نشان تھا اور آپ کی عادت تھی کسی کے سامنے اوسکی بری بات [illegible] جب وہ چلا گیا تو آپنے لوگوں
سے کہا کاش تم اوسکو کہو کہ وہ [illegible] ابو داؤد نے کہا [illegible] حضرت علی کی [illegible]

ناتوانی ہوتی ہے (جیسے کوئی علم حاصل کرنے مین شرم کرے یا حلال کام مین شرماوے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہی شرم ہے جو خلاف شرع کام کرنے مین ہو اور وہ سراسر بہتر ہے) عمران نے یہہ حدیث بیان کی بشیر نے یہہ بھی کہا تب تو عمران غصے ہوے یہانتک کہ اونکی آنکھین لال ہوگئین اور کہنے لگے مین تو تجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو اوس کے مقابلے مین) اپنی کتابون سے بیان کرتا ہے ہم لوگون نے عمران سے کہا اے ابو نجید (کنیت ہی عمران کی) بس چپ ہو بشیر بہت اچھا ہے

ف صحابہ کرام اور تمام سلف صالحین کا قاعدہ تہا کہ جب کوئی خدا اور رسول کے کلام کے مقابل مین کسی دوسرے کا کلام سے سناتا تو غصہ ہوتے اور اوسکو سزا دیتے اگرچہ یہان بشیر کا کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہین ہی اسلیے کہ آپ کی مراد شرم سے وہی شرم ہی جو ناجائز کامون سے روکے اور وہ سراسر بہتر ہی مگر چونکہ ظاہر مین ایک ذرا سے مخالفت معلوم ہوتی ہی کہ آنحضرت نے سراسر شرم کو بہتر کہا اور بشیر نے بعض کو بہتر کہا اور بعض کو نہ کہا اسلیے عمران اون پر خفا ہوئے **عن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فافعل ما شئت **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اگلے پیغمبرونکا لوگون کو یاد رہ گیا ہی اوس مین یہہ بھی ہی جب تجھکو شرم نہ ہو تو جو جی چاہے کر

باب فی حسن الخلق خوش خلقی کے بیان مین

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرک بحسن خلقہ درجۃ الصائم القائم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا مومن اپنی خوش خلقی سے درجہ حاصل کر لیتا ہے اوس شخص کا جو ساری دن روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شئ اثقل فی المیزان من حسن الخلق **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترازو مین حشر کے روز کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ بھاری نہ ہوگی (یعنی سب نیکیون سے اسکا پلہ زیادہ ہوگا) **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا زعیم ببیت فی ربض الجنۃ لمن ترک المراء وان کان محقا وببیت فی وسط الجنۃ لمن ترک الکذب وان کان مازحا وببیت فی اعلی الجنۃ لمن حسن خلقہ **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ضامن ہون جنت کے کنارے ایک گھر کا اوس شخص کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور ایک گھر کا بیچ جنت مین اوسکے لیے جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ ہنسی اور مذاق سے ہو اور ایک گھر کا بلندی مین جنت کے اوس شخص کے لیے جو خوش خلقی کرے **عن** حارثۃ بن وہب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہ جاویگا فریبی یا مال جوڑنے والا اور دمڑی خرچ نہ کرنے والا یا موٹا غلیظ یا بیہودہ چلانے والا یا بدخلق متکبر (یہ سب جواظ کے معنی ہیں) اور مفرور سخت گو یا موٹا بھدا بیلا بہت کہانیوالا (یہہ جعظری کے معنی ہیں) اور یہہ جب ہی کہ حرام کے مال سے موٹا ہوا ہو

باب فی کراہیۃ الرفعۃ فی الامور دنیا کی بڑائی کی برائی

عن انس قال کانت العضباء لا تسبق فجاء اعرابی علی قعود لہ فسابقہا فسبقہا الاعرابی فکان ذلک شق علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فقال حق علی اللہ ان لا یرفع شئی الا وضعہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے عضباء آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اونٹنی کا نام تہا اشرط مین کبہی پیچہے نہین رہتی تہے (یعنی کسی اونٹ سے دوڑنے مین ہارتی نہ تہی) ایکبار ایک اعرابی آیا
ایکجیر سے پر سوار ہوکر (یعنی کمسن اونٹ پر) اور اوسنے دوڑانے کی شرط کی عضباء سے پہر وہ آگے نکل گیا عضباء سے تو یہ امر
شاق گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر آپ نے فرمایا اللہ کو ضرور ہے کہ جو چیز بڑہ جاوے اوسکو گہٹا دیوے دوسری
روایت مین ہے ان حقا علی اللہ تعالی ان لا یرفع شئی من الدنیا الا وضعہ یعنی اللہ پر حق ہے کہ جب کوئی چیز دنیا کی بہت
بڑہ جاوے تو اوسکو گہٹا دیوے (تاکہ اوسکی خدائی معلوم ہو)

باب فی کراھیۃ التمادح خوشامد کی برائی

عن ھمام قال جاء رجل فاثنی علی عثمان فی وجھہ فاخذ المقداد بن الاسود ترابا فحثا فی وجھہ وقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب **ترجمہ** ہمام سے روایت ہے کہ ایکشخص
حضرت عثمان پاس آیا اور اونکے منہ پر اونکی خوشامد کرنے لگا تو مقداد بن الاسود نے مٹی لیکر اوسکے منہ پر ڈالدی اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم خوشامد کرنیوالون سے ملو تو اون کی منہ پر مٹی ڈالو **ف** خطابی نے کہا مراد خوشامد سے وہ تعریف
ہے جو دنیا کمانے کے لیے ہو اور ممدوح کے خوش کرنے کے لیے لیکن جو تعریف نفس الامر مین سچ ہو اور نیک کام پر رغبت دلانے
کے لیے ہو وہ درست ہے **عن** ابی بکرۃ ان رجلا اثنی علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ قطعت عنق
صاحبک ثلث مرات ثم قال اذا مدح احدکم صاحبہ لا محالۃ فلیقل انی احسبہ کما یرید ان
یقول ولا ازکیہ علی اللہ تعالی **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ایکشخص نے تعریف کی ایکشخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے آپ نے فرمایا تو نے اوسکی گردن کاٹی تین بار فرمایا بعد اوس کے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی یار کی تعریف
کرے ضرورت کیوقت تو یون کہے مین اوسکو ایسا سمجہتا ہون لیکن نہین پاک کہتا ہون مین اوسکو اللہ پر (یعنی مین یہ نہین
کہتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بہی پاک اور اچہا ہے) **عن** مطرف قال قال ابی انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ قلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا
فقال قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے میری باپ
(عبد اللہ بن الشخیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے بنی عامر کے لوگون کے ساتہہ تو ہم نے کہا آپ ہماری سید ہین آپ نے فرمایا
سید تو اللہ ہے **ف** خطابی نے کہا سید مشتق ہے سیادت سے جسکے معنی سرداری کے ہین حقیقۃً تو سردار سارے
جہان کا اللہ جل جلالہ ہے کیونکہ سب اوسکے بندے ہین اور عاجز اور کوئی بہی سید کہتے ہین اور آپ نے اونکو سید کہنے سے
اسلیے منع کیا کہ وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تہے ایسا نہ ہو حضرت کی سیادت کو مثل دنیا کی سرداری کے سمجہین جیسے اون کی قوم
مین ایک ایک سید (سردار) ہوا کرتا تہا اور سید کے معنی مجازی کا اطلاق سولی پر ہوتا ہے اور ہر ایک قوم کے رئیس پر اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لقب کے مستحق ہین کیونکہ آپ سید ہین تمام اولاد آدم کے دوسری حدیث مین ہے انا سید ولد آدم ولا فخر

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وآله وصحابه اجمعین ف ہم نے کہا اچھا آپ ہم سب مین افضل ہین
اور درجے مین بڑے ہین آپ نے فرمایا جو کہا کرتے تھے وہی کہو (یعنے اللہ کی نبی اور رسول) یا اوس مین سے کچھ کہو (یعنے
نبی اللہ یا رسول اللہ) نہ کھینچ لے تمکو شیطان (یعنے ایسا نہو کہ شیطان تمھاری زبان سے ایسے کلمے کہوا دیوے جو میرے
شان کے لائق نہ ہون بلکہ اللہ کی شان کے لائق ہین) **باب** فی الرفق نرمی کا بیان **عن** عبد اللہ بن مغفل
ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علیه ما لا یعطی علی العنف ترجمہ
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا اللہ نرم ہے دوست رکھتا ہے نرمی اور ملایمت کو اور
جو ثواب نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا **عن** شریح قال سالت عائشة عن البداوة فقالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یبدو الی هذه التلاع وانه اراد البداوة مرة فارسل الی ناقة محرمة من ابل الصدقة
فقال لی یا عائشة ارفقی فان الرفق لم یکن فی شیء قط الا زانه ولا نزع من شیء قط الا شانه ترجمہ شریح
سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا جنگل مین جانا کیسا ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جنگل کو جایا کرتے
تھے ان نالون پر ایک بار آپ نے جنگل مین جانے کا قصد کیا تو میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہین ہوئی تھی
زکوۃ کے اونٹون مین سے اور فرمایا اے عائشہ نرمی کیا کر اسواسطے کہ نرمی جس بات مین ہوتی ہے اوسکو زینت دیدیتی ہے اور جس بات سے
نکل جاتی ہے اوسکو عیب وار کردیتی ہے **عن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من یحرم الرفق
یحرم الخیر کله ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی اور ملایمت سے محروم ہے وہ سب
بھلائیون سے محروم ہے **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال التؤدة فی کل شیء الا فی عمل الآخرة
ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا جلدی نکرنا بہتر ہے ہر کام مین مگر آخرت کے کامون مین (یعنی
جو کام نیک ہین جیسے نماز روزہ زکوۃ صدقہ وغیرہ ان مین فکر و تامل کی ضرورت نہین ہے ~ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ
نیست ~ باقی دنیا کے کامون مین تامل اور فکر اور صلاح و مشورہ ضرور ہے) **باب** فی شکر المعروف احسان
کا شکر کرنا ضروری ہے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر نہین کرتا وہ جو آدمیون کا شکر نہین کرتا **ف** یعنے جو آدمیون کے
احسان کو نہین مانتا اور احسان فراموشی کرتا ہے اوس سے کچھ عجب نہین کہ اللہ کی بھی ناشکری کرے یا مطلب حدیث کا یہہ ہے
جو شخص بندون کا احسان نہ مانے اوسکا شکر اللہ تعالی قبول نہ کریگا لیکن اس صورت مین اللہ کے لفظ کو مرفوع پڑھنا چاہیے فاعلیت
پر اور صورت اولی مین منصوب قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا اس حدیث مین چار وجہین مروی ہین ایک برفع اللہ اور ناس
دوسرے بنصب اللہ و ناس اور یہ بہت مشہور ہے تیسری برفع اللہ اور بنصب ناس چوتھی بنصب اللہ اور برفع ناس واللہ اعلم **عن**
انس ان المهاجرین قالوا یا رسول اللہ ذهبت الانصار بالاجر کله قال لا ما دعوتم اللہ لهم واثنیتم علیهم

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار سارا ثواب لوٹ لے گئے آپ نے فرمایا نہیں جب تک تم اللہ
سے اون کے لیے دعا کرتے رہوگے اور اون کی تعریف کرتے رہوگے ف یعنی اگر اون کا شکریہ ادا کرتے رہوگے تو تم کو
بھی ثواب ہوگا اور اونکو بھی اور جو تم انکی ناشکری کروگے اور اونکو برا کہوگے تو تم کو کچھ ثواب نہ ہوگا سب اونھی کو ہوگا

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعطي عطاء فوجد فليجز به فان
لم يجد فليثن فان من اثنى به فقد شكره ومن كتمه فقد كفره ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز دیجاوے پھر وسکو مقدور ہو تو وسکا بدلہ دیوے
اگر بدلہ نہ ہو سکے تو تعریف کرے جس نے تعریف کی اوس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا احسان کو اوس نے
ناشکری کی عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابلي بلاء فذكره فقد شكره وان كتمه
فقد كفره ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز ملے وہ وسکا ذکر کرے
تو اوس نے شکر ادا کیا اوسکا اور جو چھپایا اوسکو تو ناشکری کی

باب في الجلوس بالطرقات رستوں میں بیٹھنے کا بیان

عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول
الله ما بد لنا من مجالسنا نتحدث فيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابيتم فاعطوا الطريق
حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي
عن المنكر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم رستوں میں بیٹھنے سے
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ضرور ہے اپنی مقاموں میں بیٹھنا باتیں کرنے کو (یعنی رستی میں بیٹھے
بغیر ہمارا کام چل نہیں سکتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہے تو جو حق ہے رستے کا اوسکو ادا کرو لوگوں
نے عرض کیا رستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا (تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے) اور کسی کو ایذا
نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وارشاد
السبيل یعنی راہ بتانا بھولے بھٹکے کو حضرت عمر کے روایت میں اتنا زیادہ ہے وتغيثوا الملهوف وتهدوا الضال
یعنی مدد کرو آفت میں پھنسے ہوئے کی اور راہ بتاؤ بھولے بھٹکے کو عن انس قال جاءت امرأة الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقالت يا رسول الله ان لي اليك حاجة فقال لها يا ام فلان اجلسي في اي نواحي السكك
شئت حتى اجلس اليك قال فجلس النبي صلى الله عليه وسلم اليها حتى قضت حاجتها ترجمہ انس سے روایت
ہے ایک عورت (راہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا
چل کسی گلی کے کونے میں (یعنی راہ میں بیٹھنا اچھا نہیں ہے کونے میں علیحدہ بیٹھ جائیں) جہاں تو چاہے وہاں
بیٹھ جا میں تیرے پاس وہ عورت بیٹھ گئی وہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ وہ عورت

نے اپنا کام پورا کیا یعنے جو کچھ کہنا تہا کہا) **عن** ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول خیر المجالس اوسعہا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تہے
بہتر جگہہ بیٹہنے کی وہ ہی جو کشادہ ہو (جسمین لوگون کو تکلیف نہ ہو تنگی سے) **باب** فی الجلوس بین الشمس والظل
کچھہ دہوپ مین اور کچھہ سایہ مین بیٹہنا کیسا ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم
فی الشمس وقال مخلد فی الفئ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دہوپ مین بیٹہا ہو پہر سایے مین آجاوی یا سائے مین
بیٹہا ہو اور دہوپ مین آجاوے اسطرح سے کہ کچھہ بدن پر دہوپ ہو اور کچھہ بدن پر سایہ تو وہان سے اوٹہہ کہڑا ہو کیونکہ اس
مین ضرر کا خوف ہی جیسے ایک وقت مین گرم و سرد کا استعمال مضر ہے اگرچہ شرعا جائز ہے چنانچہ بیہقی نے مجاہد سے انہون نے
ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس آئے ہی دہوپ مین اور آدہی سایے مین بیٹہے تہے **عن** ابی
حازم انہ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقام فی الشمس فامر بہ فحول الی الظل **ترجمہ** ابو حازم سے
روایت ہی وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے تو وہ دہوپ مین کہڑے ہو گئے بعد اوس کے حکم کیا تو وہ سایے
مین چلے آئے **باب** فی التحلق گردہ باندہ کر بیٹہنا کیسا ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المسجد وہم حلق فقال مالی اراکم عزین **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین گئے
اور لوگ جدا جدا حلقے باندہی بیٹہے تہے آپ نے فرمایا کیا ہوا تمکو مین تم کو جدا جدا دیکھتا ہون **عن** جابر بن سمرۃ قال
کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی **ترجمہ** جابر سے روایت ہی ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آتے تو جہان جگہہ ملتی وہین بیٹہہ جاتے (یہ نہ ہوتا کہ لوگون کو پہاندتے لانگتے اندر گہستے) **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعن من جلس وسط الحلقۃ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی
اوس شخص پر جو حلقے کے بیچ مین بیٹہے **ف** خطابی نے کہا مقصود اس سے یہ ہے کہ کوئی شخص حلقے پر آوے اور لوگون کی گردنین
پہاند کر بیچ مین جا بیٹہے بعضون کیطرف منہہ کرے بعضون کیطرف پیٹہ اور لوگون کو تکلیف دیوے **باب** فی الرجل یقوم
للرجل من مجلسہ ایک شخص دوسرے شخص کے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہے تو کیسا ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا
ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن
ذا ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے روایت ہی ابو بکرہ
ایک گواہی مین ہمارے پاس آئے تو ایک شخص اونکے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہا ابو بکرہ نے وہان بیٹہنے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور منع کیا ہی آپ نے اس سے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ پونچھے دوسرے کے کپڑے سے جو اسکو
نہین پہنایا (بغیر اوسکی اجازت کے تاکہ اوسکو ناگوار نہ ہو) **عن** ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام لہ

رجل عن مجلسه فذهب يجلس فيه فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا اوسکے لیے وہ وہان بیٹھنے لگا آپنے اوسکو منع کیا وہان بیٹھنے
سے **باب** من يؤمر ان يجالس کس کی صحبت مین بیٹھنا چاہیے **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ
القرآن مثل التمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل الفاجر الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب
وطعمها مر ومثل الفاجر الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها ومثل الجليس الصالح كمثل
صاحب المسك ان لم يصبك منه شيء اصابك من ريحه ومثل جليس السوء كمثل صاحب الكير ان لم
يصبك من سواده اصابك من دخانه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوس
مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسی ترنج اوسکی بو بھی عمدہ ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور مثال اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑھتا
کھجور کی سی ہے مزہ اوسکا اچھا ہے اور خوشبو نہین ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی سی ہے جسکی بو عمدہ ہے اور مزہ
کڑوا ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن نہین پڑھتا ہے اندراین کے پہل کی سی ہے اوسمین خوشبو بھی نہین ہے اور مزہ بھی کڑوا
ہے اور مثال اوس ساتھی کی جو نیک ہے مشک کی سی ہے اگر اوس مین سے کچھہ تجھے نہ ملے تو خوشبو ہی سہی اور مثال برے ساتھی کی ایسی ہے
جیسی دہونکنی اگر اوسکی کالک سے تو بچ جاوے تو دہوان ہی لگ جاویگا **عن** ابی سعید عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا
تصاحب الا مؤمنا ولا يأكل طعامك الا تقي ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت ساتھہ کر کسیکا سوا مومن کے اور مت کھلا اپنا کھانا مگر پرہیزگار کو **ف** خطابی نے کہا مراد کھانا دعوت کا ہے نہ ضرورت کا
اور مقصود حدیث سے یہہ ہے کہ بدکارون کی صحبت مین نہ بیٹھے نہ اون کے ساتھہ خلط ملط کرے ورنہ اونکی عادتین اسمین بھی اثر کرینگے
عن ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الرجل على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا تو دیکھہ لے کس سے دوستی کرتا ہے (یعنی سمجھہ بوجھہ کر
دوستی کرے ایسا نہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے پھر اوسکے ساتھہ آپ بھی جہنم میں جاوے حافظ سراج الدین قزوینی نے
اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور ابن حجر نے اوسکا رد کیا ہے کہ حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے (مرقاۃ الصعود)
عن ابی هريرة يرفعه قال الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحین جھنڈ کی جھنڈ ہین (یعنی قبل پیدا ہونے بدن کے روحون کے جھنڈ
جھنڈ الگ الگ تہی) پھر جنمین آپس مین جان پہچان تہی وہ دنیا مین بھی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہین اور جن سے جدائی اور ناواقفی
تہی وہ دنیا مین بھی الگ الگ رہتی ہین **باب** فی کراهية المراء جھگڑے اور فساد کی ممانعت **عن** ابی موسى قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث احدا من اصحابه في بعض امره قال بشروا ولا تنفروا ويسروا ولا تعسروا

ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر بھیجتے تو فرما دیتے خوش کرتے رہنا
اور نفرت مت دلانا اور آسانی کرتے رہنا اور دشواری مت ڈالنا **ف** یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ کے فضل اور رحمت کو زیادہ بیان
کرنا اور دین کے احکام کو آسانی سے کر دینا تاکہ لوگ خوش ہوں اور نفرت نہ کرنے لگیں **عن** السائب قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فجعلوا یثنون علی ویذکرونی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم یعنی بہ قلت صدقت
بابی وامی کنت شریکی فنعم الشریک لا تداری ولا تماری ترجمہ سائب سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
لوگ میرا ذکر کرتے تھے اور میری تعریف کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اسکو میں نے کہا سچ ہے
میرے ماں باپ کی قسم آپ میرے شریک تھے پھر کیا اچھے شریک تھے نہ لڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے **باب** الھدی فی الکلام
کسطرح بات کرنا چاہیے **عن** عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان
یرفع طرفہ الی السماء ترجمہ عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے تو اکثر آسمان کیطرف
دیکھتے **ف** اس خیال سے کہ شاید حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آتے ہوں **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کان فی کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر
صاف صاف باتیں کرتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما فصلا یفہمہ
کل من سمعہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جدی جدی الگ الگ باتیں کرتے تھے کہ ہر شخص سمجھ لیتا
تھا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام لا یبدا فیہ بحمد اللہ فہو اجذم ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جاوے وہ ٹنڈورا ہے **ف** نا پورا خطابی
نے کہا یعنی مقطوع [illegible] اور بے [illegible] **باب** فی الخطبۃ خطبہ کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کل خطبۃ لیس فیہا تشہد فہی کالید الجذماء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو [illegible] **ف** تشہد ان لا الہ الا اللہ [illegible] محمد رسول اللہ وہ ایسا ہی ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ یعنی ناتمام
[illegible] **باب** فی تنزیل الناس منازلہم [illegible] **عن** میمون بن ابی شبیب ان عائشۃ مر
بہا سائل فاعطتہ کسرۃ ومر بہا رجل علیہ ثیاب وہیئۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لہا فی ذلک فقالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلہم ترجمہ میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے حضرت عائشہ کے سامنے سے ایک بھیک مانگنے والا گزرا
انہوں نے اسکو روٹی کا ٹکڑا دیدیا پھر ایک شخص گزرا اچھے کپڑے پہنے ہوئے صورت دار تو انہوں نے اسکو بٹھلایا کھلایا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص کو اسکے مرتبہ پر رکھو کیونکہ یہ ضروری ہے ہر مرتبے کا لحاظ رکھنا
[illegible] ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ
المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ والجافی عنہ واکرام ذی السلطان المقسط ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی تعظیم ہے تعظیم اوس شخص کی جو بڈہا مسلمان ہو قرآن شریف کا حافظ ہو نہ اوس مین غلو کرتا ہو نہ نقصان
ف غلو یہہ ہے کہ قرآن مین حد شرعی سے تجاوز کرے مثلاً وسوسے یا شک کرے یا اعتراض سے اوسکی مضامین مین
یا وسکے الفاظ کی تلاوت مین حد سے زیادہ جلدی کرے یا مخرج سے خلاف سلف کے اوس کے معنے یا تاویل کرے
جیسے اہل بدعات کا دستور ہے اور نقصان یہہ ہے کہ اوس حد سے کمی کرے یعنے اوس کے احکام پر عمل نہ کرے اوس کے
ممنوعات سے پرہیز نہ کرے **ف** اور تعظیم اوس حاکم کی جو منصف ہو یعنی عدل و انصاف کرے ۔ **باب** فی الرجل
یجلس بین الرجلین بغیر اذنہما ایک شخص دو شخصون کے بیچ مین بغیر اون کے اجازت کے گہسکر نہ بیٹھے **عن**
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلس بین رجلین الا
باذنہما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دو شخصون
کے بیچ مین گہس کر نہ بیٹھے بغیر اون کی اجازت کے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو درست نہین ہے کہ دو آدمیون کو کہ جو ملکر ایک جگہہ بیٹھے ہون
جدا کر دے مگر اون کی اجازت سے **باب** فی جلوس الرجل کیسطرح بیٹھے **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس احتبی بیدیہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو دونون ہاتہون سے احتبا کر لیتے **ف** احتبا یہہ ہے کہ سرین
زمین پر لگا دے اور دونون پانون کہڑے کر لے اور دونون ہاتہون کو پانون پر حلقہ کر لے **عن** قیلة
بنت مخرمة انہا رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو قاعد القرفصاء فلما رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع وقال موسی المتخشع فی الجلسة ارعدت من الفرق **ترجمہ**
قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرفصاء کے طور پر بیٹہا دیکہا (قرفصاء
اعتبار کے طور پر بیٹہنا اور ہاتہون پر زور دینا یا گہٹنون کے بل بیٹہنا اور زانون کو پیٹ سے ملانا اور ہتہیلیون
کو بغلون کے نیچے کر لینا) جب مین نے آپ کو دیکہا جو بہت عاجزی کرنیوالے تہے تو مین لرز گئی خوف سے
(یہہ جلال تہا نور الٰہی کا کہ باوصف عاجزی کے آپ کا رعب اس قدر ہوا گیا) **عن** الشرید بن سوید
قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس ہکذا وقد وضعت یدی الیسری
خلف ظہری واتکأت علی الیة یدی فقال اتقعد قعدة المغضوب علیہم **ترجمہ** شرید بن سوید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آگئے اور مین بیٹہا تہا اسطرح کہ میرا بایان ہاتہ پیٹہ پر تہا اور تکیہ
لگائے تہا ایک ہاتہ کی انگوٹھی پر آپنے فرمایا کیا تو اون لوگون کیطرح بیٹہتا ہے جن پر غضب الٰہی ہوا **باب** فی السمر

تو آپ یہہ نہ کہتے تھے آپ نے فرمایا یہہ کفارہ ہے اون کامونکا جو مجلس مین ہوئے

باب فی رفع الحدیث

(بات لگانا کسی کی شکایت مین) منع ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صحابی کی طرف سے بات نہ لگا دے (اوسکی شکایت مین) کیونکہ مین چاہتا ہون جب تمہارے پاس آؤن میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی طرف سے میرے دل مین کدورت نہ ہو) شکر خدا کا تمام ہوا پارہ انتیسوان سنن ابی داؤد کی ستائیس پارون سے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسوان انشاء اللہ تعالی

تم الجزء التاسع والعشرون ویتلوه الجزء الثلثون انشاء اللہ

فہرست پارہ تیسوین سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

الجزء الحادي والثلثون

پارہ اکتیسوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب في الحذر من الناس لوگون سے پرہیز کرنا یعنی اون کے دغا اور فریب سے بچتے رہنا ہر شخص پر اطمینان و اعتماد نکر لینا

عن عمرو بن الفغواء الخزاعي قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اراد ان يبعثني بمال الى ابي سفيان يقسمه في قريش بمكة بعد الفتح فقال التمس صاحبا قال فجاءني عمرو بن امية الضمري فقال بلغني انك تريد الخروج وتلتمس صاحبا قال قلت اجل قال فانا لك صاحب قال فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت قد وجدت صاحبا قال فقال من قلت عمرو بن امية الضمري قال اذا هبطت بلاد قومه فاحذره فانه قد قال القائل اخوك البكري فلا تامنه فخرجنا حتى اذا كنت بالابواء قال اني اريد حاجة الى قومي بودان فتلبث لي قلت راشدا فلما ولى ذكرت قول النبي صلى الله عليه وسلم فشددت على بعيري حتى خرجت اوضعه حتى اذا كنت بالاصافر اذا هو يعارضني في رهط قال واوضعت فسبقته فلما رآني قد فته انصرفوا وجاءني فقال كانت لي الى قومي حاجة قال قلت اجل ومضينا حتى قدمنا مكة فدفعت المال الى ابي سفيان

ترجمہ عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلایا آپ میرے ساتھ کچھ روپیہ بھیجنا چاہتے تھے ابوسفیان پاس تاکہ وہ تقسیم کرے اوسکو مکہ میں قریش کے لوگون کو بعد فتح مکہ کے آپ نے فرمایا تو کوئی اور ساتھی اپنا ڈھونڈ لے عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے سنا ہے تم مکے جایا چاہتے ہو اور ساتھی ڈھونڈتے ہو میں نے کہا ہاں عمرو نے کہا اچھا میں تیرے ساتھ چلونگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھکو ساتھی مل گیا ہے آپ نے فرمایا کون شخص میں نے کہا عمرو بن امیہ ضمری آپ نے فرمایا جب تو اوسکی قوم کے ملک میں پہونچے تو بچ کے جانا (ایسا نہو کہ وہ اپنی قوم سے سازش کر کے تجھے لٹوا دے) کیونکہ ایک شخص کا قول ہے اپنے سگے بھائی سے بھی بیخوف نہونا چاہیے (یعنی سفر میں کیونکہ اوپر بالکل اعتماد نکرنا چاہیے نیت کا اعتبار نہیں ہے نیت ہم میں بگڑ جاتی ہے پس جہانتک ہو سکے اپنا بچاؤ رکھے اور قابو نہ کہو دے) عمرو بن فغواء نے کہا پھر ہم نکلے جب ابوا (ایک مقام ہے دریان میں مکے اور مدینے کے) میں پہونچے تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا مجھے اپنے لوگون سے کچھ کام ہے ودان میں (ودان ایک موضع کا نام ہے) تو ٹھہر تو میں ہو کر آتا ہون میں نے کہا اچھا جا راستہ نہ بھولنا جب وہ چلا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا یاد آیا میں اپنی اونٹ پر سوار ہوا اور زور سے اوسکو بھگاتا ہوا نکلا جب میں اصافر **ف** جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا کہ اصافر کو میں نے تلاش کیا لغت اور غریب الحدیث کی کتابون میں مگر کہیں نہ ملا پھر میں نے کتاب الامکنہ شیخ ابو الفتح کی دیکھی تو اوس میں صفر ملا وہ ایک پہاڑ ہے سرخ رنگ کا قریب بدر کے شاید اصافر اسی کو کہتے ہون گے **ف** میں پہونچا

[illegible] جیسا اوس [illegible] قوم سے لیے ہوئے میری دولت کو اور [illegible] سننے کو یا اوسکا [illegible]
[illegible] اوس [illegible] نہیں پا سکتا تو وہ [illegible] گھر اور [illegible] اگر [illegible] لوگون سے
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہر وقت ہوشیار [illegible]
[illegible] قلون کی نصیحت ہے کہ سفر مین جو شخص ساتھ ہو [illegible]
[illegible] دنیا کی غم دل مین آہی جاتی ہے عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یلدغ المؤمن
من حجر واحد مرتین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے کہ کاٹا جاوے مومن
[illegible] ایک سوراخ سے دو بار ف اصل لفظی معنی یہہ ہین کہ ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہین کہاتا اور مطلب یہہ ہے کہ جب ایکبار کسی
بات مین دہوکا اٹھاتا ہے تو دوبارہ وہ کام نہین کرتا وہ ہوشیار رہتا ہے جیسے کوئی شخص ایک سوراخ مین اونگلی ڈالی اور سانپ
[illegible] اوسکو ڈنک ماری تو عقلمند دوبارہ اوس مین اونگلی نہین ڈالے گا باب فی ھدی الرجل چال کا بیان عن
انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی کانہ یتوکأ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا گویا آگے جھکے جاتے ہین عن ابی الطفیل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قلت کیف رأیتہ قال کان ابیض ملیحا اذا مشی کانما یھوی فی صبوب ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سعید نے کہا کیونکر دیکھا ابو الطفیل نے کہا آپ سفید تھے نمکین جب چلتے تو گویا اوتار مین اوترتے
یعنی آگے کو زور دیکر قوی اور طاقتور لوگون کی ایسی ہی چال ہوتی ہے) باب فی الرجل یضع احدی رجلیہ
علی الاخری بیٹھے مین ایک پانون دوسری پانون پر نہ رکھے عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یضع وقال قتیبة یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری زاد قتیبة وھو مستلق علی ظھرہ ترجمہ جابر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پانون کو دوسرے پانون پر رکھنے سے چت لیٹ کر شاید اسوجہ سے
کہ ستر نہ کھلے یہہ جب ہے کہ تہبند باندھے ہو اور جو پائجامہ پہنے ہو اور ستر کھلنے کا خوف نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہین عن عباد
بن تمیم عن عمہ انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا قال القعنبی فی المسجد واضعا احدی رجلیہ
علی الاخری ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئے ایک پانون
دوسرے پانون پر رکھے تھے عن سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یفعلان ذلک
ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر اور عثمان ایسا کیا کرتے تھے یعنے ایک پانون دوسری پانون پر رکھتے تھے لیٹ کر باب
فی نقل الحدیث بات اوڑا دینا منع ہے یعنے جو بات راز کی ہو اور کوئی مسلمان دوسرے سے بیان کرے صلاح لینے کیلئے تو اوسکو

افشا نکرنا چاہیے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدث الرجل الحدیث
ثم التفت فھی امانۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بات
کہکر پھر غافل ہو جاوے تو وہ امانت ہے اوسکو ضائع نکرنا چاہیے (افشا کرکے) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المجالس بالامانۃ الا ثلثۃ مجالس سفک دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صحبت میں ہیں وہ امانت ہے [illegible]
صحبت کی باتیں دوسری جگہہ بیان کرنا مگر تین صحبتوں میں ایک جہان ناحق خون کیا جاوے دوسرے جہان [illegible] ناحق زنا کیا
جاوے تیسری جہان پرایا مال ناحق لوٹ لیا جاوے تو ان تینوں صحبتوں کا حال بیان کردینا درست ہے تاکہ اور مسلمانوں کو ضرر نہو
عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اعظم الامانۃ عند اللہ یوم القیامۃ
الرجل یفضی الی امراتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرھا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بڑی خیانت امانت میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہوگی کہ مرد اپنی بی بی پاس جاوے اور وہ مرد پاس آوے پھر مرد عورت
کا راز فاش کرے باب فی القتات چغل خور کا بیان عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدخل الجنۃ قتات ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں نہ جاویگا باب
فی ذی الوجھین منافق کا بیان جو شخص کے سامنے اوسکی سی بات کہدے اور فریقین کو لڑاوے عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس ذو الوجھین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں برا وہ شخص ہے جو دو مونہہ رکھتا ہے ان لوگوں پاس ایک
مونہہ لیکر آتا ہے اور اون لوگوں پاس دوسرا مونہہ لیکر جاتا ہے (یعنے جس فریق میں جاتا ہے اوسی کیموافق کہتا ہے حق ناحق
کا خیال نہیں کرتا) عن عمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ وجھان فی الدنیا کان لہ یوم
القیامۃ لسانان من نار ترجمہ عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو مونہہ ہوں تو قیامت کے دن
اوسکی دو زبانیں ہونگی آگ کی باب فی الغیبۃ غیبت کا بیان عن ابی ھریرۃ انہ قیل یا رسول اللہ ما الغیبۃ
قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ
وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بھتہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ
غیبت کیا ہے آپنے فرمایا اپنے بہائی کا ذکر کرنا اسطرح سے کہ اگر وہ ہووے تو اوسکو ناگوار ہو کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر
میرے بہائی میں وہ عیب موجود ہو جو میں ذکر کروں تو اوسکو غیبت کہینگے یا نہ کہینگے آپ نے فرمایا اگر اوس میں وہ عیب
ہے جب ہی تو یہ غیبت ہے اور جو اوس میں وہ عیب نہو تو تو نے بہتان کیا (یہ تو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے) عن عائشۃ
قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا قال غیر مسدد تعنی قصیرۃ فقال لقد

قلت كلمة لو مزجت بماء البحر لمزجته قال وحكيت له انسانا فقال ما احب اني حكيت انسانا وان لي كذا وكذا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کافی ہے اپکو صفیہ کا عیب (مسدد کی روایت
مین ہے یعنی اونکا قد چھوٹا ہونا صفیہ بنت حیی آنحضرت کی بی بی تہین حضرت عائشہ کی سوت اور سوت کی شان مین اکثر باتین
شکایت کی نکل ہی جاتی ہین) آپ نے فرمایا ہے عائشہ تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر وہ دریا مین گھولا جاوے تو دریا پر غالب آوی
(یعنی اوسکا رنگ بگاڑ دی یہ تمثیل ہے اس گناہ کی برائی کی) حضرت عائشہ نے کہا مینے ایک شخص کی نقل کی آپنے فرمایا مین
نہین چاہتا کہ کسی کی نقل کرون اگرچہ مجھکو اتنا اتنا روپیہ ملے ف کیونکہ نقل کرنا بھی غیبت مین داخل ہے جب کسی کے عیب کو
اوسکی پیٹھ پیچھے بیان کرے زبان سے کہکر یا ویسی صورت بناوے وہ غیبت مین داخل ہے عن سعید بن زید عن النبی صلی
الله عليه وسلم قال من اربى الربا الاستطالة في عرض المسلم بغير حق ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بیاجون سے زیادہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت لیوی ناحق ف جیسی مسلمان سے مال مین زیادہ
لینا حرام ہے یعنی سود ویسی ہی اوسکی عزت لینا حرام ہوا اگر وہ کوئی کام ایسا کرے جو اوسکی عزت مین خلل ڈالے تو یہ بہی اوس قدر
بدلہ لیوی نہ یہ کہ زیادتی کرے یہ سود کہانے سے بہی بدتر ہے عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لما عرج بي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل
قال هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مین آسمان پر گیا تو مین نے ایسے لوگون کو دیکہا جنکے ناخون تانبے کے تھے اور وہ اپنی مونہہ اور سینے اپس
سے نوچ رہے تھے مینے پوچہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہین انہونے کہا یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کا گوشت کہاتے تھے اور انکی
عزت لیتے تھے (گوشت کہانے سے مراد غیبت کرنا ہے) عن ابي برزة الاسلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا معشر من امن بلسانه ولم يدخل الايمان قلبه لا تغتابوا المسلمين ولا تتبعوا عوراتهم فانه من اتبع
عوراتهم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه في بيته ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہین اور دلون مین اون کے ایمان نہین گیا مت غیبت کرو مسلمانون کی اور
مت پیچھے پڑو اون کی عزتون کے کیونکہ جو کوئی کسی کی عزت کے پیچھے پڑیگا اللہ اوس کی عزت کے پیچھے پڑیگا اور جسکی عزت کے
پیچھے اللہ پڑجاوے تو وہ رسوا کریگا اوسکو اوسی کے گہر مین (یعنی باہر جانا ضرور نہین اگر وہ چھپ کر گہر مین بیٹھا رہیگا جب
بہی رسوا ہو جاویگا) عن المستورد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل برجل مسلم اكلة فان الله يطعمه
مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فان الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء
فان الله يقوم به مقام سمعة ورياء يوم القيمة ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ کسی مسلمان کا عیب بیان کرکے ایک نوالہ کہاوی تو اللہ اوسکو اوتنا ہی نوالہ جہنم سے کہلاویگا اور جو کوئی کسی مسلمان

کا عیب بیان کرے ایک کپڑا پہنی تو اسکا ایک پر یا اور تفاخر اور شہرت کی مقام پر پہونچا وے یا پہونچے تو اللہ اوسکو قیامت
کے دن ایسے مقام پر کھڑا کریگا جہان خوب اوسکی شہرت ہو یعنی ایسی سزا اوسکو دیجاویگی اور ایسا برا عذاب ہوگا کہ سب لوگون
مین اوسکا چرچا ہو جاویگا) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل المسلم علی المسلم حرام
عرضه ودمه وماله حسب امرئ من الشر ان یحقر اخاه المسلم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مسلمان کی سب چیزین دوسری مسلمان پر حرام ہین اوسکا مال اور اوسکی عزت اور اوسکا خون اور کافی ہے آدمی مین اتنی
برائی کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے باب الرجل یذب عن عرض اخیه ایک شخص اپنے بھائی کیطرف سے بولے اوسکی
عزت بچانیکو عن معاذ بن انس الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من حمی مومنا من منافق اراه قال بعث
الله ملکا یحمی لحمه یوم القیامة من نار جهنم ومن رمی مسلما بشئ یرید شینه به حبسه الله علی جسر
جهنم حتی یخرج مما قال ترجمہ معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بچایا
کسی مومن کو منافق سے یعنی منافق نے اوسکی غیبت کی اور اس مومن نے اوسکی کلام کو رد کیا اور منافق کو منع کیا تو اللہ قیامت کے روز ایک
فرشتہ بھیجیگا جو اسکے گوشت کو جہنم سے بچاویگا اور جو شخص مسلمان پر تہمت کرے عیب لگانیکو تو اللہ اوسکو روک رکھیگا جہنم کے پل پر
جبتک اوسکی سزا پوری نہو عن جابر بن عبد الله وابی طلحة بن سهل الانصاری یقولان قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم ما من امرئ یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتهک فیه حرمته وینتقص فیه من عرضه الا
خذله الله فی موطن یحب فیه نصرته وما من امرئ ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیه من عرضه وینتهک
فیه من حرمته الا نصره الله فی موطن یحب نصرته ترجمہ جابر بن عبد اللہ اور ابی طلحہ بن سہل سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان کو ذلیل کریگا ایسے مقام پر کہ اوسکی عزت جاتی ہو یا اوسکی آبرو گھٹ جاوے تو
اللہ اوسکو ذلیل کریگا ایسے مقام مین جہان وہ دوست رکھتا ہوگا اوسکی مدد کو اور جو کوئی شخص مدد کرے کسی مسلمان کی ایسے مقام مین جہان
اوسکی عزت گھٹتی ہو یا آبرو جاتی ہو تو اللہ اوسکی مدد کریگا ایسے مقام مین جہان وہ اوسکی مدد دوست رکھیگا یعنی قیامت کو عن
جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلته ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول الله صلی الله علیه
وسلم فلما سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی راحلته فاطلقها ثم رکب ثم نادی اللهم ارحمنی ومحمدا ولا
تشرک فی رحمتنا احدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تقولون هو اضل ام بعیره الم تسمعوا الی ما قال
ترجمہ جندب سے روایت ہے ایک عربی آیا اوس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اوسکا پانون باندھ دیا پھر مسجد مین گیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو اپنے اونٹ پاس گیا اور اوسکو چھوڑ دیا پھر اوس پر سوار ہوا پھر آواز دی
اے اللہ رحم کر مجھپر اور محمد پر اور کسی پر رحم نہ کر رسول اللہ نے صحابہ کیطرف دیکھکر فرمایا کیا کہتے ہو یہ عربی زیادہ احمق ہے یا اوسکا اونٹ
نہین سنا جو اوس نے کہا اصحاب نے کہا کیون نہین سنا - اور ایک نسخہ مین یہ باب زیادہ ہے باب ما جاء فی الرجل

[illegible] (یعنی اگر ایک شخص دوسرے شخص کو اپنی غیبت معاف کر دے) **عن** قتادة قال ايعجز احدكم ان يكون مثل ابي ضيغم او ضمضم شك ابن عبيد كان اذا اصبح قال اللهم اني قد تصدقت بعرضي على عبادك ترجمہ قتادہ نے کہا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابی ضیغم کے یا ضمضم کے شک ہے راوی کو وہ جب صبح ہوتی تو کہتا یا اللہ میں نے اپنی عزت کو تصدق کر دیا تیرے بندوں پر یعنے معاف کیا میں نے انکی غیبت کو **عن** عبد الرحمن بن عجلان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايعجز احدكم ان يكون مثل ابي ضمضم قالوا ومن ابو ضمضم قال رجل فيمن كان قبلكم بمعناه قال عرضي لمن شتمني ترجمہ عبد الرحمن بن عجلان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابو ضمضم کے صحابہ نے پوچھا وہ کون تھا آپ نے فرمایا ایک شخص تھا اگلے لوگوں میں وہ پکارتا تھا عزت میری اوسی کی ہے جو مجھے برا کہے (یعنے مجھ کو کچھ دعوی نہیں اپنے برا کہنیوالے اور غیبت کرنیوالے سے)

باب في النهي عن التجسس ٹوہ لگانے کی ممانعت

عن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انك ان اتبعت عورات الناس افسدتهم او كدت ان تفسدهم فقال ابو الدرداء كلمة سمعها معاوية من رسول الله صلى الله عليه وسلم نفعه الله بها ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تو لوگوں کے پردوں کو ڈھونڈیگا (اور اون کے عیبوں کی ٹوہ لگاویگا) تو اونکو بگاڑ دیگا یا بگاڑنے کے قریب ہوگا (کیونکہ جب اونکا راز فاش ہو جاویگا تو وہ کھلم کھلا گناہ کرینگے اب تو شرم سے چھپ کر کرتے تھے) ابو الدرداء نے کہا یہ کلمہ ہے جسکو معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ تعالی نے اون کو اس سے فائدہ دیا **عن** جبير بن نفير وكثير بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معديكرب وابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الامير اذا ابتغى الريبة في الناس افسدهم ترجمہ جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن الاسود اور مقدام بن معدیکرب اور ابی امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاکم جب گمان پر عمل کریگا (اور شرعی ثبوت کو چھوڑ دیگا) تو لوگوں کو بگاڑ دیگا **عن** زيد قال اتي ابن مسعود فقيل هذا فلان تقطر لحيته خمرا فقال عبد الله انا قد نهينا عن التجسس ولكن ان يظهر لنا شيء ناخذ به ترجمہ زید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود پاس ایک شخص لایا گیا لوگوں نے کہا یہ شخص ہے جسکی ڈاڑھی سے شراب ٹپکتا تھا عبد اللہ نے کہا ہم منع کیے گئے ٹوہ لگانے سے لیکن اگر کوئی بات کھل جاوے تو ہم مواخذہ کرینگے

باب في الستر على المسلم مسلمان کے عیب کو چھپانا بہتر ہے

عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رأى عورة فسترها كان كمن احيى موءودة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی عیب کو دیکھے پھر اسکو چھپا دے تو گویا اوس نے جلا دیا اوس لڑکی کو جو زندہ قبر میں گاڑ دی گئی ہو **عن** دخين كاتب عقبة بن عامر قال كان لنا جيران يشربون الخمر فنهيتهم فلم ينتهوا فقلت لعقبة بن عامر ان جيراننا هؤلاء يشربون الخمر واني نهيتهم فلم ينتهوا وانا داع لهم الشرط فقال دعهم ثم رجعت الى عقبة مرة اخرى فقلت ان [illegible]

قد ابوا ان ینتہوا عن شرب الخمر وانا داع لہم الشرط قال ویحک دعہم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکر معنی حدیث مسلم قال ابو داؤد قال ہاشم بن القاسم عن لیث فی ہذا الحدیث قال
لا تفعل ولکن عظہم وتہددہم **ترجمہ** دخین سے روایت ہے جو منشی تھے عقبہ بن عامر کے کہ ہمارے ہمسایوں میں کچھ لوگ رہتے تھے
جو شراب پیا کرتے تھے میں نے انکو منع کیا وہ باز نہ آئے میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ یہ ہمارے ہمسائے شراب پیتے ہیں اور میں نے
انکو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اب میں انکے واسطے کوتوال کو بلاتا ہوں عقبہ نے کہا نہیں جانے دے پھر میں نے دوبارہ عقبہ سے
کہا کہ ہمارے ہمسایوں نے شراب پینا نہ چھوڑی اور میں نے انکو منع کیا وہ باز نہ آئے میں انکے واسطے کوتوال کو بلاتا ہوں عقبہ نے کہا خرابی
ہو تیری جانے دے پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گزری اور ایک روایت میں ہے
کہ عقبہ نے کہا کوتوال سے اطلاع مت کر لیکن انکو نصیحت کر اور ڈرا کہ اگر تم نہ مانوگے تو میں کوتوال کو خبر کر دونگا **باب**
المواخاۃ بھائی چارہ کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ
من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بہا کربۃ من کرب یوم
القیامۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیامۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان
دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو مصیبت میں چھوڑ دیوے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہوگا تو اللہ اوس کے
کام میں ہوگا اور جو کسی مسلمان کی سختی دور کرے اللہ قیامت کے دن اوسکی سختی دور کریگا اور جو مسلمان کے عیب کو چھپاوے
اللہ اوسکے عیب کو چھپاویگا **باب** المستبان گالی گلوج کرنے والوں کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منہما ما لم یعتد المظلوم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی گالی گلوج کریں تو دونوں کا گناہ اوسپر ہوتا ہے جس نے شروع کی جب تک زیادتی نہ کرے دوسرا اگر وہ
زیادتی کرے تو زیادتی کا گناہ اوسی پر ہوگا **عن** عیاض بن حمار انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یبغی احد ولا یفخر احد علی احد **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھکو وحی بھیجی کہ عاجزی کرو یہانتک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے نہ ایکدوسرے پر فخر کرے **باب**
الانتصار بدلہ لینے کا بیان **ف** جب ایکدوسرے پر ظلم کرے تو مظلوم کو صبر کرنا بہتر ہے اگر صبر نہ ہوسکے تو بدلہ لیوے برابر برابر
ساتھ زیادتی نہ کرے اللہ تعالی فرماتا ہے **ولمن انتصر بعد ظلمہ** فاولئک ما علیہم من سبیل یعنی جو بدلہ لیوے ظالم کے ظلم کرنے
کے بعد تو اوسپر کچھ مواخذہ نہیں ہے **عن** سعید بن المسیب انہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس ومعہ
اصحابہ وقع رجل بابی بکر فآذاہ فصمت عنہ ابو بکر ثم آذاہ الثانیۃ فصمت عنہ ابو بکر ثم آذاہ الثالثۃ
فانتصر منہ ابو بکر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انتصر ابو بکر فقال ابو بکر اوجدت علی یا رسول اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل ملک من السماء یکذبہ بما قال لک فلما انتصرت وقع الشیطان

فلم اکن لاجلس اذ وقع الشیطان **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس آپکے
صحابہ بھی بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص نے ابو بکر کو برا کہا اور انکو ایذا دی ابو بکر چپ ہو رہے پہر دوسری ایذا دی پہر ابو بکر چپ
ہو رہے پہر اوس نے چہیڑا تو ابو بکر نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے ابو بکر کو جواب دیتے ہی ابو بکر
نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھپر غصے ہوئے آپ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اوترا تہا وہ تیرے برا کہنیوالے کو جہٹلا رہا تہا جب
تو نے جواب دیا تو شیطان آن پڑا پہر جب شیطان آن پڑا تو مین بیٹھنے والا نہین **عن ابن عون** قال کنت اسال عن الانتصار
ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل فحدثنی علی بن زید بن جدعان عن ام محمد امراة ابیه
وزعموا انها کانت تدخل علی ام المؤمنین قالت قالت ام المؤمنین دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعندنا
زینب بنت جحش فجعل یصنع شیئا بیده فقلت بیده حتی فطنته لها فامسك واقبلت زینب تقحم
لعائشة فنهاها فابت ان تنتهی فقال لعائشة سبیها فسبتها فغلبتها فانطلقت زینب الی علی فقالت ان
عائشة وقعت بکم وفعلت فجاءت فاطمة فقال لها انها حبة ابیك ورب الکعبة فانصرفت فقالت لهم
انی قلت له کذا وکذا فقال لی کذا وکذا قال وجاء علی الی النبی صلی الله علیه وسلم فکلمه فی ذلك **ترجمہ** ابن
عون سے روایت ہے مین انتصار کے معنی پوچہتا تہا اس آیت مین ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل تو حدیث بیان کی
مجہسے علی بن زید بن جدعان نے اپنے باپ کے بی بی ام محمد سے لوگ کہتے تہے کہ وہ ام المؤمنین پاس جایا کرتین تہین ام المؤمنین
(عائشہ رضہ) ہماری پاس بیٹہی تہین آپ اپنے ہاتہہ سے مجہے چہیڑنے لگے (جیسے خاوند جورو سے کیا کرتے ہین) مین نے آپکو
ہاتہہ کے اشارے سے جتا دیا کہ زینب بنت جحش بیٹہی ہین تو آپ رک گئے اور زینب آن کر عائشہ کو برا کہنے لگین آنحضرت نے
اون کو منع کیا انہون نے نہ مانا تب تو آپ نے عائشہ سے کہا تم بہی انکو برا کہو حضرت عائشہ نے بہی برا کہنا شروع کیا اور لڑائی مین
اون پر غالب ہین تو زینب حضرت علی پاس گئین اور اون سے کہا عائشہ نے تم کو برا بہلا کہا اور ایسا کیا ایسا (زینب بنی ہاشم مین
سے تہین اور علی بہی بنی ہاشم تہے اسواسطے زینب نے اون سے شکایت کی) پہر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائین آنحضرت
پاس (حضرت عائشہ کی شکایت کرنیکو کہ انہون نے بنی ہاشم کو برا کہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیرے باپ کے
جہیتی ہین قسم ہے کعبے کے رب کی (یعنی گو انہون نے تشدد کیا ہے مگر تم درگذر رو اس خیال سے کہ تمہارے باپ اون سے محبت رکہتے ہین)
یہہ سنکر حضرت فاطمہ زہرا لوٹ گئین اور بیان کیا بنی ہاشم سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ایسا
ایسا فرمایا پہر حضرت علی تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور گفتگو کی آپ سے اسبات مین **باب فی النهی عن**
سب الموتی مردون کو برا کہنا منع ہے اگرچہ وہ برے ہون لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہون تو اونکا ذکر برائی کے ساتہہ نہ کرے
اللہ تعالی کرے الٰہی **عن عائشة** قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات صاحبکم فدعوه ولا تقعوا
فیه **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا رفیق مر جاوے پہر اوسکی برائی چہوڑ دو

اور اوسکا عیب بیان نہ کرو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن
مساویہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردون کی خوبیان کو بیان کرو اور اون
کی برائیان مت بیان کرو

باب فی النہی عن البغی شرارت اور تکبر کا بیان عن ابی ہریرۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول کان رجلان فی بنی اسرائیل متواخیین فکان احدہما یذنب والآخر مجتہد فی العبادۃ
فکان لا یزال المجتہد یری الآخر علی الذنب فیقول اقصر فوجدہ یوما علی ذنب فقال لہ اقصر فقال خلنی
وربی ابعثت علی رقیبا فقال واللہ لا یغفر اللہ لک او لا یدخلک اللہ الجنۃ فقبض ارواحہما فاجتمعا
عند رب العالمین فقال لہذا المجتہد اکنت بی عالما او کنت علی ما فی یدی قادرا وقال للمذنب اذہب فادخل
الجنۃ برحمتی وقال للآخر اذہبوا بہ الی النار قال ابو ہریرۃ والذی نفسی بیدہ لتکلم بکلمۃ اوبقت دنیاہ
وآخرتہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے بنی اسرائیل مین دو شخص تہے برابر کے ایک
تو دن رات گناہ کیا کرتا تہا دوسرا عبادت کیا کرتا تہا ہمیشہ عبادت کرنیوالا دوسرے شخص کو گناہ کرتے دیکہتا اور کہتا باز رہ
ایک دن اوسکو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا تو کہنے لگا باز رہ وہ بولا تو چہوڑ دے مجہکو میرے پروردگار کے ساتہہ کیا تو میرا نگہبان ہوکر آیا ہے
وہ بولا قسم خدا کی اللہ تجہے نہ بخشیگا یا تجہے جنت مین نہ لیجاویگا پہر دونون مرگئے اور اون کی روحین ایک تہہ پروردگار پاس گئین
پروردگار نے عبادت کرنیوالے سے کہا کیا تو میرا حال جانتا تہا یا میرے اوپر اختیار رکہتا تہا (یعنی تو نے کہا کہ اللہ اسکو بخشیگا
یا جنت نہ دیگا کیا جنت دوزخ تیرے اختیار مین ہے) پہر گناہ گار سے کہا جا تو جنت مین جا میری رحمت سے اور عبادت کرنیوالے کو
کہا اسکو جہنم مین لیجاؤ ابو ہریرہ نے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اوس نے ایسی بات کہی جس نے اوسکی دنیا اور آخرت
دونون بگاڑ دین (دنیا تو اسوسطے کہ زندگی بہر تکلیف اوٹہائی عبادت کی نفس کی خواہشون سے محروم رہا اور آخرت کی تباہی
تو ظاہر ہے یہی حال ہوگا ہر متکبر خود پرست کا جو اپنی عبادت اور تقوی کے سامنے اور خدا کے بندون کو حقیر سمجہے اور اپنے تئین جنتی جانے
اور اون کو دوزخی اللہ تعالی کو عبادت کی حاجت نہین وہ تو عاجزی اور بندگی اور مسکینی چاہتا ہے وہ پسند کرتا ہے) عن ابی بکرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذنب اجدر ان یعجل اللہ تعالی لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع
ما یدخر لہ فی الآخرۃ مثل البغی وقطیعۃ الرحم ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
گناہ اس سزا کے لائق نہین ہے کہ اللہ تعالی اوسکے کرنیوالے کو دنیا مین بہی جلدی سزا دے سوا اوس عذاب کے جو آخرت مین اوسکے
لیے رکہہ چہوڑا ہے شرارت اور تکبر اور ناتا توڑنے سے (یعنی سب گناہون مین زیادہ سزا کے لائق یہی دو گناہ مین)

باب فی الحسد حسد کا بیان عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب او قال العشب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بچو تم حسد سے کیونکہ حسد کہا لیتا ہے نیکیون کو جیسے آگ کہا لیتی ہے لکڑی کو یا گہاس کو عن انس بن مالک ان رسول اللہ

زیادہ مقصود ہے کہ جب ملنا ہو تو یہ اوس سے پہر جاوے وہ اس سے پہر جاوے بہتر اون دونون مین وہ ہی جو پہلے سلام کرے
عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمؤمن ان یہجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث
فلیلقه فلیسلم علیه فان رد علیه السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیه فقد باء بالاثم
رواہ احمد وخرج المسلم من الهجرة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے
ہی چہوڑ دینا مسلمان کا تین دن سے زیادہ اگر تین دن گزر جاوین تو اوس سے ملاقات کرے اور اوسکو سلام کرے پہر اگر اوس نے
جواب دیا تو دونون شریک ہوگئے (ملجاوینگے) ثواب مین اور جو جواب نہ دیا تو سارا گناہ اوسی پر پڑا احمد کی روایت مین اتنا
زیادہ ہی کہ سلام کرنیوالا چہوڑنے کے گناہ سے نکل گیا عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون
لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثة فاذا لقیه سلم علیه ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیه فقد باء باثمه ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو نہ چاہئے کہ چہوڑ دے دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ
جب اوس سے ملے تو اوسکو سلام کرے تین مرتبہ اگر وہ تینون بار مین جواب نہ دے تو سارا گناہ وہی سمیٹ لیگا عن ابی ہریرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یہجر اخاه فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہی چہوڑ دینا اپنے بہائی کا تین دن سے
زیادہ جو شخص چہوڑ دیگا تین دن سے زیادہ پہر مر جاویگا تو جہنم مین جاویگا عن ابی خراش السلمی انه سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ہجر اخاه سنة فہو کسفک دمه ترجمہ ابو خراش سلمی (اس روایت مین اسطرح
ہی اور صحیح اسلمی ہے نام اوسکا حدرد بن ابی حدرد ہی) سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جو شخص اپنے بہائی
کو چہوڑ دے ایکسال تک تو گویا اوسکو قتل کیا (یعنی گناہ مین قریب قریب ہین یہ حدیثین زجر اور تشدید کے طور پر ہین) عن
ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنة کل یوم اثنین وخمیس فیغفر فی ذلک
الیومین لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا من بینه وبین اخیه شحناء فیقال انظروا ہذین حتی یصطلحا رواہ
ابوداود اذا کانت الہجرة للہ فلیس من ہذا بشئ عمر بن عبد العزیز غطی وجہه عن رجل ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہولے جاتے ہین دروازے جنت کے ہر پیر اور جمعرات کو پہر بخشدیا جاتا ہے ان دونون دنون مین ہر
بندہ جو اللہ کے ساتہ کسی کو شریک نہین کرتا مگر وہ بندہ جو اپنے بہائی سے بغض رکہتا ہو (بخشا نہین جاتا) اور کہا جاتا ہے ان دونون
کو رہنے دو جبتک ملجاوین۔ ابوداود نے کہا ان حدیثون مین وہ چہوڑ دینا داخل نہین ہے جو اللہ کے لیے ہو عمر بن عبد العزیز نے اپنا
منہہ ڈہانپ لیا تہا ایک شخص سے (جس سے ملنا منظور نہ تہا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بی بیون کو چہوڑ دیا تہا
اور عبد اللہ بن عمر نے اپنی ایک بیٹی کو چہوڑ دیا تہا اور میمون بن مہران نے کہا چہوڑ دے احمق کو اس سے بہتر کوئی بہلا نہین باب
فی الظن بدگمانی کرنا برا ہی عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب

الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی
سے کیونکہ بدگمانی پلے سرے کا جھوٹ ہی اور نہ ٹوہ لگاؤ آپ نہ دوسری کو لگانے دو **باب** فی النصیحۃ خلوص
اور خیرخواہی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن
اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مسلمان آئینہ ہی دوسری مسلمان کا تو جسقدر صاف ہی اوسی قدر بہتر ہے اگر ذرا بھی میل آویگا آئینہ کام کا نہ رہیگا مقصود
یہ ہی کہ ایک مسلمان دوسری مسلمان کی اصلاح اسطرح کری کہ مانند آئینہ کے ہے جیسے آئینہ میں صورت کے عیب دکھلائی دیتی ہیں اسی
طرح سیرت کے عیب معلوم ہوں اور اونکی اصلاح کرے) اور مسلمان بھائی ہی دوسری مسلمان کا روکے نقصان اوسکا اور حفاظت کرے اوسکی
اوسکی پیٹھ پیچھے (یعنے اوسکی غیبت میں جب کوئی اوسکا مال لیا چاہے یا اوسکی عزت میں خلل ڈالے اوسکو بچائے تو حتی المقدور اپنے مال
سے مدد کرے اور اسکو دفع کرے **باب فی** اصلاح ذات البین میل جول کرا دینے کی فضیلت **عن** ابی الدرداء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوٰۃ والصدقۃ قالوا بلی
قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقۃ **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا میں تم کو بتاؤں وہ بات جو بہتر ہے درجے میں روزی اور نماز اور زکوٰۃ سے لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا میل جول کرا دینا آپس میں۔ آپس کی لڑائی اور پھوٹ مونڈنیوالی ہے (یعنے دین کو جڑ سے میٹ دیتی ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اتفاق اور اتحاد دین اسلام میں اصل اصول ہی اور پھوٹ اور مخالفت سب خرابیوں کی جڑ ہی جہانتک ہو سکے اسکو نکالنا
چاہیے) **عن** حمید بن عبد الرحمن عن امہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکذب من نمی بین اثنین لیصلح
وقال احمد ومسدد لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا او نمی خیرا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن نے
اپنی ماں سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹا نہیں ہی وہ شخص جسنے بات بنائی دو آدمیوں میں
صلح کرا دینے کیلیے، احمد اور مسدد کی روایت میں ہی جھوٹا نہیں ہی وہ جو صلح کرا دی لوگوں میں پھر وہ نیک بات کہے یا بناوے
ف بات بنانیکے یہ معنی ہیں کہ دو آدمیوں میں لڑائی ہی اب ایک شخص ان میں میل کرانیکو ہر ایک سے دوسری کیطرف سے یہ بات کہی کہ وہ تمہاری تعریف
کرتا تھا یا تم سے بہت محبت رکھتا ہی تاکہ اون دونوں میں ملاپ ہو جائے تو درست ہی اگرچہ دوسرے نے یہ باتیں نہ کی ہوں اور جھوٹ کا
گناہ نہ ہوگا بقول شخصے دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **عن** ام کلثوم بنت عقبۃ قالت ما سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء من الکذب الا فی ثلث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اعدہ
کاذبا الرجل یصلح بین الناس یقول القول ولا یرید بہ الا الاصلاح والرجل یقول فی الحرب والرجل یحدث
امرأتہ والمرأۃ تحدث زوجہا **ترجمہ** ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہی میں نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جائز
دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کی مگر تین مقاموں میں آپ فرماتے تھے میں جھوٹا نہیں جانتا اوس شخص کو جو صلح کرا دے لوگوں میں اور

کوئی بات بناکر کہدی جس سے ملاپ کرونیا منظور ہو یا لڑائی مین کوئی بات بناکر کہی جس سے غنیم گہبراوے اور مسلمانون کی قوت ہوش اڑ
اپنی شوکت بیان کرے اور کافرون کی قلت عددی یا نادانی یا نامردی) یا خاوند اپنی جورو سے کہے یا جورو اپنے خاوند سے کہے (ایکدوسرے
کی محبت سے) **ف** حلیمی نے کہا مراد وہ نہین ہے جو صریح جہوٹ ہو کیونکہ وہ کسی حال مین درست نہین بلکہ درست دہ جہوٹ
ہے جسکو ایک معنے مختلے ہون اور وہ سچ ہون لیکن مخاطب اوسکو کہلے ہوئے معنے سمجہے مثال اوسکی یہہ ہے کہ کافرون سے ہ نیے کے راہ مین
ابوبکر صدیق رض سے پوچہا تمہارے پیچہے اونٹ پر کون بیٹہا ہے انہون نے کہا رجل یہدینی السبیل یعنی ایک شخص ہے جو مجہے
راہ بتاتا ہے ابوبکر کی یہ غرض تہی کہ دین کی راہ بتاتے ہین اور ایمان کی ہدایت کرتے ہین اور کافر یہہ سمجہے کہ کوئی راستہ بتانیوالا
ہے۔ سمجہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اگر ابوبکر صاف صاف کہدیتے کہ یہ محمد ہین تو وہ ایذا پہونچاتے پس یہ درحقیقت جہوٹ نہین ہے
لیکن مخاطب فہم کے خلاف ہوتی ہے جہوٹ کہا جاتا ہے اور اسکو عربی مین توریہ کہتے ہین وہ درست ہے ایسے مقامون مین جہان ضرر
پڑجاوے نہ یہہ جہوٹ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جہوٹ بہی توریہ تہا واللہ اعلم **باب** فی اللہو الغنا۔ گانے کا بیان **عن**

الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علیّ صبیحۃ بنی بی فجلس علی فراشی
کمجلسک منی فجعلت جویریات یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر الی ان قالت احداهن
وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذا وقولی الذی کنت تقولین **ترجمہ** ربیع بنت معوذ بن عفرا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اوس رات کی صبح کو جس رات مین اپنی خاوند پاس بہیجی گئی تہی (یعنی شادی کی
صبح کو) تو آپ بیٹہے میرے بچہونے پر جیسے تو بیٹہا ہے میرے پاس (یہ خطاب ہے خالد بن ذکوان کیطرف جو راوی ہے اس
حدیث کو ربیع سے) پہر ہماری بیان کی چہوکریون نے دف بجانا اور گانا شروع کیا وہ بیان کرتی تہین ہمارے باپ دادون کا جو
مارے گئے تہے جنگ بدر مین یہانتک کہ اون مین سے ایک کہنے لگی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنی ہم مین ایک نبی ہے جو کل ہونیوالی
بات جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ مت کہہ اور وہی کہہ جو کہتی تہی **ف** اس حدیث سے شادی مین گانے اور دف بجانیکی اجازت ثابت
ہوئی **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ لقدومہ فرحا بذلک
لعبوا بحرابہم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے تو حبشی آپکے آنیکی خوشی مین
کہیلے (ناچے) اپنی برچہیان لیکر **باب** کراہیۃ الغنا والزمر گانے اور بجانیکی ممانعت **عن** نافع قال سمع
ابن عمر مزمار راع فوضع اصبعیہ علی اذنیہ ونای عن الطریق وقال لی یا نافع ہل تسمع شیئا قال فقلت
لا قال فرفع اصبعیہ عن اذنیہ وقال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع مثل ہذا فصنع
مثل ہذا قال ابوداؤد ہذا حدیث منکر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر رض نے ایک باجے کی آواز سنی [illegible] انگلیان
اپنی کانون مین رکہلین اور رستے سے دور ہوگئے (تاکہ آواز کان تک نہ آوے) اور مجہہ سے کہا اے نافع اب تم کچہہ سنتے ہو مین نے کہا
نہین انہون نے انگلیان کانون سے نکالین اور کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا آپ کو بہی ایسی آواز

آپ نے ایسا ہی کیا (یعنی کان بند کر لیے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے ف سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا ہے کہ
حافظ شمس الدین ابن عبد الہادی نے اس حدیث کو ضعیف کہا محمد طاہر نے اور کہا کہ متفرد ہوا ساتھ اسکی سلیمان بن موسی سے اور وہ ضعیف
ہے حالانکہ یہ صحیح نہین سلیمان کی حدیث حسن ہے اور توثیق کی اوسکی کئی اماموں نے اور متابعت کی اوسکی میمون بن مہران نے نافع
سے مسند ابی یعلی مین اور مطعم بن مقدام نے طبرانی مین تو یہ دونون متابع ہین سلیمان کے پھر دفع کیا اعتراض کو ابن طاہر کے ساتھ تقریر طویل

باب فی الحکم فی المخنثین ہیجڑون اور زنانون کا بیان عن ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بمخنث قد
خضب يديه ورجليه بالحناء فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بال هذا فقيل يا رسول الله يتشبه
بالنساء فامر به فنفي الى النقيع قالوا يا رسول الله الا نقتله فقال اني نهيت عن قتل المصلين ترجمہ ابو
ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک زنانہ آیا جس نے اپنا ہاتھ اور پاؤن مہندی سے رنگی تھی آپ نے فرمایا اسکا
کیا حال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت بنتا ہے آپ نے حکم کیا وہ نکالا گیا نقیع کی طرف (شہر بدر ہوا ابو اسامہ نے کہا
نقیع ایک مقام ہے مدینہ سے اور بقیع نہین ہے) لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسکو مار نہ ڈالین آپ نے فرمایا منع کیا گیا
ہون نمازیون کو مارنے سے عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها مخنث وهو يقول لعبد الله
اخيها ان يفتح الله الطائف غدا دللتك على امرأة تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اخرجوهم من بيوتكم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آئے اور وہان ایک ہیجڑا بیٹھا تھا وہ عبد
اللہ ان کے بھائی سے کہتا تھا کہ اگر اللہ تعالی کل طائف فتح کر دیگا تو مین تجھکو ایک عورت بتاؤنگا جب وہ سامنے آتی ہے تو چار بٹین
لاتی ہے اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ بٹین لیکر جاتی ہے (یعنی خوب موٹی اور تیار ہے اوس کے پیٹ پر چار بٹین ہین سامنے
پیچھے سے وہ آٹھ معلوم ہوتی ہین چار اس طرف اور چار اوس طرف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکال دو ا
نکو اپنے گھرون سے (کیونکہ وہ عورتون کی خوبی اور برائی سے واقف ہین گھر مین آنا برا ہے ورنہ ہون) عن ابن عباس ان
النبي صلى الله عليه وسلم لعن المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بيوتكم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہیجڑے اور زنانے مردون پر اور ان عورتون
پر جو مرد بنتی ہین اور فرمایا نکال دو زنانون کو اپنے گھرون سے عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن
المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بيوتكم واخرجوا فلانا وفلانا
يعني المخنثين ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زنانے مردون پر اور مردانی
عورتون پر اور فرمایا نکال دو زنانون کو اپنے گھر سے اور نکالو فلان فلان ہیجڑے کو باب اللعب بالبنات گڑیون سے کھیلنا
عن عائشة قالت كنت العب بالبنات فربما دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي الجواري فاذا دخل
خرجن واذا خرج دخلن ترجمہ عائشہ سے روایت ہے مین گڑیون سے کھیلتی تھی تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نسمیہا قال

پاس آتے اور لڑکیاں بیٹھی رہتیں جب آپ آتے تو وہ لڑکیاں چلی جاتیں اور جب آپ چلے جاتے تو وہ آتیں عن عائشة قالت
قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزوة تبوك او خيبر وفي سهوتها ستر فهبت الريح فكشفت
ناحية الستر عن بنات لعائشة لعب فقال ما هذا يا عائشة قالت بناتي ورأى بينهن فرسا له جناحان
من رقاع فقال ما هذا الذي ارى وسطهن قالت فرس قال وما هذا الذي عليه قالت جناحان قال
فرس له جناحان قالت اما سمعت ان لسليمان خيلا لها اجنحة قالت فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى رأيت نواجذه ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا خیبر سے لوٹ کر آئے
اور میرے کوٹھے کے طاق یا موکھے میں پردہ پڑا تھا اوسکی اندر گڑیاں رکھی تھیں ہوا جو چلی تو پردہ کا ایک کونا اوڑا اور گڑیاں
میرے بیچ کی دکھلائی دیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہیں اے عائشہ میں نے کہا میری گڑیاں ہیں پھر آپ نے فرمایا یہ کیا ہے بیچ میں بیٹھی
کہا گھوڑا ہے آپ نے فرمایا گھوڑے پر کیا لگے ہیں میں نے کہا پر لگے ہیں آپ نے فرمایا گھوڑے کے پر بھی ہوتے ہیں میں نے
کہا آپ نے نہیں سنا حضرت سلیمان علیہ السلام پاس پردار گھوڑے تھے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے یہانتک کہ آپکی
ڈاڑھیں کھل گئیں **باب** فى الارجوحة جھولے کا بیان عن عائشة قالت لما قدمنا المدينة جاءني نسوة
وانا العب على ارجوحة وانا مجممة فذهبن بي فهيئنني وصنعنني ثم اتين بي رسول الله صلى الله عليه
وسلم فبنى بي وانا ابنة تسع سنين ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جب ہم مدینہ میں آئے تو میری
پاس کچھ عورتیں آئیں اور میں اس وقت جھولے پر کھیل رہی تھی میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے اور وہ مجھے لے گئیں اور بنا سنوار کے
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں آپ نے مجھ سے صحبت کی اس وقت میں نو برس کی تھی دوسری روایت میں ہے ولنا
على الارجوحة ومعي صواحباتي فادخلنني بيتا فاذا نسوة من الانصار فقلن على الخير والبركة
ترجمہ میں ایک جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں تھیں وہ مجھے ایک گھر میں لے گئیں وہاں چند عورتیں تھیں
انصار کی انہوں نے کہا اچھی بہتری اور برکت کے ساتھ عن عائشة قالت قدمنا المدينة فنزلنا في بني الحارث بن
الخزرج قالت فوالله اني لعلى ارجوحة بين عذقين فجاءتني امي فانزلتني ولي جميمة وساق الحديث
ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا ہم مدینہ میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے پاس اترے قسم خدا کی اوس وقت میں جھولی پر سوار تھی تو میری
ماں آئی اور مجھکو اوتارا میرے سر پر چھوٹے چھوٹے بال تھے پھر سارا قصہ بیان کیا **باب** في النهي عن اللعب بالنرد
چوسر کھیلنے کی ممانعت عن ابي موسى الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصى
الله ورسوله ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلے اوس نے نافرمانی
کی اللہ کی اور اوسکے رسول کی (کیونکہ اللہ اور اوسکے رسول نے کھیل کود کو منع کیا ہے جسمیں خواہ مخواہ غفلت ہو اور اوقات ضائع
[illegible] چاہیے کہ اپنی عمر میں وقت کو بہت عزیز سمجھے ہر وقت بھی غنیمت ہے وہ کام کرے جس میں دنیا کا فائدہ یا عقبیٰ کا اور جسمیں

سموها زينب ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ نے اونسے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا
رکھا انہون نے کہا برہ (یعنی نیکبخت) زینب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس نام سے منع کیا ہے پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو
آپ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ خوب جانتا ہے کون نیک بخت ہی تم مین سے لوگون نی پوچھا پہر کیا نام رکھین آپ نے فرمایا
زینب نام رکہو عن اسامة بن اخدري ان رجلا يقال له اصرم كان في النفر الذين اتوا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسمك قال انا اصرم قال بل انت زرعة ترجمہ اسامہ
بن اخدری سے روایت ہی ایک شخص کا نام اون شخصون مین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اصرم تھا آپ نے پوچھا
تیرا نام کیا ہے اوس نے کہا اصرم (یعنی کاٹنے والا) آپ نے فرمایا نہین تو تو زرعہ ہی (یعنی کہیتی لگانے والا) عن هانئ
انه لما وفد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع قومه سمعهم يكنونه بابي الحكم فدعاه رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال ان الله هو الحكم واليه الحكم فلم تكنى بابا الحكم فقال ان قومي اذا اختلفوا
في شيء اتوني فحكمت بينهم فرضي كلا الفريقين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احسن هذا
فما لك من الولد قال لي شريح ومسلم وعبد الله قال فمن اكبرهم قال قلت شريح قال فانت ابو شريح
ترجمہ ہانی سے روایت ہی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنی قوم کے ساتھ تو آپنے دیکھا کہ اوس کی قوم کے لوگ اوسکو
ابو الحکم پکارتے تھے آپ نے اوسکو بلایا اور کہا کہ حَکَم تو اللہ ہی اور حُکم اوسی کا ہے تیرا نام ابو الحکم کیون ہی وہ بولا کہ میری قوم کے
لوگ جب کسی بات مین جہگڑتے ہین تو میرے پاس آتے ہین مین اوسکا فیصلہ کر دیتا ہون اس طرح پر کہ دونون طرف کے
لوگ راضی ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا یہ کیا اچھی بات ہے پہر پوچھا تیری کے لڑکے ہین مین نے کہا شریح اور مسلم اور عبد اللہ آپنے
فرمایا سب سے بڑا کون ہی مین نے کہا شریح آپ نے فرمایا پس تو ابو شریح ہی عن حزن ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال له ما اسمك قال حزن قال انت سهل قال السهل يوطا ويمتهن قال سعيد فظننت انه سيصيبنا
بعده حزونة ترجمہ حزن سے روایت ہی جو سعید بن المسیب کے دادا تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرا نام کیا ہی انہون
نے کہا حزن (حزن کہتے ہین سخت اور دشوار گزار زمین کو) آپنے فرمایا تو سہل ہے (سہل کہتے ہین نرم اور عمدہ زمین کو ضد ہے
حزن کی) وہ بولا سہل کو تو لوگ روندتے ہین اور ذلیل کرتے ہین سعید نے کہا مین سمجھا کہ ہماری خاندان مین کچھ تکلیف ہونے والی ہے
اور سختی (اسوجہ سے کہ میری دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام قبول اور پسند نہ کیا) ابو داؤد نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عاص کا نام بدل دیا (جسکی معنی گنہگار اور نافرمان کے ہین) اور عزیز کا (کیونکہ وہ اللہ کا نام ہی) اور عتلہ کا (کیونکہ
اوسکی معنی سختی کے ہین) اور شیطان کا اور حکم کا اور غراب کا (کیونکہ غراب کوے کو کہتے ہین یا اوسکی معنی دوری اور غربت کے ہین)
اور حباب کا (کیونکہ وہ شیطان کا نام ہی) اور شہاب کا (کیونکہ وہ ایک شعلہ ہے شیطان کو بہگانے کے لیے) آپنے شہاب کے بدلے
ہشام رکھ دیا اور حرب کے بدلے سلم (جسکی معنی صلح کے ہین) اور مضطجع (لیٹنے والا) کے بدلے منبعث (اٹھنے والا) اور جس زمین کا نام

عفرہ تہا (یعنے بنجر اور نا آباد) آپ نے بدل کر خضرہ کہا یا (یعنی تر و تازہ اور سبز) اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدی رکھا
اور بنو الزنیہ کا نام بنو الرشدہ اور بنی معاویہ کا بنی رشدہ ابو داؤد نے کہا میں نے ان ناموں کے بیان کی سندیں چھوڑ دیں
کیں اختصار کے لیے **عن** مسروق قال لقیت عمر بن الخطاب فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع فقال
عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے
عمر رض سے ملا انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا مسروق بن الاجدع انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تسمین غلامك رباحا ولا یسارا ولا نجیحا ولا افلح فانك تقول اثم هو فیقول لا انما هن
اربع فلا تزیدن علی **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح (
منفعت) اور نہ یسار (تونگری اور مالداری) اور نہ نجیح (مطلب برآری اور نجات) اور نہ افلح (مقصد پورا ہونا) کیونکہ
تو پوچھیگا کیا اسجگہ ہے وہ (افلح یا نجیح یا یسار یا رباح) پھر دوسرا کہیگا نہیں ہے (تو ایک فال بد ہوگی) سمرہ نے کہا بس
یہ چار نام ہیں اب زیادہ کی تہمت مجھپر نہ لگا کہ میں نے سب نام موقوف کردیے) **عن** سمرۃ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ
ان نسمی رقیقنا اربعة اسماء افلح ویسارا ونافعا ورباحا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہم کو کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار ناموں میں سے رکھیں افلح اور یسار اور نافع اور رباح **عن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عشت ان شاء اللہ تعالی انهی امتی ان یسموا نافعا وافلح وبرکة قال الاعمش
ولا ادری اذکر نافعا ام لا فان الرجل یقول اذا جاء اثم برکة فیقولون لا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ اگر میں جیونگا تو اپنی امت کو منع کرونگا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے اعمش
نے کہا مجھے یاد نہیں ہے کہ ابو سفیان نے نافع بھی کہا یا نہیں (اس لیے کہ ایک آدمی پوچھتا ہے کیا اسجگہ برکت ہے وہ کہتے ہیں
نہیں ہے) پس ایک فال بد نکلتی ہے **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخنع اسم عند اللہ یوم
القیامة رجل یسمی ملك الاملاك **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا نام اللہ
اللہ کے نزدیک قیامت کے روز وہ شخص ہوگا جسکو لوگ (دنیا میں) شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی مہاراج سب بادشاہوں کا
بادشاہ اور سب راجوں کا راجہ یہ تو اللہ جل جلالہ ہے اور کسی کا کیا رتبہ ہے جو یہ نام اختیار کرے) **باب** فی الالقاب برے
لقب (نام) کا بیان **عن** ابی جبیرة بن الضحاك قال فینا نزلت هذه الایة فی بنی سلمة ولا تنابزوا بالالقاب
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان قال قدم علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس منا رجل الا وله اسمان
او ثلاثة فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا فلان فیقولون مه یا رسول اللہ انه یغضب من هذا
الاسم فانزلت هذه الایة ولا تنابزوا بالالقاب **ترجمہ** ابو جبیرہ بن الضحاک سے روایت ہے ہمارے یعنی بنی سلمہ کی شان

مین آیت یا اوتری ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان مت پکارو ایک دوسرے کو برے نامون سی برا ہی برا نام ایمان
کی بعد ابوجبیرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مین سی کوئی شخص نہ تہا جسکے دو تین نام نہ ہون
لیکن بعضے نام لینے سے وہ خوش ہوتا ہے اور بعضے نام سے ناخوش ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے جاتے تہے اے فلانے اور لوگ
کہتے تہے چپ رہیے یا رسول اللہ وہ اس نام سے غصہ ہوتا ہے تب یہ آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب **باب** فیمن یتکنی
بابی عیسی جو کوئی اپنی کنیت ابوعیسی رکہے تو کیسا ہے **ف** چونکہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تہے
اسواسطے ابوعیسی کنیت رکہنا بعضون نے مکروہ جانا اس خیال سے کہ کہین یہ وہم نہ ہو کہ عیسی علیہ السلام کے باپ تہے **عن** اسلم ان
عمر بن الخطاب ضرب ابنا له تکنی بابی عیسی فقال له عمر اما یکفیک ان تکنی بابی عبد الله فقال ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم کنانی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه
وما تاخر وانا فی جلجلتنا فلم یزل یکنی بابی عبد الله حتی هلک **ترجمہ** اسلم سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے اپنے ایک
بیٹے کو مارا اس بات پر کہ اوس نے اپنی کنیت ابوعیسی رکہی تہی حضرت عمر نے کہا کیا تجہکو کافی نہین ہے کنیت رکہنا ابوعبد اللہ
اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت رکہی ہے حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے اور پچہلے
سب گناہ بخشدیے گئے تہے) اور ہم تو ایک جہنجہٹ مین ہین (یہ ترجمہ ہے کہ فی جلجلتنا ہو، اور اکثر نسخون مین فی جلجتنا ہے یعنے
ہم اپنی مانند لوگون مین ہین) پہر وہ لڑکا ہمیشہ پکارا جاتا تہا ابوعبد اللہ کی کنیت سے یہانتک کہ مر گیا **ف** حضرت عمرؓ نے
یہ خیال کیا کہ اس زمانے مین مسلمانون کم کافرون سے زیادہ خلط ملط ہے ایسا نہو کہ جہل کی وجہ سے کفر کا عقیدہ ملین ہوجاوے
کہ عیسی علیہ السلام کی بہی باپ تہے **باب** فی الرجل یقول لابن غیره یا بنی ایک شخص دوسرے کے بیٹے کو کہے اے بیٹے میرے **عن**
انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یا بنی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اونکو اے چہوٹے
بیٹے میرے (پیار اور محبت سے) **باب** فی الرجل یتکنی بابی القاسم کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکہے تو کیسا ہے **ف**
ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تہی علمانے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ مین بعضے نے کہا آپ کا نام رکہنا درست ہے لیکن
کنیت رکہنا درست نہین ہے بعضون نے کہا محمد نام رکہنا اور ابوالقاسم کنیت رکہنا درست نہین ہے، اور جو صرف نام محمد ہو یا
کنیت ابوالقاسم ہو تو قباحت نہین ہے بعضون نے کہا یہ ممانعت بہی آپکی حیات مین تہی اب محمد نام رکہنا اور ابوالقاسم کنیت رکہنا
دونون درست ہے بعضون نے کہا صرف ابوالقاسم کی کنیت رکہنا ممنوع تہی اور وہ بہی زمانہ حیات نبوی مین اب کسیطرح کی ممانعت
نہین ہے واللہ اعلم **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو **باب** فیمن رای ان لا
یجمع بینهما جس شخص کے نزدیک محمد نام اور کنیت ابوالقاسم دونون رکہنا درست نہین ہے، اوس کی دلیل **عن** جابر ان
النبی صلی الله علیه وسلم قال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن اکتنی بکنیتی فلا یتسمی باسمی **ترجمہ** جابر سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے
وہ میرا نام نہ رکھے **باب فی الرخصة فی الجمع بینهما** کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت **عن**
محمد بن الحنفية قال قال علي قلت يا رسول الله ان ولد لي من بعدك ولد اسميه باسمك
واكنيه بكنيتك قال نعم **ترجمہ** محمد بن الحنفیہ سے روایت ہی حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بعد آپ کے میرا کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اوسکا نام آپ کے نام پر رکھوں اور اوس
کی کنیت بھی وہی رکھوں جو آپ کی کنیت ہے آپ نے فرمایا ہاں **عن** عائشة قالت جاءت امرأة الى
النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني قد ولدت غلاما فسميته محمدا وكنيته
ابا القاسم فذكر لي انك تكره ذلك فقال ما الذي احل اسمي وحرم كنيتي او ما الذي حرم
كنيتي واحل اسمي **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہنے لگے یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت اوسکی ابو القاسم رکھی پھر مجھسے
لوگوں نے کہا کہ آپ اسکو برا جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا سبب میرا نام رکھنا تو درست ہوا اور کنیت
رکھنا درست نہو **باب فی الرجل تکنی ولیس له ولد** کوئی شخص کنیت رکھے اور اوسکا لڑکا نہو
عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل علينا ولي اخ صغير
يكنى ابا عمير وكان له نغر يلعب به فمات فدخل عليه النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم
فراه حزينا فقال ما شانه فقالوا مات نغره فقال يا ابا عمير ما فعل النغير **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا
جسکی کنیت ابو عمیر تھی اور اسکی پاس ایک چڑیا پلی تھی وہ اس سے کھیلا کرتا تھا اتفاق سے وہ چڑیا مر گئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایکروز دیکھا تو وہ غمگین ہے آپنے وجہ پوچھی لوگوں نے کہا اوس
کی چڑیا مر گئی آپنے فرمایا اے ابا عمیر کیا ہوا نغیر (نغیر ایک چڑیا کا نام ہے) **باب فی المرأة تکنی** عورت کی کنیت رکھنا کیسا ہی
عن عائشة انها قالت يا رسول الله كل صواحبي لهن كنى قال فاكتني بابنك عبد الله **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت
ہی انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری جتنی عورتیں ساتھی ہیں سب کے کنیتیں ہیں آپنے فرمایا تو بھی کنیت رکھ لے عبد اللہ کے ساتھ جو تیرا
بیٹا ہی (یعنی تیری بہن اسماء کا) **باب فی المعاریض** اشارہ کنایہ کی گفتگو کا بیان جسکو مخاطب ظاہر میں سچ جانے مگر حقیقت میں مطلب
اوس نے سمجھا ہو غلط اور جھوٹ یہ مقصود کچھ اور ہی ایسی گفتگو ضرورت کیوقت درست ہی بلا ضرورت مکروہ ہی **عن** سفيان بن اسيد الحضرمي قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت له به كاذب **ترجمہ** سفیان بن اسید سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی چوری یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جسکو وہ سچ جانے اور تو اوسکو جھوٹ سمجھے **باب فی زعموا** زعموا کہنے کا بیان بعض لوگوں کا تکیہ کلام تھا

کہ جس بات کو یقینی نہ جانتے اوسکو لوگون سے بیان کرتے بلفظ زعموا یعنی لوگون نے ایسا زعم (گمان) کیا ہے لغت مین زعم کے
معنی کہنے کے مین لیکن قول اور زعم مین یہہ فرق ہی کہ قول عام ہی اور زعم اوسی مقام پر بولا جاتا ہے جہان صحت اور عتماد نہ ہو بلکہ
غلطی کا احتمال باطمن ہو آپنے اس لفظ کو تکیہ کلام کرنے سے منع کیا اسوجہ سے کہ جو بات یقینی نہ ہو اوسکا کہنا ہی کیا ضرور ہے خاص زعم
کی نسبت کسی اور کیطرف کرنے سے اوسکی تکذیب ہوتی ہی **عن** ابی مسعود قال لابی عبد الله او قال ابو عبد الله
لابی مسعود ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
بئس مطیة الرجل زعموا **ترجمہ** ابو مسعود نے ابو عبد اللہ سے کہا یا ابو عبد اللہ نے ابو مسعود سے کہا تم نے کیا سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے زعموا کے باب مین اونہون نے کہا مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے برا ہی یہ تکیہ کلام آدمی کا زعموا **باب** فی الرجل یقول فی
خطبته اما بعد خطبہ مین اما بعد کا لفظ کہنا کیسا ہی **عن** زید بن ارقم ان النبی صلی الله علیه وسلم خطبهم فقال اما
بعد **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا لوگون کو تو کہا اما بعد یعنی بعد حمد و صلوة کے
یہ لفظ اوس مقام پر بولا جاتا ہے جب خدا کی ثنا اور رسول کی تعریف سے فراغت ہوتی ہی اور مقصود شروع ہوتا ہی **باب** فی
الکرم وحفظ المنطق انگور کو کرم نہ کہنا چاہیے اور زبان کو مشکوک الفاظ سے روکنا چاہیے **ف** عرب لوگ انگور کو کرم کہتے تھے
اسوجہ سے کہ اون کی نزدیک انگور کی شراب سے آدمی مین کرم (یعنی مروت اور شفقت اور سخاوت) پیدا ہوتی ہی جب شراب دین اسلام
مین حرام ہوا اور نجس ناپاک ٹھہرا تو آپ نے انگور کا نام کرم رکھنے سے بھی منع کیا تاکہ شراب کی بہتری خیال مین بھی نہ آوے۔
اس باب کی حدیثون سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس لفظ سے شرک یا کفر کی بو یا حرام چیز کی تعریف نکلے اوسکی استعمال سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اگرچہ بولنے والیکی یہہ غرض نہ ہو تب بھی ایسے لفظون کا بولنا جس سے بری بات کا وہم ہو اچھا نہین ہے **عن**
ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم الکرم فان الکرم الرجل المسلم ولکن قولوا
حدائق الاعناب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے (انگور کو) کرم نہ کہے کیونکہ کرم مرد مسلمان ہے
یون کہو عنب کے باغ (عنب بھی انگور کو کہتے ہین) بعض نسخون مین یہان ایک باب زیادہ کیا ہے یعنی - باب لا یقول المملوک ربی
وربتی یعنی غلام لونڈی اپنے مالک سے یون نہ کہے رب میری رب کیونکہ رب اگرچہ مالک والے کو کہتے ہین مگر اطلاق اوسکا مشہور ہو گیا
ہی پروردگار عالم پر **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی ولا یقولن
المملوک ربی وربتی ولیقل المالک فتای وفتاتی ولیقل المملوک سیدی وسیدتی فانکم المملوکون والرب الله تعالی
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی یون نہ کہے (اپنے غلام لونڈی کو) عبد میرا اور امہ میری
کیونکہ عبد بندہ کو کہتے ہین اور غلام کو بھی اسی طرح امہ بندی اور لونڈی دونون کو کہتے ہین) نہ غلام لونڈی یون کہین رب میرا اور ربہ میری
بلکہ مالک یون کہے اے جوان میرا (غلام کو) اور اے جوان میری (لونڈی کو) اور غلام لونڈی یون کہین اے میان میرے یا اے بی بی
میری اس لیے کہ تم سب مملوک ہو اور حقیقی مالک (رب) پالنے والا یعنی رب اللہ ہے - دوسری روایت مین یون ہے، ولیقل

سیدی و مولای یعنے غلام لونڈی یون کہین اے سید میری اور اے آقا میرا عن بريدة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تقولوا للمنافق سيد فانه ان يك سيدا فقد اسخطتم ربكم عز وجل ترجمہ بریدہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو اسلیے کہ اگر اوس کو تم نے اپنا سردار کہا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا

باب لا یقول خبثت نفسی یعنی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا (کیونکہ خبیث بمعنی کفر کے آیا ہے) **عن** سهل بن حنيف
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقولن احدكم خبثت نفسي وليقل لقست نفسي ترجمہ سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ (اگر ضرورت ہو)
یون کہے میرا دل پریشان ہو گیا **عن** عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يقولن احدكم جاشت نفسي ولكن
ليقل لقست نفسي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی یون نہ کہے میرا جی جوش
مارتا ہے بلکہ یون کہے میرا جی پریشان ہے **عن** حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا ما شاء الله وشاء
فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یون نہ کہو
جو اللہ چاہے اور فلانا چاہے (خواہ وہ فلانا فرشتہ ہو یا پیغمبر یا غوث یا قطب) بلکہ یون کہو اللہ چاہے پھر فلان شخص چاہے
ف اس لیے کہ صورت اول مین دوسرے شخص کو شریک کر دیا اللہ کے ساتھ چاہنے مین حالانکہ ہر کام مین اللہ کا چاہنا کافی ہے
خواہ کوئی چاہے یا نہ چاہے اور دوسری صورت مین اللہ کے چاہنے کے بعد اوسکا چاہنا کہا اس مین کچھ قباحت نہین کیونکہ جب اللہ
کسی کام کو چاہے گا تو اوس کے مقرب بندے بھی اوسکو چاہین گے پر وہ کام اللہ ہی کے چاہنے سے ہوگا۔ دوسری روایت مین ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہین آپ نے فرمایا تو نے مجھے اللہ کے برابر کر دیا
مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے کلمات سے پرہیز رکھے جس مین شرک یا کفر کی بو ہو **عن** عدي بن حاتم ان خطيبا خطب عند النبي صلى الله
عليه وسلم فقال من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقال قم او قال اذهب فبئس الخطيب انت ترجمہ
عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو کہنے لگا جس نے اطاعت کی اللہ
اور اوسکے رسول کی اوس نے راہ پائی اور جس نے نافرمانی کی اون دونون کی۔ آپ نے فرمایا چل کھڑا ہو یا چلا جا تو برا خطبہ پڑھتا ہے
ف وجہ یہ ہے کہ اوس نے نافرمانی مین اللہ اور رسول کو برابر ذکر کیا ضمیر مین ساتھ چاہیے یون تھا کہ پہلے اللہ کا ذکر کرتا پھر
رسول کا بعضون نے کہا اوس وقت کا موقع یہی تھا (آپ نے فرمایا) ورنہ ایسے الفاظ حدیث مین وارد ہوئے ہین **عن** ابي المليح عن
رجل قال كنت رديف النبي صلى الله عليه وسلم فعثرت دابته فقلت تعس الشيطان فقال لا تقل تعس الشيطان
فانك اذا قلت ذلك تعاظم حتى يكون مثل البيت ويقول بقوتي ولكن قل بسم الله فانك اذا قلت
ذلك تصاغر حتى يكون مثل الذباب ترجمہ ابو الملیح نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ سوار تھا ایک جانور پر سو اس جانور نے ٹھوکر کھائی تو مین نے کہا مر گیا شیطان آپ نے فرمایا یہ نہ کہو مر گیا شیطان کیونکہ ایسا کہنے

شیطان پہچل جاتا ہی یہانتک کہ ایک گھری کی برابر ہوجاتا ہی وہ کہتا ہی میرا زور مان گیا یعنی یہہ توسمجہا کہ شیطان ضرر پہونچا
سکتا ہی لیکن میں کہہ بسم اللہ (حتی قولہ العلیم) کہتا ہی تو شیطان سکڑ سمٹ کر اتنا چہوٹا ہوجاتا ہی جیسی مکھی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعت وقال موسی اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی کو یہہ کہتی سنے کہ لوگ تباہ ہوگئی تو وہ سب سے
زیادہ تباہ ہی **ف** جب تو سب آدمیوں کو تباہ کہتا ہی یا وہ سب سے زیادہ تباہ ہوگا کیونکہ اوسنے زبان سے برا کلمہ نکالا پس
اوسکا وبال اُسی پر زیادہ ہوگا یا اوس نے خود تباہ کیا یہ کلمہ کہکر لوگوں کو۔ ابوداؤد نے کہا مالک نی کہا جب یہ کلمہ کوئی
رنج سے کہے لوگوں کے دین کا حال دیکھکر تو کچھ قباحت نہیں ہی اور جب تکبر کی راہ سے اور اونکو حقیر جانکر کہے تو مکروہ ہے
اور اسی کی ممانعت ہی **باب فی صلوۃ العتمۃ** عشا کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا اچہا نہیں ہی **ف** عتمہ کے معنے تاریکی
اور اندہیرے کے ہیں اور یہ نماز اندہیرے میں پڑہی جاتی ہی اسلیے عرب کے دیہاتی لوگ اس نماز کو صلوۃ العتمہ کہتے تہے اور کلام اللہ
میں اس نماز کا نام صلوۃ العشاء تصریح سے آیا ہی پس وہی نام کہنا بہتر ہی جو اللہ نے کہا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانہا العشاء ولکنہم یعتمون بالابل **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہیں ایسا نہو عرب کی جنگلی لوگ تم پر غالب آویں اپنی
نماز کی نام میں (یعنی تم بہی اوس نماز کو عتمہ کہنے لگو) آگاہ ہو اس نماز کا نام عشا ہی لیکن وہ اندہیرا کیا کرتی ہیں اونٹنیوں کے
دودہ دوہنے میں (اور اوسی وقت اس نماز کو پڑہتے ہیں اسلیے اوسکو عتمہ کہنی لگی تو تم اونکی پیروی نکرو عشا کہا کرو جیسے اللہ نی
کہا ہی **عن** سالم بن ابی الجعد قال قال رجل (قال مسعر اراہ من خزاعۃ) لیتنی صلیت فاسترحت فکانہم
عابوا ذالک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم الصلوۃ ارحنا بہا
ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہی ایک شخص نے کہا (مسعر نی کہا یہہ شخص بنی خزاعہ میں سے تہا) کاش میں نماز پڑہ لیتا تو مجکو
آرام ہوتا لوگوں نے اس بات پر اوسکی عیب کیا (کہ نماز کو تکلیف سمجہتا ہی) اوسنے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تہی ای بلال تکبیر کہہ نماز کے لیے آرام دی ہمکو نماز سے **ف** یعنی نماز پڑہ لیں تو دلکو بیفکری ہو تردد اور تشویش
رفع ہو اس سے یہ مطلب نہیں کہ نماز تکلیف ہی بلکہ غرض یہہ ہے کہ جبتک نماز نہیں پڑہ لیتی اوسکا خیال رہتا ہی دل پریشان رہتا ہے
پس نماز پڑہ لینی سے یہ فکر اور پریشانی جاتی رہیگی **عن** عبداللہ بن محمد بن الحنفیۃ قال انطلقت انا وابی الی صہر لنا من الانصار نعودہ
فحضرت الصلوۃ فقال لبعض اھلہ یا جاریۃ ائتونی بوضوء لعلی اصلی فاستریح قال فانکرنا ذالک فقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم فارحنا بالصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن محمد حنفیہ سے روایت ہی میں اور میرا باپ
سسرال میں ایک انصاری کی گئے اوسکی بیماری پرسی کو تو نماز کا وقت آیا اوسنے اپنے گہر میں ایک لڑکی سے کہا وضو کا پانی لیکر آ تا کہ میں نماز پڑہوں اور آرام
پاؤں ہمکو یہ بات بری معلوم ہوئی اوسنے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے ای بلال اوٹھ اور آرام دے ہمکو نماز سے **عن**

عائشہ قالت ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینسب احدا الا الی الدین ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کسیکو نسبت کرتے ہوئے مگر دین کیطرف (یعنی دنیا کی چیزوں باپ
دادوں کیطرف آپ نسبت نہ کرتے تھے بلکہ ہر کام میں دین ہی کا خیال کرتے تھے تو نسبت بھی دین ہی کا مونس دیتے جو شخص
دین میں زیادہ پکا ہوتا اوسکو مقدم رکھتے دوسرے پر اگرچہ نسب میں کم ہو) **باب** فیما روی من الرخصۃ فی ذلک دنیا کی
چیزوں سے نسبت دینے کی اجازت **عن** انس قال کان فزع بالمدینۃ فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا
لابی طلحۃ فقال ما رأینا شیئا او ما رأینا من فزع وان وجدناہ لبحرا **ترجمہ** انس سے روایت ہے مدینہ میں کچھ
خوف معلوم ہوا (یعنی کسی دشمن کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور باہر گئے جب لوٹ کر آئے)
تو فرمایا ہم نے کچھ نہیں دیکھا یا کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہم نے دریا پایا (یعنی بڑی تیز اور جلد اور
بے تکان اسکی چال ہے جیسے دریا بہے یا کوئی دریا میں تیرے تو نسبت دی آپ نے گھوڑے کو ساتھ دریا کے) **باب** التشدید
فی الکذب جھوٹ بولنا کیسا ہے **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والکذب فان الکذب
یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا
وعلیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وان الرجل لیصدق ویتحری الصدق
حتی یکتب عند اللہ صدیقا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم
جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ لیجاتا ہے فسق و فجور (گناہ) کیطرف اور فسق و فجور لیجاتا ہے جہنم کو اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ
اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے اور لازم کرلو سچ بولنے کو اسلئے کہ سچ لیجاتا ہے نیکی کیطرف اور نیکی لیجاتی ہے جنت کو اور
آدمی سچ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے **عن** بہز بن حکیم حدثنی ابی عن ابیہ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ
ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے سنا اونہوں نے اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی
ہے اوس شخص کے لیے جو جھوٹ بولے لوگوں کو ہنسانے کے لیے خرابی ہے اسکے لیے خرابی ہے اوسکے لیے (آخرت میں)
عن عبد اللہ بن عامر انہ قال دعتنی امی یوما ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ھا تعال
اعطیک فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما اردت ان تعطیہ قالت اعطیہ تمرا فقال لہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما انک لو لم تعطیہ شیئا کتبت علیک کذبۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے میری ماں نے
مجھکو ایکروز بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اونسے کہا ادہر آ میں تجھے چیز دونگی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو نے کیا دینے کی نیت کی اونسے کہا میں کھجور دونگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اوسکو کچھ نہ دیتی تو تیرے
اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ لڑکوں کو بہلانے کو جھوٹی خبر دیتے ہیں یا وعدہ کرتے ہیں کسی چیز کا یا کسی کو ڈراتے ہیں کسی شے کا نام لیکر یہ بھی جھوٹ اور حرام ہے

اسد اس سے بچاوے اکثر لوگ اس بلا میں گرفتار ہیں اور اسکو جھوٹ نہیں سمجھتے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کفی بالمرء اثما ان یحدث بکل ما سمع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی
ہے آدمی کو گناہ کے لیے جو سنے اوسکو کہہ دینا (بلا تحقیق یہہ بہی جھوٹ مین داخل ہے) **باب** فی حسن الظن ہر شخص کے
ساتھہ نیک گمان رکہنے کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الظن من حسن العبادۃ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک گمان کہنا اچھی عبادت ہے (یعنے ہر مسلمان کے ساتھہ
جبتک اوسکا قصور ظاہر نہ ہو نیک گمان رکہنا چاہیے بدگمانی کرنا اسلام کی وضع کے خلاف ہے) **عن** صفیۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت فانقلبت فقام معی
لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی قالا سبحان اللہ یا رسول اللہ
قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا
ترجمہ ام المومنین صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تہے مین آپ پاس رات کو آئی آپکو دیکہنے کو لیے
مین نے باتین کین پہر مین کہڑی ہوئی جانیکے لیے آپ بہی میرے ساتھہ کہڑے ہوے میرے پہوچانیکو لیے (راوی نے کہا صفیہ اسامہ بن زید کی گہر مین
رہتی تہین) راہ مین دو مرد ملے انصار مین سے اونہون نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو جلدی جلدی چلنا شروع کیا (تاکہ
دیکہین اتنی رات کو آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکہکر فرمایا اپنے چال سے چلو یہہ
عورت صفیہ بنت حیی ہے (یعنے یہہ غیر عورت نہین ہے میری بی بی ہے) انہون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے کیا ہم آپ
پر معاذ اللہ بدگمانی کرتے ہین) آپنے فرمایا شیطان آدمی مین اسطرح پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے تو مجہے ڈر ہوا کہین تمہارے
دل مین بری بات نہ ڈالے (تم یہہ گمان کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو غیر عورت کے ساتھہ جاتے ہین یہہ کیا بات ہے
باب فی العدۃ وعدہ کا بیان **عن** زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاہ ومن
نیتہ ان یفی فلم یف ولم یجئ للمیعاد فلا اثم علیہ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جبکوئی شخص وعدہ کرے اپنے بہائی سے اور اوسکی نیت یہہ ہو کہ وعدے کو پورا کریگا پہر وہ پورا نہ کرسکے (کسی عذر کی وجہ سے) اور وعدے
پر نہ آوے تو اوسکو گناہ نہ ہوگا **عن** عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث
وبقیت لہ بقیۃ فوعدتہ ان اتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاث فجئت فاذا ھو فی مکانہ
فقال یا فتی لقد شققت علی انا ھھنا منذ ثلث انتظرک **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز خریدی آپ کی نبوت سے پہلے کچہہ قیمت اوسکی میرے ذمہ رہ گئی تہی تو مین نے وعدہ کیا کہ مین یہین لا کر
دونگا پہر مین بہول گیا تین دن کے بعد مجہے یاد آیا مین گیا دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہین موجود ہین آپنے فرمایا ای

جوان تو نے تکلیف دی مجھکو میں ایسی جگہہ ہوں میں دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں **ف** چند صفات انبیا میں فطری اور خلقی ہوتی
ہیں جو نبوت سے پہلے موجود ہوتے ہیں جیسے ۔ سچ بولنا ۔ وعدہ پورا کرنا ۔ حلم ۔ اور شجاعت ۔ اور حسن خلق وغیرہ **باب**
فی من یتشبع بما لم یعط جو کوئی فخر کے راہ سے یا دوسری کو جلانیکے لیے اپنے پاس وہ چیزیں بیان کرے جو اوس کے پاس نہیں ہیں **عن**
اسماء بنت ابی بکر ان امرأة قالت یا رسول الله ان لی جارة تعنی ضرة هل علی جناح ان تشبعت لها بما لم یعط
زوجی قال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا اے رسول
الله میری ایک سوت (سوکن) ہے کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر میں اوس سے بیان کروں کہ خاوند نے مجھے یہ چیزیں دی ہیں حالانکہ مجھکو نہیں
دیں (اوسکے جلانے کے لیے) آپ نے فرمایا جو کوئی اپنے پاس وہ چیزیں بیان کرے جو اوسکو نہیں ملیں تو اوسکی مثال ایسی ہے
جیسے کسی نے دو کپڑے جھوٹ کے پہنے **ف** یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے چادر اوتہبند اوڑھ لے کہ وہ اوس کو فقیر زاہد سمجھیں اور دل
میں دنیا کی طمع بھری ہوئی ہے یا دو کپڑے مکر کے پہنے یعنی دو مکر کیے ایک تو یہ کہ اوس کے پاس وہ چیز نہ تھی اور کہا ہے
دوسرے یہ کہ جھوٹ باندھا دینے والے پر وہ اسداء یا کرنی آدمی ہو) **باب** ما جاء فی المزاح دل لگی اور خوش طبعی کا
بیان **عن** انس ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله احملنی فقال النبی صلی الله علیه
وسلم انا حاملوك علی ولد ناقة قال وما اصنع بولد الناقة فقال النبی صلی الله علیه وسلم
هل تلد الابل الا النوق **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے سواری
دیجیے آپ نے فرمایا ہم تجھے سوار کر دیں گے اونٹنی کے بچے پر اوس نے کہا میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آخر اونٹ کسی کے بچے ہوتے ہیں اونٹنیوں کے تو ہوتے ہیں (آپ اسی قسم کا مذاق کبھی کبھی کرتے تھے جو سچ ہوتا) **عن** النعمان
بن بشیر قال استاذن ابو بکر علی النبی صلی الله علیه وسلم فسمع صوت عائشة عالیا فلما دخل تناولها
لیلطمها وقال الا اراك ترفعین صوتك علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل النبی صلی الله علیه وسلم
یحجزه وخرج ابو بکر مغضبا فقال النبی صلی الله علیه وسلم حین خرج ابو بکر کیف رایتنی انقذتك من
الرجل قال فمکث ابو بکر ایاما ثم استاذن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجدهما قد اصطلحا
فقال لهما ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد فعلنا قد فعلنا
ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ابو بکر نے اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا ام المؤمنین
عائشہ کی آواز کو بلند ہو رہی ہے جب وہ اندر آئے تو انہوں نے حضرت عائشہ کو پکڑا طمانچہ مارنے کو لیے اور کہا میں دیکھ رہا ہوں تو
اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو روکنا شروع کیا یعنی منع کیا ابو بکر کو عائشہ
کی مارنے سے تو ابو بکر غصے ہو کر باہر نکلے جب باہر چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا دیکھا میں نے
تم کو کیسی بچایا ایک مرد سے (یعنی اوس کے باپ سے آپ نے مزاحا فرمایا آخر باپ ہے تو ایک ہی ہے پھر ابو بکر کئی دن تک ٹھہر گئے

بلند ہوگئی اور اجازت چاہی اندر آنیکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکہا تو وہ اونکی طرف متوجہ ہوگئے ہین یعنی رسول اللہ صلعم اور عائشہ صدیقہ) ابوبکر نے کہا شریک کرو تم مجھکو اپنی صلح مین جیسے شریک کیا تہا مجھکو لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے شریک کیا ہم نے شریک کیا

عن عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد وقال ادخل فقلت اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت

ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا غزوہ تبوک مین آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تہے مین نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ مین نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤن آپنے فرمایا بالکل تو مین اندر گیا۔ عثمان بن ابی العاتکہ نے کہا عوف نے ہنسی سے یہ پوچھا کہ وہ خیمہ چھوٹا تہا

عن انس قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ذا الاذنین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکو اے دو کان والے یہ آپ نے مزاح کے طور پر فرمایا ہر آدمی کے دو کان ہوتے ہین

باب من یاخذ الشی من مزاح جو کوئی ہنسی سے کسیکی چیز لیوے تو کیسا

عن عبداللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاخذن احدکم متاع اخیہ لاعبا ولا جادا وقال سلیمان لعبا ولا جدا ومن اخذ عصا اخیہ فلیردھا ترجمہ عبداللہ بن السائب بن یزید سے روایت ہے اونے سنا اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے اونسے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کوئی شخص تم مین سے اپنے بہائی کی چیز نہ لیوے نہ سچ طور سے نہ ہنسی سے اور جو کوئی اپنے بہائی کی لکڑی لی تو اوسکو پہیر دیوے (یعنی مانگ کر لیوے تو کچہ نہ لی کام ہوگئی پہیر دیوے)

عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انھم کانوا یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منھم فانطلق بعضھم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما ترجمہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ ساتہ تہے سفر مین رسول اللہ صلعم کے تو اون مین سے ایک شخص سو گیا بعضوں نے اوسکے پاس ایک رسی تہی وہ لی تو وہ ڈر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے مسلمان کا ڈرانا

باب فی التشدق فی الکلام ترتر باتین کرنیکا بیان

عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ تخلل الباقرۃ بلسانھا ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دشمنی رکہتا ہے بہت ترتر باتین کرنیوالی سے جو اپنی زبان کو اسطرح پہیرتا ہے جیسے گائے چرچر کرتی ہے رگہاس کہانے مین یعنی بے سوچے سمجہے جو جی مین آتا ہے بکے جاتا ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص عمدہ گفتگو سیکہے لوگون کے دل پہیرنیکو لیے (حق بات سے) تو اللہ قیامت کے روز اوسکی نفل اور فرض کچہ قبول نہ کریگا

من المشرق فخطبا فعجب الناس یعنی لبیانهما فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من البیان لسحرا
او ان بعض البیان لسحر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے دو شخص پورب کی طرف سے آئے انہوں نے خطبہ پڑھا
لوگوں کو تعجب ہوا انکی بیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے **ف** یعنی سحر کی سی تاثیر
کرتا ہے دلوں میں اور سمجھا جاتا ہے امام سیوطی نے مرقاة الصعود میں لکھا کہ کہا ابو عبید بکری اندلسی نے شرح امثال
ابو عبید قاسم بن سلام میں کہ لوگ اس حدیث کو زبان کی تعریف میں لاتے ہیں حالانکہ علما اسکے برخلاف ہیں امام
مالک نے موطا میں اسکو ذکر کیا ہے باب ما یکرہ من الکلام میں اور محمول کیا ہے اس حدیث کو اوس کلام کی برائی پر نہ خوبی
پر جو سحر کے مثل ہو اور یہی صحیح ہے اس حدیث کی تاویل میں انتہی **عن** ابی ظبیة ان عمرو بن العاص قال یوما وقام
رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قوله لکان خیرا له سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لقد
رأیت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو خیر **ترجمہ** ابو ظبیہ سے روایت ہے عمرو بن عاص نے ایک شخص کو
کہا جس نے بہت بیان کیا تھا اگر متوسط بیان کرتا (نہ بہت کم نہ بہت زیادہ) تو بہتر ہوتا اوسکے لیے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مجھے حکم ہوا یا مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیچ کا طریقہ اختیار کروں بات
کرنے میں یعنی برابر بات کیے جاؤں نہ بالکل خاموش رہوں بلکہ ضرورت کے وقت باتیں کروں اور بے ضرورت خاموش رہوں
کیونکہ بیچ کی چال بہتر ہے (سب کاموں میں) **باب** ما جاء فی الشعر شعر کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جاوے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اوسکا پیٹ شعروں سے بھر جاوے
ف بو علی نے کہا مجھے ابو عبید سے پہونچا انہوں نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اوسکا پیٹ شعروں سے ایسا بھر جاوے
کہ وہ قرآن اور ذکر الہی سے محروم رہے جب قرآن یا علم دین زیادہ ہو اور شعر کم ہوں تو شعروں سے پیٹ بھرا نہ کہیں گے اور
ان من البیان لسحرا کا یہ مطلب ہے کہ جس شخص کا بیان ایسا حد کو پہونچے کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے تو ایسی مبالغہ
خوش بیانی سے کرے کہ لوگوں کے دل اوسطرف مائل ہو جاویں پھر جب اوسی کی برائی کرے تو اسطرح سے بیان کرے کہ
ان کے دل برائی کی طرف آجاویں تو گویا اوس نے سحر کیا سننے والوں پر ایسا بیان کرکے **عن** ابی بن کعب
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان من الشعر حکمة **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے شعر حکمت ہوتے ہیں (یعنی اوس سے فائدہ ہوتا ہے سننے والی کو) مراد وہ شعر ہیں جنکا مضمون
اچھا ہو اور اون میں نصیحت ہو لوگوں کو لیکن ایسے شعر پڑھنا یا کہنا برا نہیں ہے **عن** ابن عباس قال جاء اعرابی
الی النبی صلی الله علیه وسلم فجعل یتکلم بکلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من البیان سحرا وان من الشعر حکما **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی یعنی دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور باتیں کرنے لگا نہایت بلاغت اور فصاحت سے تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا بعضا بیان سحر ہوتا ہے اور بعضے شعر حکمت ہوتی ہے **عن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

ان من البیان سحرا وان من العلم جہلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ سنا مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے بعض بیان سحر ہوتا ہے اور بعض علم جہل ہوتا ہے اور بعض شعر حکمت ہوتی ہے اور بعض بات بوجہہ ہوتی ہے صعصعہ بن صوحان نے

کہا سچ کہا رسول اللہ صلعم نے جو کہا بعض بیان سحر ہوتا ہے اوسکی مثال یہ ہے ایک شخص پر کسی کا روپیہ آتا ہو وہ زبان مین تیز ہو اور قرضخواہ سے

اور ایسی باتین بنا دے لوگون کے سامنے کہ دوسری کا روپیہ ڈبا دے اور یہہ جو کہا کہ بعض علم جہل ہے وہ

یہ ہے کہ عالم ایسی باتون مین اپنے علم کو لیجاوے جنکو وہ نہین جانتا تو جاہل ہنجاویگا جیسے آیات صفات یا متشابہات

کی حقیقت مین غور کرے اور اونکو حاصل کرنا چاہے اور یہ جو کہا بعض شعر حکمت ہے تو وہ یہی نصیحتون کی اور مثلون کی شعر ہین

جن سے لوگون کو پند ہوتی ہے اور یہ جو کہا بعضی بات بوجہہ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تو اپنا کلام اوس شخص پر پیش کرے جو اوسکا خواہان نہو یا او

لائق نہو یعنی اوسپر بوجہہ ہوگا جیسے ایک جاہل سے علم کی دقیق باتین بیان کرو **عن** سعید قال مر عمر بحسان وھو ینشد

فی المسجد فلحظ الیہ فقال کنت انشد وفیہ من ھو خیر منک **ترجمہ** سعید سے روایت ہے حضرت عمرؓ حسان بن ثابت

پر گزرے اور وہ مسجد مین شعر پڑہ رہے تہے تو حضرت عمر نے دیکہا اون کیطرف حسان نے کہا مین تو مسجد مین اوسوقت شعر پڑہتا

تہا جب اوس مین تم سے بہتر شخص موجود تہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن** ابی ھریرۃ بمعناہ وزاد فخشی ان یرمیہ

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجازہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمر ڈرے کہ اگر مین حسان کو

منع کرون تو وہ دلیل لاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کی اسواسطے اجازت دی اونکو **عن** عائشۃ قالت کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد فیقوم علیہ یھجو من قال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس مع حسان ما نافح عن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم **ترجمہ** ام المومنین عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کیلیے مسجد مین ایک منبر بچہاتے وہ اوسپر

کہڑے ہوکر ہجو (برائی) کرتے اون لوگون کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (نبی) بے ادبی کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا روح القدس یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام حسان کے ساتہہ ہین جبتک لڑین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنی ہجو

کرین کفار اور مشرکین کی **عن** ابن عباس قال والشعراء یتبعھم الغاوون فنسخ من ذلک واستثنی وقال الا

الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہہ جو اللہ نے فرمایا والشعراء یتبعھم الغاوون

یعنی شاعرون کی پیروی وہ کرتے ہین جو گمراہ ہین اسمین سے خاص ہوگئے وہ لوگ جنکو اللہ نے بیان کیا الا الذین امنوا وعملوا

الصالحات وذکروا اللہ کثیرا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور اللہ کو بہت یاد کیا **باب** ما جاء فی الرؤیا

خواب کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوۃ الغداۃ یقول ھل رای

احد منکم اللیلۃ رؤیا ویقول انہ لیس یبقی بعدی من النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہی اس بات کو اور فرماتے تھے
میری بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہیگا سوا نیک خواب کے **ف** یعنی نبوت ختم ہو گئی مجھپر اور پایا میری بعد کوئی نبی نہ ہوگا
نہ نبوت کے حصے پائیں جائینگے صرف ایک حصہ رہ جاویگا یعنی بہتر اور عمدہ خواب جسکو مسلمان نیکبخت بحالت صحت اور اعتدال مین
دیکھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچا خواب بھی نبوت کی لوازم مین سے ہی انبیا کی خواب صحیح اور سچی ہوتے ہین دوسری حدیث
مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نبوت کی قریب یہہ تہا کہ جو کچھ خواب آپ دیکھتے وہ سچا اور صحیح نکلتا اور اوسکی تعبیر صبح
کی روشنی کیطرح ظاہر ہو جاتی کلام اللہ مین حضرت یوسفؑ کا خواب مذکور ہی انہون نے دیکھا کہ چاند اور سورج اور گیارہ تارے انکو
سجدہ کرتے ہین پہر یہ خواب اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا اور اوسکی تعبیر ظاہر ہوئی کہ انکے ماں باپ اور بہائیون نے
انکو سجدہ کیا یہہ بہی کلام اللہ مین ہی کہ حضرت یوسفؑ نے قیدخانے مین دو قیدیونکی خواب کی تعبیر بیان کی اور عزیز مصر کی
خواب کی تعبیر کہی اور سب سچ نکلین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب مین دیکھا اللہ کے حکم سے وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے مین پہر
جاگ کر اس حکم کو پورا کیا بہرحال قرآن کی بہت آیتون سے اور صحیح صحیح حدیثون سے یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ خواب بہی درست صحیح بہی
ہوتی ہین پس بالکل خواب کی اصلیت کا انکار کرنا اور اوسکو وہم و خیال سمجہنا کفر اور الحاد ہی ہان اس مین بہی شک نہین کہ بعضی
خواب حالت مرض مین یا بدہضمی مین عوارض سے ہوتے ہین جو قابل اعتبار کے نہین ہین **عن** عبادة بن الصامت عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانکا خواب ایک ٹکڑا ہی نبوت کی چہیالیس ٹکڑون مین سے **ف** یعنی نبوت کی
جو چہیالیس باتون ہیں اون مین سے ایک بات یہہ ہی خواب کا صحیح اور سچ ہونا بعضون نے اس حدیث کے معنی کہے ہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چہہ مہینے تک خواب مین وحی آتی رہی پہر جاگتے مین تیئیس برس تک آئی تو خواب کی نبوت
چہیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہوئی واللہ اعلم **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب
الزمان لم تکد رؤیا المسلم ان تکذب واصدقکم رؤیا اصدقکم حدیثا والرؤیا ثلث فالرؤیا الصالحة
بشری من اللہ والرؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث به المرء نفسه فاذا رای احدکم ما یکرہ
فلیقم فلیصل ولا یحدث بها الناس قال واحب القید واکرہ الغل والقید ثبات فی الدین **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو جاویگا **ف** یعنی قیامت کے قریب ابوداؤد نے کہا
مراد یہ ہی جب دن رات برابر ہون یعنی فصل بہیم جو اعتدال کا زمانہ ہوتا ہی **ت** تو مسلمان کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور
سب سے زیادہ اوسی کا خواب سچا ہوگا جسکی بات سب سے زیادہ سچی ہوگی خواب تین طرح کی ہین ایک تو عمدہ اور بہتر خواب وہ
تو خوشخبری ہی اللہ کیطرف سے دوسری تکلیف اور رنج شیطان کیطرف سے تیسری اپنے دل کے خیالات تو پہر جب کوئی تم مین سے خواب
مین بری بات دیکھے تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے آپنے فرمایا خواب مین گلے مین طوق دیکھنا برا جانتا ہون

اور پاؤن مین بیڑی دیکھنا اچھا جانتا ہون کیونکہ بیڑی پڑی ہوئی دیکھنی کی تعبیر یہہ ہی کہ وہ آدمی اپنے دین مین مضبوط رہیگا

عن ابی رزین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت

قال واحسبه قال ولا تقصها الا علی وادّ او ذی رای **ترجمہ** ابو رزین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خواب پرندی کی پاؤن پر ہی (یعنی ایسی جما نہین ہی اوسکی تعبیر قرار پائی) جبتک اوسکی تعبیر نہ دی جاوے جب تعبیر دی گئی تو وہی ہوگا

راوی نے کہا مجھو خیال ہی کہ آپنے فرمایا مت بیان کر خواب کو مگر دوست یا عقلمند سے **ف** جو تعبیر کے علم کو خوب جانتا ہی

وہ اگر نیک تعبیر ہوگی تو بیان کر دیگا بری ہوگی تو چپ رہیگا اور دوست سے بیان کرنیمین قباحت نہین کیونکہ وہ بری بات اپنی

دوست کی حق مین نہ کہیگا اور دشمن یا اجنبی شخص کو بری تعبیر کہدینی مین تامل نہ ہوگا پہر احتمال ہی کہ وہی تعبیر ہو جاوی تو نقصان ہو

عن ابی قتادة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا من الله والحلم من الشیطان فاذا

رای احدکم شیئا یکرهه فلینفث عن یساره ثلث مرات ثم لیتعوذ من شرها فانها لا تضره **ترجمہ** ابو قتادہ سے

روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کیطرف سے ہی اور بری خیالات شیطان

کی طرف سے ہین جب کوئی تم مین سے خواب مین بری بات دیکھی تو اپنی بائین طرف تین بار تھوکے پہر اللہ کی پناہ مانگی اوسکی برائی

سے تو وہ خواب اوسکو ضرر نہ پہونچاویگا **عن** جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرهها

فلیبصق عن یساره ولیتعوذ بالله من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکھی تو اپنی بائین طرف تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگی شیطان سے تین بار اور جس

کروٹ پر تھا اوس سے پہر کر دوسری کروٹ لے لیوی **عن** ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رانی

فی المنام فسیرانی فی الیقظة او لکانما رانی فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہی مین نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مجھکو خواب مین دیکھے وہ قریب ہی کہ مجھکو جاگتی مین دیکھیگا یا یون کہا شک ہی راوی کا

گویا اوس نے مجھے جاگتی مین دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہی **ف** تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس

نے خواب مین دیکھا اوس نے سچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا علما نے کہا کہ یہ خاصہ ہے آپکا کہ شیطان آپ کی صورت نہین

بن سکتا اور بعضوں نے کہا یہی حکم ہی اللہ جل جلالہ اور تمام انبیا علیہم السلام اور ملائکہ کرام کے دیکھنی کا شیطان ان کی شکل نہین بن سکتا

اور یہی حکم ہی چاند اور سورج اور ستارون اور ابر کا اور محققین علما کا یہ قول ہی کہ یہ خاصہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ

اللہ نی آپکو ہادی یعنی راہ دکھلانے والا بنایا اور شیطان گمراہ کرنیوالا ہے دونون مین ضد ہی پہر ایک ضد دوسری ضد کے

شکل پر نہین ہو سکتی اور یہہ جو کہا کہ قریب ہی وہ مجھکو جاگتی مین دیکھیگا یعنی قیامت مین دیکھیگا مگر اوسپر یہ اعتراض کیا ہی

کہ قیامت مین سب مؤمنین آپ کو دیکھینگے پہر تخصیص کی وجہ کیا ہی جواب دیا ہی کہ شاید دنیا مین دیکھنی والی کو فضیلت

اور خصوصیت ہو ساتھہ قرب وغیرہ کے اور بعضوں نی کہا کہ مراد وہ لوگ ہین جنہوں نے آپ کے زمانے مین آپ کو خواب

میں دیکھا تو بشارت ہی اون کے لیے کہ وہ زندگی میں بہی دیکھینگے بعضوں نے کہا نہیں یہ حدیث اپنے معنی ظاہر پر
محمول ہی اور جو آپکو سوتے میں دیکھیگا وہ جاگتے میں بہی دیکھیگا ظاہر آنکھہ سے یا دل کی آنکھ سے ابن ابی جمرہ نے
ابن عباس سے نقل کیا انہوں نے خواب میں آپکو دیکھا پہر جاگ کر سوچ میں رہے کہ اب جاگتے میں کسطرح دیکھونگا تو کوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پاس انہوں نے وہ آئینہ نکالکر دیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا
کرتے تھے ابن عباس نے جو اوس میں دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دکھلائی دی اور اپنی صورت نہ
دکھلائی دی اور ایک جماعت صالحین سے منقول ہی کہ اونہوں نے آپکو خواب میں دیکھا پہر عالم بیداری میں دیکھا اور آپ
سے مسائل دریافت کیے یہ خلاصہ ہی اوس تقریر کا جسکو شیخ جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہی حدیث پر واللہ
اعلم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صور صورۃ عذبہ اللہ بہا یوم القیمۃ حتی ینفخ فیہا
ولیس بنافخ ومن تحلم کلف ان یعقد شعیرۃ ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منہ صب فی اذنہ الآنک یوم
القیمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مورت بناوی اوسپر عذاب کیا جاویگا قیامت کو سو
جبتک وہ اوسمیں جان نہ ڈالی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا اور جو شخص جہوٹا خواب بیان کرے اوسکو قیامت میں حکم ہوگا کہ بال کے دونوں
کناروں میں گرہ دیوے (یا دو جو میں گرہ دیوے) اور وہ گرہ نہ دے سکیگا مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک عذاب ہوگا اور جو شخص اون
لوگوں کی باتیں سنے جو اسکو سنانا نہیں چاہتے تو اوسکے کان میں قیامت کو سیسہ گلاکر ڈالا جاویگا (اللہ کی پناہ اس عذاب سے)
عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت اللیلۃ کانا فی دار عقبۃ بن رافع فاتینا
برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں نے رات کو دیکھا جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گہر میں ہیں اور
ہمارے پاس تر کہجوریں لائی گئیں ابن طاب کی (ایک قسم ہی کہجور کی اوسکا نام ابن طاب ہے) تو میں نے یہ تعبیر دی کہ بلندی
ہماری واسطے ہے دنیا میں (یہ آپ نے رافع کی لفظ سے نکالا) اور عاقبت بہی ہمارے لیے ہے آخرت میں (یہ عقبہ کی لفظ
سے نکالا) اور دین ہمارا عمدہ اور اچہا ہو گیا (یہ ابن طاب سے نکالا کیونکہ طاب کے معنے پاک اور صاف اور عمدہ ہوا)

باب فی التثاوب جمائی کا بیان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
تثاوب احدکم فلیمسک علی فیہ فان الشیطان یدخل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے جمائی لیوے تو اپنا منہ بند کر لے اس لیے کہ شیطان گہس جاتا ہی دوسری روایت میں ہے
فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع جب نماز میں جمائی آوے تو جہانتک ہو سکے منہ بند کرے عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاوب فاذا
تثاوب احدکم فلیرد ما استطاع ولا یقل ہاہ ہاہ فانما ذلکم من الشیطان یضحک منہ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ دوست رکھتا ہی چھینک کو (کیونکہ چھینک جب
آتی ہی کہ بدن ہلکا ہو مسامات کھلے ہون اور پیٹ خالی ہو اور وہ علامت ہی صحت کی) اور برا جانتا ہی جمائی کو (کیونکہ وہ
جب آتی ہے کہ پیٹ بہرا ہو سستی چہا رہی ہو اور علامت ہی مرض کی) پہر جب کوئی شخص تم مین سے جمائی لیوے
تو جہانتک ہوسکے اوسکو روکے یہ نہین کہ ہا ہا کرنے لگے (آواز سے جیسے بعض لوگون کی عادت ہوتی ہی) اسلیے
یہ شیطان کیطرف سے ہی وہ خوش ہوتا ہی یا ہنستا ہے (آدمی کی یہ حالت دیکہکر کہ اوسکی صورت بہی بگڑ گئی اور
بہی سست ہوگیا اب عبادت مین کوتاہی کرے گا **ف** چون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطان کو
تسلط نہ تہا اس لیے آپ کو جمائی نہین آتی تہی ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور بخاری نے تاریخ مین
مرسلا یزید بن الاصم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی جمائی نہین لی اور خطابی
نے اخراج کیا مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کی طریق سے کہ کسی نبی نے جمائی نہین لی اور مسلمہ نے بعض صحابہ کو دیکہا ہے
تو یہ حدیث موقوف ہی (مرقاۃ الصعود) **باب** فی العطاس چھینک کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا عطس وضع یدہ او ثوبہ علی فیہ وخفض او غض بہا صوتہ شک یحیی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنا ہاتہہ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے (تاکہ کوئی چیز منہ یا ناک سے اوڑکر دوسرے پر نہ پڑے اور گردن پہیر لیتے تاکہ
گردن اوسی طرح رہ جاویگا) اور آہستہ آواز سے چھینکتے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم
علی اخیہ رد السلام وتشمیت العاطس واجابۃ الدعوۃ وعیادۃ المریض واتباع الجنازۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین واجب ہین ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کیلیے ایک تو سلام کا جواب دینا
دوسری چھینک کا جواب دینا تیسری دعوت قبول کرنا چوتہی بیمار کو جاکر دیکہنا پانچوین اوسکی جنازہ مین شریک ہونا
باب کیف تشمیت العاطس چھینکنے والی کا جواب کیونکر دیوے **عن** ہلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید
فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال سالم وعلیک وعلی امک ثم قال بعد لعلک وجدت مما
قلت لک قال لوددت انک لم تذکر امی بخیر ولا بشر قال انما قلت لک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انا بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک وعلی امک ثم قال اذا عطس احدکم فلیحمد اللہ قال فذکر
بعض المحامد ولیقل لہ من عندہ یرحمک اللہ ولیرد یعنی علیہم یغفر اللہ لنا ولکم **ترجمہ** ہلال بن یساف سے روایت ہے
ہم سالم بن عبید کے ساتہہ تہے تو ایک شخص نے چھینکا اور کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلی امک یعنی سلام ہو تجہپر اور تیری ماں پر)
پہر تہوڑی دیر کے بعد کہا شاید تجہکو ناگوار ہوا ہو میرا کہنا وہ بولا مین تو یہ چاہتا تہا کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے نیکی کے ساتہہ نہ بدی کے
ساتہہ سالم نے کہا مین نے تجہسے وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ایک روز ہم آپ پاس بیٹہے تہے اتنے مین لوگون مین سے

ایک شخص نے چھینکا تو کہا السلام علیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک وعلی امک پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے
چھینکے تو اللہ کی تعریف کرے یعنی الحمد للہ علی کل حال یا الحمد للہ رب العلمین یا صرف الحمد للہ کہے اس نعمت کے شکریے میں
کہ اوسکا دماغ صاف ہوا اور حواس درست ہو گئے پھر بیان کیا بعض تعریفوں کو اور جو شخص اوسکے پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے
پھر چھینکنے والا اوسکا جواب دے یغفر اللہ لنا ولکم یا یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہکر **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل اخوہ او صاحبہ یرحمک
اللہ ویقول ہو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی شخص چھینکے تم میں سے تو الحمد للہ علی کل حال کہے اور اوسکا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور پھر وہ کہے
یہدیکم اللہ ویصلح بالکم **باب** کم یشمت العاطس چھینک کا جواب کے بار دینا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال شمت اخاک
ثلثا فما زاد فہو زکام **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دے پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ
زکام ہے اب جواب دینا ضرور نہیں ہے **عن** عبید بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شمت العاطس
ثلثا فان شئت ان تشمتہ فشمتہ وان شئت فکف **ترجمہ** عبید بن رفاعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا چھینکنے والے کو جواب دے تین بار تک پھر اگر تیرا جی چاہے تو جواب دے جی چاہے نہ دے **عن** سلمۃ بن الاکوع ان رجلا
عطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الرجل مزکوم **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے یرحمک اللہ
کہا پھر وہ چھینکا تو آپ نے فرمایا اسے زکام ہو گیا ہے **ف** اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کتنی بار چھینکنے کے بعد یہ کہنا چاہیے
تجھکو زکام ہو گیا ہے دوسری بار یا تیسری بار یا چوتھی بار لیکن صحیح تیسری بار ہے (مرقاۃ الصعود) **باب** کیف یشمت الذمی
کافر ذمی کو چھینک کا جواب کیونکر دیوے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ قال کانت الیہود تعاطس عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجاء ان یقول لہا یرحمکم اللہ فکان یقول یہدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** ابوبردہ نے اپنے باپ سے
سنا کہ یہود چھینکا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس امید سے کہ آپ یرحمکم اللہ کہیں لیکن آپ کہتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح
بالکم یعنی ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دل تمہارا **باب** فیمن یعطس ولا یحمد اللہ جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف
نہ کرے **عن** انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما وترک الاخر قال فقیل
یا رسول اللہ رجلان عطسا فشمت احدھما قال احمد او فشمت احدھما وترکت الاخر فقال ان ھذا
حمد اللہ وان ھذا لم یحمد اللہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے دو شخصوں نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک کو جواب دیا
اور دوسرے کو نہیں دیا آپ نے فرمایا اوس نے تو الحمد للہ کہا تہا اس لیے میں نے اوسکو جواب دیا اور دوسرے نے نہیں کہا اس لیے اسکو

ہو اب بہی بیا ضرور نہیں ہی **باب** فی الرجل ینبطح علی بطنہ اوندہا اپنی پیٹ پر لیٹنا کیسا ہے **عن** یعیش بن

طخفة بن قیس الغفاری قال کان ابی من اصحاب الصفة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا

الی بیت عائشة فانطلقنا فقال یا عائشة اطعمینا فجاءت بجشیشة فاکلنا ثم قال یا عائشة اطعمینا

فجاءت بحیسة مثل القطاة فاکلنا ثم قال یا عائشة اسقینا فجاءت بعس من اللبن فشربنا ثم قال

یا عائشة اسقینا فجاءت بقدح صغیر فشربنا ثم قال ان شئتم بتم وان شئتم انطلقتم الی المسجد

قال فبینما انا مضطجع فی المسجد من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ہذہ ضجعة

یبغضہا اللہ تعالی قال فنظرت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** یعیش بن طخفہ سے روایت

ہو میرا باپ اصحاب صفہ میں سے تہا (یعنی اون لوگون مین سے جو مسجد نبوی کے سائبان مین رہا کرتے ہتے کوئی اونکا گہر

نہ تہا رات دن مسجد مین پڑے رہتے اگر کوئی کہلا دیتا تو کہا لیتے نہیں تو اسکی یاد مین ٹہیرے رہتے) ایکبار رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتہہ چلو عائشہ کے گہر مین تو ہم گئے آپنے فرمایا ای عائشہ ہم کو کہانا کہلا وہ تہوڑی لیکر آئین

ہم نے کہائی پہر آپنے فرمایا ای عائشہ ہم کو کہانا کہلا وہ حیس (ایک کہانا ہے عرب کا جس مین کہجور اور ستو اور گہی ہوتا ہے)

لیکر آئین چڑیا برابر (یعنی تہوڑا سا) ہم نے اوسکو کہایا پہر آپنے فرمایا ای عائشہ ہم کو پلا وہ ایک بڑا پیالہ دودہ کا لیکر آئین

ہم نے پیا پہر آپنے فرمایا ای عائشہ ہم کو پلا وہ ایک چہوٹا پیالہ لائین ہم نے پیا پہر آپنے ہم لوگون سے کہا تمہارا جی چاہے تو سو رہو

نہیں تو مسجد مین چلو میرے باپ نے کہا مین صبح کے قریب مسجد مین لیٹا ہوا تہا اپنی پیٹ پر اپنی پشت اوپر تہی اور پیٹ نیچے زمین پر

اتنے مین لیٹا تہا ایکایک ایک شخص اپنے پاؤن سے مجہی ہلانے لگا اور کہنے لگا اسطرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے دیکہا تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین **باب** فی النوم علی السطح لیس علیہ حجار بلا حجاب یا جو شخص ایسی چہت پر سووے

جسپر روک نہو یعنی نہ دیوار ہو نہ لکڑی لگی ہو کہ اگر سوتی مین گر پڑی تو اوس سے رک جاوے **عن** علی بن شیبان قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس علیہ حجار فقد برئت منہ الذمة **ترجمہ** علی بن شیبان

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سووے ایسی چہت پر جسپر روک نہو تو اوس سے ذمہ اوٹہہ گیا (یعنی

اوسکی حفاظت کا ذمہ نہیں وہ تو آپ گرنے کا سامان کرتا ہے جیسے کوئی کنوئیں کے کنارے سووے) **باب** فی النوم علی طہارة

باوضو سونے کی فضیلت **عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یبیت علی ذکر طاہرا فیتعار من اللیل

فیسأل اللہ خیرا من الدنیا والاخرة الا اعطاہ ایاہ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

مسلمان اسکی یاد کرکے باوضو سووے پہر رات کو جاگ کر اللہ سے مانگے خوبی دنیا کی یا آخرت کی تو اللہ اوسکو عنایت کریگا **عن**

ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل فقضی حاجتہ فغسل وجہہ ویدیہ ثم نام یعنی بالسر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم رات کو اوٹہے اور حاجت اپنی یعنی پیشاب کیا پہر منہ ہاتہہ دہوکر سو رہے رات کا وضو سونے کے لیے **باب** کیف یتوجہ کدہر منہ کر کے **عن**

ب بھی

بسم اللہ ۱۵۶۱

النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوا مما یوضع للانسان فی قبرہ وکان المسجد عند راسہ ترجمہ ام سلمہؓ کے
نسل عزیز سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا اسطرح سے بچھتا جیسی آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد آپکے
سرہانے ہوتی **باب مایقول عند النوم** سوتی وقت کیا دعا پڑھے **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ
ثم یقول اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنی گال کے تلے رکھ لیتے اور فرماتے۔ اللہم قنی عذابک یوم
تبعث عبادک تین بار (یعنی اے اللہ بچا تو مجھ کو اپنے عذاب سے جسدن اوٹھاویگا تو اپنے بندوں کو) **عن** البراء بن
عازب قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیت مضجعک فتوضأ وضوئک للصلوۃ ثم
اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللہم اسلمت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظہری الیک
رہبۃ ورغبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی
ارسلت قال فان مت مت علی الفطرۃ واجعلہن اخر ما تقول قال البراء فقلت استذکرہن فقلت و
برسولک الذی ارسلت قال لا وبنبیک الذی ارسلت ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھسے فرمایا جب تو سونے لگے تو وضو کر جیسے نماز کیلئے کرتا ہے پھر داہنی کروٹ پہ لیٹ اور کہہ اللہم اسلمت وجہی اخیر تک (یا اللہ
میں نے اپنے تئیں تیرا تابعدار کر دیا اور سب کام اپنے تجھے سونپ دیے اور میں نے بھروسا کیا تیری ذات پر تیری عذاب سے ڈر کر
اور تیری ثواب کی خواہش کر کے تجھسے بھاگ کر جانے کی کہیں جگہ نہیں مگر تیری ہی پاس میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے
اوتاری اور تیری نبی پر جسکو تو نے بھیجا) آپنے فرمایا پھر اگر تو مر جاویگا تو مریگا دین اسلام پر اور سب کے اخیر میں یہہ دعا پڑھ براء نے
کہا میں اسکو یاد کیے لیتا ہوں تو میری زبان سے نکلا وبرسولک الذی ارسلت آپ نے فرمایا نہیں وبنبیک الذی ارسلت
(اس سے معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں الفاظ کا بدلنا بہتر نہیں جو لفظ آپ نے ارشاد فرمایا اوسی کو پڑھنا چاہیے) دوسری
روایت میں ہے اذا اویت الی فراشک طاہرا فتوسد یمینک یعنی جب تو جاوے اپنے بچھونے پر باوضو تکیہ کر لے داہنی
ہاتھ کا **عن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نام قال اللہم باسمک احیی واموت واذا استیقظ
قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو فرماتے یا اللہ میں تیرے ہی نام پر جیتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں اور سوتا ہوں)
اور جب جاگتے تو فرماتے شکر ہے اوس اللہ کا جس نے ہم کو جلایا مار کر اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ
لا یدری ما خلفہ علیہ ثم لیضطجع علی شقہ الایمن ثم لیقل باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ

ن امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو اوسکو جھاڑ لیوے اپنے تہبند
کے کونے سے (شاید کوئی کیڑا وغیرہ ہو) کیونکہ وہ نہین جانتا اوسکے جگہہ پر کون آگیا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹے اور
کہے۔ باسمک ربی + اخیر تک یعنی تیرے نام برکت سے اے پروردگار مین اپنی کروٹ رکہتا ہون (زمین پر) اور تیرے نام سے اوٹھاؤنگا
اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اوسپر رحم کر اور جو چھوڑ دے تو اوسکی حفاظت کر جس سے تو اپنے نیک بندون کی
حفاظت کرتا ہے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول اذا اوی الی فراشه
اللهم رب السموت ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراة والانجیل والقرآن
اعوذ بک من شر کل ذی شر انت آخذ بناصیته انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الآخر فلیس
بعدک شیء وانت الظاهر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء + زاد وهب فی
حدیثه + اقض عنی الدین واغننی من الفقر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
اپنے بچھونے پر جاتے (سونیکو) تو فرماتے + اللهم رب السموت اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانون اور زمین کے اور پالنے
والے ہر چیز کے چیرنیوالے دانے اور گٹھلی کے اوتارنیوالے توراة اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین فساد سے
ہر فسادی کی جو تیرے قبضے مین ہے تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کچھ نہ تھا اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کچھ نہین تو
کھلا ہے تجھسے زیادہ کھلا کوئی نہین تو چھپا ہے تجھسے زیادہ چھپا کوئی نہین ادا کر دے تو قرض میرا اور مالدار کر دے مجھے
محتاجی سے **عن** علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یقول عند مضجعه + اللهم انی اعوذ
بوجهک الکریم وکلماتک التامة من شر ما انت آخذ بناصیته اللهم انت تکشف المغرم
والمأثم اللهم لا یهزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک الجد سبحانک وبحمدک
ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللهم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی اے
اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے منہ کی جو بزرگی والا ہے اور تیری پوری کلمون کی اوس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضے مین ہے
اے اللہ تو ہی ادا کرتا ہے قرض کو اور معاف کرتا ہے گناہ کو اے پروردگار تیرے لشکر کو شکست نہ ہوگی اور تیرا وعدہ خلاف
نہ ہوگا اور کسی تونگر کی تونگری تیرے سامنے کام نہ آویگی پاک ہے تو اور تیری تعریف کرتا ہون **عن** انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن
لا کافی له ولا مؤوی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے
اوس اللہ کا جسنے ہمکو کھلایا اور پلایا اور بچایا ہر آفت سے اور ٹھکانے لگایا کتنے بندے ایسے ہین جنکا کوئی بچانیوالا نہین ہے نہ جگہ
دینیوالا **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نے اونکو چھوڑ دیا ہے اونکے اوپر جیسے فرمایا ان الکافرین لا مولی لهم یعنی کافرونکا کوئی

مولی نہین حالانکہ اسد سب کا مولے ہی مگر وہ بہول گئی او سکو **عن** ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفر لی ذنبی واخسا
شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی ترجمہ ابو الازہر انماری سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم جب سونیکے جگہہ پر جاتے رات کو تو فرماتے بسم اسد وضعت اخیر تک یعنی اسد کے نام پر مین نے اپنی کروٹ
رکھی یا اسد بخشدے میرا گناہ اور دور کر دی میرے شیطان کو (مجہسی) اور چہوڑا دے میری گردین کو (یعنے جو اعضا میرے
رہن ہین اسباب پر کہ اگر نیک عمل کرینگے تو رہائی ہوگی نہین تو جہنم مین قید کیے جاوینگے) اور کر دے مجہکو اوپر کی مجلس مین
(یعنی فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھ جو آسمانون کے اوپر رہتے ہین) **عن** نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ
اقرأ قل یا ایھا الکافرون ثم نم علی خاتمتہا فانہا براءۃ من الشرک ترجمہ نوفل سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہ تو قل یا ایہا الکافرون پہر سوجا اوسکو ختم کر کے کیونکہ وہ پاک کرتی ہی شرک سے
ف اسوجہ سے کہ اوسمین انکار ہی مشرکون کے معبودون کی عبادت کا اور اپنے دین پر قائم رہنے کا **عن** عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیہما فقرأ فیہما قل ھو اللہ
احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدأ
بہما علی راسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب اپنے بچہونے پر آتے تو ہر رات کو اپنے دونو ہتھیلیون کو ملاتے پھر اون مین پہونکتے اور قل ہو اسد
احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتے پہر اون دونو ہتھیلیون کو جہانتک ہو سکتا اپنے ساری تن پر پہیرتے
شروع کرتے تہے اپنے سر اور مونہہ سے اور سامنے کے بدن سے یہ تین بار کرتے **عن** عرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد وقال ان فیہن آیۃ افضل من الف آیۃ ترجمہ عرباض بن ساریہ سے
روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کو پڑہتے (یعنی ان سورتون کو جنکے شروع مین سبح یا یسبح ہے) اور
فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہی جو ہزار آیتون سے بہتر ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یقول اذا اخذ مضجعہ الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل و
الذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء وملیکہ والہ کل شیء اعوذ بک من النار
ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب سونیکی جگہہ مین جاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اخیر تک
یعنی شکر ہے واسطے اسد کا جسنے مجہے بچایا ہر آفت سے اور ٹہکانے لگایا اور کہلایا اور پلایا اور جسنے مجہپر احسان کیا تو بڑا
احسان کیا اور مجہے دیا تو بہت دیا سب تعریف ہی اسد کو ہر حال مین یا اسد پالنے والے ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور معبود
ہر چیز کے پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اضطجع

الجزو الثانی والثلثون

پارہ بتیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما یقول الرجل اذا تعار من اللیل جب آدمی کی آنکھ رات کو کھل جاوے تو کیا کہے **عن** عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال حین یستیقظ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ ثم دعا رب اغفر لی قال الولید او قال دعا استجیب لہ فان قام فتوضأ ثم صلی قبلت صلوتہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو ہوشیار ہو اور جاگتے وقت یہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ پھر کہے رب اغفر لی تو اوسکی دعا قبول ہوگی اگر کھڑا ہوا اور وضو کرے پھر نماز پڑھی تو اوسکی نماز قبول ہوگی **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استیقظ من اللیل قال لا الٰہ الا انت سبحانک اللھم استغفرک لذنبی واسالک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمة انک انت الوھاب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتی لا الٰہ الا انت اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا تیری اے پروردگار میں اپنے گناہوں کی معافی تجھسے چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں یا اللہ زیادہ کر علم میرا اور مت گمراہ کر میرے دل کو بعد ہدایت کے اور اپنی خاص رحمت مجھکو عنایت فرما بیشک تو ہی ہے عنایت کرنیوالا **باب** فی التسبیح سبحان اللہ کی فضیلت **عن** علی قال شکت فاطمة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی فی یدھا من الرحی فاتی بسبی فاتتہ تسالہ فلم تر فاخبرت بذلک عائشة فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ فاتانا وقد اخذنا مضاجعنا فذھبنا نقوم فقال علی مکانکما فجاء فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری فقال الا ادلکما علی خیر مما سالتما اذا اخذتما مضاجعکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلثا وثلثین وکبرا اربعا وثلثین فھو خیر لکما من خادم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی فاطمہ زہرا نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس تکلیف کی جو پہنچتی تہی اونکو چکی پیسنے سے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے (کافروں کے) تو فاطمہ رسول اللہ صلعم پاس آئین ایک خادم مانگنے کو لیکن آپ نہ ملے وہ حضرت عائشہ سے کہکر چلی گئین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا (کہ فاطمہ آئی تہین اور ایک خادم مانگتی تہین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم سونیکو اپنی اپنی جگہ لیٹ رہے تہے ہم نے اوٹھنا چاہا آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرورت نہیں جہاں ہو وہیں رہو پھر

آپ آنکر میری اور فاطمہ کے درمیان بیٹھے یہانتک کہ آپ کے قدمون کی ٹھنڈک میری سینے کو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کیا
مین تمکو اوس سے بہتر چیز نہ بتا دون جسکی تم درخواست کرتے ہو جب تم سونے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار
الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہ بہتر ہی تمہارے لیے ایک خادم سے عن ابی الورد بن ثمامة قال قال
علی لابن اعبد الا احدثك عنی وعن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم وكانت احب اهله
الیه وكانت عندی فجرت بالرحاء حتی اثرت بیدها واستقت بالقربة حتی اثرت فی نحرها وقمت
البیت حتی اغبرت ثیابها واوقدت القدر حتی دكنت ثیابها فاصابها من ذلك ضر فسمعنا
ان رقیقا اتی بهم النبی صلی الله علیه وسلم فقلت لو اتیت اباك فسألتیه خادما یكفیك فاتته
فوجدت عنده حداثا فاستحیت فرجعت فغدا علینا ونحن فی لفاعنا فجلس عند راسها فادخلت
راسها فی اللفاع حیاء من ابیها فقال ما كان حاجتك امس الی آل محمد فسكتت مرتین فقلت
انا والله احدثك یا رسول الله ان هذه جرت عندی بالرحا حتی اثرت فی یدها واستقت
بالقربة حتی اثرت فی نحرها وكسحت البیت حتی اغبرت ثیابها واوقدت القدر حتی دكنت ثیابها
وبلغنا انه قد اتاك رقیق او خدم فقلت لها سلیه خادما فذكر معنی حدیث الحكم واتم
ترجمہ حضرت علیؓ نے ابن اعبد سے کہا کیا مین تجھسے اپنا اور فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا حال
بیان نکرون فاطمہ آپ کو سب گھروالون سے زیادہ محبوب تھین وہ میری خدمت مین رہین انہون نے چکی پیسی یہانتک
کہ اون کے ہاتھون مین نشان پڑگئے اور مشک سے پانی بھرا یہانتک کہ اون کے سینے مین درد ہونے لگا اور گھر مین جھاڑو دی
یہانتک کہ کپڑے اون کے سب گرد مین بھر گئے اور ہانڈی پکائی یہانتک کہ کالے ہو گئے کپڑے اون کے اور اونکو نقصان
پہونچا پہر ہم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈی آئے ہین تو مین نے فاطمہؓ سے کہا کاش تم اپنے باپ پاس
جاتین اور اون سے ایک خادم مانگتین جو کافی ہوتا تمہاری خدمت کے لیے یہ سنکر فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئین اور لوگون کو دیکھا آپ پاس بیٹھے ہوئے باتین کر رہے ہین انہون نے شرم سے کچھ بات نہ کی اور لوٹ آئین دوسرے دن صبح کو
آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑھے ہوئے تھے آپ فاطمہ کے سرہانے بیٹھ گئے انہون نے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا
باپ کے لحاظ سے آپ نے پوچھا کیا کام تھا تم کو آل محمد سے جو کل آئی تھین فاطمہ دوبارہ یہ سنکر چپ ہو رہین مین نے کہا قسم خدا
کی یا رسول اللہ مین آپ سے کہتا ہون انہون نے چکی پیسی اس درجہ کہ ان کے ہاتھون مین نشان پڑ گئے اور پانی بلا یا مشکین
بھر بھر کے یہانتک کہ سینے مین اوسکا اثر معلوم ہوا اور جھاڑو دی گھر مین یہانتک کہ کپڑے اون کے گرد آلودہ ہو گئے اور کھانا پکایا
یہانتک کہ کپڑے کالے ہو گئے اور ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پاس سے آئے ہین یا خادم پہلے مین نے انسے کہا تھا کہ تم آپ سے ایک خادم
مانگ لو پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح اخیر تک جیسے اوپر گزری بلکہ اوس سے بھی تفصیل سے عن علی عن النبی صلی الله علیه

وسلم بهذا الخبر قال فيه قال علي فما تركتهن منذ سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا
ليلة صفين قال ولا ليلة صفين فاني ذكرتها من اخر الليل فقلتها ۔ ترجمہ حضرت علیؓ نے ایسا ہی روایت کیا جیسے اوپر گزرا اس
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ علیؓ نے کہا پھر مین نے ان تسبیح کو کبھی ناغہ نہیں کیا مگر صفین کی رات میں آخیر رات کو مجھے یاد
آئی مین نے اوسی وقت پڑھ لی ف صفین وہ مقام ہے جہان پر امیر المومنین علی بن ابی طالب اور معاویہ مین سخت
جنگ واقع ہوئی عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خصلتان او خلتان لا يحافظ
عليهما عبد مسلم الا دخل الجنة هما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح في دبر كل صلوة عشرا ويحمد
عشرا ويكبر عشرا فذلك خمسون ومائة باللسان والف وخمسماية في الميزان ويكبر اربعا وثلثين
اذا اخذ مضجعه ويحمد ثلثا وثلثين ويسبح ثلثا وثلثين فذلك مائة باللسان والف في الميزان
فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قالوا يا رسول الله كيف هما يسير ومن
يعمل بهما قليل قال ياتي احدكم في منامه يعني الشيطان فينومه قبل ان يقوله ويأتيه في صلوته
فيذكره حاجته قبل ان يقولها ۔ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان انکو ہمیشہ کیا کرے وہ جنت مین جاویگا اور وہ آسان ہیں مگر اون پر عمل کرنیوالی تھوڑے
ہیں ۔ ہر نماز کے بعد دس۱۰ بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس۱۰ بار اللہ اکبر کہنا دن رات مین ایکسو پچاس بار ہوئے
زبان سے اور قیامت مین میزان مین ایک ہزار پانسو بار ہونگے ۔ (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سوتے وقت
چونتیس۳۴ بار اللہ اکبر اور تینتیس۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس۳۳ بار سبحان اللہ کہنا یہ سو بار ہوئے زبان سے اور میزان مین ایک ہزار ہونگے
عبد اللہ بن عمرو نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شمار کرتے تھے تسبیح کا اونگلیون سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ دونون امر آسان ہین پھر ان پر عمل کرنیوالے کیونکر تھوڑے ہونگے آپ نے فرمایا تم مین سے جب کوئی سونے لگتا ہے
تو شیطان اسکو سلا دیتا ہے ان کلمات کے کہنے سے پہلے اسی طرح نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ چلا جاتا ہے
ان تسبیحون کے پڑھنے سے پہلے عن ام الحکم او ضباعة ابنتي الزبير انها قالت اصاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم سبيا فذهبت انا واختي فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم
فشكونا اليه ما نحن فيه وسالناه ان يامر لنا بشيء من السبي فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبقكن
يتامى بدر ثم ذكر قصة التسبيح قال على اثر كل صلوة لم يذكر النوم ۔ ترجمہ ام حکم یا ضباعہ بنت زبیر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو مین اپنی بہن فاطمہ زہراؓ کے ساتھ رسول اللہ صلعم پاس گئی اور
بیان کیا حال اپنی محنت اور مشقت کا اور ہم نے قیدیون مین سے ایک ایک بردہ مانگا آپ نے فرمایا تم سے آگے گئے یتیم بدر کے تقسیم ہوگئیان
اور بردہ اونکو تقسیم ہوگئے) بعد اسکے تسبیح کا قصہ بیان کیا مگر نماز کے بعد ذکر کیا سونیکے پہلے نہیں بیان کیا **باب**

ما يقول اذا اصبح صبح کیوقت کیا دعا پڑہے عن ابی هريرة ان ابا بكر الصديق
مرنی بکلمات اقولهن اذا اصبحت واذا امسيت قال قل اللهم فاطر السموت والارض
عالم الغيب والشهادة رب كل شیء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسی
وشر الشيطان وشركه قال قلها اذا اصبحت واذا امسيت واذا اخذت مضجعك ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی ابوبکر صدیق رضی نے کہا یا رسول اللہ صلعم حکم کیجیے مجھکو چند کلمات کا جنکو صبح اور شام پڑہا کرون
آپ نے فرمایا کہ تو اللهم فاطر السموت والارض اخیر تک یعنے یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے جاننے والے
غایب اور حاضر کے مالک اور وہنی ہر چیز کے مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ نہین ہی کوئی معبود برحق سوا
تیری پناہ مانگتا ہون مین تیری اپنی نفس کے شر سے اور شیطان کی شرک سے جو وہ کیا کرتے ہے۔ کہا کر ان کلمات کو صبح اور
شام اور سوتے وقت عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم انه كان يقول اذا اصبح اللهم
بك اصبحنا وبك نحيى وبك نموت واليك النشور واذا امسى قال اللهم بك امسينا وبك نحيى
وبك نموت واليك النشور ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یہہ فرماتے یا اللہ ہمنے
صبح کی تیرے نام پر اور جیتے ہین تیرے نام پر اور مرتے مین تیری نام پر اور تیری ہی طرف جاوینگے مرنے کے بعد اور شام
کو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم نے شام کی اور تیری ہی نام پر جیتے ہین اور تیرے نام پر مرتے ہین اور تجھ کیطرف جاوینگے
مرنیکے بعد عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح او يمسی اللهم
انی اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملئكتك وجميع خلقك بانك انت الله لا اله الا انت
وان محمدا عبدك ورسولك اعتق الله ربعه من النار فمن قالها مرتين اعتق الله نصفه ومن
قال ثلثا اعتق ثلثة ارباعه فان قالها اربعا اعتقه الله من النار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح اور شام یہہ دعا پڑہے اللهم انی اصبحت اخیر تک (یہہ صبح کیوقت
اور شام کیوقت امسيت کہے) یا اللہ مین نے صبح کی مین گواہ کرتا ہون تجھکو اور تیرے عرش کے اٹھانیوالے فرشتونکو اسبات
کا کہ تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود برحق نہین ہے اور بیشک محمد تیرے بندے اور رسول ہین تو اللہ اسکا چوتھائی حصہ
جہنم سے آزاد کردیگا پھر اگر دو بار کہے تو نصف آزاد کردیگا اگر تین بار کہے تو تین حصے آزاد کردیگا اگر چار بار کہے تو پوری کو آزاد
کردیگا جہنم سے عن بريدة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح او حين يمسی اللهم
انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من
شر ما صنعت ابوء بنعمتك وابوء بذنبی فاغفر لی فانه لا يغفر الذنوب الا انت فمات من يومه
او من ليلته دخل الجنة ترجمہ بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو یہہ دعا

اللھم انت ربی حتیٰ تک یعنی ای اللہ تو میرا رب ہی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے تو نے مجھے پیدا کیا مین تیرا
بندہ ہون اور تیرے ساتھہ جو اقرار کیا ہے اوسپر قائم ہون اور تیری وعدہ پر مضبوط ہون جہان تک مجھے قدرت
ہی پناہ مانگتا ہون مین تیری اونکی کی برائی سے اقرار کرتا ہون تیرے احسان کا جو مجھپر ہے اور اقرار کرتا ہون اپنی
گناہ کا بخشدے میرا گناہ کوئی بخشنیوالا نہین ہے سوا تیرے پہر مرجاوی اوسدن یا اوس رات تو جنت مین جاویگا

عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا امسی امسینا وامسی الملک للہ و
الحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر زاد فی حدیث
جریر لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسالک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر
ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل
ومن سوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا
واصبح الملک للہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو یہ دعا پڑہتے امسینا
وامسی الملک اخیر تک یعنی شام کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت شام کو بھی ہی شکر ہی خدا کا کوئی سچا معبود نہین
سوا اللہ کے وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہی اور اوسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے ای پروردگار مین چاہتا ہون تجہہ سے اس رات کی بہلائی اور اوسکی بعد جو رات ہوگی اوسکی بہلائی اور
پناہ مانگتا ہون مین تیری اس رات کی برائی سے اور اسکی بعد جو رات ہوگی اوسکی برائی سی ای پروردگار مین پناہ
مانگتا ہون تیری سستی سی اور بڑہاپے سے یا بری کفر سے یا بری غرور سی ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تیری جہنم
کے عذاب سی اور قبر کے عذاب سی۔ اور صبح کو بھی یہی دعا پڑہتے مگر امسینا وامسی الملک للہ کے بدلی اصبحنا واصبح الملک
للہ کہتے عن ابی سلام انہ کان فی مسجد حمص فمر بہ رجل فقالوا ھذا خدم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقام الیہ فقال حدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یتداولہ
بینک وبینہ الرجال قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال اذا اصبح واذا
امسی رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا الا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ ترجمہ
ابی سلام سے روایت ہی وہ حمص کی مسجد مین تھے ایک شخص اونکو ملا لوگون نی کہا یہ خادم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ابو سلام اوسکو پاس گئی اور کہا مجھ کو کوئی ایسی حدیث بیان کرو جو خاص تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنی
ہو بیچ مین کسیکا واسطہ نہو اونہون نے کہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص صبح اور شام یہ
کہی رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا یعنی راضی ہوئی ہم اللہ کے رب ہونی پر اور اسلام کے دین پر
اور محمد کی رسالت پر تو اللہ ضرور اوسکو جنت مین داخل کریگا عن عبد اللہ بن غنام البیاضی ان رسول اللہ صلی

الله علیہ وسلم قال من قال حین یصبح اللهم ما اصبح بی من نعمة فمنك وحدك لاشریك لك

فلك الحمد ولك الشکر فقد ادی شکر یومه ومن قال مثل ذلك حین یمسی فقد ادی شکر لیلته

ترجمہ عبداللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہہ کہے اللهم ما اصبح بی سے آخیر تک) یعنی یا اللہ صبح کو جو نعمتین میری پاس ہین وہ تیری ہی دی ہوئی ہین تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہین تجھ کو تعریف سجتی ہی اور تیرا ہی شکر کرتا ہون) تو اوس نے دن کا شکر ادا کر دیا پہر جو کوئی شام کو یہہ کہے اوس نے رات کا شکر ادا کر دیا

عن ابن عمر یقول لم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یدع هولاء الدعوات حین یمسی وحین یصبح اللهم انی اسالك العافیة فی الدنیا والاخرة اللهم انی اسالك العفو والعافیة فی دینی ودنیای واهلی ومالی اللهم استر عوراتی وقال عثمان عوراتی وامن روعاتی اللهم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتی

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کو یہ دعا ناغہ نہ کرتی اللهم انی آخیر تک یعنی یا اللہ مین تجھہ سی تندرستی چاہتا ہون دنیا اور آخرت مین یا اللہ میں تجھہ سی بخشش اور تندرستی چاہتا ہون دین اور دنیا اور کنبی اور مال مین یا اللہ چھپا دے ستر ہماری اور امن دی ہمارے دلون کو یا اللہ حفاظت کر میری سامنی اور پیچھی اور داہنی اور بائین اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری اسباب سی کہ ہلاک ہون نیچی کیطرف سے (وکیع نے کہا یعنی دہنس جاؤن زمین مین)

عن عبد الحمید مولی بنی هاشم ان امه حدثته وکانت تخدم بعض بنات النبی صلی الله علیه وسلم ان بنت النبی صلی الله علیه وسلم حدثتها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعلمها فیقول قولی حین تصبحین سبحان الله وبحمده لا قوة الا بالله ما شاء الله کان وما لم یشأ لم یکن اعلم ان الله علی کل شیء قدیر وان الله قد احاط بکل شیء علما فانه من قالهن حین یصبح حفظ حتی یمسی ومن قالهن حین یمسی حفظ حتی یصبح

ترجمہ عبد الحمید سے جو مولی ہین بنی ہاشم کے روایت ہی اون کی ماں (جنکا نام معلوم نہین ہوا) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سکہایا صبح کیوقت یہ کہا کر سبحان اللہ وبحمدہ آخیر تک یعنی پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی اور تعریف کرتا ہون اوسکی کسی مین زور نہین ہی سوا خدا کی جو چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے وہ نہ ہوگا مین جانتا ہون کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہی اور سب چیزون کو جانتا ہی۔ جو شخص ان کلمات کو صبح کہیگا وہ شام تک محفوظ رہیگا اور جو شام کو کہیگا وہ صبح تک محفوظ رہیگا (ہر آفت اور بلا سے)

عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من قال حین یصبح فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون یخرج الحی من المیت ویحی الارض بعد موتها

وکذلک تخرجون ادرک ما فاته فی یومه ذلک ومن قالھن حین یمسے ادرک ما فاته فی لیلته

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہیگا فسبحان اللہ اخیر تک صبح کیوقت یعنی پاکی بیان کرو اللہ کی شام اور صبح کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہین وسکی جتنی لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین اور سہ پہر کو اور دوپہر کے بعد نکالتا ہے زندی کو مردنے سے اور جلاتا ہے زمین کو مرجانے کے بعد اسی طرح تم بھی پیدا کیے جاؤگے (یعنے دوبارہ حشر ہوگا) توجسقدر ثواب اوسکی ہاتھ سے جاتا رہا وہ اوسکو حاصل کرلیگا اور جو شخص ان کلمات کو شام کو کہے وہ رات کا ثواب جو اوسکی ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کرلیگا عن ابی عیاش ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد

وهو علی کل شیء قدیر کان له عدل رقبة من ولد اسمعیل وکتب له عشر حسنات وحط

عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالها

اذا امسی کان له مثل ذلک حتی یصبح قال فی حدیث حماد فرای رجل رسول الله صلی الله علیه

وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول الله ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق

ابو عیاش ترجمہ ابو عیاش (زید بن عیاش) سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کیوقت یہ کہے لا اله الا الله وحده لا شریک له اخیر تک تو اوسکو ایک بردہ آزاد کرنے کا جو اسمعیل کی اولاد سے ہو ثواب ہوگا اور دس نیکیان اوسکی لیے لکھی جاوینگی اور دس برائیان اوس کی معاف ہونگی اور دس درجے اوسکی بلند ہونگے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہیگا شام تک اور اگر شام کو یہ کہے تو صبح تک یہی حال ہوگا حماد کی روایت مین ہے کہ ایک شخص نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے یہ حدیث نقل کرتا ہے آپنے فرمایا ابو عیاش سچا ہے عن مسلم بن الحارث التمیمی عن رسول الله صلی الله علیه

وسلم انه اسر الیه فقال اذا انصرفت من صلوة المغرب فقل اللهم اجرنی من النار سبع مرات

فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منها واذا صلیت الصبح فقل کذلک

فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منها اخبرنی ابو سعید عن الحارث انه قال اسرها

الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فنحن نخص بها اخواننا ترجمہ مسلم بن حارث تمیمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے سرگوشی کی (یعنے کان مین چپکے سے کہا) جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو سات بار کہہ اللهم اجرنی من النار یا اللہ بچا دے مجھکو جہنم سے پناہ لکھی جاوی گی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر یہی کہے پھر اوس دن مرجاوے تو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی محمد بن شعیب نے کہا مجھے ابو سعید نے بیان کیا کہ حارث بن مسلم کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے یہ امر بیان کیا ہم سے اسلیے ہم اپنے خالص بھائیون سے اسکو بیان کرتے ہین نہ ہر شخص سے

نہین کہتے یا ہم خاص سمجھتے ہین اس دعا کو اپنے خاندان کے لیے) عن حارث بن مسلم التمیمی ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال نحوہ الی قولہ جوار منہا الا انہ قال فیہ قبل ان تکلم احدا قال علی بن
سہل فیہ ان اباہ حدثہ وقال علی وابن المصفی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی سریۃ فلما بلغنا المغار استحثثت فرسی فسبقت اصحابی وتلقانی الحی بالرنین فقلت لہم
قولوا لا الہ الا اللہ تحرزوا فقالوہا فلامنی اصحابی فقالوا حرمتنا الغنیمۃ فلما قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ بالذی صنعت فدعانی فحسن لی ما صنعت وقال
اما ان اللہ قد کتب لک من کل انسان منہم کذا وکذا قال عبد الرحمن فانا نسیت الثواب
ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انی ساکتب لک بالوصاۃ بعدی قال ففعل وختم علیہ
ودفعہ الی وقال لی ثم ذکر معناہ ٭ ترجمہ حارث بن مسلم تیمی سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری۔ مگر
اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ دعا پڑہے کسی سے بات کرنے سے پہلے اور اسی روایت مین
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ٹکڑے مین روانہ کیا جب ہم اوس موضع پر پہونچے جسکو لوٹنے
کے لیے گئے تھے تو مین نے اپنے گھوڑے کو تیز کیا اور سب ساتھیون سے آگے ہو گیا موضع والون نے چلانا شروع کیا مین نے
اون سے کہا تم لا الہ الا اللہ کہو تو بچ جاوگے اونہون نے لا الہ الا اللہ کہا میرے ساتھی مجھپر خفا ہوئے اور کہنے لگے تم نے ہم کو
غنیمت سے محروم کیا (یعنے اگر تم اون لوگون کو لا الہ الا اللہ نہ سکھلاتے اور وہ کلمہ نہ پڑہتے تو ہم اونکا مال لوٹتے)
جب وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہون نے آپ سے بیان کیا جو کام مین نے کیا تھا آپ نے مجھے بلا بھیجا
میری تعریف کی اور فرمایا اللہ تعالی نے تجھے ہر آدمی کے بدلے مین جو اوس موضع مین تہا اتنا اتنا ثواب دیا ہے عبد الرحمن
نے کہا مین بہول گیا اوس ثواب کو جو آپ نے فرمایا تہا پہر فرمایا آپ نے مین تیری لیے ایک وصیت نامہ لکھے دیتا ہون آپ نے
اوسکو لکھا اور اوس پر مہر کی اور مجھے دیدیا عن عبد اللہ بن خبیب انہ قال خرجنا فی لیلۃ مطر وظلمۃ شدیدۃ
نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی لنا فادرکناہ فقال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم اقل شیئا
ثم قال قل فقلت ما اقول یا رسول اللہ قال قل ہو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وحین
تصبح ثلث مرات تکفیک من کل شئ ٭ ترجمہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے ہم نکلی بارش اور اندہیری
رات مین ڈہونڈہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے کہ آپ نماز پڑہا دین پہر پایا ہم نے آپ کو آپ نے مجھ سے فرمایا
کہہ مین نے کچھہ نہین کہا پہر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کچھہ نہین کہا پہر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کہا کیا کہون یا رسول اللہ
آپ نے کہا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس شام اور صبح یہ کفایت کرینگی تجھکو ہر بلا کے دفع
کرنے کے لیے عن ابی مالک قال قالوا یا رسول اللہ حدثنا بکلمۃ نقولہا اذا اصبحنا وامسینا

واضطجعنا فامرهم ان يقولوا اللهم فاطر السموت والارض عالم الغيب والشهادة انت رب كل شيء والملئكة يشهدون انك لا اله الا انت فانا نعوذبك من شر انفسنا ومن شر الشيطان الرجيم وشركه وان نقترف سوء على انفسنا او نجره الى مسلم قال ابوداؤد وبهذا الاسناد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اصبح احدكم فليقل اصبحنا واصبح الملك لله رب العالمين اللهم اني اسالك خير هذا اليوم فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذبك من شر ما فيه وشر ما بعده ثم اذا امسى فليقل ذلك ترجمہ ابومالک سے روایت ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ایسی دعا بتلائیے جسکو ہم صبح اور شام اور لیٹتی وقت کہا کریں آپ نے حکم کیا اس دعا پڑھنی کا اللھم فاطر السموت والارض اخیر تک یعنی ای اللہ پیدا کرنے والی آسمانوں اور زمین کے جاننے والے غائب اور حاضر کے تو رب ہی ہر چیز کا اور فرشتے گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوا تیری ہم پناہ مانگتی ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور شیطان مردود کی شر سے اور مکر سے یا اوس کے شرک سے اور گناہ کی بات آپ کرنیسے یا کسی مسلمان سے گناہ کی بات کرانیسی۔ ابوداؤد نے کہا اسی اسناد سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو یہہ کہی اصبحنا واصبح الملك لله اخیر تک یعنی صبح کی ہم نی اور اللہ کی سلطنت اور ملک نے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا یا اللہ مین تجھ سی بہتری چاہتا ہون اس دن کی اور اوس کی فتح اور مدد اور نور اور برکت اور ہدایت اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکی برائی سے اور اوسکی بعد کی برائی سی پھر جب شام ہو تو یہی کہے عن شريق الهوزني قال دخلت على عائشة فسالتها بم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفتتح اذا هب من الليل فقالت لقد سالتني عن شيء ما سالني عنه احد قبلك كان اذا هب من الليل كبر عشرا وحمد عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملك القدوس عشرا واستغفر عشرا وهلل عشرا ثم قال اللهم اني اعوذبك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة عشرا ثم يفتتح الصلوة ترجمہ شریق ہوزنی سی روایت ہی مین حضرت عائشہ رض پاس گیا اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سے دعا پڑھنا شروع کرتی جب رات کو جاگتی انہون نی کہا تم نے مجھسی ایسی بات پوچھی جو تم سے کسی نے پہلے نہین پوچھی آپ جب رات کو بیدار ہوتی تو دس بار اللہ اکبر کہتی اور دس بار الحمد للہ کہتی اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہتی اور سبحان الملك القدوس دس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار لا اله الا اللہ کہتی پھر فرماتے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون دنیا کی تنگی اور قیامت کی تنگی سے پھر شروع کرتے تھے نماز کو عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان في سفر فاسحر يقول سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن بلائه علينا اللهم صاحبنا فافضل علينا عائذا بالله من النار ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر مین صبح ہوتی تو فرماتے سنتا ہی سننے والا اللہ کی حمد اور نعمت اور حسن امتحان کو یا اللہ فاقت کر

ہماری اور احسان کر پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی جہنم سے عن عثمان بن عفان یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم ثلث مرات لم تصبه فجاءة بلاء حتی یصبح ومن قالھا حین یصبح ثلث
مرات لم تصبه فجاءة بلاء حتی یمسی قال فاصاب ابان بن عثمان الفالج فجعل الرجل الذی سمع
منه الحدیث ینظر الیه فقال له مالک تنظر الی فواللہ ما کذبت علی عثمان ولا کذب عثمان
علی النبی صلی اللہ علیه وسلم ولکن الیوم الذی اصابنی فیه ما اصابنی غضبت فنسیت
ان اقولھا ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
جو شخص کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار
تو اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچیگی صبح تک اور جو کوئی صبح کو اوسے تین بار کہے تو شام تک اوسکو بہی ناگہانی بلا نہ پہونچے
گی پہر ابان بن عثمان کو جو اوس حدیث کے راوی ہین فالج کا عارضہ ہوا تو جس شخص نے اون سے یہ حدیث سنی تہی وہ اون
کی طرف دیکہنے لگا (تعجب سے کہ تم تو یہ حدیث روایت کرتے تہے جو کوئی اسکو پڑہے اوسکو کوئی آفت ناگہانی نہ ہوگی پہر فالج
کا عارضہ کہان سے ہو گیا) ابان نے کہا تو کیا دیکہتا ہے میری طرف قسم خدا کی مین نے جہوٹ نہین باندہا عثمان پر اور
نہ عثمان نے جہوٹ باندہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکن جس دن یہ عارضہ مجھکو ہوا اوس دن مین غصے مین تہا اور
دعا کا پڑہنا بہول گیا عن عبد الرحمن بن ابی بکرة انه قال لابیه یا ابت انی اسمعک تدعو کل غداة
اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا اله الا انت تعیدھا ثلثا
حین تصبح وثلثا حین تمسی فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یدعو بھن فانا احب
ان استن بسنته قال عباس فیه وتقول اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللھم انی اعوذ
بک من عذاب القبر لا اله الا انت تعیدھا ثلثا حین تصبح وثلثا حین تمسی فتدعو بھن
فاحب ان استن بسنته قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دعوات المکروب اللھم رحمتک
ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی کله لا اله الا انت وبعضھم یزید علی
صاحبه ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا ای باپ میری مین سنتا ہون تم ہر صبح کو یہ دعا پڑہتے
ہو اللھم عافنی فی بدنی اللھم عافنی فی سمعی اللھم عافنی فی بصری لا اله الا انت تین بار صبح کو اور تین بار شام کو انہون
نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑہتے دیکہا تو مجہے پسند ہے آپ کی سنت پر چلنا ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر لا اله الا انت تین بار صبح اور
تین بار شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر سختی ہو یا آفت مین مبتلا ہو اوسکی دعا یہ ہے اللھم رحمتک

ارجو افلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت ۔ بعضی راویون نے کچہ بیشی کی ہے الفاظ مین

باب مایقول الرجل اذا رای الھلال چاند دیکھکر آدمی کیا کہے **عن** قتادۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد

امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا

ترجمہ قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت کا۔ ایمان لایا مین اوس شخص پر جسنے تجھکو پیدا کیا تین بار پہر فرماتے شکر ہی اوس خدا کا جو فلان مہینہ لیگیا اور فلان مہینہ لایا یعنی گزشتہ گزار لے گیا اور نیا لایا **عن** قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال صرف وجہہ

عنہ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو اوسطرف سے مونہہ پہیر لیتے اور کبھی فرماتے پناہ مانگتا ہون مین شر سے اس فاسق کے یعنے چہپ جانے والے اور تاریک ہو جانے والے سے **باب**

ماجاء فیمن دخل بیتہ مایقول جو شخص اپنے گہر مین بہا دے تو کیا کہے **عن** ام سلمۃ قالت ماخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذبک ان اضل

او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر سے جب نکلے تو اپنی آنکہہ کو آسمان کیطرف اوٹہایا اور فرمایا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پہسل جانے سے یا پہسلائے جانے سے اور ظلم سے اور ظلم کیے جانے سے اور جہل سے اور جہل کیے جانے سے مجہپر **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج الرجل

من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یقال حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی لہ الشیطان فیقول شیطان اخر کیف لک برجل قد ھدی وکفی ووقی **ترجمہ**

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنے گہر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اوس وقت فرشتے اوس سے کہتے ہین تو نے راہ پائی اور بچا یا گیا تو ہر بلا سے اور کافی ہی تجہکو پہر شیطان اوس سے جدا ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اوس سے کہتا ہے اب تو کیا کر سکتا ہے اوس شخص سے جسکو راہ مل گئی اور کافی ہوگئی دعا وسکے لیے اور بچا یا گیا ہر بلا سے **عن** ابی مالک

الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللھم انی اسالک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اھلہ

ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گہر مین جانے لگے

تو یہ کہے اللھم انی اسالک خیرک یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اندر جانیکی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری اللہ کے نام
پر ہم اندر جاتے ہین اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلتے ہین اور بہروسا کرتے ہین ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے پہر اندر
جاکر گہر کے لوگون سے سلام علیک کرے **باب** مایقول اذا ھاجت الریح جب آندہی آوے تو کیا کہے

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تاتی بالرحمۃ
وتاتی بالعذاب فاذا رایتموھا فلا تسبوھا وسلوا اللہ خیرھا واستعیذوا باللہ من شرھا
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہوا اللہ کا ایک
حکم ہے کبہی رحمت لیکر آتی ہے کبہی عذاب لاتی ہے جب تم ہوا کو دیکہو تو اوسکو برا مت کہو لیکن اللہ سے اوسکی
بہلائی مانگو اور اوسکی برائی سے پناہ مانگو **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم
وکان اذا رای غیما او ریحا عرف ذلک فی وجھہ فقلت یا رسول اللہ الناس اذا راوا الغیم فرحوا
رجاء ان یکون فیہ المطر واراک اذا رایتہ عرفت فی وجھک الکراھیۃ فقال یا عائشۃ ما
یومننی ان یکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا ھذا عارض
ممطرنا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی اتنا
زور سے ہنستے نہین دیکہا کہ آپکا کوا دیکہون بلکہ آپ ہمیشہ تبسم کیا کرتے تہے (تبسم وہ خفیف ہنسی ہے جسمین آواز نہو صرف
سامنے کے دانت کہلجاوین یا لبون کو جنبش ہو) اور آپ جب ابر یا ہوا کو دیکہتے تو اوسکا اثر آپ کے چہرے مین معلوم
ہوتا (یعنے آپ کے چہری پر اثر تردد اور تشویش کا معلوم ہوتا) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ جب ابر کو دیکہتے
ہین خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اوسمین پانی ہوگا اور آپکے چہرے مین ناراضی معلوم ہوتی ہے اسکا کیا باعث ہی آپ نے فرمایا ای عائشہ مجہے اسبات سے امن نہین
ہے کہ اوسمین اللہ کا عذاب ہو ایک قوم کو عذاب ہوچکا ہے ہوا سے (عاد کی قوم کو) اور ایک قوم ابر مین اپنا عذاب
دیکہہ چکی ہی جب وہ کہتی ہین یہ ابر تو برسنے والا ہی پہر (پہر اون پر پتہر برسے اور وی سب ہلاک ہوگئے یعنے ثمود
حضرت صالح علیہ السلام کی امت **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای ناشئا فی
افق السماء ترک العمل وان کان فی صلوۃ ثم یقول اللھم انی اعوذ بک من شرھا فان مطر قال
اللھم صیبا ھنیئا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اوٹہتا
ہوا دیکہتے تو جس کام مین ہوتے اوسکو چہوڑ دیتے اگرچہ نماز مین ہوتے اور فرماتے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین اوسکی شر سے
پہر اگر وہ برسنے لگتا تو فرماتے یا اللہ خوب برسا برکت والا **باب** فی المطر مینہ کا بیان (یعنے بارش کا) **عن**
انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فحسر ثوبه عنه حتی اصابه فقلنا یا رسول الله لم صنعت هذا قال لانه حدیث عهد بربه
ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے پانی برسنے لگا آپ باہر نکلے
اور اپنا بدن کھول دیا یہانتک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا
فرمایا اسلیے کہ وہ ابھی تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے (تو بدن پر اوسکا گرنا برکت کا باعث ہے یہ حدیث دلیل
ہے اللہ جل جلالہ کے علو اور فوقیت پر) **باب** فی الدیک والبهائم مرغ اور اور چارپایوں کا بیان

عن زید بن خالد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا الدیک فانه یوقظ للصلوٰة
ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو مرغ کو کیونکہ وہ جگاتا ہے
صبح کی نماز کے لیے **ف** یعنی صبح صادق ہوتی ہی یا اوس سے آگے پیچھے اذان کہنا شروع کر دیتا ہے۔ مرغ مین
بعض صفات ایسی ہین جنکو دیکھکر آدمی کو سبق لینا چاہیے حیا اور شجاعت اور سویرے جاگنا اور لوگون کو
جگانا بانگ دیکر نماز کے واسطے عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم صیاح
الدیکة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله
من الشیطان فانها رأت شیطانا ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو
تو شیطان سے پناہ مانگو اللہ کی اس لیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر بولتا ہے عن جابر بن عبد الله قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سمعتم نباح الکلاب ونهیق الحمیر باللیل فتعوذوا بالله
فانهن یرین ما لا ترون ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم کتون کا چلانا اور گدھون کا پکارنا رات کو سنو تو پناہ مانگو اللہ کی اسلیے کہ وہ دیکھتی ہین اون چیزون کو جنکو تم
نہین دیکھتے عن جابر بن عبد الله وعلی بن عمر بن حسین بن علی قالا قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اقلوا الخروج بعد هدأة الرجل فان لله تعالی دواب یبثهن فی الارض فی تلک
الساعة وقال فان لله خلقا ثم ذکر نباح الکلاب والحمیر نحوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ اور علی بن عمر بن
حسین بن علی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم نکلا کرو رات کو بعد رستہ تو قف
ہو جانے کے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے کچھ جانور ہین جنکو وہ چھوڑ دیتا ہے اوس وقت (یعنے جب رات گئی راستہ چلنا موقوف
ہو جاتا ہے) پھر بیان کیا کتون اور گدھون کے چلانے کو جیسے اوپر گزرا **باب** فی المولود یوذن فی اذنه
بچے کے کان مین اذان کہنا جب وہ پیدا ہو عن ابی رافع قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن فی
اذن الحسین بن علی حین ولدته فاطمة بالصلوٰة ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اذان دی حسن بن علی رضہ کے کان مین جب حضرت فاطمہ زہرا نے اونکو جنا جیسی نماز
کے لیے اذان دیتے ہین عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتی بالصبیان فیدعو
لھم بالبرکۃ زاد یوسف ویحنکھم ولم یذکر بالبرکۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچے لائے جاتے آپ اون کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور کھجور چبا کر اون کے منہ مین دیتے عن
عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رای او کلمۃ غیرھا فیکم المغربون قلت
وما المغربون قال الذین یشترک فیھم الجن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کیا تم مین مغربین کسی نے دیکھے ہین مین نے کہا مغربین کیا آپ نے فرمایا وہ لوگ جن مین
جنون کی شرکت ہو یعنی شیطان سے اونکو علاقہ ہو اور اللہ کی یاد سے غافل ہون بعضون نے کہا زنا کی اولاد
مراد ہے جسمین شیطان کی شرکت ضرور ہوتی ہی بعضون نے کہا کاہن اور نجومی مراد ہین بعضون نے کہا مراد وہ
لڑکے ہین جو عورتون سے پیدا ہوتے ہین جنون کے نطفے سے یا جنون کے جماع کرنے سے مگر یہ خلاف عادت ہے

باب فی الرجل یستعیذ من الرجل کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے تو کیسا عن ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن سالکم بوجہ اللہ فاعطوہ قال عبید اللہ
من سالکم باللہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے اللہ
کی اوسکو پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے نام پر اوسکو دو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من استعاذکم باللہ فاعیذوہ ومن سالکم باللہ فاعطوہ وقال سھل وعثمان ومن دعاکم
فاجیبوہ ثم اتفقوا ومن اتی الیکم معروفا فکافئوہ قال مسدد وعثمان فان لم تجدوا فادعوا
لہ حتی تعلموا ان قد کافیتموہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص تم سے پناہ مانگے اللہ کی تو پناہ دو اوسکو اور جو شخص تمسے سوال کرے اللہ کے نام پر دو اوسکو سہل اور عثمان
نے کہا جو شخص دعوت کرے تمہاری تو قبول کرو اوسکو اور جو شخص تمپر احسان کرے تو بدلہ کرو اوسکا مسدد اور عثمان نے
کہا اگر تم بدلہ نہ کر سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو اوس کے احسان کا بدلہ تم نے کردیا باب فی رد

الوسوسۃ وسوسہ کے دور کرنیکا طریقہ عن ابی زمیل قال سالت ابن عباس فقلت ما شیء اجدہ فی صدری
قال ما ھو قلت واللہ ما اتکلم بہ قال فقال لی اشیء من شک قال وضحک قال ما نجا من ذلک احد
حتی انزل اللہ تعالی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرءون الکتاب الآیۃ قال
فقال لی اذا وجدت فی نفسک شیئا فقل ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم
ترجمہ ابو زمیل سے روایت ہی میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا ہو یہ میرے دل کو ہوتی ہے کہا کیا ہو میں نے کہا قسم خدا

کی مین اون باتون کو نہ کہونگا (یعنی جو میری دل مین وسوسے گذرے ہین شیطان کے اغوا سے) اونہون نے کہا کیا
شک ہے اور ہنسنے لگے پہر کہا اس سے کوئی نہین بچا یہانتک کہ اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اگر تجھکو شک ہے اوس کلام مین
جو ہمنے اوتارا تجہپر تو پوچھہ لے اون لوگون سے جو پڑہتے ہین کتاب (توراۃ یا انجیل) کو تجھسے پہلے (ہر چند اس آیت
مین خطاب شک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے لیکن مراد اور لوگ ہین اسواسطے کہ آپکو تو اپنی سچے ہونے مین
کچھہ شک نہ تہا) پہر ابن عباس نے کہا جب تیری دل مین اس قسم کے خیال پیدا ہون تو یہ آیت پڑہ هو الاول والآخر
والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم عن ابي هريرة قال جاء ناس من اصحابه فقالوا يا رسول الله نجد
في انفسنا الشيء نعظم ان نتكلم به او الكلام به ما نحب ان لنا وانا تكلمنا به قال او قد وجدتموه
قالوا نعم قال ذاك صريح الايمان ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
مین سے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے دلون مین ایسے وسوسے دیکھتے ہین جنکو بیان کرنا ہمپر بہت گران
ہے اور ہم نہین چاہتے کہ اون کو بیان کرین آپنے فرمایا کیا تم کو یہ وسوسے ہوتے ہین اونہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا
یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے (جسقدر ایمان کامل ہوتا جاتا ہے اوسی قدر شیطان اوسکا زیادہ دشمن ہوتا جاتا ہے اور
کوشش کرتا ہے اوسکی بہکانے اور وسوسے ڈالنے مین پھر جب تم نے اون وسوسونکو نہ مانا اور اونکا بیان کرنا برا جانا
بس یہی ایمان کی نشانی ہے) عن ابن عباس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول
الله ان احدنا يجد في نفسه يعرض بالشيء لان يكون حممة احب اليه من ان يتكلم به فقال
الله اكبر الله اكبر الحمد لله الذي رد كيده الى الوسوسة قال ابن قدامة رد امره مكان
رد كيده ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ ہم مین سے کسی شخص کے دل مین ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بیان کرنے سے راکھہ ہو جانا یا جلکر کوئلہ
ہو جانا بہتر معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جسنے شیطان کے مکر کو وسوسہ کر دیا (
یعنی اور اوسکو کچھہ قابو نہ رہی اب اسی کام کا رہ گیا کہ کبھی کبھی دلمین وسوسہ ڈالتا ہے لیکن یہ بہی مومن کو ضرر
نہین کر سکتا جب وہ خدا کی یاد کیا کرتا ہے اور اوسکی پناہ مانگا کرتا ہے) باب في الرجل ينتمي الى غير
مواليه جو غلام اپنے مولے (معتق) کو چھوڑ کر دوسرے کو مولی بنا دے یعنی جھوٹ کہے کہ مین فلان کا آزاد کیا ہوا
ہون یا لڑکا اپنا باپ چھوڑ کر کسی اور کو باپ بنا دے تو کتنا بڑا گناہ کرتا ہے عن سعيد بن مالك قال سمعته
اذناى ووعاه قلبي من محمد صلى الله عليه وسلم انه قال من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم
انه غير ابيه فالجنة عليه حرام قال ابو عثمان فلقيت ابا بكرة فذكرت ذلك له فقال سمعته
اذناى ووعاه قلبي من محمد صلى الله عليه وسلم قال عاصم فقلت يا ابا عثمان لقد شهد عندك

رجلان ايما رجلين فقال اما احدهما فاول من رمى بسهم فى سبيل الله او فى الاسلام يعنى
سعد بن مالك والاخر قدم من الطائف فى بضعة وعشرين رجلا على اقدامهم فذكر فضلا
ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے میرے کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا اپنے تئین کہیگا جان بوجھکر تو اوسپر جنت حرام ہے ابو عثمان نے کہا
(مین یہ حدیث سعد سے سنکر پھر مین ملا ابو بکرہ سے انہون نے کہا میرے کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا عاصم نے کہا ابو عثمان سے کہا تم سے دو مردون نے گواہیان دین ایسی کہ وہ مرد ان
نے انہون نے کہا ایک تو ایسے ہین جنہون نے سب سے پہلے اللہ کی راہ مین تیر مارے (یعنی سعد بن مالک) دوسرے ایسے ہین جو طائف سے کئی
آدمیون کے ساتھ آئے پھر اون کی فضیلت بیان کی عن ابی هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من تولى
قوما بغير اذن مواليه فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل منه يوم القيمة
صرف ولا عدل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر اپنے مولی کے
اجازت کے اور لوگون سے ولا کرے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی قیامت کے دن نہ اسکی
فرض قبول ہوگی نہ نفل عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى
الى غير ابيه او انتمى الى غير مواليه فعليه لعنة الله المتتابعة الى يوم القيامة ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو
باپ بناوے یا اپنے مولی کے سوا اور کسیکو مولی بناوے تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی پے درپے قیامت تک **باب**
فى التفاخر بالاحساب حسب نسب پر فخر کرنا منع ہے عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالاباء مؤمن تقى وفاجر شقى
انتم بنو ادم وادم من تراب ليدعن رجال فخرهم باقوام انما هم فحم من فحم جهنم او ليكونن
اهون على الله من الجعلان التى تدفع بانفها النتن ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے دور کیا تم سے جاہلیت کی نخوت اور غرور کو اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنے کو اب
آدمی دو قسم کے ہین یا مومن ہین پرہیزگار یا فاسق ہین بدکار (یعنی مومنون مین اور کوئی تفریق نہین ہے کہ یہ
شریف ہے یہ ذلیل سب مسلمان ہین برابر اور اپنے بھائی ہین تفریق باعتبار اعمال کے ہوسکتی ہے) تم سب آدم
کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے (تو سب کی اصل یکسان ہے پھر فخر کرنا کیسا) لوگون کو چاہیے کہ اپنی اپنی قوم پر
فخر کرنا چھوڑ دین وہ تو ایک کوئلہ ہین جہنم کے کوئلون مین سے (یعنی جن باپ دادا پر عرب کے لوگ فخر کرتے ہین وہ
تو کافر تھے مرتے ہی جہنمی ہوگئے پھر اون پر فخر کرنا گویا لوگون کو دوبارہ جتلانا ہے کہ ہمارے باپ دادا جہنمی ہین)

اگر نہ چہوڑین گے تو اللہ اونکو برے کپڑے سے ذلیل سمجہیگا جو اپنے ناک سے گوہ غلیظ ڈہکیل کر لیجاتا ہے ف
یعنی اونتنی بہی توقیر اونکی اللہ جل جلالہ کے سامنے نہ ہوگی **باب فی العصبیۃ** تعصب کرنا یعنی اپنی قوم
اور عزیزون کی ناحق خلاف شرع مدد کرنا) منع ہے **عن عبد اللہ بن مسعود** قال من نصر قومہ
علی غیر الحق فہو کالبعیر الذی ردی فہو ینزع بذنبہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا جس شخص
نے اپنی قوم کی مدد کی ناحق پر تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کوئین مین گر پڑا اب لوگ اوسکی دم پکڑ کے کہینچیں
(تو وہ کسیطرح نکل نہ سکیگا اسی طرح یہ آدمی جہنم مین گرا اب نکلنا اوسکا مشکل ہوگا) **عن عبد اللہ بن مسعود**
قال انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی قبۃ من ادم فذکر نحوہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے
کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ ایک قبے کے اندر تھے جو چمڑی کا بنا تہا پہر آپ نے یہی فرمایا جو
اوپر گزرا **عن واثلۃ بن الاسقع** یقول قلت یا رسول اللہ ما العصبیۃ قال ان تعین قومک علی
الظلم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ تعصب کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعصب
یہ ہے کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر **عن سراقۃ بن مالک** بن جعشم المدلجی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرتہ ما لم یاثم ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بہتر تم مین سے وہ شخص ہے جو اپنی قوم پر ظلم نہ ہونے دے (یعنی اگر کوئی اون پر ظلم
کرے تو اوسکو دفع کرے) مگر گناہ مین اونکا شریک نہ ہو **عن جبیر بن مطعم** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال لیس منا من دعا الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل علی عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے جو شخص بلاوے لوگونکو
تعصب کیطرف (یعنی خلاف شرع کام کے لیے) اور جو شخص لڑے تعصب سے اور جو شخص مرے تعصب پر **عن ابی موسی**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منہم ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اوسی قوم مین سے ہے (جب اوسکی باپ کیطرف کے وارث
نہ ہون) **عن ابی عقبۃ** وکان مولی من اہل فارس قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذہا منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فہلا قلت خذہا منی وانا الغلام الانصاری ترجمہ ابو عقبہ سے
روایت ہے وہ ملک فارس کا رہنے والا تہا اور عرب کا مولی تہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا
جنگ احد مین مین نے ایک شخص کو مارا مشرکون مین سے اور بول اوٹہا کہ لی یہ وار میرا اور مین فارسی غلام ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکہا اور فرمایا تو نے یہ کیون نہین کہا یہ لی وار میرا اور مین انصاری غلام

ہوں **ف** یہ لڑنیوالوں کی عادت ہی کہ جب ایک دوسری پر وار کرتے ہیں تو کہتے ہیں لو یہ وار ۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فارسی ہونے پر فخر کرنا برا جانا اسلیے کہ فارس اوس زمانے میں مجوسی آتش پرست تہی یہ بہی احتمال ہے کہ
ابو عقبہ نے اپنے تئین حقیر جانکر یہ کہا ہو کہ میرا وار دیکہہ حالانکہ میں فارسی غلام ہون انصاری یا قریشی نہین ہون
جنکی شجاعت مشہور ہے آپ نے فرمایا نہیں تو انصاری ہے کیونکہ مولی ہے انصار کا اور ہر قوم کا مولی اوسی قوم
مین سے شمار کیا جاتا ہے **باب** الرجل یحب علی خیر یراہ جس شخص سے محبت رکہے تو اوس سے کہدے کہ مین
تجہسے محبت رکہتا ہون **عن** المقدام بن معد یکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل
اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ **ترجمہ** مقدام بن معد یکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے محبت رکہے تو اوس سے بیان کر دے کہ مین تجہسے محبت رکہتا ہون **ف** غرض
اس بیان سے یہ ہی کہ اوسکا بہی دل اسکی طرف مائل ہو اور محبت زیادہ بڑہے کیونکہ یہ محبت دنیا کی غرض سے نہیں
ہے بلکہ خالص خدا کیواسطے ہے **عن** انس بن مالك ان رجلا كان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر بہ رجل
فقال یا رسول اللہ انی لاحب ھذا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال اعلمہ
قال فلحقہ فقال انی احبك فی اللہ فقال احبك الذی احببتنی لہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین ایک اور شخص سامنے سے گزرا وہ شخص بولا یا رسول
اللہ مین اسکو چاہتا ہون آپنے فرمایا تو نے اوسکو خبر کر دی ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا اوسکو خبر کر دے یہ سنکر وہ شخص
اوٹہا اور اوس سے جاکر ملا اور بولا مین تجہسے محبت رکہتا ہون خدا کیواسطے وہ شخص بولا تجہسے بہی محبت کرے وہ شخص
جسکے واسطے تو نے مجہسے محبت کی یعنی اللہ جل جلالہ **عن** ابی ذر انہ قال یا رسول اللہ الرجل یحب القوم ولا
یستطیع ان یعمل کعملھم قال انت یا اباذر مع من احببت قال فانی احب اللہ ورسولہ قال فانك مع
من احببت قال فاعادھا ابوذر فاعادھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت
ہی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص محبت کرتا ہی کسی قوم سے لیکن اونکے برابر عمل نہین کر سکتا آپ نے فرمایا تو اے ابوذر
اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہی ابوذر نے کہا مین تو اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکہتا ہون آپ نے فرمایا
تو اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہے ابوذر نے پہر یہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر یہی فرمایا
ف یعنی علماے صالحین کی محبت رکہنا اگرچہ اونکا سا عمل نہ ہو سکے بہت غنیمت ہی کیونکہ قیامت مین اونہی لوگون کا ساتہہ
ہوگا جن سے دنیا مین الفت اور محبت رکہتا تہا **شعر** احب الصالحین ولست منھم + لعل اللہ یرزقنی صلاحا
عن انس بن مالك قال ما رایت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرحوا بشیء اشد منہ قال رجل
یا رسول اللہ الرجل یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل بہ ولا یعمل بمثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اکرم منی احبت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کبہی
اتنا خوش ہوتے نہیں دیکہا جتنا اس بات پر خوش ہوئے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چاہتا ہے
اور اوس سے محبت کرتا ہے نیک عملوں پر لیکن وہ خود ویسے عمل نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے
دوستی رکہے اور محبت کرے **ف** کوئی چیز اس سے زیادہ ہمارے حق میں مفید نہیں ہو سکتی کہ ہم اپنے مالک اور مربی
خدای عزوجل سے محبت رکہیں کیونکہ غایت محبت کی یہ ہے کہ محبوب سے جو منفعت ہمارے خیال میں جم گئی ہے وہ اوٹہاویں
خواہ اوس کے دیدار سے لذت حاصل کریں یا اوسکی اقتدارات سے متمتع ہوں پہر جتنے محبوب سوا خدا کے ہیں اون میں سے
کوئی صاحب اقتدار نہیں ہے نہ کسی کا جمال ازلی اور ابدی ہے یہ قدرت اور یہ جمال خاصہ ہمارے مالک اور مربی کا ہے
پس خداوند کریم ہی سے ہم کو محبت رکہنا چاہیے اس محبت میں کسی کو اوسکے ساتہہ شریک نکرنا چاہیے اگر کوئی اعتراض کرے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور اولیا اور صلحا سے بہی محبت رکہنا ضرور ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ محبت بہی خدا کی محبت
ہے اوسی کے ضمن میں اوسکے رسول علیہ السلام کی محبت اوسکے اچہے اور پاک بندوں کی محبت ہے نہ یہ کہ ہم کو بالذات سوا خدا کے اور کسی
سے محبت رکہنا چاہیے - مثلاً جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکہی تو یہ محبت اسوجہ سے ہے کہ وہ ہمارے
مالک اور مربی کے بہیجے ہوئے ہیں اور اوسکے بندوں میں سے ایک اعلی درجے کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں پس
یہ درحقیقت خدا کی محبت ہوئی اسیطرح صحابہ سے محبت کیوں ہے اس لیے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے برگزیدہ بندے کے
دوست ہیں اسیطرح اہل بیت سے محبت کیوں ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے رسول کے عزیز و اقارب ہیں حاصل یہ
کہ اون سب کی محبت خداوند کریم کی محبت کے ضمن میں ہو اور محبوب بالذات سوا خداوند کریم کے اور کوئی نہ ہو اوس وقت ایمان
کی حلاوت عمدہ طور سے حاصل ہوتی ہے یہی طریقہ عداوت میں بہی برتنا چاہیے کہ خدا کا دشمن ہمارا عدو بالذات ہے اور
باقی کی عداوت اوسکے ضمن میں ہے یہ خلاصہ ہے اون تقریرات کا جو ہمارے مشائخ سے ماثور ہیں واللہ اعلم **باب**
فی المشورۃ مشورے کا بیان **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن**
ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانتدار ہے **ف**
یعنی نیک صلاح اوسکی امانت ہے اوسمیں خیانت نکرے یا جس امر میں صلاح لی ہے وہ اوسکے پاس امانت ہے کہ اوسکا راز فاش نہ
کرے بہت آیات اور احادیث سے مشورہ لینے کی فضیلت اور تاکید ثابت ہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بہت سے
امور میں اپنے صحابہ سے مشورہ لیتے ہر چند آپ کو مشورے کی حاجت نہ تہی مگر اسمیں تعلیم تہی امت کو کہ وہ کوئی کام ملکی یا قومی بدون
اہل الرای کے صلاح و مشورے کے نہ کریں ایک حکیم نے کہا ہے کہ جس حکومت یا سلطنت کا مدار مشورے پر ہوگا اور اوسکے مشیر خیرخواہ
اور مخلص ہیں ملک اور قوم کی دوست ہونگے وہ سلطنت کبہی تباہ نہ ہوگی بلکہ روز بروز ترقی کریگی **باب والدال**
علی الخیر جو شخص بہلائی کی ہدایت کرے وہ بہلائی کرنیوالے کے برابر ہے **عن ابی مسعود الانصاری قال جاء**

رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ابدع بی فاحملنی قال لا اجد ما احملک علیہ ولکن

ایت فلانا فلعلہ ان یحملک فاتاہ فحملہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس سواری نہین رہی مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری

نہین ہے لیکن تو فلان شخص کے پاس جا شاید وہ تجھے سواری دیدے وہ شخص اوسکے پاس گیا اوس نے سواری دی پھر وہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص نیک بات کو بتلاوے اوسکو اوتنا ہی ثواب ہے جتنا اوس

بات کرنیوالیکو ہے **باب فی الھوی** نفس کی خواہش کا بیان **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی

چیز کی محبت تجھکو اندھا اور بہرا کردیتی ہے **ف** یعنی تو اوسکی محبت مین ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اوسکی عیوب اور قبائح

کو آنکھ سے دیکھتا نہین کان سے سنتا نہین جب تیری آنکھ کان کا یہ حال ہوا تو اور کسی کی نصیحت بھی مفید نہین ہوتی

یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ بعضون نے موضوع کہدیا ہے حالانکہ وہ مبالغہ ہے **باب فی الشفاعۃ** سفارش کا بیان

عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشفعوا الی لتوجروا ولیقض اللہ علی لسان

نبیہ ما شاء ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو مجھسے تاکہ تم کو ثواب ہو

پھر فیصلہ تو نبی کی زبان سے وہی ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا **باب فی الرجل یبدء بنفسہ فی الکتاب** جب خط لکھنے

لگے تو پہلے اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا **عن** بعض ولد العلاء ان العلاء الحضرمی کان عامل النبی صلی

اللہ علیہ وسلم علی البحرین فکان اذا کتب الیہ بدء بنفسہ ترجمہ علاء کے بعض لڑکون سے روایت ہے کہ علاء

حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے بحرین پر وہ جب آپ کو کوئی تحریر بھیجتے تو اوسمین پہلے اپنا نام لکھتے **ف**

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر اعتراض نہین کیا طریقہ مسنون یہی ہے کہ کاتب خط یون لکھے از طرف فلان

(نام کاتب) بخدمت فلان (نام مکتوب الیہ) **عن** العلاء بن الحضرمی انہ کتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فبدء باسمہ ترجمہ علا حضرمی سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو پہلے اپنا نام لکھا

باب کیف یکتب الی الذمی کافر کو کیونکر خط لکھا جاوے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کتب الی ھرقل من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی وقال ابن یحیی

عن ابن عباس ان ابا سفیان اخبرہ قال فدخلنا علی ھرقل فاجلسنا بین یدیہ ثم دعا بکتاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھرقل عظیم الروم

سلام علی من اتبع الھدی اما بعد ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل بادشاہ

روم کو اسطرح سے لکھا۔ محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین ہرقل کو جو روم کا بڑا ہے معلوم ہو سلام ہے اس شخص پر جو ہدایت کی راستی پر چلے ایک روایت مین ابن عباس سے یہ ہے کہ ابوسفیان نے اون سے بیان کیا ہم ہرقل پاس گئے اوس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اوس مین یہ لکھا تہا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدے اما بعد

باب فی بر الوالدین ماں باپ سے نیکی کرنا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجزی والد ولدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہین کر سکتا مگر جب اپنے باپ کو کسی کا غلام دیکھے اور خرید کر اوسکو آزاد کر دیوے

عن عبد اللہ بن عمر قال کانت تحتی امراۃ وکنت احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میری نکاح مین ایکعورت تہی مین اوسکو چاہتا تہا لیکن عمر رضہ اوسکو برا جانتے تھے انہون نے مجہہ سے کہا تو طلاق دیدے اوس عورت کو مین نے انکار کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا طلاق دیدے اوسکو یعنی باپ کا حکم مان

عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم الاقرب فالاقرب وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسال رجل مولاہ من فضل ہو عندہ فیمنعہ ایاہ الا دعی لہ یوم القیمۃ فضلہ الذی منعہ شجاعا اقرع ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکو ساتہہ احسان کرون آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتہہ پہر اپنی ماں کے ساتہہ پہر اپنی ماں کے ساتہہ پہر اپنے باپ کے ساتہہ پہر جو سب سے پہلے قریب رشتہ دار ہو پہر جو اوسکے بعد ہو اسیطرح اور آپ نے فرمایا جو شخص اپنے آزاد کیے ہوئے غلام سے وہ مال مانگے جو اوسکی حاجت سے زیادہ ہو پہر وہ اوسکو نہ دے تو قیامت کی روز وہ مال بشکل ایک گنجے سانپ کے بنکر اوسکے سامنے آویگا

عن کلیب بن منفعۃ عن جدہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من ابر قال امک واباک واختک واخاک ومولاک الذی یلی ذلک حقا واجبا ورحما موصولۃ ترجمہ کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا بکر بن الحارث سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتہہ سلوک کرون آپ نے فرمایا اپنی ماں اور باپ اور بہن اور بہائی کے ساتہہ اور اپنے آزاد کرنیوالے کے ساتہہ ان لوگون کا حق واجب ہے اور ناتا ہے جسکا ملانا چاہیے

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ کیف یلعن الرجل والدیہ قال یلعن ابا الرجل فیلعن اباہ ویلعن

امه فيلعن امه ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب گناہوں میں بڑا
گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں باپ پر لعنت کہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی ماں باپ پر آدمی کیسی لعنت کریگا
آپ نے فرمایا اسطرح کہ لعنت کرے ایک شخص کے باپ پر وہ اوسکے باپ پر لعنت کرے یا لعنت کرے اوسکی ماں پر وہ اوس
کی ماں پر لعنت کرے تو یہی ذریعہ اپنی ماں باپ پر لعنت کرانے کا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بری کام کا ذریعہ
اور باعث ہو وہ بھی برا ہے جیسے اللہ نے فرمایا تم اون لوگوں کو برا نہ کہو جنکو مشرکین پکارتے ہیں اللہ کے سوا تا
کہ وہ لوگ برا کہیں اللہ جل جلالہ کو اپنی نادانی سے ۔ عن مالك بن ربيعة الساعدي قال بينا نحن عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل من بني سلمة فقال يا رسول الله هل بقي من بر ابوي
شئ ابرهما به بعد موتهما قال نعم الصلوة عليهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من
بعدهما وصلة الرحم التي لا توصل الا بهما واكرام صديقهما ترجمہ مالک بن ربیعہ ساعدی سے روایت
ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتفاقا ایک شخص آیا بنی سلمہ میں سے اور عرض کیا یا رسول اللہ
میری ماں باپ مر گئے ہیں اب بھی کوئی صورت اون کے ساتھ احسان کرنے کی باقی ہے آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں
اون کے واسطے دعا اور استغفار کرنا اور اونکی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا اور اوس ناتے کو جوڑنا جو اونہی سے جڑتا تھا
اور اون کے دوست کی خاطر کرنا عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابر البر صلة المرء
اهل ود ابيه بعد ان يولي ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی
نیکی یہ ہے کہ آدمی خاطر کرے اپنے باپ کے دوستوں کی جب باپ کا انتقال ہو جاوے عن ابي الطفيل قال رايت
النبي صلى الله عليه وسلم يقسم لحما بالجعرانة قال ابو الطفيل وانا يومئذ غلام احمل عظم الجزور اذا
اقبلت امراة حتى دنت الى النبي صلى الله عليه وسلم فبسط لها رداءه فجلست عليه فقلت من هي فقالوا
هذه امه التي ارضعته ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جعرانہ
ایک مقام ہے مکے سے ایک منزل پر طائف کی راہ میں جسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں امیں آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے میں اون دنوں
ایک لڑکا تھا جو اونٹ کی ہڈی اوٹھایا کرتا تھا اتنے میں ایک عورت آئی جب قریب پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے تو آپ نے اپنی چادر اوسکے لیے بچھادی وہ اوس پر بیٹھی میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے لوگوں نے کہا یہ وہ عورت
ہے جس نے آپکو دودھ پلایا تھا یعنی حلیمہ یا ثویبہ عن عمر بن السائب انه بلغه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان جالسا يوما فاقبل ابوه من الرضاعة فوضع له بعض ثوبه فقعد عليه ثم اقبلت امه
فوضع لها شق ثوبه من جانبه الاخر فجلست عليه ثم اقبل اخوه من الرضاعة فقام رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاجلسه بين يديه ترجمہ عمر بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز

بیٹھے ہوئے تہے اتنے مین آپ کے رضاعی باپ (دودھ باپ) آئے آپ نی اون کیلیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا وہ اوس
پر بیٹھ گئے پھر آپکے رضاعی مان آئین آپنے اون کے لیے دوسرا کونا اپنے کپڑے کا بچھا دیا وہ اوس پر بیٹھ گئین پھر آپکے
رضاعی بہائی آئے آپ کہڑے ہوگئے اور اون کو اپنے سامنے بٹھایا **باب فی فضل من عال یتامی** جو شخص یتیمون
کی پرورش کرے تو اوسکو کتنا ثواب ہے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت
له انثی فلم یئدها ولم یهنها ولم یوثر ولده علیها قال یعنی الذکور ادخله الله الجنة ترجمه ابن
عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکے پاس لڑکی (دختر) ہو پہر اوسکو جیتا نہ گاڑے (جیسے
کافر کیا کرتے تہے) نہ اوسکو ذلیل و خوار سمجہے نہ لڑکے کو اوس پر فوقیت دے (یعنے لڑکے کی زیادہ خاطر اوس لڑکی سے نہ کرے
تو اللہ اوسکو جنت مین لیجاویگا عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عال ثلث
بنات فادبهن وزوجهن واحسن الیهن فله الجنة ترجمه ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص تین بیٹیون کو پرورش کرے پہر اونکو تعلیم دے (یعنی ادب اور طریقہ خانہ داری اور حسن معاشرت
اور کفایت شعاری سکہاوی) اور اونکا نکاح کردے اور اون کے ساتھ اچھا سلوک کری تو اوسکیواسطے جنت ہی دوسری روایت
مین ہے ثلث اخوات او ثلث بنات او ابنتان او اختان یعنی تین بہنین ہو یا تین بیٹیان ہون یا دو بہنین
ہون یا دو بیٹیان ہون عن عوف بن مالك الاشجعی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا وامراة
سفعاء الخدین کهاتین یوم القیمة واومی یزید بالوسطی والسبابة امراة آمت من زوجها
ذات منصب وجمال حبست نفسها علی یتاماها حتی بانوا او ماتوا ترجمه عوف بن مالک سی روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قیامت مین مین اور جو عورت کالی رخساروں کی ہو (یعنے خاوند کے مرجانے
سے زیب اور زینت چہوڑ دی اور یتیم بچون کی پرورش مین کالی پیلی ہو جاوے) اسطرح ہون گے اشارہ کیا کلمے کی انگلی
اور بیچ کی انگلی سے (جن مین کچہہ فاصلہ نہین ہے) وہ عورت مراد ہے جو اپنی خاوند کے مرجانے کے بعد ہر چند عزت اور
خوبروئی رکہتی ہو پر دوسرا نکاح نہ کری یتیمون کی پرورش کے لیے یہانتک کہ وہ بڑی ہو جاوین یا مر جاوین (یہ جب
ہی کہ سوا اوس عورت کی اور کوئی بچونکا سنبہالنی والا نہ ہو اور اوس عورت کو دل سی خاوند کی خواہش نہ ہو ورنہ نکاح کر
لینا بہتر ہے) **باب** جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمی لیوے عن سهل ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
انا وکافل الیتیم کهاتین فی الجنة وقرن بین اصبعیه الوسطی والتی تلی الابهام ترجمه سہل سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پالنی والا قیامت مین ایسی قریب ہون گے اور اشارہ کیا کلمے کی اور
بیچ کی انگلی سی **باب فی حق الجوار** ہمسائے کے حق کا بیان عن عائشة عن رسول الله صلی الله علیه و
سلم قال مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی قلت لیورثنه ترجمه حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسایے کے ساتھہ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین سمجھا وہ اوسکو ترکہ بھی دلاویں
گے عن عبد اللہ بن عمرو انہ ذبح شاۃ فقال اھدیتم لجاری الیہودی فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہے انہون نے ایک بکری ذبح کی اور کہا تم نے میرے ہمسایے پاس جو یہودی ہے حصہ بھیجا کیونکہ مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسایے کے ساتھہ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین
سمجھا وہ اوسکو وارث بنا دینگے عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو
جارہ قال اذھب فاصبر فاتاہ مرتین او ثلاثا فقال اذھب فاطرح متاعک فی الطریق فطرح
متاعہ فی الطریق فجعل الناس یسألونہ فیخبرھم خبرہ فجعل الناس یلعنونہ فعل اللہ بہ وفعل فجاء
الیہ جارہ فقال لہ ارجع لا تری منی شیئا تکرھہ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اپنے ہمسائی کی شکایت کرنی لگا آپ نے فرمایا جا اور صبر کر دو تین دفعہ پھر آیا آپ نے
فرمایا اپنا اسباب مکان سے نکالکر رستے پر ڈالدے اوس نے اپنا اسباب رستے مین ڈالدیا لوگون نے وجہہ پوچھنا شروع
کی اوس نے اپنے ہمسائی کی ایذا دہی کا حال بیان کیا تو لوگون نے اوسکی ہمسایے پر لعنت کرنا اور بددعا کرنا شروع
کیا کہ اللہ اوسکو ایسا کرے ایسا کرے پھر اوسکا ہمسایہ آیا اور کہا چلو اپنے گھر مین چلو اب مین کوئی ایسی بات نہ کرونگا جو تجھکو
ناگوار ہو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر
فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ خاطر کرے اپنی مہمان کی اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر
تو ایذا نہ دے اپنی ہمسائی کو اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ زبان سے بہتر بات کہے نہیں تو چپ رہے
فضول اور لغو باتین نہ کرے عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان لی جارین فبایھما ابدأ قال بادناھما
بابا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسایے ہین مین کسکے ساتھہ پہلے
احسان کرون آپ نے فرمایا جسکا دروازہ قریب ہو اگرچہ دیوار دور ہو **باب فی حق المملوک** غلام لونڈی کے
حقوق کا بیان عن علی قال کان اخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ
فیما ملکت ایمانکم ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے اخیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ تھا نماز کا خیال رکھو
نماز کا خیال رکھو اور ڈرو اللہ سے غلام لونڈی کے باب مین یعنی اون پر ظلم نہ کرو طاقت سے زیادہ اون سے محنت نہ لو قصور سے زیادہ
سزا نہ دو کھانے کپڑے کی تکلیف نہ دو بعضون نے کہا ما ملکت ایمانکم سے اموال زکوۃ مراد ہین یعنی زکوۃ دیا کرو عن

المعرور بن سوید قال رایت ابا ذر بالربذة وعلیه برد غلیظ وعلی غلامه مثله قال فقال
القوم یا ابا ذر لو کنت اخذت الذی علی غلامك فجعلته مع هذا فكانت حلة وكسوت
غلامك ثوبا غیره قال فقال ابو ذر انی کنت ساببت رجلا وکانت امه اعجمیة فعیرته
بامه فشکانی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا ذر انك امرء فیك جاهلیة قال
انهم اخوانکم فضلکم الله علیهم فمن لم یلائمکم فبیعوه ولا تعذبوا خلق الله ترجمہ معرور بن
سوید سے روایت ہے مین نے ابو ذر کو دیکھا ربذہ (ایک موضع ہے قریب مدینے کے) مین وہ ایک موٹی چادر پہنے ہوئے تھے
اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنے ہوئے تہا لوگون نے کہا اے ابو ذر تم غلام پر کی چادر لے کیون نہین لیتے تاکہ جوڑا ہو
جاوے اوسکو ایک اور کپڑا لے دینا ابو ذر نے کہا مین نے ایک شخص سے گالی گلوج کی وسکی ان عربی نہ تھی تو مین نے
مان کی گالی اوسکو دی اوس نے میری شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا اے ابو ذر تو ایسا
آدمی ہے جسمین جاہلیت کی بو باقی ہے (جیسی جاہلیت کا قاعدہ تہا کہ فخر کرتے تھے نسب اور حسب پر اور حقیر جانتے
تھے اور ملک کے لوگون کو) آپ نے فرمایا غلام لونڈی تمہارے بھائی بہن ہین (کیونکہ سب آدم کی اولاد ہین)
مگر اللہ نے تم کو اون پر فضیلت دی (یعنی تم کو اونکا حاکم بنایا اور اونکو محکوم کر دیا) تو جس سے تم کو موافقت نہو
اوسکو بیچ ڈالو (یہ نہین کہ خواہ نخواہ ظلم کرکے اوسکو رکھو) اور مت تکلیف دو اللہ کی مخلوق کو۔ عن المعرور قال
دخلنا علی ابی ذر بالربذة فاذا علیه برد وعلی غلامه مثله فقلنا یا ابا ذر لو اخذت برد غلامك
فکانت حلة وکسوته ثوبا غیره قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اخوانکم جعلهم الله
تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیکسه مما یلبس ولا یکلفه ما یغلبه
فان کلفه ما یغلبه فلیعنه ترجمہ معرور سے روایت ہے ہم ابو ذر پاس ربذہ مین گئے وہ ایک چادر اوڑھے
تھے اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر اوڑھے تہا ہم نے کہا تم اپنے غلام کی چادر لے کیون نہین لیتے ایک جوڑا ہو جاویگا
اور اوسکو دوسرا کپڑا اپنا دینا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہہ تمہارے
بھائی ہین جنکو اللہ نے تمہارے ہاتھ تلے کر دیا ہے پھر جسکا بھائی اوسکے ہاتھ تلے ہو تو جو آپ کہاوے وہی اوسکو کہلاوے
اور جو آپ پہنے وہی اوسکو پہناوے اور ایسے کام کو اوس سے نہ کہے جس سے وہ عاجز ہو جاوے اگر کہے تو آپ بھی اوس کی
مدد کرے۔ عن ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا
مسعود قال ابن المثنی مرتین لله اقدر علیك منك علیه فالتفت فاذا هو رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقلت یا رسول الله هو حر لوجه الله قال اما انك لو لم تفعل للفحتك النار او لمستك
النار ترجمہ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے مین اپنے ایک غلام کو مار رہا تہا اتنے مین ایک آواز پیچھے سے آئی اے

اباسعود جان لو کہ اللہ تجہپر اس سے زیادہ اختیار رکہتا ہے جتنا تو اسپر رکہتا ہے مین نے اودہر دیکہا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم تہے پہر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کیواسطے آپنے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجہے جہنم کی آگ
لپٹ لیتی یا لپٹ جاتی عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لایمکم من مملوکیکم
فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لم یلایمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ
ترجمہ ابو ذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موافق ہو تمہارے مزاج کی غلام لونڈی مین سے
تو اوسکو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو نا موافق ہو اوسکو بیچ ڈالو اور مت عذاب کرو اللہ کی مخلوق کو
عن رافع بن مکیث وکان ممن شہد الحدیبیۃ مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم ترجمہ رافع بن مکیث سے روایت ہی وہ صلح حدیبیہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ تہے آپنے فرمایا غلام لونڈی کے ساتہہ اچہا برتاو کرنا برکت ہی اور برا برتاو کرنا نحوست ہی عن عبد اللہ
بن عمر یقول جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن الخادم فصمت ثم
اعاد الیہ الکلام فصمت فلما کان فی الثالثۃ قال اعفوا عنہ فی کل یوم سبعین مرۃ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کتنی بار ہم معاف کرین
خدمتگار کے قصور کو آپ چپ ہو رہے پہر اوس نے پوچہا آپ چپ ہو رہے پہر اوس نے پوچہا آپ نے فرمایا ہر روز ستر بار معاف
کیا کرو عن ابی ہریرۃ حدثنی ابو القاسم نبی التوبۃ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قذف مملوکہ وہو بری
مما قال جلد لہ یوم القیمۃ حدا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی مجہسے ابو القاسم نبی التوبہ (یعنی بہت استغفار کرنیوالے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص زنا کی تہمت اپنے غلام یا لونڈی کو لگا وے حالانکہ وہ غلام یا لونڈی اس فعل سے
پاک ہون تو اگرچہ دنیا مین مولی پر حد قذف نہ پڑیگی (قیامت کے روز کوڑے مارا جاویگا حد قذف مین عن ہلال بن
یساف قال کنا نزولا فی دار سوید بن مقرن وفینا شیخ فیہ حدۃ ومعہ جاریۃ فلطم وجہہا فما
رایت سویدا اشد غضبا منہ ذالک الیوم قال عجز علیک الا حر وجہہا لقد رایتنا سابع سبعۃ من
ولد مقرن وما لنا الا خادم فلطم اصغرنا وجہہا فامرنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعتقہا ترجمہ ہلال بن
یساف سے روایت ہی ہم سوید بن مقرن کے گہر مین اوترے تہے اور ہمارے ساتہہ ایک بوڑہا تیز مزاج والا تہا اوسکی ایک لونڈی تہی
بوڑہے نے اوسکو طمانچہ مارا تو سوید کو مین نے کبہی نہین دیکہا کہ اتنے غصہ ہوئے ہون جیسے اوس روز غصہ ہوئے اور کہا اب تو
عاجز ہے اسکے تدارک سے سوا اسکے کہ اوسکو آزاد کرے اور تو نے ہم کو دیکہا ہم سات بیٹے تہے مقرن کی اور ہمارے پاس
ایک خادم تہا ہم مین سے جو سب سے چہوٹا تہا اوس نے اوس خادم کے منہ مین طمانچہ مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو آزاد کرنیکا حکم دیا عن معاویۃ بن سوید بن مقرن قال لطمت مولی لنا فدعاہ ابی ودعانی فقال

اقتصر منه فانا معشر بنی مقرن کنا سبعة علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم لیس لنا الا خادم
فلطمها رجل منا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتقوها قالوا انه لیس لنا خادم غیرها
قال فلتخدمهم حتی یستغنوا فاذا استغنوا فلیعتقوها ترجمہ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت
ہی میں نے ایک آزاد کیے ہوئے غلام کو طمانچہ لگایا تو میری باپ نے مجھکو اور اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے کہا تو بدلہ لے (یعنے
تو بھی ایک طمانچہ مار لے حالانکہ وہ غلام تہا ان کی گھر کا) کیونکہ ہم مقرن کی بیٹے میں ہم سات نفر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت میں ورسوا ایک خادم کی اور کوئی خادم نہ تہا ہم میں سے کسینی اوسکو ایک طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوسکو آزاد کر دو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی خادم ہمارے پاس نہیں ہی آپ نے فرمایا
اچھا جبتک یہ لوگ غنی نہوں تب تک یہی خادم خدمت کرے جب غنی ہو جاویں تو اوسکو آزاد کر دیں عن زاذان
قال اتیت ابن عمر وقد اعتق مملوکا له فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما لی فیه من الاجر ما
یسوی هذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لطم مملوکه او ضربه فکفارته ان یعتقه
ترجمہ زاذان سے روایت ہی میں عبد اللہ بن عمر پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تہا تو زمین سے ایک تنکا یا
اور کچھ پھر کہا اسکی آزاد کرنے میں مجھکو اتنا بھی ثواب نہیں ہی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ لگاوے یا مارے تو اوسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کر دے **باب** فی المملوک اذا
نصح غلام لونڈی جب اپنی مالک کی خیر خواہی کریں تو اون کو کتنا ثواب ہی عن عبد الله بن عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیده واحسن عبادة الله فله اجره مرتین ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنی مالک کی اور اچھی طور سے عبادت
کرے اللہ کی تو اوسکو دوہرا ثواب ہے **باب** فیمن خبب مملوکا علی مولاه جو شخص کسی کے غلام کو بہکا دے تو
کتنا بڑا گناہ ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خبب زوجة امرأ او
مملوکه فلیس منا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی جورو یا غلام
لونڈی کو بہکا دے (اور اوسکی خاوند یا مالک سے بگاڑ کر دے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہی (یعنے مسلمانوں کی فرقے میں سے
نہیں ہی اسلیے کہ یہ فعل شیوہ اسلام کے خلاف ہے) **باب** فی الاستیذان اذن مانگ کر اور اجازت لیکر
کسی کی مکان میں جانا چاہیے عن انس بن مالک ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی الله علیه وسلم
فقام الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بمشقص او مشاقص فقال کانی انظر الی رسول الله صلی الله علیه
وسلم یختله لیطعنه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص نے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی
حجری میں آپ ایک تیر لیکر اوٹھے گویا میں آپکو دیکھ رہا ہوں تاکہ ماریں اوسکو غفلت میں (جو شخص کسیکی گھر میں بغیر اجازت

کے جہانکنے اوسکی بہی سند ہے عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اطلع فی دار
قوم بغیر اذنہم ففقئوا عینہ فقد ہدرت عینہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے گہر مین جہانکے بغیر اوسکی اجازت کے پہر وہ اوسکی آنکھ پہوڑ دے تو اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا
عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل البصر فلا اذن ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اندر نگاہ پڑگئی تو پہر اذن کی کیا حاجت ہی یعنی اذن لینا اندر جانے
سے پہلے چاہیے جب اندر چلا گیا یا دیکھنے لگا تو پہر اذن لینا بے فائدہ ہے عن کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن
امیۃ بعثہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبن وجدایۃ وضغابیس والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
باعلی مکۃ فدخلت ولم اسلم فقال ارجع فقل السلام علیکم وذلک بعد ما اسلم صفوان بن
امیۃ ترجمہ کلدہ بن حنبل سے روایت ہی کہ صفوان بن امیہ نے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا
دودہ اور ہرن اور ککڑیان دیکر اور آپ مکے کے بلندی مین تہے وہ گیا اور سلام نہین کیا آپ نے فرمایا لوٹ جا اور کہہ
السلام علیکم اور یہ نقل بعد اسلام لانے صفوان کے تہے عن رجل من بنی عامر انہ استاذن علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہو فی بیت فقال الج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخادمہ اخرج الی ہذا فعلمہ الاستیذان
فقل لہ قل السلام علیکم ادخل فسمعہ الرجل فقال السلام علیکم ادخل فاذن لہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فدخل ترجمہ ایک شخص بنی عامر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر پر آیا اور اوس نے اذن مانگا
اندر آنے کا تو کہنے لگا کیا مین گہسون آپ نے اپنے خادم سے فرمایا جا اور اوسکو اذن لینا سکہا دے کہ یون کہے السلام علیکم
کیا مین اندر آؤن پہر اوس شخص نے سن لیا اوس نے کہا السلام علیکم کیا مین اندر آؤن آپ نے اجازت دی اوسکو اندر
آنے کی عن ہزیل قال جاء رجل قال عثمان سعد فوقف علی باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاذن
فقام علی الباب قال عثمان مستقبل الباب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا عنک او
ہکذا فانما الاستیذان من النظر ترجمہ ہزیل سے روایت ہی ایک شخص آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس (عثمان کی روایت مین ہی کہ وہ سعد بن ابی وقاص تہے) تو آپ کے دروازے پر کہڑے ہوئے
اجازت مانگنے کو لیکن منہ دروازے کی طرف تہا (یعنی اندر سارا گہر دکہلائی دیتا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے فرمایا اسطرح کہڑا ہو کیونکہ اجازت لینا اسی واسطے لازم ہے کہ بیگانہ گہر کے لوگون پر نظر نہ پڑے (شاید وہ
بے ستر ہون) اور جب ایسے جاکر کہڑے ہوئے کہ گہر کے اندر سب دکہلائی دینے لگا تو پہر اجازت لینے سے کیا فائدہ باب
کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستیذان آدمی کتنی بار سلام کرے اجازت لینے مین عن ابی سعید الخدری قال کنت
جالسا فی مجلس من مجالس الانصار فجاء ابو موسی فزعا فقلنا لہ ما افزعک قال امرنی عمر ان اتیہ

فاتيته فاستاذنت ثلثا فلم يوذن لي فرجعت فقال ما منعك ان تاتيني فقلت قد جئت

فاستاذنت ثلثا فلم يوذن لي وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا استاذن احدكم ثلثا فلم يوذن

له فليرجع قال لتاتيني على هذا بالبينة قال فقال ابو سعيد لا يقوم معك الا اصغر القوم

قال فقام ابو سعيد معه فشهد له ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے مین انصار کے ساتہہ ایک مجلس

مین بیٹہا تہا اتنے مین ابو موسیٰ گہبراتی ہوئی آئے ہم نے کہا کیون کیون کیا ہوا انہون نے کہا مجھے عمر رضنے بلا

بہیجا مین گیا تین بار ان سے اذن مانگا اندر آنیکا لیکن کچھ جواب نہ ملا تو مین لوٹ گیا انہون نے پہر کہا تم کیون

اندر نہ آئے مین نے کہا مین آیا اور تین بار اذن مانگا لیکن جواب نہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب تم مین سے کوئی تین بار اذن مانگے پہر اسکو اذن نہ ملے تو وہ لوٹ جاوے عمر نے کہا تم اسبات پر کوئی گواہ لاؤ

(یعنی کسی صحابی کو پیدا کرو جس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو) ابو سعید نے کہا تمہارے ساتہہ

وہ شخص جاویگا جو سب مجلس کے لوگون مین چہوٹا ہے پہر ابو سعید ابو موسیٰ کے ساتہہ گئی اور گواہی دی **ف** کہ مین

نے بہی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے - یہہ فعل حضرت عمر کا محمول ہے احتیاط اور تاکید اور تنبیہ پر

تاکہ لوگ حدیث کی روایت مین احتیاط کرین اور جو جہوٹے ہون وہ عمداً غلط روایت کرنا چہوڑ دین اس خیال سے

کہ دوسرا گواہ نہ ملیگا تو سزا ہوگی اس سے یہہ غرض نہین ہے کہ ایک شخص عادل کی روایت حدیث مین معتبر نہین ہے

کیونکہ خود حضرت عمرؓ نے کئی مقامون مین ایک شخص کی روایت قبول کی ہے جیسی حمل بن مالک کی جنین کی

دیت مین اور عبد الرحمن بن عوف کی جزیہ مین - ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان متعصب مقلدین

پر جنکے سامنے حدیث بیان کیجاتی ہے وہ کہتے ہین کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو فلان مجتہد کو معلوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت عمر

ایسے شخص پر بہت سی حدیثین پوشیدہ تہین اور انکو معلوم نہ تہین پہر اور مجتہد یا عالم کا کیا ذکر ہے عن ابی موسیٰ

انه اتى عمر فاستاذن ثلثا فقال يستاذن ابو موسى يستاذن الاشعري يستاذن عبد الله بن قيس فلم

يؤذن له فرجع فبعث اليه عمر ما ردك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذن احدكم

ثلثا فان اذن له والا فليرجع قال ائتني ببينة على هذا فذهب ثم رجع فقال هذا ابي فقال ابي

يا عمر لا تكن عذابا على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر لا اكون عذابا على اصحاب رسول

الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے وہ حضرت عمر رضہ پاس آئے اور تین بار اجازت مانگی اندر

آنے کی اس طرح سے کہ ایکبار کہا اذن چاہتا ہے ابو موسیٰ پہر کہا اذن چاہتا ہے اشعری پہر کہا اذن چاہتا ہے عبد اللہ

بن قیس (پہلے ابو موسیٰ نے اپنی کنیت جو مشہور تہی بیان کی پہر نسبت بیان کی پہر نام بیان کیا تاکہ حضرت عمرؓ نے

پہچان لین) اذن نہ ملا تو پہر گئے تب حضرت عمر نے کہا جب وہ آئے تو کہا تم کیون لوٹ گئی تہی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لئے تو یا اذن مانگی پہر کوئی تم مین سے تین بار تب پہر اگر اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ پہر جاوے ورنہ لازم ہے کہ جا و حضرت عمر نے کہا
اس بات پہ گواہ لاؤ وہ لوٹ گئے اور ابی بن کعب کو لیکر آئے ابوموسی نے کہا یا ابی گواہ مین رشا یہ یا ابو سعید کی گواہی کے بعد بہی
ابی نے کہا اے عمر مت تکلیف دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت عمر نے کہا مین ہرگز نہین تکلیف دونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو عن عبید بن عمیر ان ابا موسی استاذن علی عمر بہذہ القصۃ
قال فیہ فانطلق بابی سعید فشہد لہ فقال اخفی علی ہذا من امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الہانی الصفق بالاسواق ولکن تسلم ما شئت ولا تستاذن ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے ابوموسی
نے اذن مانگا حضرت عمر سے پہر یہی قصہ بیان کیا یہانتک کہ ابوموسی ابو سعید کو لیکر آئے انہون نے گواہی دی تب حضرت عمر
نے کہا کیا یہ حدیث مجہسے پوشیدہ رہ گئی غافل کر دیا مجہکو بازارون کی خرید و فروخت نے اب تم سلام کیا کرو جتنی مرتبہ
چاہو اور اذن لینے کی ضرورت نہین (یہ حضرت عمر نے ابوموسی کو خوش کرنیکے لیے کہا کہ آئندہ سے تم بلا تکلف سلام کرکے
چلے آیا کرو تمہارے واسطے اجازت لینے کی ضرورت نہین ہے) عن ابی بردۃ عن ابیہ بہذہ القصۃ قال فقال عمر
لابی موسی انی لم اتہمک ولکن الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید ترجمہ ابوبردہ نے
ابوموسی سے ایسا ہی روایت کیا اس مین یہہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوموسی سے کہا مین نے تم کو جہوٹا نہین سمجہا مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا ایک سخت امر ہے (یعنے بڑی احتیاط اور ہوشیاری حدیث کی روایت مین لازم ہے ایسا نہو
کہ بہول چوک ہو جاوے یا نافہمی سے الفاظ بدلنے مین مطلب کچہہ کا کچہہ ہو جاوے) دوسری روایت مین ہے فقال عمر
لابی موسی اما انی لم اتہمک ولکن خشیت ان یتقول الناس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
عمر نے ابوموسی سے کہا مین نے تم کو جہوٹا نہین سمجہا لیکن مین ڈر گیا ایسا نہو کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باتین
گڑہنے لگین (یعنی حدیث کی روایت مین احتیاط چہوڑ دین) عن قیس بن سعد قال زارنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی منزلنا فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ قال فرد سعد ردا خفیا فقال قیس فقلت
الا تاذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذرہ یکثر علینا من السلام فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ ثم رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبعہ سعد فقال
یا رسول اللہ انی کنت اسمع تسلیمک وارد علیک ردا خفیا لتکثر علینا من السلام قال فانصرف
معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر لہ سعد بغسل فاغتسل ثم ناولہ ملحفۃ مصبوغۃ بزعفران
او ورس فاشتمل بہا ثم رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وہو یقول اللہم اجعل صلوتک
ورحمتک علی آل سعد بن عبادۃ قال ثم اصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الطعام فلما اراد
الانصراف قرب لہ سعد حمارا قد وطا علیہ بقطیفۃ فرکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سعد

یا قیس اصحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قیس فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارکب فابیت ثم قال اما ان ترکب واما ان تنصرف قال فانصرفت ترجمہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ملاقات کو ہمارے گھر مین تو آپ نے رباہر ٹہرکر) فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس نے کہا کیون تم اجازت نہین دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنی

کی سعد نے کہا ذرا صبر کر آپ زیادہ تر سلام کرین گے ہم لوگون پر یعنی اگر پہلی ہی مرتبہ مین اسکو بلا لیونگا تو دوبارہ

اور سہ بارہ سلام کی نوبت نہ آویگی حالانکہ آپ کے ہر ایک سلام مین امید ہے ہمکو بڑی برکت اور رحمت اور صحت اور سلامتی

کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا پہر آپ نے فرمایا السلام

علیکم ورحمۃ اللہ بعد اسکے آپ لوٹ چلے اور سعد آپکے پیچھے نکلے سعد نے کہا یارسول اللہ مین آپ کے سلام کو سنتا تہا

لیکن آہستہ سے جواب دیتا تہا اس آرزو سے کہ آپ زیادہ سلام کرین ہم لوگون پر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے

ساتہہ لوٹ آئے سعد نے ایک چادر آپکو دی جو زعفران یا ورس مین رنگی ہوئی تہی آپ نے اسکو لپیٹ لیا بعد اسکے

دونو ہاتہہ اوٹہاکر فرمایا یا اللہ اپنی برکت اور رحمت نازل کر سعد بن عبادہ کی اولاد پر پہر آپ نے کہانا کہایا جب لوٹنے

کا قصد کیا تو سعد سواری کے لیے ایک گدہا لائے جسپر چادر پڑی ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر سوار ہوئے

سعد نے کہا اے قیس ساتہہ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیس کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے

فرمایا سوار ہوجا مین نے انکار کیا آپ نے فرمایا تو سوار ہو نہین جا مین لوٹ آیا عن عبد اللہ بن بسر قال کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجہہ ولکن من رکنہ

الایمن او الایسر ویقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن علیہا یومئذ

ستور ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازے

کیطرف منہ کرکے کہڑے نہ ہوتے بلکہ داہنے یا بائین چوکہٹ کیطرف کہڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم کیونکہ

اون دنون دروازون پر پردے نہ تہے عن جابر انہ ذہب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین ابیہ فدققت

الباب فقال من ہذا فقلت انا قال انا انا کانہ کرہہ ترجمہ جابر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس گیا اپنے باپ کے قرضے کی گفتگو کرنے کو تو مین نے دروازہ ٹہونکا آپ نے پوچہا کون ہے مین نے کہا مین ہون

آپ نے فرمایا مین تو مین بہی ہون اور آپ نے اسکو برا جانا اسلیے کہ مین کہنا بے فائدہ ہے جیسے ہندوستان کا قاعدہ ہے

وہ تو پوچہتا ہے کہ تو کون ہے اسکے جواب مین اپنا نام و نشان بیان کرنا چاہیے تاکہ اشتباہ رفع ہو اور مین کہنے سے تو ویسا ہی

ابہام رہتا ہے) عن نافع بن عبد الحارث قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی

دخلت حائطا فقال لی امسک الباب فضرب الباب فقلت من ہذا وساق الحدیث ترجمہ نافع بن عبد الحارث

سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک باغ مین گیا آپ نے فرمایا اسکا دروازہ بند کیے رہنا
ایک شخص نے دروازہ باہر سے ٹھونکا مین نے پوچھا کون ہی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب فی الرجل یدعی**
ایکون ذلک اذنہ جب کوئی شخص بلایا ہوا چلا جاوے تو اوسکو اذن لینے کی حاجت ہی یا نہین **عن ابی ہریرۃ ان النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایک آدمی کو کسی کے بلانے کے لیے بھیجے تو وہی اوسکا اذن ہی پھر جب اوسکے ساتھ جاتا
ہو تو دوبارہ اذن لینے کی ضرورت نہین مگر یہ جب ہی کہ مکان قریب ہو اور وہ مکان مردانہ ہو ورنہ پھر اذن لینا
اعلام کے واسطے بہتر ہے **عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم**
فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کوئی بلایا جاوے آدمی بھیجکر اور وہ اوسکے ساتھ آوے تو اذن لینے کی حاجت نہین بیہقی نے
کہا یہ جب ہی کہ اوسکے گھر مین اوسکی عورت نہ ہو ورنہ اذن لینا چاہیے **باب فی الاستیذان فی العورات**
الثلث کلام اللہ مین تین وقت جو اذن لینے کا حکم آیا ہے اوسکے موافق اب عمل کرنا ضرور ہی یا نہین **عن ابن**
عباس یقول لم یؤمن بہا اکثر الناس آیۃ الاذن وانی لآمر جاریتی ہذہ تستاذن علی
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی آیت استیذان پر اکثر لوگون نے عمل نہین کیا مگر مین نے تو اپنے اس لونڈی کو بھی
حکم دیدیا ہے کہ میرے پاس اذن لیکر آوے **عن عکرمۃ ان نفرا من اہل العراق قالوا یا ابن عباس**
کیف تری ہذہ الآیۃ التی امرنا فیہا بما امرنا ولم یعمل بہا احد قول اللہ تعالی یا ایہا
الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات
من قبل صلوۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ ومن بعد صلوۃ العشاء ثلث
عورات لکم لیس علیکم ولا علیہم جناح بعدہن طوافون علیکم بعضکم علی بعض واللہ
علیم حکیم قال ابن عباس ان اللہ حلیم رحیم بالمؤمنین یحب الستر وکان الناس لیس
لبیوتہم ستور ولا حجال فربما دخل الخادم او الولد او یتیمۃ الرجل والرجل علی اہلہ
فامرہم اللہ بالاستیذان فی تلک العورات فجاءہم اللہ بالستور والخیر فلم ار احدا یعمل بذلک
بعد **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی چند لوگون نے جو عراق کے رہنے والے تھے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے ہو اس آیت
کے باب مین جسمین ہمکو حکم ہوا جو حکم ہوا لیکن اوسپر کسی نے عمل نہین کیا یعنے یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین
اخیر تک یعنے ایمان والو چاہیے کہ اذن لیکر آوین تمہارے پاس تمہارے غلام لونڈیان اور جو لڑکے کہ سیانے ہین لیکن ابھی
جوان نہین ہوئے تین بار فجر کی نماز سے پہلے اور جب دوپہر کو تم کپڑے اوتارتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد یہ تین وقت ہین

جن مین ستر کہلنے کا خیال ہوتا ہے اور ان کے سوا اور وقتون مین کچہہ گناہ نہین تمپر اور نہ اونپر کہ ایک دوسری پاس جاوین
اور اللہ خوب جانتا ہے حکمتوالا ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ رحیم اور حلیم ہے مومنین کے ساتہہ اور دوست رکہتا ہے
پردہ پوشی کو جب یہ آیت اوتری اوس وقت مین لوگون کے گہرون مین نہ پردی تہے نہ سہریان تہین تو اکثر خدمتگار
یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت مین چلا آتا کہ آدمی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہوتا اسلیے اللہ نے حکم دیا اونکو اذن لینے کا ان وقتون
مین پہر بعد اسکی اللہ نے اپنی فضل سے پردی دیے اور سبہی کچہہ عنایت فرمایا اوسوقت سے مین نے کسیکو اس آیت پر عمل کرتے
نہین دیکہا **باب** افشاء السلام آپسمین ایک دوسرے کو ملاقات کیوقت سلام کرنا **عن** ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لا تدخلوا الجنة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا
حتی تحابوا افلا ادلکم علی امر اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بینکم **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکی قبضہ مین میری جان ہے تم جنت مین نہ جاؤگے جبتک
ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا پورا نہ ہوگا جبتک آپس مین ایکدوسری سے محبت نہ رکہو کیا مین تمکو ایسا امر نہ بتادون جب
تم اوسکو کرو تو آپسمین محبت ہو جاوے السلام علیکم ایکدوسری کو دل کہولکر کیا کرو یعنے پکار پکار کر مسلمانون کا یہی طریقہ
ہے کہ جب ایکدوسری سے ملین سلام علیکم کرین چاہے چہوٹا ہو یا بڑا پہر بڑا بہی کتنا ہی درجہ کا ہو یہ نہین کہ اس زمانے کیطرح
بڑے بڑے دنیا دارون کو جہک کر زمین دوز آداب یا بندگی بجالاوین یہ کفار کا طریقہ ہے اسلام کے شیوے کے خلاف ہے
عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام
وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچہا اسلام کا کونسا طریقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا کہانا کہلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اوس سے جان پہچان
ہو یا نہ ہو **باب** کیف السلام سلام کیونکر کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی النبی صلی الله
علیه وسلم فقال السلام علیکم فرد علیه ثم جلس فقال النبی صلی الله علیه وسلم عشر ثم جاء اخر
فقال السلام علیکم ورحمة الله فرد علیه فجلس فقال عشرون ثم جاء اخر فقال السلام علیکم ورحمة الله
وبرکاته فرد علیه فجلس فقال ثلاثون **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور عرض کیا السلام علیکم آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اوسکو دس نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا
اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اسکو بیس نیکیان ملین پہر ایک اور
شخص آیا اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین **عن**
معاذ بن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه زاد ثم اتی اخر فقال السلام علیکم ورحمة الله و
برکاته ومغفرته فقال اربعون قال هکذا تکون الفضائل **ترجمہ** اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر اور

ایک شخص آیا اور اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپ نے فرمایا اسکو چالیس نیکیاں ملیں اور اسی طرح نیکیاں
بڑھتی جاوینگی **باب** فی فضل من بدء بالسلام جو شخص پہلے سلام کرے اوسکو کتنا ثواب ہے **عن** ابی امامۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ تعالیٰ من بدأهم بالسلام **ترجمہ** ابو امامہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رحمت سے وہ بہت زیادہ نزدیک ہے جو پہلے سلام کرے **باب**
من اولی بالسلام پہلے کسکو سلام کرنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم
الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑا جماعت بہت سے پر دوسری روایت میں اتنا
زیادہ ہے یسلم الراکب علی الماشی سوار پیدل کو سلام کرے **باب** فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ یسلم
علیہ ایک شخص جب دوسرے شخص سے جدا ہو کر پھر ملے تو سلام کرے (اگرچہ ایک لمحہ جدائی ہوئی ہو) **عن** ابی ھریرۃ قال
اذا لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینھما شجرۃ او جدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بھائی
سے ملے تو اوسپر سلام کرے اگر دونو کے بیچ میں ایک درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جاوے پھر ملیں تو پھر سلام کریں **عن**
عمر انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی مشربۃ لہ فقال السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیکم
ایدخل عمر **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ ایک حجرے میں تھے انہوں نے کہا
السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیکم کیا عمر اندر آوے **باب** فی السلام علی الصبیان لڑکوں کو سلام کرنیکا
بیان **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غلمان یلعبون فسلم علیھم **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں پر سے گزرے جو کھیل رہے تھے آپ نے اون پر سلام کیا **عن** انس قال انتھی
الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا غلام فی الغلمان فسلم علینا ثم اخذ بیدی فارسلنی برسالۃ
وقعد فی ظل جدار او قال الی جدار حتی رجعت الیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک لڑکا تھا لڑکوں میں آپ نے ہم پر سلام کیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور کسی کام پر مجھکو بھیجا آپ دیوار
کے سایے میں بیٹھ رہے میرے آنے تک **باب** فی السلام علی النساء عورتوں پر سلام کرنیکا بیان **عن** اسماء
بنت یزید مر علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فسلم علینا **ترجمہ** اسما بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں پاس آئے تو ہمپر سلام کیا **باب** فی السلام علی اھل الذمۃ کافروں کو کیونکر سلام کرے
عن سھیل بن ابی صالح قال خرجت مع ابی الی الشام فجعلوا یمرون بصوامع فیھا نصاری فیسلمون
علیھم فقال ابی لا تبدؤھم بالسلام فان ابا ھریرۃ حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا تبدأوهم بالسلام واذا لقيتموهم في الطريق فاضطروهم الى اضيق الطريق ترجمہ سہیل بن
ابی صالح سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ شام کو گیا لوگ گزرنے لگے نصاری کے گرجون پر اور اون پر سلام کرنے
تو میری باپ نے کہا مت سلام کرو پہلے اون پر کیونکہ ابو ہریرہ نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ نے فرمایا مت کرو سلام پہلے یہود اور نصاری کو اور جب ملو تم اون سے رستون میں تو لاچار کر دو انکو تنگ رستے
کی طرف (یعنی بیچا بیچ رستے میں سے ہٹا کر ایک کونے میں کر دو اسمین اشارہ ہے کہ وہ سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں) عن عبد اللہ
بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدہم فانما یقول السام
علیکم فقولوا وعلیکم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم
میں سے کسیکو سلام کرتے ہیں تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم کہتے ہیں یعنے موت پڑے تم پر تو تم اوسکے جواب میں وعلیکم
کہا کرو یعنی تمہارے ہی اوپر موت پڑے عن انس ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان اہل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیہم قال قولوا وعلیکم ترجمہ انس سے روایت ہے
صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب (یہود اور نصاری) ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر
جواب دین آپ نے فرمایا وعلیکم کہو باب فی السلام اذا قام من المجلس جب رخصت ہونے لگے تو سلام علیک کرے
عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتہى احدکم الی المجلس فلیسلم فاذا
اراد ان یقوم فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جاوے تو سلام علیکم کہے۔ پھر جب اوٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ
پہلا سلام کچھ اخیر کے سلام سے زیادہ ضروری نہین ہے (یعنی جیسے آتے وقت سلام کرنا ضروری ویسے ہی جاتے وقت
بھی سلام کرنا ضرور ہے) باب کراہیة ان یقول علیک السلام علیک السلام کہنا مکروہ ہے (یعنی شروع میں
سلام کرنے میں علیک السلام یا سلام علیک بتقدیم سلام نہ علیک السلام البتہ جواب میں علیک السلام کہہ سکتا ہے) عن ابی جری
الہجیمی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت علیک السلام یا رسول اللہ قال لا تقل
علیک السلام فان علیک السلام تحیة الموتی ترجمہ ابو جری ہجیمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے (یعنے مردوں سے
خطاب کرتے ہیں تو یون کہتے ہیں یا مردے کی روح دوسری روح کی وجہ سے جب ملتی ہے تو یون کہتی ہے علیک السلام
واللہ اعلم) باب ما جاء فی رد واحد عن الجماعة ایک آدمی جماعت میں سے سلام کا جواب دیدے کافی ہے عن
علی بن ابی طالب قال ابو داود رفعہ الحسن بن علی قال یجزئ عن الجماعة اذا مروا ان یسلم
احدہم ویجزئ عن الجلوس ان یرد احدہم ترجمہ حضرت علی نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جماعت

بن علی کی روایت مین ہی فرمایا جب جماعت کسی مقام پر گزرے اور اوس مین سے ایک شخص سلام کرے تو سب کیطرف
سے کافی ہوگا اور جب ایک جماعت بیٹھی ہو اور اوس مین سے ایک شخص سلام کا جواب دیوے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا

باب فی المصافحۃ مصافحہ کا بیان **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملین اور مصافحہ کرین اور اللہ کی تعریف کرین اور اوس سے مغفرت چاہین تو
اونکی مغفرت ہوگی **ف** مصافحہ مسنون ہے ملاقات کیوقت سلام کے بعد اور نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی اصل
شریعت مین نہین ہے بلکہ بعضون نے اوسکو بدعت مذمومہ لکہا ہے **عن** البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یفترقا ترجمہ براء سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایکدوسرے سے ملین اور مصافحہ کرین تو اون کے گناہ بخشدیجاتے ہین
جدا ہونیسے پہلے **عن** انس بن مالک قال لما جاء اہل الیمن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد
جاءکم اہل الیمن وہم اول من جاء بالمصافحۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب یمن کے لوگ آئے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے یہہ وہ لوگ ہین جنہون نے سب سے پہلے مصافحہ
شروع کیا **عن** رجل من عنزۃ انہ قال لابی ذر حیث سیر من الشام انی ارید ان اسالک عن حدیث
من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخبرک بہ الا ان یکون سرا قلت انہ لیس بسر
ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا لقیتموہ قال ما لقیتہ قط الا صافحنی
وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اہلی فلما جئت اخبرت انہ ارسل الی فاتیتہ وہو علی سریرہ
فالتزمنی فکانت تلک اجود واجود ترجمہ ایک شخص نے ابوذر سے پوچھا جب شام سے چلے گئے کہ مین تم سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پوچھتا ہون ابوذر نے کہا مین بتا دونگا مگر جب کوئی راز ہو تو نہ بتاؤن گا
اوس شخص نے کہا نہین راز نہین ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کیوقت تم سے مصافحہ کرتے تھے ابوذر نے
کہا مین نے جب کبھی آپ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا ایک روز آپ نے مجھے بلا بھیجا مین گھر مین نہ تہا جب
آیا تو مجھے خبر ہوئی مین آپ پاس گیا آپ تخت پر تھے آپ نے مجھے چمٹا لیا یہہ بہت عمدہ تہا بہت عمدہ **ف** معانقہ بھی مسنون
ہے مگر اوس شخص کے ساتھہ جو سفر سے آوے اور عیدین مین معانقہ کرنے کی شرع شریف سے کوئی اصل نہین ہے **باب**
فی القیام تعظیم کیواسطے کھڑے ہوجانا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری ان اہل قریظۃ لما نزلوا علی حکم
سعد ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار اقمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا
الی سیدکم او الی خیرکم فجاء حتی قعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے

قریظہ کے لوگ جب سعد بن معاذ کی فیصلہ پر اپنے قلعے سے اتر آئے تو رسول اللہ صلعم نے اونکو بلا بہیجا وہ ایک گدہے پر سوار ہوکر آئے رسول اللہ صلعم نے صحابہ سے
فرمایا کہڑے ہوجاؤ اپنے سردار کے لیے یا اوس شخص کے لیے جو بہتر ہے تم مین پہر سعد آئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے **ف** اس حدیث سے بعضون نے کہڑے ہوجانا عالم یا رئیس کی تعظیم کے لیے جائز کیا ہے اور بعضون نے
اوسکو مکروہ کہا ہے بدلیل اور احادیث کے اور جواب دیا ہے اس حدیث سے کہ یہان امر قیام تعظیم کے لیے نہ تہا بلکہ
اسوجہ سے تہا کہ سعد بیمار تہے اون کے اوتارنے کے لیے لوگون کو جانے کا حکم فرمایا واللہ اعلم دوسری روایت مین یون
ہے فلما کان قریبا من المسجد قال للانصار قوموا الی سیدکم یعنی جب سعد قریب مسجد کے پہونچے تو آپ
نے انصار سے فرمایا کہڑے ہو اپنے سردار کے لیے **عن** ام المومنین عائشۃ انہا قالت ما رایت احدا کان
اشبہ سمتا ودلا وقال الحسن ھدیا وحدیثا وکلاما ولم یذکر الحسن السمت والھدی والدل
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ رض کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا
واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ
فی مجلسہا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مین نے کسیکو چال چلن اور بات چیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے مشابہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ نہین دیکہا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتین
تو آپ کہڑے ہوجاتے اور اونکا ہاتہ پکڑ کے شفقت سے اون کو پیار کرتے اور اپنی جگہہ بٹہلاتے اسی طرح جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض کے پاس جاتے تو وہ کہڑی ہوجاتین اور محبت سے آپ کو پیار کرتین اور اپنی جگہہ بٹہلاتین **باب**
فی قبلۃ الرجل ولدہ آدمی اپنے بچے کو پیار کرے **عن** ابی ھریرۃ ان الاقرع بن حابس ابصر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وھو یقبل حسینا فقال ان لی عشرۃ من الولد ما فعلت ھذا بواحد منھم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم لا یرحم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے اقرع بن حابس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ جو پیار کر رہے تہے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو تو کہا میرے دس بچے ہین مین نے
اون مین سے کسیکو پیار نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم نکرے اوس پر رحم نہ ہوگا **عن**
عروۃ ان عائشۃ قالت ثم قال تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابشری یا عائشۃ فان اللہ
قد انزل عذرک وقرا علیہا القران فقال ابوای قومی فقبلی راس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت احمد اللہ عز وجل لا ایاکما **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا اور بیان کیا قصہ افک کا
جیسا دوسری کتابون مین تفصیل مذکور ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہوجا اے عائشہ اللہ جل جلالہ نے تیرا حال
کلام اللہ مین بیان فرمایا اور آپ نے وہ آیتین پڑہ کر سنائین اوسوقت میرے مان باپ نے کہا اوٹہہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر کو چوم مین نے کہا مین تو خدا کا شکر کرتی ہون نہ تمہارا کیونکہ تم کو بہی شبہہ ہوگیا تہا اور تم نے میری طرفداری کچہ نہ کی یہانتک کہ اللہ جل جلالہ

نی میری عصمت اور پاکدامنی بیان فرمائی پس دمیکا شکر مین کرون گی ۔ **باب** فی قبلة ما بین العینین
دونو آنکھون کے بیچ مین بوسہ دینا **عن** الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ
وقبل ما بین عینیہ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا جعفر بن ابی طالب سے جب
وہ ملک حبشہ سے آئے اور بوسہ دیا اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین ۔ **باب** فی قبلة الخد گال پر بوسہ دینا
عن ایاس بن دغفل قال رایت ابا نضرة قبل خد الحسن رضی اللہ عنہ **ترجمہ** ایاس بن دغفل سے
روایت ہے مین نے ابو نضرہ کو دیکھا انہون نے امام حسن رض کے گال پر بوسہ دیا **عن** البراء قال دخلت مع ابی بکر
اول ما قدم المدینة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابتها حمی فاتاها ابو بکر فقال لها
کیف انت یا بنیة وقبل خدها **ترجمہ** براء سے روایت ہے مین ابو بکر صدیق کے ساتھ آیا جب وہ پہلے پہل مدینے
مین آئے دیکھا تو اون کی صاحبزادی عائشہ ام المؤمنین لیٹی ہوئی ہین اور اون کو بخار چڑھ آیا ہے تو ابو بکر اون کے پاس آئے
اور پوچھا کیسی ہے بیٹیا اور بوسہ دیا اون کے گال پر ۔ **باب** فی قبلة الید ہاتھ پر بوسہ دینا **عن** عبد اللہ بن
عمر و ذکر قصة قال فدنونا یعنی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا یدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت
ہے ایک قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم نزدیک گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا آپ کے ہاتھ پر **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم متقی اور پرہیزگار جو درحقیقت وارث رسول ہے اوسکے ہاتھ کا بوسہ دینا تعظیما درست ہے
باب فی قبلة الجسد اور کسی مقام پر جسم مین بوسہ دینا **عن** اسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما
هو یحدث القوم وکان فیه مزاح بینا یضحکهم فطعنه النبی صلی اللہ علیه وسلم فی خاصرته بعود
فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ علیه
وسلم عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یا رسول اللہ **ترجمہ**
اسید بن حضیر سے روایت ہے جو ایک شخص تھے انصار مین سے وہ لوگون سے باتین کر رہے تھے اور دل لگی کر کے لوگون کو ہنساتے
تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کونچہ دیا لکڑی سے اون کی کوکھ مین اسید نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اسکا
بدلہ دیجیے آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لیلے اسید نے کہا آپ قمیص پہنے ہین مین ننگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
قمیص اوٹھایا تو اسید چمٹ گیا آپ سے اور بوسہ دینے لگا آپ کے پہلو پر اور عرض کیا میرا مقصد یہی تھا یا رسول اللہ
عن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل
ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجله وانتظر المنذر الاشج حتی اتی عیبته فلبس ثوبیه ثم اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له ان فیک خلتین یحبهما اللہ الحلم والاناة قال یا رسول اللہ
انا اتخلق بهما ام اللہ جبلنی علیهما قال بل اللہ جبلک علیهما قال الحمد للہ الذی جبلنی علی خلتین

یحبہما اللہ ورسولہ ترجمہ زارع سے روایت ہے وہ عبد القیس کے ایلچیوں مین تہا کہ جب ہم مدینے مین آئے تو اپنے اونٹون
سے جلدی جلدی اوترکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتہہ چومنے لگے اور پاؤن اور منذر اشج نے انتظار کیا یہانتک کہ اپنی گٹھری
سے دو کپڑے نکالکر پہنے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تب آپ نے فرمایا اے منذر تجہہ مین دو خصلتین ہین جنکو
اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایک تو حلم دوسری اناۃ یعنی تسکین اور تشفی اور متانت سمجہہ بوجہہکر دیر مین کام کرنا جلدی
اور گہبراہٹ کسی کام مین نہ کرنا منذر نے کہا یا رسول اللہ یہ دو خصلتین جو مجہہ مین ہین ان کو مین نے اختیار کیا ہے
یا اللہ نے مجہہ مین پیدائش سے یہہ خصلتین رکہین ہین منذر نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اوس نے مجہہ مین دو خصلتین ایسے
پیدا کین جنکو اللہ اور اوسکا رسول پسند کرتا ہے **باب** فی الرجل یقول جعلنی اللہ فداك کوئی شخص دوسرے
سے کہے اللہ مجہہ کو تجہہ پر فدا کرے تو کیسا ہے **عن** ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر فقلت
لبیك وسعدیك یا رسول اللہ وانا فداك ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجہکو پکارا اے ابا ذر مین نے کہا حاضر اور مستعد ہون آپکی خدمت مین یا رسول اللہ اور فدا ہون آپ پر **باب**
فی الرجل یقول انعم اللہ بك عینا ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ جل جلالہ تمہاری آنکہہ ٹہنڈی کرے **عن**
عمران بن حصین قال کنا نقول فی الجاہلیۃ انعم اللہ بك عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام
نہینا عن ذلك قال عبد الرزاق قال معمر یکرہ ان یقول الرجل انعم اللہ بك عینا ولا بأس
ان یقول انعم اللہ عینك ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے مین یون کہا کرتے تہے
انعم اللہ بك عینا وانعم صباحا یعنی اللہ تمہاری آنکہہ ٹہنڈی رکہے یا خوش ہو صبح کو جب دین اسلام آیا تو اس سے ممانعت
ہوئی عبد الرزاق نے کہا معمر نے کہا یہ کہنا مکروہ ہے انعم اللہ بك عینا کیونکہ اسمین یہہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ
کی آنکہہ ٹہنڈی ہے تیری وجہہ سے اگرچہ اصل مطلب یہی ہے کہ تیری آنکہہ ٹہنڈی رہے یا یہ طریقہ جاہلیت کا ہے اور یون
کہنے مین کچہہ قباحت نہین ہے انعم اللہ عینیك ٹہنڈی کرے اللہ تعالی تیری دونون آنکہین **باب** الرجل یقول
للرجل حفظك اللہ ایک شخص دوسرے سے یون کہے اللہ جل جلالہ تجہکو محفوظ رکہے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان فی سفر لہ فعطشوا فانطلق سرعان الناس فلزمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلك اللیلۃ
فقال حفظك اللہ بما حفظت بہ نبیہ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے
لوگون کو پیاس لگی وہ سب جلدی جلدی چلے گئے اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اوس رات کو تو آپنے فرمایا اللہ
جل جلالہ تیری حفاظت کرے جیسے تو نے اوسکے نبی کی حفاظت کی ہے **باب** الرجل یقوم للرجل یعظمہ
ایک شخص دوسرے شخص کے تعظیم کو کہڑا ہو جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی مجلز قال خرج معاویۃ علی ابن الزبیر
وابن عامر فقام ابن عامر وجلس ابن الزبیر فقال معاویۃ لابن عامر اجلس فانی سمعت رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم یقول من احب ان یمثل له الرجال قیاما فلیتبوأ مقعده من النار ترجمه ابو مجلز سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نکلے عبد الله بن الزبیر اور ابن عامر پر تو ابن عامر کھڑے ہوگئے اور عبد الله بن الزبیر بیٹھے رہے معاویہ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جا کیونکہ میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اوسکے لیے کھڑے رہیں تو وہ بنا لیوے اپنا ٹھکانا جہنم میں **ف** اس حدیث سے قیام تعظیمی کے علما اور فضلا کی لیے ممانعت نہیں نکلتی بلکہ اس حدیث کا مقصود یہہ ہے کہ جس شخص کی نظر میں غرور اور نخوت ہوا اور وہ یہہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کو کھڑے ہوا کریں اور اگر کھڑے نہ ہوں تو وہ برا مانے اوسکے واسطے جہنم ہے

عن ابی امامة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم متوکئا علی عصا فقمنا الیه فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضها بعضا **ترجمه** ابو امامه سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم برآمد ہوئے ایک لکڑی پر ٹیکہ لگائے ہوئے تو ہم سب کھڑے ہوگئے آپ نے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو جیسے کھڑے ہوا کرتے ہیں عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کو **ف** یہہ حدیث نص ہے ممانعت قیام میں کہ معمول کیا ہے انکو عادت کر لینی بہر آنے اور جانے کے لیے جیسا دکن ہندوستان میں دستور ہے کہ ہر ایک کی تعظیم کے لیے قیام کرتے ہیں یہہ امر ممنوع ہے اور گاہ گاہ قیام عالم و دیندار کے واسطے جو در حقیقت خدا کی تعظیم ہے سو مقصود ممنوع نہیں ہے سیوطی نے کہا کہ طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد کہا ہے اور ابو العدبس اسکے اسناد میں مجہول ہے

باب فی الرجل یقول فلان یقرئك السلام

جو شخص دوسرے کی طرف سے سلام پہنچاوے تو جواب میں کیا کہے

عن غالب قال انا لجلوس بباب الحسن اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ائته فاقرأه السلام قال فاتیته فقلت ان ابی یقرئك السلام فقال علیك وعلی ابیك السلام **ترجمه** غالب سے روایت ہے ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اوس نے میرے دادا سے سنا کہا میرے باپ نے مجھکو رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس بھیجا اور کہا جب جا تو میری طرف سے سلام کہنا میں گیا اور عرض کیا یا رسول الله میرے باپ نے آپکو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہو

عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لها ان جبرئیل یقرأ علیك السلام فقالت وعلیه السلام ورحمة الله **ترجمه** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اون سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں تو انہوں نے کہا علیہ السلام ورحمة الله

باب فی الرجل ینادی الرجل فیقول لبیك

ایک شخص دوسرے کو پکارے وہ اوسکے جواب میں لبیک کہے

عن ابی عبد الرحمن الفهری قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حنینا فسرنا فی یوم قائظ شدید الحر فنزلنا تحت ظل الشجر فلما زالت الشمس لبست لامتی ورکبت فرسی فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی فسطاط فقلت السلام علیك یا رسول الله ورحمة الله

قد حان الرواح فقال اجل ثم قال قم یا بلال قم فثار من تحت سمرة کان ظله ظل طائر فقال لبیک

وسعدیک وانا فداءک فقال اسرج لی الفرس فاخرج سرجا دفتاه من لیف لیس فیهما اشر ولا بطر

فرکب ورکبنا وساق الحدیث **ترجمہ** ابو عبد الرحمن فہری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

تہا جنگ حنین میں تو چلے ہم ایسے دن میں جو سخت گرمی کا دن تہا پہر اوتری ایک درخت کے سایہ میں جب آفتاب ڈہل

گیا تو میں زرہ پہنکر گہوڑی پر سوار ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ اپنے ڈیرے میں تہے میں نے کہا السلام

علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چلنے کا وقت آگیا آپ نے فرمایا ہان ای بلال اوٹہ اوٹہ وہ ایک درخت کے تلے سے

کود کر نکلے اونکا سایہ اتنا پڑتا تہا جیسے ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے (یہ مبالغہ ہے اون کی ضعف اور لاغری مین) انہون

نے کہا لبیک وسعدیک مین آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا زین کسو میرے گہوڑے پر انہون نے ایک زین نکالا جسکے دونون

کنارے خرما کی پوست کے تہے نہ اوس مین تکبر تہا نہ غرور (جیسے دنیا دارون کی زین مین ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ وہ زین سادہ اور بے

تکلف تہا) پہر آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے **باب** فی الرجل یقول للرجل اضحک اللہ سنک ایک شخص دوسرے

شخص سے کہے اللہ تعالی تمہاری منہ کو ہنستا رکہے **عن** مرداس قال ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوبکر

او عمر اضحک اللہ سنک **ترجمہ** مرداس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تو ابوبکر یا عمر نے کہا اللہ آپ کو

ہمیشہ ہنستا رکہے **باب** فی البناء مکان بنانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم وانا اطین حائطا لی انا وامی فقال ما ہذا یا عبد اللہ فقلت یا رسول اللہ شیء اصلحہ فقال

الامر اسرع من ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہہ سے گزرے اور میں میری ماں ایک

دیوار پر گلاوہ کر رہی تہی آپ نے پوچہا کیا ہے ای عبد اللہ میں نے کہا دیوار کو درست کر رہا ہوں آپ نے فرمایا موت اس سے بہی

جلد آنیوالی ہے (یعنی اپنی ذات کیواسطے ضرورت سے زیادہ مکان بنانا اور آراستہ کرنا بیفائدہ ہے گو تعمیر خدا کے واسطے یا بندگان خدا کے

واسطے کیجاوے وہ البتہ مفید ہے) دوسری روایت میں ہے مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا وہی فقال ما ہذا

فقلنا خص لنا وہی ونحن نصلحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اری الامر الا اعجل من ذلک **ترجمہ** رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مجہہ پر گزرے اور ہم اپنی کوٹہڑی کو درست کر رہے تہے آپ نے فرمایا کیا ہے میں نے کہا ہمارا حجرہ ہے جو بوسیدہ ہو گیا

تہا اوسکو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو جانتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے **عن** انس بن مالک

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ہذہ قال لہ اصحابہ ہذہ

لفلان رجل من الانصار قال فسکت وحملہا فی نفسہ حتی

اذا جاء صاحبہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم علیہ

فی الناس اعرض عنہ صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکی

ذلك الى اصحابه فقال والله انى لانكر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا خرج فراى قبتك
فرجع الرجل الى قبته فهدمها حتى سواها بالارض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
فلم يرها فقال ما فعلت القبة قالوا شكا الينا صاحبها اعراضك عنه فاخبرناه فهدمها
فقال اما ان كل بناء وبال على صاحبه الا ما لا بد منه الا ما لا يعني ما لا ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ میں ایک بلند مکان دیکھا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یہ فلان انصاری
کا مکان ہے آپ سنکر چپ ہو رہے اور دل میں اس بات کو رکھا جب وہ شخص آپ پاس آیا سب لوگوں میں اوسنے آپکو سلام کیا آپ
نے اوسکی طرف التفات نہ کیا اور چند بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ اوسکو معلوم ہو گیا غصہ آپکا اوس نے اپنے دوستوں سے
شکایت کی اور کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نہ دیکھا نہیں پاتا جیسے پہلے آپ میرے ساتھ
محبت کرتے تھے لوگوں نے کہا آپ ایک روز باہر نکلے تھے تو تیرا مکان دیکھا تھا شاید اوسی مکان کو دیکھکر آپ ناراض
ہوئے ہوں) یہ سنکر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اوسکو گرا دیا زمین کے برابر کر دیا پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نکلے اور اوس مکان کو نہ دیکھا آپ نے فرمایا وہ مکان کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکی مالک نے ہم سے شکایت
کی آپ کی بے التفاتی کی تو ہم نے اوسکو بتا دیا اوس نے گرا دیا اوس مکان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آگاہ رہو ہر عمارت
وبال ہے اوسکی بنانیوالی پر مگر جو ضروری ہے **باب** فی اتخاذ الغرف بالاخانے بنانیکا بیان **عن** دکین بن سعد
المزنی قال اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألناه الطعام فقال یا عمر اذهب فاعطهم فارتقی بنا الی علیة
فاخذ المفتاح من حجرته ففتح ترجمہ دکین بن سعد نے سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
کھانا مانگنے کو آپ نے فرمایا اے عمر جا اور دے انکو عمر ہم کو ایک بالاخانہ پر لیکر چڑھے پھر کنجی لیکر اوسکو کھولا **باب فی**
قطع السدر بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے **عن** عبد اللہ بن حبشی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قطع سدرة صوب اللہ راسه فی النار ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹے اوس نے اپنا سر اوندھا گرا دیا جہنم میں **ف** مراد حرم کی بیری ہے یا وہ بیری جسکے سایے میں
اور پھلوں سے لوگوں کو فائدہ ہو اور بے ضرورت کاٹی جاوے یہی حکم ہے ہر درخت سایہ دار اور میوہ دار کا **عن** حسان
بن ابراهیم قال سألت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو مستند الى قصر عروة فقال اترى هذه
الابواب والمصاریع انما هی من سدر عروة كان عروة يقطعه من ارضه وقال لا باس به زاد حمید
فقال هی یا عراقی جئتنی ببدعة قال قلت انما البدعة من قبلكم سمعت من يقول بمكة لعن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع السدر ترجمہ حسان بن ابراہیم سے روایت ہے میں نے ہشام بن عروہ سے پوچھا
بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور وہ ٹیکہ لگائے ہوئے تھے عروہ کے مکان پر [illegible]

ون کو یہ سب بیری کی تہین اور بیری بھی عروہ کی وہ اون کو کاتتے تھے اپنی زمین مین سے پھر ہشام نے کہا ای عراقی یہہ کیا
بعت تم لیکر آئے حسان نے کہا یہ بدعت تو تمہاری ہی طرف سے نکلی ہے مین نے مکے مین سنا کوئی کہتا تہا لعنت کے
ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص پر جو بیری کا درخت کاٹے **باب** فی اماطة الاذی رستے مین سے
وذی شی کو ہٹا دینا بڑا ثواب ہے **عن** بریدة یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان
ث مایة وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل منہ بصدقة قالوا ومن یطیق ذلک
نبی اللہ قال النخاعة فی المسجد تدفنها والشیء تنحیه عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے انسان کے جسم مین تین سو ساٹھ جوڑ
ہین اوسکو چاہیے کہ ہر جوڑ کیطرف سے صدقہ دیوے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اتنی طاقت کسکو ہے آپ نے فرمایا مسجد مین تہوک
رینٹ کو دفن کر دینا اور موذی چیز کو راہ سے ہٹا دینا ان مین بھی صدقے کا ثواب ہے اگر یہ نہو سکے تو دو رکعتین چاشت اشراق
کافی ہین تجہکو **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن آدم صدقة
تسلیمه علی من لقی صدقة وامره بالمعروف صدقة ونهیه عن المنکر صدقة واماطته
الاذی عن الطریق صدقة وبضعه اهله صدقة قالوا یا رسول اللہ یاتی شهوته وتکون له
صدقة قال ارایت لو وضعها فی غیر حقها اکان یاثم قال ویجزی من ذلک کله رکعتان
من الضحی ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو آدمی کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے
ہر ملاقاتی کو سلام کرنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور رستے سے موذی
چیز کو ہٹانا جیسے کانٹا سانپ بچھو پتھر نجاست وغیرہ صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے صحبت کرنا صدقہ ہے لوگون نے عرض کیا
رسول اللہ وہ تو اپنی خواہش کو پورا کریگا اوسکو ثواب کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا اگر وہ اوس خواہش کو بیجا پورا کرتا تو گنہگار ہوتا
نہین پہر اوسی بجے مین اور محل پر صرف کرنے مین ثواب بھی ہوگا) بعد اسکے آپ نے فرمایا ان سب کی طرف سے دو رکعتین
چاشت کی کافی ہین **عن** ابی ہریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال نزع رجل لم یعمل خیرا
قط غصن شوک عن الطریق اما کان فی شجرة فقطعه فالقاه واما کان موضوعا فاماطه
فشکر اللہ له بها فادخله الجنة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص
نے کوئی نیکی نہین کی تھی سوا اسکے کہ ایک کانٹے کی شاخ رستے مین تھی اوسکو دور کر دیا تھا تو درخت مین سے کاٹ ڈالے
تھی یا رستے مین پڑی ہوئی تھی اوسکو ہٹا دیا تھا اللہ جل جلالہ نے اوسکی یہی نیکی تسلیم کی اور جنت عنایت فرمائی **باب**
فی اطفاء النار باللیل رات کیوقت چراغ یا آگ بجہا دینا چاہیے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مت چھوڑو آگ کو اپنے گھرون مین سوتے وقت عن ابن عباس قال جاءت فارۃ فاخذت تجر
الفتیلۃ فجاءت بها فالقتها بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الخمرۃ التی کان قاعدا علیها
فاحرقت منها مثل موضع درهم فقال اذا نمتم فاطفئوا سرجکم فان الشیطان یدل مثل هذه
علی هذه فتحرقکم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک چوہیا بتی کو کھینچ لائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے ڈال دی جس بوریے پر آپ بیٹھے تھے وہ جل گیا ایک درم کے برابر آپ نے فرمایا جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دیا
کرو اسلیے کہ شیطان ایسی ہی چیزون کو یہ باتین سکھا دیتا ہے وہ تم کو جلا دیتی ہین **باب فی قتل الحیات** سانپون
کے مارنے کا بیان عن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما سالمناهن منذ حاربنا
هن ومن ترک شیئا منهن خیفۃ فلیس منا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم نے سانپون سے صلح نہین کی جب سے اون سے لڑائی شروع کی جو شخص ڈر کر کسی سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم مین سے نہین
ہے عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتلوا الحیات کلهن فمن خاف ثارهن
فلیس منی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سب سانپون کو اور جو کوئی
ڈرے اون کے انتقام سے وہ مجھ سے نہین ہے (یعنے میرے طریقے پر نہین ہے) جاہلیت کے لوگ سانپ ار نہین خوف کرتے تھے
کہ اوسکا جوڑا بدلہ نہ لیوے) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک الحیات
مخافۃ طلبهن فلیس منا ما سالمناهن منذ حاربناهن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے سانپون کو ڈر کر اون کے انتقام سے وہ ہم مین سے نہین ہے ہم نے اون سے صلح
نہین کی جب سے لڑائی شروع کی ہے عن العباس بن عبد المطلب انہ قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم انا
نرید ان نکنس زمزم وان فیها من هذه الجنان یعنی الحیات الصغار فامر النبی صلی الله علیه وسلم
بقتلهن ترجمہ عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم چاہتے ہین زمزم
کی ریت جھاڑ دینا لیکن وہان سانپ ہین چھوٹے چھوٹے آپ نے حکم کیا اون کے مار ڈالنے کا عن ابن عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال اقتلوا الحیات وذا الطفیتین والابتر فانهما یلتمسان البصر ویسقطان
الحبل قال وکان عبد الله یقتل کل حیۃ وجدها فابصره ابو لبابۃ او زید بن الخطاب وهو یطارد
حیۃ فقال انه قد نهی عن ذوات البیوت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپون کو اور دو سانپ کہ جسکی پیٹھ پر سفید لکیرین ہوتی ہین اور جس کی دم نہ ہو کیونکہ وہ زائل
کردیتے ہین بینائی کو اور گرا دیتے ہین حمل کو (زہر کی شدت سے) راوی نے کہا عبد اللہ جو سانپ
پاتے مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ یا زید بن الخطاب نے اون کو ایک سانپ پر حملہ کرتے دیکھا

گہرون کے سانپ مارنیکی ممانعت ہوگئی ہی عن ابی لبابة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن قتل الجنان
التی تکون فی البیوت الا ان یکون ذا الطفیتین والابتر فانهما یخطفان البصر ویطرحان ما فی
بطون النساء ترجمه ابولبابہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو
گہرون مین ہوتی مین مگر جسپر سفید دہاریون والا ہو یا دم کٹا ہو کیونکہ وہ دیکھتے ہی اندہا کر دیتے ہین بینائی کو اور گرا دیتے ہین عورتون کے
حمل کو عن نافع ان ابن عمر وجد بعد ذلك یعنی ما حدثه ابو لبابة حیة فی داره فامر بها فاخرجت
یعنی الی البقیع ترجمه نافع سے روایت ہی کہ ابن عمر نے بعد اسکے یعنی بعد سننے حدیث ابولبابہ کے ایک سانپ اپنے گہر مین
پایا تو اوسکو بقیع مین ڈلوا دیا دوسری روایت مین ہی قال نافع ثم رایتها بعد فی بیته نافع نے کہا پہر مین نے اسی
سانپ کو اون کے گہر مین دیکہا عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الهوام
من الجن فمن رای فی بیته شیئا فلیحرج علیه ثلاث مرات فان عاد فلیقتله فانه شیطان ترجمه
ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض سانپ جن ہوتی ہین جب کوئی اپنے گہر مین سانپ
دیکہے تو تین بار اوس سے کہہ دیوے کہ پہر نہ نکلنا ورنہ تجہکو تکلیف ہوگی پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان
ہی یعنی شیطان شرارت سے باز نہین آتا اسی طرح وہ بہی نصیحت نہین سنتا پس اوسکو مار ڈالنے مین کچہہ ضرر نہین ہی عن
ابی السائب قال اتیت ابا سعید الخدری فبینما انا جالس عنده سمعت تحت سریره تحریك شیء
فنظرت فاذا حیة فقمت فقال ابو سعید ما لك فقلت حیة ههنا قال فترید
ماذا قلت اقتلها فاشار الی بیت فی داره تلقاء بیته فقال ان ابن عم لی کان فی هذا
البیت فلما کان یوم الاحزاب استاذن الی اهله وکان حدیث عهد بعرس فاذن له
رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره ان یذهب بسلاحه فاتی داره فوجد امراته قائمة
علی باب البیت فاشار الیها بالرمح ثم خرج بها فی الرمح تتكفن قال فلا ادری ایهما
کان اسرع موتا الرجل او الحیة فاتی قومه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ادعوا الله
ان یرد صاحبنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان نفرا من الجن اسلموا بالمدینة فاذا
رایتم احدا منهم فحذروه ثلث مرات ثم ان بدا لکم بعد ان تقتلوه فاقتلوه بعد الثلث
ترجمه ابوالسائب سے روایت ہی مین ابوسعید خدری پاس آیا اون کے پاس بیٹہا تہا یکایک اون کے تخت کے تلے
سے سرسراہٹ معلوم ہوئی دیکہا تو سانپ ہی مین کہڑا ہوا ابوسعید نے کہا کیا ہے مین نے کہا ایک سانپ ہی انہون
نے کہا تمہارا ارادہ کیا ہے مین نے کہا مار ڈالتا ہون وہ گیا انہون اپنے گہر مین ایک کوٹہری تبلائی اور کہا میرے
چچا کا بیٹا اس کوٹہری مین رہتا تہا جب غزوہ احزاب ہوا تو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی

چاہیے اپنی گہر جانیکی کیونکہ اوس نے نئی شادی کی تھی آپنے اوسکو اجازت دی لیکن حکم کیا کہ ہتہیار لیکر جا جب وہ اپنی
گہر پہونچا تو جورو کو دیکہا دروازے پر کہڑی ہی اوس نے غیرت سے برچہا مارنی کو اوٹہایا عورت نے کہا جلدی نہ کر اندر جاکر
دیکہہ کہ مین کس وجہ سے باہر نکلی ہون وہ اندر گیا تو ایک سانپ نے شکل کا دیکہا اوس نے برچہی سے اوس سانپ کو کونچا
اور باہر لیکر نکلا سانپ برچہی مین اینٹہہ رہا تہا پہر نہین معلوم کہ پہلے وہ جوان مر ایا پہلے سانپ مرا اوسکی قوم کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا آپ دعا کیجیے تا کہ اللہ جل جلالہ اس جوان کو پہر زندہ
کردے آپ نے فرمایا اسکے لیے مغفرت کی دعا کرو پہر فرمایا کہ مدینے مین کتنے جن مسلمان ہوگئے ہین جب تم اون مین سے
کسی کو دیکہو تو تین مرتبہ ڈرا دو (کہ اب نہ نکلنا ورنہ مارے جاؤگے) پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالو دوسری روایت
مین یون ہے فليوذنه ثلثا فان بدا له بعد فليقتله فانه شيطان یعنے تین بار اوسکو آگاہ کردو
پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے تیسری روایت مین یون ہے فاذنوه ثلثة ايام فان
بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان یعنے تین دن تک اوسکو آگاہ کرو اگر بعد اوسکے بھی وہ
نکلے تو اوسکو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے **عن** ابی لیلی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن
حيات البيوت فقال اذا رايتم منهن شيئا فی مساکنکم فقولوا انشدکن العهد الذی
اخذ عليكن نوح عليه السلام انشدكن العهد الذی اخذ عليكن سليمان ان تؤذونا
فان عدن فاقتلوهن **ترجمہ** ابو لیلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا گہر والے
سانپون کا آپ نے فرمایا جب تم اون مین سے کسیکو دیکہو اپنے گہرون مین تو یون کہو ہم تم کو قسم دیتے ہین اوس عہد
کی جو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے تم سے لیا تہا اور قسم دیتے ہین تم کو اوس عہد کی جو حضرت سلیمان علی نبینا
وعلیہ السلام نے تم سے لیا تہا کہ ہمکو ایذا نہ دو پہر اگر وہ نکلین تو اونکو مار ڈالو **عن** ابن مسعود انه قال اقتلوا
الحيات كلها الا الجان الابيض الذی كانه قضيب فضة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے انہون نے کہا سانپون کو مار ڈالو مگر جو بالکل سفید ہو جیسے چاندی کی چہڑی

باب فی قتل الاوزاغ گرگٹ مارنے

کا بیان **عن** سعد قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الوزغ وسماه فويسقا
ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ (یا چہپکلی) مارنے کا اور اوسکو فویسق کہا
(یعنے چہوٹا فاسق) **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل وزغة فی
اول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها فی الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة
ادنی من الاولی ومن قتلها فی الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة ادنى من الثانية
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی بار مین مار ڈالے اوسکو نیکی

نیکیان ہین اور جو دوسری وار مین مارے اوسکو اتنی نیکیان پہلے سے کچھ کم اور جو تیسری وار مین مارے اوسکو اتنی نیکیان
دوسری سے کچھ کم **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی اول ضربۃ سبعین
حسنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھپکلی کے پہلے وار مین مارنیسے
ستر نیکیان لکھی جاتی ہین **باب** فی قتل الذر چیونٹی کے مارنیکا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال نزل نبی من الانبیاء تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر بجہازہ فاخرج
من تحتہا ثم امر بہا فاحرقت فاوحی اللہ الیہ فہلا نملۃ واحدۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر ایک درخت کے تلے اوترے اون کو چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم کیا اسباب
اوٹہانے کا اوس درخت کے تلے سے بعد اوسکے آگ لگادی اوسمین تو سب چیونٹیان جل گئین تب اللہ تعالی نے وحی
بھیجی اون پر تو نے ایک چیونٹی کو سزا کیون نہ دی جس نے کاٹا تہا اور چیونٹیون کا کیا قصور تہا **عن** ابی ہریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نملۃ قرصت نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی
اللہ الیہ افی ان قرصتک نملۃ اہلکت امۃ من الامم تسبح **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہون نے سارا چھتہ چیونٹیونکا جلا دیا تب اللہ نے اون کو وحی بھیجی کہ
ایک چیونٹی کے قصور سے تو نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ کی تسبیح کہتی تھی **عن** ابن عباس قال ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والہدہد والصرد **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چار جانورون کے قتل سے ایک چیونٹی دوسری
شہد کی مکھی تیسری ہدہد چوتھی چڑیا کیونکہ یہ ایذا نہین دیتے اگر ایذا دین تو ان کا مارنا درست ہے **عن**
عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق
لحاجتہ فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ
فجعلت تعرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من فجع ہذہ بولدہا
ردوا ولدہا الیہا ورای قریۃ نمل قد حرقناہا فقال من حرق
ہذہ قلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار **ترجمہ** عبد اللہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین آپ حاجت کو گئے ہم نے ایک چڑیا
دیکھی اوس کے دو بچے تہے بچے ہم نے اوٹہا لیے اوس کی مان تڑپنے اور گرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آئے آپ نے فرمایا کس نے اسکو مصیبت مین ڈالا ہے اوسکا بچہ اوسے کر دیدو بچہ اوس کا اور آپ نے
چیونٹیون کا ایک سوراخ دیکھا جو جلا ہوا تہا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم نے

لوگون نے آپ نے فرمایا انگار سے کسی کو عذاب کرنا لائق نہین سوای انگار کے خالق کے (یعنی سوا خدا کے) اور کو عذاب
دینا آگ سے درست نہین **باب** فی قتل الضفدع مینڈک کو مارنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن
بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے ایک حکیم نے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ مینڈک کو دوا مین ڈالون آپ نے منع کیا اوسکے مارنے سے **باب** فی الخذف کنکریان
مارنیکی ممانعت **عن** عبد اللہ بن مغفل قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف قال
انه لا یصید صیدا ولا ینکا عدوا وانما یفقا العین ویکسر السن ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چھوٹی کنکریان یا پتھر (بطور کھیل کے بلا ضرورت) مارنے
سے آپ نے فرمایا نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے **باب**
فی الختان ختنہ کرنے کا بیان **عن** ام عطیۃ الانصاریۃ ان امرأۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال
لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنهکی فان ذلک احظی للمرأۃ واحب الی البعل ترجمہ ام عطیہ
انصاریہ سے روایت ہے ایک عورت مدینے مین ختنہ کیا کرتی تھی عورتونکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس سے فرمایا بہت جھکا کر ختنہ مت کیا کر۔ کیونکہ اوس مین حظ ہوتا ہے عورت کو اور پسند ہوتا ہے خاوند کو۔
ابو داود نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے **باب** فی مشی النساء فی الطریق رستے مین عورتین کیونکر
چلین **عن** ابی اسید الانصاری انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وهو خارج
من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء
استاخرن فانه لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت
المرأۃ تلصق بالجدار حتی ان ثوبها لیتعلق بالجدار من لصوقها به ترجمہ ابو اسید انصاری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد سے نکلتے ہوئے جب لوگ مل گئے تھے عورتون کے ساتھ راہ مین
آپ نے عورتون سے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ تم کو بیچا بیچ راہ مین نہ چلنا چاہیے بلکہ ایک کنارے چلنا چاہیے۔ پھر
عورت جب چلتی تو ایک طرف دیوار سے لگ کر چلتی یہانتک کہ اوس کا کپڑا دیوار پر اٹک جاتا **عن** ابن
عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یمشی یعنی الرجل بین المرأتین ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو دو عورتون کے بیچ مین چلنے سے **باب**
فی الرجل یسب الدهر زمانے کو برا کہنا درست نہین ہے **عن** ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یؤذینی ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے تکلیف دیتا ہے مجھکو آدم کا بیٹا کہ برا کہتا ہے دہر کو حالانکہ دہر مین خود ہون (یعنے دہر مین جو کام بھلے یا برے ہوتی ہین اون کا پیدا کرنے والا دہر نہین ہے بلکہ مین ہون تو جو لوگ دہر کو برا کہتے ہین وہ گویا مجھکو برا کہتے ہین اس لیے کہ دہر کو کچھہ اختیار نہین ہے) میری اختیار مین سب حکم احکام ہین مین رات کو تمام کرتا ہون پھر دن لاتا ہون پھر رات لاتا ہون اسی طرح الٹ پلٹ کرتا ہون فقط شکر خدا کا تمام ہوا بارھوین

سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کا اور اس پارہ کے تمام ہونے سے تمام ہوئی ساری

کتاب سنن ابی داؤد شریف تاریخ ۲۴ ربیع آخر

سنہ ۱۲۹۵ ہجری روز دوشنبہ کو اللہ تعالی اسکو اپنی

فضل سے قبول فرماوے اور ہماری

سعی کو دنیا اور آخرت مین مشکور

کرے آمین فقط

تمت

فہرست پارہ سی و دوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

تمت تمام شد

فہرست پارہ سی و دوم ابوداؤد علیہ الرحمۃ